سب احوال حق کی محبوب کی
سوا اوسکی صوری جو صحبت حصول
رفیع المراتب محمد رسول
حدیث و سیر کی رسالی سین
کہ ہی معتبر تر کتاب سیر
رکھا نام پال اوسکا سلوا الکئیب
حدیث پیمبر ہی یہہ محترم
فرشتی ہین اللہ کی سیر یاز
یہہ کرتی ہین عرض اشہ ی نام جو
جو ہی غوث اعظم کا کمتر غلام
اوسی عہد طفلی سی ہی انتھا
کیا تطلم اوسی رحمت ہین تمام
نہین دیکھہ سکتی او نہین کہین
گراز مجمل سیرت انجناب
جو ہین سرور مرسلان کرام
رہین تابع سنت احمدی
اور اون سبکی اوقات کی بہتر کہین
قیامت کی دن اسکی ہووی نجات
کہ مجھکو غرض شاعری سی نہین
ہی نہان گرچہ بیتاب تاب شعر
بس ای غوث آ بر سر ما سپار
جو ہین مرد اولو العزم عالی ہمم
پلا یا علی مجھکو کوثر کا جام
کی اللہ سی جب رجوع دلی
ہوئی مجھسی یہہ مثنوی تمام
ہی خیر الکتب یہہ مبارک کتاب
ہی گیارہ سو اور نہہ اور اسی شمار
ہی اسکی ناظم نی رکھا حساب
کہین اصل نسخہ سی کچھہ کم کہین
روایات مین تھا جہان اختلاف
زمان ولادت سی ہی تا وفات

وہ عشاق حق مطلع خوب ہی
تھی اونکو مدام از حضور رسول
کہ ہون شافع حشر اونکی شفیق
رہا شاغل اس شغل با خیر مین
تو مضمون اوسمین سے کچھہ کم
سرا پا مرتب بذکر حبیب

مصاحب ہی اور اہل مجلس ہی سب
اب اونسی جو کوئی رکھی دوستی
شروع جوانی سی پیری تلک
بہت سی کتابونسی کر انتخاب
رسالہ کیا مختصر اونسی جمع
کہ اوسکا مولف جو مشہور ہو

إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ

کہ امت کا میری سلام ہر
فلانی نی بھیجا سلام آپکو
غلامی مین ہی غوث کی جو مدام
رسول خدا سی تعشق رہا
کہ ہو فیض یاب اوس سی ہر خاص و عام
کہ فرصت ملی سی باقی نہین
وہ ہو وین خبردار اور کامیاب
محمد علیہ الصلوۃ والسلام
ہو حاصل اونہین دولت سرمدی
وسیلہ میری مرتبون کا رہین
شفیع اوسکی ہون شافع کائنات
نہووی ہر ایک حرف کی نکتہ چین
ولیکن توکل ہے اللہ پر
نہو بحر اندوہ کا آشنا
ہی اللہ کا اون پہ فضل و کرم
کہ حاصل ہوا میرا مطلب تمام
اوسی دم مراد دلی آ ملی
نبی نامہ اوسکا رکھا میں نی نام
کہ ہی سمین حال رسالت مآب
شروع اوسکا کر دیکھہ اسمین ر
رکھا خاتمہ ایک اور تین باب
مگر تھی نو کچھہ زیادہ کہین
وہان ایک روایت لکھی بیخلاف
مگر ظاہری حال فقط پر صفات

کہا کرتی ہین مجھسی لی کی نام
زہی طالع نیک و بخت ارجمند
سو وہ کون ہی ناظم اس ذکر کا
رہا عشق اپنی نبی سی مدام
کہ فن سیر کی کتابین تمام
غرض جسقدر ہین خواص و عوام
ہی امید اونکا یقین دل سے
جو پاوین اس احوال پر اطلاع
دلون مین سے داعیہ شوق کا
چو در ماندہ از کار رفتہ کمال
جو ہین نکتہ چین سخن حق شناس
ہی واللہ باللہ سے مراد
درین راہ بی پایان درین جہان شعر را
طلب کر یہہ توفیق اللہ سے
پلا مجھکو ساقی شراب طہور
خدا شاہد اسکا ہی بی اختیار
خدائی کیا میرے کشتی کو پار
سن ہجرت آن مہ با کمال
اور اوسکی جو ہی اصل سلوا الکئیب
جو ہی وہ کتاب کرامت نصاب
جو اصل رسالہ کا مضمون تھا
زیادہ نہین وہ زیادہ کلام
جو ہی باب اول تو اوسمین رقم
ہی باب دوم اوس حالات مین

ہی موجود حد تہائی میں روز و شب
ہو حاصل اوسی صحبت مصطفی
وہ ذات مطہر اور صفاتی تلک
کوئی اسطرحکی جو دیکھی کتاب
کہ ہی اہل ایمان کی مجلس کا شمع
محمد کا مداح مشہور ہو
کہ کرتا ہون یا ترجمہ مین رقم
شب و روز ہر آن ہر صبح و شام
کہ نامم دران بزم باشد بلند
یہہ تذکرہ منظوم حسنی کیا
علیہ الصلوۃ اور علیہ السلام
مطول ہین اکثر تو اشخاص عام
اونہین فایدہ ہووی کس طرح مدام
ہو صدق رسالت سے اونکی فہم
تو خاطر مین مضبوط ہو اتباع
ہو ہر دم سوا باعث ذوق کا
ہی یہہ بندہ عجز ذو الجلال
ہی خدمت مین اونکی میری التماس
فقط عرض احوال خیر العباد
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا
کہ خواہش تیری دل کی تجکو ملی
کہ ہی کامیابی سی دلمین سرور
ہوا شاہد مدعا ہمکنار
باعجاز پیغمبر نامدار
تھا بارہ سو اور بیس اوپر تھی سال
سراسر مرتب بذکر حبیب
ہی ایک خاتمہ اوسمین اور تین باب
وہ سب نی کم و کاست مینی لکھا
کتب معتبر سی سند سی تمام
سب احوال آنحضرت با کرم
فضایل مین ہی اور کمالات مین

نسخہ کا اصلی نام [illegible]

ہی باب سوم ذکر اولاد مین
دواب اور حرا سکا ہی بیان
یہہ ہی باب اول اور اسمین قسم
ولادت کی ہنگام سی تا وفات
محمد اولو العزم عالی نسب
نہ ایسا ہوا اوس سی پہلی کوئی
جو کرتی ہین ذکر اونکا غافل مگر
لکہون آپ کی باپ دادونکا نام
جو ہین مطلب اور مدعا ای عزیز
بنزدیک جمعی ز اہل سیر
دراکثر لکہا ہی اکثر یہی
جو گنتی ہی بیستین و بیستی بن
ذبیح الہی خلیل اللہ
ہی تحقیق اسمین نہین کچہ خلاف
جو ہین خاص حق ختم پیغمبران
وہ تاریخ فرخ سعادت قرین
یہہ ثابت ہوا ہی بلا قال و قیل
جو آیات ہین دال مشتہر
ہی شادیکا آج ای کہ سنجو وقت
ہوئی آج صبح سعادت طلوع
تولد ہوا خاتم المرسلین
نبی کی تولد کا جب فکر آئی
ہوا دو ابہی دست بستہ کہڑا
ذرا عقل کو دخل دو دوستو
تو کیونکر نہو وہ حبیب خدا
تو یہہ نور افشانیان اوس سی کہین
جہی بطن مادر سی پیدا ہوا
ہوا نازل اوس وقت ابر سپید
کہ از نور الہی جلوہ کیا
اور برق سیمین لبہائی آب
نہہا یا بدر جون حسن سر سپید

اور ازواج و اعمام و امجاد مین
اور اسباب ہر کار کا سب نظام

خدم اور موالی کی کتاب مین
ہین غافل ہو دن ہی وہ شام و

باب اول

علیہ السلام اور علیہ الصلوۃ
نبی امی اشراف قوم حجاز
نہ بعد اونکی ایسا کوئی ہوگا کبہی
نہین دین و دنیا سی غافل ہین وہ
اسی یاد رکہو یہہ آویگا کام
سر نام شان لفظ عبد اللہ نیز
لقب فہر کا ہی قریش ای پسر
لقب نضر کا ہی قریش اونکی کی
جو کرتی ہی سب ختم گنتی بہیر
ہین اجداد اعلا مین فرخندہ جا
ہین بنت وہب ابن عبد مناف
حبیب خدا سید دو جہان
ربیع نخستین کی ہی بارہوین
کہ اوس سال کا نام تہا عام فیل
کرامات مولود مسعود پر

وہ مولا ہمارا رسول خدا
خلائق سی افضل عظیم الانام
با نواع رحمت صلوۃ و سلام
مسلمان کو لازم ہی واقف رہی
ہین عبد اللہ و مطلب خوش خصال
ہین پہر مرہ اور کعب خوش نہاد
ہین پہر مالک اور نضر صاحب صفا
ہین الیاس اور پہر مضر اور نزار
تجاوز نکرتی تہی اوس سی کبہی
جو ہین آمنہ مادر مصطفا
بن زہرہ ابن کلاب ای عزیز
صحیح اور ثابت ہی پیر دن روز
دوم اور ہشتم ہی اس ماہ کی
جو کہتی ہین سب مولد مصطفا
کہان تک کری کوئی اوس کو رقم

مولود شریف

ہوا آفتاب رسالت طلوع
تولد ہوا رحمت العالمین
یا رب صل و سلم دائما ابدا
خدا سی جو چاہی سو مانگی دعا
یا رب صل و سلم دائما ابدا
شفیع خلائق بروز جزا
کہ برباد کی ظلمت کفر و کین
تو فی الفور خالق کو سجدہ کیا
وہ لی آپ کو ساتہ با صد نوید
محمد رسول آج پیدا ہوا
کہ تہا نہر جنت سی وہ آب ناب
مبارک سلامت کی آئی نوید

صباح دوشنبہ بفضل خدا
تولد ہوا صاحب شرع آج
علی نبیک خیر الخلق کلہم
اجابت کا وقت اوس سی بہتر نہین
علی نبیک خیر الخلق کلہم
دوشنبہ کی روز اور وقت سحر
وہ نور قدیم و ظہور اخیر
کی سجدہ مین امت کی حق مین دعا
زمین پر پہر اشرق سی مغرب تک
زمرد کا تاش اور حریر سپید
کیا غسل ان بنات لطیف
دی مہر نبوت لگا پشت پر

رسل اور شعرا اور حجاب مین
جو خدام تہی وہ ہی سب انکی
ہی احوال آن شاہ صاحب کرم
شہ مرسلین خاتم الانبیا
علیہ الصلوۃ اور علیہ السلام
بروح نبی بہیج یا رب مدام
پیمبر کی آبا و اجداد سی
ہین ہاشم مناف و قصی و کلاب
لوی اور غالب ہین اور فہر ہین
کنانہ خزیمہ ہین اور مدرکا
معداد و عدنان عالی تبار
یہہ کہتی ہی نساب ہین معتبر
ہی اونکا نسب اس طرح سی لکہا
کہ اجداد حضرت مین ہین با تمیز
ولادت ہی اونکی دوشنبہ کی روز
کہین بعض اعلام دین کی لکہی
وہ مشہور ہی اب تلک جا بجا
ہی ترقیم سی اونکی قاصر قلم
کہ بہیجی ہی اب نوبت پنج وقت
محمد نبی کا تولد ہوا
تولد ہوا اصل ہر فرح آج
مسلمان کو لازم ہی گردن جہکا
کہ ہی مولد رحمت العالمین
کہ جسکی یہہ فرخندہ واقعہ ہی
جو وہ مہر تابان ہوا جلوہ گر
وہ مہر منور وہ ماہ منیر
قبول اوس دعا کو خدا نی کیا
لین ہاتہون ہاتہ اوس جوق ملک
ملائک وہان لائی با صد نوید
جناب رسالت کا جسم لطیف
ہوا شمع سان شست و شو کر جلوہ گر

یہہ روشن ہو نور سے اون تمام
جو حیثیت درا فواد دنیا فت
پڑا زلزلہ ہفت اقلیم مین
اوٹھا قعر دریا کی پانی مین جوش
جو خشکی و دریا مین تہی جانور
لگی تہنیت کہنی ونکو بسین سربسر
جو موسائی عالم تہی اہل کتاب
کہ وہ آدمی آج پیدا ہوا
جو شیطان مردود ہی ناپسند
جسی لوگ کہتی ہین تاراجتہا
کوئی بت نہ دنیا مین ایسا رہا
لیا جان ساری خدائی نی جان
گویندہ کو حاصل ہوا پہر ثواب
یہہ دی اوسنی جب بولہب کو خبر
جسی مادر گیتی ایسا پسر
یتیمی سی ہین دونو آنکہین پر آب
زمانہ مین فرزانہ ایسا کوئی
برہنہ کیا ہی نہ اوسنی ظہور
صفت اوسکی کرنا بہت دور ہے
فقط نقشہ پنہان جو ہی اوسکا عالم الاسرار ہی
ہی اوس واسطی بولہب پر تنور
گئی مکہ سی آپ کولی وہان
اوس ایام مین بول و غائط کبھی
نو صبحی کی سنکر کوئی جو صدا
جو ایسی مین لڑکی کبھی کہیلتی
نکرتی تہی اوقات صرف عبث
وہ اس طور سی تہا کہ ایکدن حضور
چرانی لگی بکریون کو وہان
زمرد کا یا سیم و زر کا بنا
زمعدن جدا دیکہتی تہی مگر
اوٹہا دوسرا اوسنی قلب صنوبر

دہانی دیا قیصر روم و شام
تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد
اوٹہا غلغلہ اہل تنجیم مین
کیا بحر قلزم نی جوش و خروش
ملی ونکو راحت ہوی سب خبر
کہ جلنی کا اون کی ٹوٹا تہا تار
اونہون نی یہہ دیکہا سماوات سی
کہ جسکی لئی ہمکو پیدا کیا
ہوی آسمان تک وہ جاتی سی سیل
وہ آتش کا اون پر انگارہ چہٹا
کہ جو سر تلی پاؤن اوپر نہ تہا
کہ پیدا ہوا سید انس و جان
ہوی مشتہر وہ بعالی جناب
کہ بیٹا ہوا تیری بہائی کی گہر
تجلی رب جسمین ہی جلوہ گر
کریمی سی چہرہ پہ ہی آب و تاب
نہ پیدا ہوا ہی نہوگا کبھی
ہی یہی سراپا سراپای نور
وہ لڑکا ہی یا شعلہ نوری
خدائی اوسکو سیر یا فتنہ ساتہہ سبحان الالہ
عدائون کی خفت دوشنبہ کی روز
بنی سعد سی تہی یا ہم جہان
لباس بدن مین نکرتی تہی
چہپا دیتا آکر بدن آپ کا
نہ سنا تہہ اونکی حضرت نبی کہیلنی
زبان پر نہ لاتی تہی حرف عبث
کبھی گہر سی باہر کبھی کوش دور
تو بس عالم غیب سی ناگہان
تہا طشت ایک کی تہہ مین نکا
الم اوسکا پانی نہ تہی سنگ کر
نکال اور اوسی چہر بچکا دور

لگا عرش سی تا بفرش زمین
بلا فتنہ کسریٰ کا اور گر گئے
نجومی و اخبار و رہبان سب
لگی سوکہنہ دریچہ ساوہ مین تہی
جو فارس مین جلتی تہی آتشکدی
لگی دلمین آتش پرستونکی آہ
ستارہ فلک سی اوتر کر تمام
ہوا آج پیدا وہ جان جہان
پڑا اونکی پیچہی شہاب منیر
چہپا تہین جہان تک کہ اصنام تہی
گرا پادشاہان دنیا کا تخت
آمین سالت نی ہی اہل ہوش
وہ ظاہر مین تہی بولہب کی کنیز
کرون کیا صفت سر سی پاؤن تلک
وہ انسان ہی یا فرشتہ کریم
اوسی دیکہتا ہی جو بہر ایک نگاہ
ہی چہرہ سی اوسکی یہہ ظاہر نشان
اوسی جسنی دیکہا سو شیدا ہوا
وہ ہی صاحب نور و حسن حسین
یہہ کہکر جو اوسنی کیا شاد اوسی
حلیمہ ہی ایک سعد بنیا ہوا
اوس ایام مین کتنی بشیا
برہنہ جو ہوتا مبارک بدن
جو ظاہر مین تاخیر ہوتی کبھی
یہہ فرماتی تہی ہمکو اللہ نی
اسی جا پہ واقع ہوا شق صدر
برادر رضاعی جو تہی آپ کی
فرشتی ہوی تین ظاہر وہ دو
لٹا آپ کو ایک فرشتی نی وہان
الم کیا کہ پاتی تہی راحت حضور
جو تہا دیا اوسکی مشقت سرا

تجلی ہوئی نور کی ہر کہین
لگی کنگرہ دوسی ایوان گر
زمان ولادت گئی جان سب
سماوہ کی جنگل مین ندی بہتی
وہ ایکبار ایک صبحدم سوکہ گئی
گئی دولت اونکی نصیبونکی لکہی
سنائی ہین سب کو اپنا پیام
بنا جسکی خاطر مکان جہان
لگا اون پر ایک آتشین تیر
وہ سب سر جہکا کر زمین پر گری
گرا تخت ابلیس مردود بخت
ابن آمنہ کا کیا پہلی تو شیر
حقیقت مین خاتون تہی باتمیز
ہی نور الٰہی کی اوس مین چمک
وہ ہی بی بدیر یا کہ در یتیم
وہ کہتا ہی اللہ اللہ داد
کہ ہوگا بڑا صاحب عز و شان
وہ لڑکا طرحدار پیدا ہوا
ہی اوسکی صفت مین یہہ نثر حسن
کیا اوسنی خوش ہوکی آزاد اوسکو
وہ دائی بنی آپ کی آن کر
حلیمہ کی ہوئین قوم پر آشکار
تو فرمایا دکر کی رسول زمن
تو پہر غیب سی ٹاپ دیتی تہی
نہ چیدا کیا کہیل کی واسطی
ہوا دل نشین زمانہ وہ صدر
گئی اپنی ساتہہ آپ اونکو بہی لی
سحر کوہ پر لیگئی آپ کو
شکم تا ف تک چیر ڈالا عیان
سمجہتی تہی دفع ملالت حضور
کیا عرض ای شاہ عالم پناہ

یہہ شبستان مرد دکا تہا نصیب
کہ محشر اثر سیہ کر خاتم نور سی
شکاف شکم سب ابر ہوا ؛
گیا اپنی ما پاس روتا ہوا
جو دیکہا تو بیٹہی ہین اوس کو پر
کہا اوسکی سردی مری رحمت ہنوز
حلیمہ ڈری اور بصد اضطراب
ہوئی چہہ برس کی جو عمر نبی
کہ عبداللہ نوجوان نیک بخت
ہوئین آپ کی والدہ جب وفات
لئی ساتہہ بن آپ کو ایک دم
وہ مسند پہ یون بیٹہتی باوقار
یہہ دیکہہ اپنی گلشن کی گل کا دماغ
کی اسطرح کی خوب خدمت گری
سخی حاتم اور عدل نوشیروان
رہا مطلب کا وہ روشن چراغ
دم مرگ یہہ مطلب نی کہا
ابوطالب اس شہ کی خدمت کر
رکہا آپ کو یاد ہر دم زیاد
بلا قحط کی جب کہ غالب ہوئی
الٰہی بمعصومی این یتیم
ہوئی بارش ایسی علی الاتصال
جو مرجہا رہی تہی چمن مین کلی
ہوا باغ باغ اور گل گل چمن
وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
یہہ باران رحمت کا آثار ہی
چلی مکہ سی شام کو مصطفا
جو اگلی کتابون مین تہا یون لکہا
جمال منور پہ کر کی نظر
ان اوصاف سی صاف پہچان کر
[illegible]

جو ہی کیا تسی درازی نصیب
رکہا پہرہ ہوا مین اوسکی دستور سی
دو دیمون ہوی آسمان پر ہوا
یہہ احوال سب جا کی ظاہر کیا
لگائی ہوی آسمان پر نظر
مین پاتا ہون ای حی ایہ دل فروز
گئی آپ کو مکہ مین لی شتاب
ہوئین جان بحق والدہ آپ کی
ہوئی دو مہینی تولد سی پیش
تو حضرت کی دادا جو تہی پاک ذات
وہ رکہتی نہ تہی گہر سی باہر قدم
کہ جسطرح شاہان والا نسب
ہوئی جاتی تہی مطلب باغ باغ
کہ بہولی نہ تہی شفقت مادری
ہوئی آٹہ برس اس جہان سی روان
کہ اوس گل سی عالم ہوا باغ باغ
کہ غم ہی مجہی بس اسی بات کا
دل و جان سی ہر وقت حاضر رہی
فراموش کی اپنی بیٹون کی یاد
تو بوطالب عم حضرت نی کی
بکن حکم باران بفضل عمیم
کہ جنگل ہرا ہو گیا اور جبال
وہ باد بہاری سی چمن گل کہلی
ہوئی سبز سب سرزمین وطن
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل
یتیمون کا ہو دن کا سہارا ہے
جو بصرہ مین پہونچی رسول خدا
کہ ہوویگا ایک خاتم الانبیا
وہ نبو لا یہی ہین وہ خیر البشر
کہا اوسنی ہین یہہ وسی شان پر
[illegible]

سکینہ سی اوسکو جو ہی بعد ازان
نکالا تیسری لی اونہا اپنا اناہ
جو حمزہ حلیمہ کا بیٹا تہا ان
حلیمہ سن افتان و خیزان ہان
اونہین دیکہکر مسکرا کر کہا
میرا بند بند اور رگ رگ تمام
صحیح و سلامت بفضل خدا
اور اہل تواریخ نی جا بجا
قدم آپ نی جب زمین پر رکہا
وہ کرنی لگی پرورش آپ کی
جہان بیٹہتی جا کی مجلس مین ہو
اس انداز کا دیکہہ کر رسم و طور
رکہا ام ایمن نی گہر مین خیال
ہوئی دس برس کی جو عمر آپکی
نبی کی زمانہ کا یہہ فیض تہا
قریشون کا چمکا زمانہ مین نام
کہ بیکس ہی میرا یہہ در یتیم
اونہون نی کیا حکم والد قبول
پڑا مکہ مین قحط اس ایام مین
وسیلہ سی حضرت کی منہہ کی دعا
خدا نی کیا استغاثہ قبول
جو غلہ گران تہا سو ارزان ہوا
برسنی لگا اسطرح کا جہلا
علی کی پدر مین جو عم نبی
سپید اوسکا مکہڑا ہی جیسا قمر
ہوئی عمر بارہ برس کی جبہی
بحیرا تہا ایک شخص سالک راہ
تہا مدت سی اوسکو یہی اشتیاق
سلف کی کتب مین جو مرقوم تہا
ہی مسیح و عیسی کی رب کی قسم
جو ہوئی ہی ترکیب تکمیل کی

کیا تون بحکم خدائی جہان
لٹاتا جلد سینہ کی تنی کی ساتہہ
کہڑا دور سی دیکہتا تہا یہہ حال
مع شوہر آئی آہ و فغان
سب اور ان تینون کا ماجرا
ہی اب تک اوس آرام سی شاد کام
سپرد آپ کی مان کو جا کر کیا
لکہا حال یون آپ کی باپ کا
تو پہلی یتیمی نی محزون کیا
بہلاتی رہی یاد ماں باپ کی
بٹہاتی تہی مسند پر اوس شاہ کو
تہی حیران قریش اور سب لوگ او
کی ہر کام مین دل سی خدمت کمال
ہوئی مطلب فوت جب نبی
کہ نام اونکا عدل و سخا سی رہا
ہوئی ہاشمی نامور شاد کام
نہین کوئی اسپر شفیق اور رحیم
رہی زندگی تک فدائی رسول
قریش غضب کی پہنسی دام مین
کہ ہو حکم باران جناب خدا
ہوا غیث رحمت کا فوراً نزول
جو تہا خشک وہ سبزستان ہوا
کہ لگنی لگا خاطر من کو بہلا
اسی جا پہ یہہ بیت اونہون نی کہی
برستا ہی مینہہ اوسکا مونہہ دیکہکر
تو ہمراہ بوطالب بو علی
کہ تہا راہب وہ عالم نکتہ دان
کہ دیکہون مین ایکدن اسی سرور
صفات نبی اوسکو معلوم تہا
ہی ختم الرسل یہہ شفیع الامم
دہی اوسکی توقیر و تعظیم کی

کہی بحیری نی کی چچا سی یہہ بات
کہ بس ای ابو طالب بالذات

یہان سی یہہ ان ہاتین [illegible]
ہان جلد مکہ مین پہونچائی

جو یہہ طفل معصوم ہی آپ کا
ہی واللہ یہہ فخر مان باپ کا

اسی طفل خورشید رو سی تمام
قریشیونکا عالم مین چمکیگا نام

تمہین کیا خبر ہی کہ یہہ کون ہے
یہہ محبوب خلاق دو کون ہے

قیامت تلک بعد انکی کبہی
نہوویگا دنیا مین کوئی نبی

انہین پر نبوت کا ہی اختتام
انہین پر رسالت ہوئی ہی تمام

خدائی تمام اس سی آگاہ ہے
یہہ مہر زمین عرش کا ماہ ہی

کوئی شخص دنیا مین ایسا نہین
کہ پہچانتا ہو نہ ان کو کہین

یہود انکی دشمن ہین لا کر خلل
کرین ساتہہ انکی نہ مکر و دخل

غرض اسقدر وہ باعث ہوا
کہ مکہ کو پہر پہیرا انکو دیا

ہوئی آپ جب سال پچیس ۲۵ کی
تو مال خدیجہ تجارت کو لی

چلی کوچ کر سرور خاص و عام
خدیجہ کا تہا میسرہ جو غلام

گیا ہمرہ خدمت دین پناہ
جو بازار بصرہ مین پہونچی وہ شاہ

وہان پر بہی رہتا تہا راہب ایک اور
جمال آپ کا اوسنی دیکہا بغور

سنا پاس آ کر کلام آپ کا
کیا سب سی تحقیق نام آپکا

جمال اور کمال اور کلام اور نام
مطابق کتابون مین پایا تمام

جو تہا وصف انجیل و تورات مین
وہی وصف پایا ہر ایک بات مین

سراپا سراسر زپا تا بسر
کہین فرق پایا نہ ایک بال بہر

زروی کتب یون وہ کہنی لگا
ہین واللہ یہہ خاتم الانبیا

ہین توریت و انجیل دو تو گواہ
کہ ختم الرسل ہین یہہ فرخندہ جاہ

قسم رب کعبہ کی ہین یہہ وہی
جو آخر زمانہ مین ہوگا نبی

یہہ راہب جو تہا عالم ہر کتاب
تہا نسطور نام اوسکا ای خوش خطاب

ہوا اس سفر مین بہت فایدا
پہری مکہ کو خاتم الانبیا

غلام خدیجہ جو تہا میسرہ
وہ تہا ہمرہ ہادی نیک رہ

بس اوسنی پہر سی دل اور زرات
جو دیکہی تہی اس راہ مین معجزات

سفر سی پہرا جب کیا تب خبر
خدیجہ کو حضرت کی اعجاز پر

خدیجہ کو بہی یہہ یقین ہوگیا
کہ بیشک یہی ہین رسول خدا

جو موعود ہی خاتم مرسلان
سو موجود ہی یہہ شہ دو جہان

ہی دو نو جہان کا اسمین فلاح
کہ اس شاہ کو ان سی ہو نکاح

نہین اس سی بہتر کوئی بہتری
کہ اس شاہ سی ہووی ہم بستری

زہی طالع آن زن نیک بخت
کہ ہم خواب شد با شہ تاج و تخت

نہین اس سی بہتر کسیکا نصیب
ہو محبوب جسکا خدا کا حبیب

یہہ کر نیت نیک و خوش اعتقاد
کی اوس شاہ تک ظاہر اپنی مراد

اسی سال مین آپ نی کر صلاح
خدیجہ کی ساتہہ اپنا باندہا نکاح

ہوئی جب سی ۳۵ و پنج سالہ نبی
قریشون نی کعبہ کی تجدید کی

نبی سر سی کعبہ کی رکہی بنا
وہ اگلی بنا پر عمارت بنا

تہی اسمین شریک اونکی خیر البشر
رکہا دست انور سی اسود حجر

تہا شیر صبح نبوت قریب
ہوئی جب تو وہ کبریا کی حبیب

جو کچہہ خواب مین دیکہتی تہی کبہی
وہ ہوتا تہا رویائی صادق ہی

جو کچہہ نیند مین خواب آتا نظر
ظہور اوسکا ہوتا اوسی طور پر

عبادت کی عادت کی کثرت کثیر
ہوئی ان دنون دل مین ذوق نذیر

رکہا کرتی تہی دوست خلوت حضور
رکہا کرتی تہی اہل دنیا سی دور

اس ایام مین جاکی کوہ حرا
عبادت سی کرتی منور سدا

کئی دن کا لیکر خدیجہ سی زاد
وہین جاکی رہتی تہی خیر العباد

درخت اور پتہر گذرگاہ کا
وحوش اور طیار سر راہ کا

کیا کرتی یون آتی جاتی سلام
سلام علیک ای رسول انام

بہت ہوگی خوش شوق فزود سیان
ہوئی یہہ غزل خوان ہم شاہ کا

غزل

ہی عرش معظم پہ غل آج کل
کہ احمد ہو ختم رسل آج کل

جہان حبس سی کل کل ہی اوس باغ باغ
کہلا جاتا ہی گل آج کل

ہوا جاتی ہین خراب اور خوار
زمانہ کی کفار کل آج کل

ہی اسلام کا دین حق بالیقین
گیا کفر کا کذب کہل آج کل

یقین ہی کہ مستان صہبائی مشک
پئین جام وحدت سی مل آج کل

کہڑی ہین پی جنگ اعدای حق
ملایک کی سب فوج مل آج کل

عبور عصاۃ امم کی لئی
بندہا ہی شفاعت کا پل آج کل

سب آتشکدہ جون چراغ سحر
بجہا یک بیک بجہ کے کل آج کل

یہہ کہتا ہی ای غوث سارا جہان
محمد ہو ختم الرسل آج کل

برس ایک چالیس پر جب بڑہا
تو روح الامین آئی فرخ لقا

کیا جبکہ روح الامین نی نزول
تو غار حرا مین تہی حضرت رسول

تب غار پر وحی دی کر کہا
رسالت مبارک رسول خدا

مبارک ہو تم پر پیام خدا
سلامت ہو تم کو سلام خدا

جو وحی اول اوس جا وہ لایا ملک
روان چشمۂ آب دہا نسی ہوا
دعا کرتی تہی سید المرسلین
خدیجہ کو پہر آپ نی آن کر
کی تسکین خاطر کی اور کین بیان
کہا ہو بشارت رسول خدا
پکڑ کر پہر اوس سرور دین کا ہاتھ
ہوا تہا جہالت کی ہنگام مین
کہ گذری مجہہ پہ یہہ واردات
یہ ناموس اکبر ہی تم پر رسول
جو تم پر ہوا اس ملک کا نزول
تو دانا رہو ان مین ہو ای مصطفا
ہوئی وحی کی بعد اوسکی درنگ
جیسی چاہیے تہی نہ تہی کو کرین
ہوئی شبہ تم خاتم المرسلین
ترا دین ناسخ ہی ادیان کا
یہہ سن اپنی خاطر کی تسکین کر
رہی وحی بند اسطرح تین سال
جو الفاظ ہین حرز قرآن کی
کیا آ کی جبریل نی پہر نزول
رسالت پہ معمور اونکو کیا
دیا حکم اظہار اسلام کا
کیا موجب حکم شرع شریف
رسالت زمانہ مین ظاہر کری
ابوبکر صدیق و حضرت علی رض
ترقی دین مین ہوئی اونکی سعی
مع بو عبیدہ مسلمان ہوے
لگا آنی سبکی دلوں کو پسند
کر اظہار دعوت کو کفار پر
نہ سمجہین کسیکا خدا کا شریک
شروع تب آپ نی [illegible]

سنو اقرا از سورہ ہی تا لم تلک
وضو اوس سی روح القدس نی کیا
اور آمین کہتی تہی روح الامین
دی اپنی اس احوال کی سب خبر
جناب نبوت کی سب جو بیان
یہہ احوال خوش حال ہی خیر کا
خدیجہ گئین لیکی جلد اپنی ساتھ
وہ عیسائی اور حساب ایام مین
لگا کہنی خوش وقت ہو کر یہہ بات
جو کرتا تہا موسی نبی پر نزول
تو آخر زمانہ کی تم ہو رسول
کرون نصرت حق براہ خدا
ہوئی سید الخلق تسکین دنگ
تو جبریل اوتر کر اوس وقت مین
ہو تم سید العالمین بالیقین
ترا حکم ہی حکم قرآن کا
پہر آئی تہی پر گہر کو عالی گہر
کہ آیا نیا ایک حکم رب تعالی
سکہاتی پیغمبر کو وہ آن کی
بحکم الہی نزد رسول
کیا مصطفی کو رسول خدا
کیا امر تبلیغ احکام کا
پیمبر نی اظہار دین حنیف
کیا روشن آئین پیغمبری
اوسی دن ہوئی کلمہ گوئی نبی
کہ عثمان رض اور عبد الرحمان و سعد
ابوبکر صدیق کی سعی سے
لگی ہونی ایمان سے سب بہرہ مند
عیان کر نبوت ان اشرار پر
یہہ جانین وہ ہی وحدہ لاشریک
ہی اللہ ایک اور ہین [illegible]

اوسی وقت جبریل نی اتہا پا
وضو اونکی ساتہہ آپ نی بہی کیا
اوسی دن بطفیل رسالت پناہ
جو دیکہا اس احوال سی لیس ہے
کہ حسن اخلاق و انصاف سب
یقین جان ای جان جانان زینہار
وہ ورقہ جو نوفل کا تہا ایک پسر
مفصل یہہ قصہ سب اوسی سنا
کہ خوش باش ای سرور مرسلان
رسولان حق پر رسول خدا
پرای کاش جب تک ہین سب قوم
اسی سال مین لیکن ای خوش صفات
بہشت ہوکی غمناک پیغامبر
یہہ کہنی تہوا ای محمد ملول
جو لاوی تمہاری نبوت مین شک
تو محبوب و مقبول رحمن ہے
جو کچہہ مدت مضطرب وحی تہی
اور اس عرصہ مین نافحہ ورا
رسالت کا اطوار کرتی بیان
جو مدثر ای یار قرآن مین
نبوت کا خلعت پہنایا وہ حب
کہا ای نبی ہی یہہ حکم خدا
نبوت کی دعوت سر عام کی
کیا جسنی پہلی کہ ایمان قبول
مشرف بایمان پہر ای خوش خصال
سعید اور عبد اللہ خوش یقین
ہوئی مرد و زن سی جماعت ایک
ہوا پہر یہہ حکم خدای جہان
تعرض کر ان مشرکین سی اب
نبوت پہ تیری رہین سب گواہ
[illegible]

زمین پر جو مارا اوپا کی و صفا
پڑی ہی پل ناز اور سہم کی ہوا
اس امت کا بخشا گیا سب گناہ
خدیجہ نی خاطر سی سب دور کی
جو اوصاف تہا وہ کہا صاف سب
نہ ضایع کریگا تمہین کردگار
خدیجہ کا ابن عم نامور
سنا یہہ عجب ایک نیا ماجرا
مبارک ہو ای سید دو جہان
یہی ہی بہ ہر سب ملک خوش لقا
نکالین تمہین مکہ سی کہہ کی قوم
ہوئی ورقہ خوش لقا کی وفات
کئی بار چڑہ کر سر کوہ پر
ہو تنگ دل ای محمد رسول
وہ کافر ہی مردود رب فلک
تو مطلوب و موصول سبحان ہے
وہ تہا تین سال اوسکی نہین کچہہ کمی
نبوت کی تعلیم کرتی سدا
نبوت کا اسرار کرتی عیان
ہی سورہ وہ لائی سی آن مین
ہوا جس سی ارکان دین درست
نبوت کی دعوت کرو بر ملا
کہ مخلوق کو دعوت اسلام کی
سو پہلی خدیجہ ہین ام البتول
ہوا زید بن حارثہ اور بلال
زبیر اور طلحہ سعادت قرین
مسلمان اور اسلام کا رسم و طور
کہ ای خاص حق خاتم مرسلان
کہ بازآئین شرکت سی یہہ بی ادب
کہین تجہکو بر حق رسالت پناہ
نہ مانا رسول خدا کا کہا

جو ان کی برائی کرتی جگہہ جگہ / تو سب مشرکون کو عداوت پڑی
کی نسبت رسول نبی کو ناحق / کہ سودائی ہوا ان کو اب ناحق
کیا شاعر بازی سی منسوب انہین / کیا سحر سازی سی منسوب انہین
کہانت کا بہتان اون پر کہا / جو اعجاز دیکہا سو جادو کہا
اذیت کی درپی ہوا خاص و عام / لگی آپ کو رنج دینی تمام
جو اسلام لائی تہی انکو دین / لگی دینی ایذا وہ سب مشرکین
تہا ایک عقبہ ابن معیط اونکا نام / کیا ایک دن اوس لعین نی یہہ کام
کہ سجدہ مین سرور نی جب سر رکہا / تو پاؤن اوسنی گردن پر آکر رکہا
تہا نزدیک پاگر یہہ ناپاک زور / نکل آئین دیدہ سی چشم حضور
الٰہی یہہ اندہا نہ لنگڑا ہوا / قیامت مین اسکا پہنسیگا گلا
رہا جیسا اوسدن کو قہر خدا / خدا کا غضب ہی وہ قہر خدا
اسی عقبہ لی اور ایک روز آ / لپیٹی نبی کی گلی سی ردا
نکلا کہونٹ ایسا کیا دم جفا / کہ ایکدم مین غش آپ کو آگیا
بڑہی آکی صدیق رض درمیان مین / چہڑایا اونہین اوس سی آکی نہان
الٰہی یہہ کیسا کیا بد روسیاہ / ابوجہل کا بہی یہہ تہا قبلہ گاہ
اور ایکدن تہی سجدہ مین خیرالورا / کہ ایک لیے اوجہ ازان اشقیا
رکہا اوجہہ ایک اونٹ کا آن کر / رسول خدا اونکی پیٹہہ پر
جو جانون جنت نی دیکہا یہہ اوجہہ / گرایا پہینک پشت نبی سی وہ بوجہ
کہا ہی واقف ہین روسیاہ / ہی یہہ پشت عالم کی پشت پناہ
نبی نی دعا کی تو وہ بی ادب / ہوئی غزوۂ بدر مین قتل سب
مسلمان ہوتی تہی جتنی سوا / تو کفار کرتی تہی اوتنی جفا
مسلمان ہوتی تہی جتنی زیاد / تو ہوتی تہی وہ باعث ارتداد
غرض جس قدر تہی وہان اہل دین / ستاتی تہی ان سبکو سب اہل کین
ابوطالب اور ہاشمی مرد سب / بجز بو لہب اور بنی مطلب
حمیت پہ غیرت پہ مایل ہوی / نبی کی حمایت پر یکدل ہوی
قریشو نسی پرخاش آور رہی / خدا اور پیمبر کی یاور رہی
بظاہر حمایت سی اونکی حضور / شرارت سی اعدا کی رہتی تہی دور
ابوبکر قوم اپنی کی زور سی / رہی دور اعدا کی پر شور سے
جو بی قوم بی یار تہی اہل دین / اونہین چین دیتی نہ تہی مشرکین
سمیہ جو مادر تہی عمار کی / وہ خنجر سی بوجہل نی مار دی
جو یاسر تہا عمار کا قبلہ گاہ / لیا کاٹ اوسکا بہی سر بیگناہ
یہی بیگناہی تہی اونکا گناہ / کہ دین محمد کی تہی خیر خواہ
یہہ دونو خوش آغاز و انجام مین / یہہ اول شہیدان اسلام مین
غلام امیہ جو تہا یہہ بلال / ستاتا تہا اوسکو وہ کافر کمال
وہ کمبخت کہتا تہا بیکل اوسی / ستاتا تہا بدبخت ہر پل اوسی
ابوبکر نی اوسکو مول اوس سی لی / کیا راہ مولی مین آزاد اوسی
اس ایام مین آپ نی حکم عام / صحابہ کو ہجرت کا بخشا تمام
رقیہ جو ہین دختر مصطفیٰ / تہین عثمان رض سی منکوحہ باوفا
اونہین لیکی ساتہہ اپنی با عز و جاہ / گئی شہر حبشہ کو وہ دین پناہ
یہہ دونو ہین خوش نام اور کام مین / یہہ اول مہاجر ہین اسلام مین
ہوئی اور بہی سوی حبشہ روان / لیا ساتہہ چندیل زن و مرد ہان
نجاشی جو حبشہ کا تہا بادشاہ / کی اوس شہر مین اوسنی انکی پناہ
کیا پاس انکا اوسنی یہہ پاس / کہ پاس انکی آنی نہ دی آس پاس
نصیب اوسکی آخر جو اسلام تہا / تو نیک اوسکا آغاز و انجام تہا
غرض چین سی یہہ تو بیٹہی وہان / اب آگی بیان کا سنو داستان
برس پانچوین اک صدق و یقین / ہوئی حمزہ و مطلب اہل دین
یہہ شیر خدا جب مسلمان ہوی / تو عالم کی کافر ہراسان ہوی
گئی ٹوٹ سب مشرکونکی کمر / لگا پنجۂ قہر کفار پر
ہوی اونسی پہر بعد از چند روز / عمر اہل اسلام اور دین فروز
مسلمان ہوی جب یہہ فرخ عمل / تو سب کافرونکا گیا دم نکل
جو پہرتی تہی گردن اوٹہای ہوی / وہ چلنی لگی سر جہکای ہوی
رسول خدا کی دعا سی عمر رض / ہوی اہل ایمان اسلام ور
کہا تہا کہ اسلام کو آشکار / عمر رض یا ابوجہل سی کردکار
فقط لفظ یا سی ابوجہل خوار / ہمیشہ رہا روسیاہ اور زار

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اعز الاسلام بعمر ابن الخطاب او بابی جہل بن ہشام

اس ایام تک مسلمین رہنما / نکرتی تہی اسلام کو آشکار
عمر رض نی اوسی دن بی شبہ و شک / کیا ظاہر اسلام کو بی درنگ
امام رسل کی عقب با نماز / پڑہی کعبہ مین با جماعت نماز
لب بام اللہ اکبر کہا / سر عام وصف پیمبر کہا
کیا وصف احمد بیان اسقدر / کہ کفار کہنی لگی ای عمر
تجہی کیا ہوا ہی یہہ کہتا ہی کیا / کہا اوسنی ای دشمنان خدا

نہ بن تا بود دو ان باپ پر
سلیمان ہوی ایسی ایسی لیر
ہوی جب ابوطالب اس سے خبر
جناب نبی کی حمایت پہ تب
بنی مطلب بہی بنی اونکی یار
قرابت کا تہا پاس دونکو کمال
رسول خدا کی عداوت پہ آ
کیا بیجا لی نہ عزت کا پاس
ہوی نا امید اپنی مقصود سے
کہ ہاشم کی اور مطلب کے ملن
نکاح اونکی آپسمین ہم مین کوئے
کتاب اون سبہون لی یہہ تحریر کر
سہ سال ای برادر یہہ حالت رہے
تہا ان سبکا جتنا حروف کتاب
وہان جاکی دیکہا تو ایسا تہا
بوصف اسکی بوجہل لی جہل کی
بہری اپنی لکہی سی کوئی نہ باب
تہی لیجتی جو حاصل سعادت نصیب
نبوت سی گذری نہ تہی دس برس
خدیجہ جو آبادی خانہ تہین
بنی لی بافراط آلام حزن
اسی سال با فرحت و افراح
بنی کو پس از مرگ بوطالب آہ
گئی شہر طایف کو با احترام
نہ ہرگز پہری کفر سی وے لعین
سب احمق لگی رنج دینی وہان
دیا رنج جب آپ کو بے قیاس
یہہ موضع ہی مشہور نکلی بہ باس
شرفیاب بیعت سی وے غول سب
کیا سب نی فی الفور ایمان قبول
مسلمان ہوی جب محمد کی رو برو

تاہی محمد کو وہ ذلیل پیر
کہ گویا ہین اپنی زمانہ کی شیر
کہ اس سید الخلق کی قتل کی
اونہون لی کئی ہاشمی جمع سب
قریشون کی دشمن ہوی آشکار
حمیت پہ دیتی تہی سب جان و مال
رہا مستعد وہ لعین رو سیاہ
نہ پاس اوسکی آیا قرابت کا پاس
صلاح ابوجہل مردود سے
جو اولاد ہی حامی ہو مصطفیٰ
نہ ہرگز کری اوسکہڑی تک کمی
دی لٹکای کعبہ کی دروازہ پر
در کعبہ پر وہ کتابت رہے
کیا کہا کی کیڑون نی سبکو خراب
تہا نام خدا اور رسول خدا
بجا ج اور منت ہر ایک سی بہم
رہین متفق ویسا ہی سب کی سب
اونہون نی نہ مانا وہ اوسکا فریب
کہ گذری ابوطالب خوش نفس
ہوئین خانہ آباد خلد برین
رکہا نام اوس سال کا عام حزن
کیا آپ نی اونسی اپنا نکاح
ستانی لگی مشرکین کینہ جو
کیا ایک مہینی تلک وہان مقام
لگی رنج پہونچانی وہ بہی لعین
رسول زمانکو بہت ہر زبان
تو طایف کی ہو طایفہ سی جدا
جو بیٹھی تہی محبوب حق وہان اداس
ہوا آپکی ہاتہہ پر وقت شب
کہا آپ ثقلین پر ہین رسول
ہوا اہل ایمان جنون کا جنود

ہوی خوب جسوقت واقف اثر
کیا سب نی ملکر یہی مشورا
قریشون نی آپس مین کی یہہ بات
لیا شعب مین اپنی فرزند کو
اگرچہ نہ یہہ سب مسلمان تہی
مخالف ہوی یہہ قریشون کی
ابوجہل کی دوستی کی سبب
قریش وہی اجماع کو دیکہکر
کر آپسمین اقرار سب نی شتاب
نہ ہم مین سی کوئی رکہی دوستی کام
وہ جب تک محمد کو ہمکو نہ دین
مگر جب یہہ قول بد اقبال تہا
دی بعد اوسکی اپنی نبی کو خبر
مگر ایک خدا اور محمد کا نام
سوا اسکی تہا اور جو کچہہ لکہا
کہ مرقوم تہا جسطرح پر سراسر
تہی اونمین جو احمق نہایت جہول
اگرچہ رہی کفر مین مبتلا
گذر گیا اونکی نہ گذرا تہا غم
جو کچہہ شاہ اعلا پہ گذرا وہ غم
تہین سودہ جو زمعہ کی بیٹی عزیز
کیا عائشہ سی بہی افتتاح
جو حد سی سوا شدت ایذا کی کی
جو رہتی تہی اوس شہر مین مشرکین
جو طایف مین لڑکی تہی وہ جو اوباش
نبوت کا انکار کرنی لگے
پہری مکہ کو پہر جناب رسول
وہان ایک جنون کا آیا گروہ
زبان مبارک سی قرآن کی
ہین مبعوث ساری خلایق پہ آپ
تہی راہ اوسکی جن جنون کو خبر

کہ مرتبی تکا بہی ہوتا جیسی
کر و عزم قتل رسول خدا
ابوجہل لی سب سی لی ہی قسم
رکہا خانہ دلمین دلبند کو
مگر صاحب غیرت انسان تہی
مگر ایک موافق رہا بولہب
رہا دشمن شاہ ملک عرب
ہوئی دل فگار اور خستہ جگر
ایک اس عہدنامہ کی لکہی کتاب
کری ترک دوستی سلام اور کلام
بشرط اوسکی جو قتل اونہین ہمکو دین
نبوت سی وہ ساتوان سال تہا
خدا لی کرای شاہ جن و بشر
ہی باقی اوسی طور سی تمام
وہ کیڑون نی کہایا تہا جا بجا
اوسیطرح اوسکو رکہین قریش ار
کیا حکم بوجہل اونہون نی قبول
مکر دشمنی سی لیا تہا اوٹہا
کہ تازہ ہوا اور غم پر الم
قلم سی نہوا اوسکا ادنی رقم
کہ تہی صاحب حسن و صاحب تمیز
اسی سال سلطان دین نی نکاح
تولی زید بن حارثہ کو سمی
کی دعوت اونہین لیکہ وے بیقین
دیا اونکو کفار نی ور خلا ن
پیمبر کو بیزار کرنی لگی
کیا بطن نخلہ مین جسدم نزول
یہہ پیش جناب شہ باشکوہ
سنی جب سدا قوم لی جان کر
ہین مخلوق اس بادشاہی پہ آپ
دی اون جنون نی اون سبہون کو خبر

ہی ایک لی دو سر سی یہہ بات
جو مکہ مین پہونچی جناب شریف
جو ارا اوسکی مین رنکی دو تین روز
عجب دن ہی اس دن کی کیا بات ہی
سر راہ عرش اور کرسی تلک
ہین مصروف تزئین عدن و فلک
پہونچا ہی آج آدمی زاد وہان
ہی خالی مکان یار و اغیار سی
ہی معراج بیدار کان با جسد
تہا اور ونکا اکثر جو ایمان ضعیف
نہ سمجھی کہ یہہ جسم ہی جسم نور
خصوصاً ابو بکر تہی اس قدر
جو تہی مستقل المزاج اہل دین
جو پایا شکہ جا نہا سی یاد ردی
ہی تفصیل معراج کی بیش و کم
یہہ ثابت ہی اوس سی کہ اقصیٰ تلک
گئی آسمان پر جو عالی مقام
جو منکر ہی اسکا سو فاسق ہی خوار
جو منکر ہی اونکا سو معلوم ہی
ہمین شب برین امت احمدی
جو ملتا بخشا بندہ خدا کا کہین
تو ہر ایک جماعت پہ جاکر نبی
تو معراج سی قبل ہی کن آن
گئی اپنی عادت سی ہر قوم پر
جماعت تہی ایک خزرج اور اونکی
تلاوت کی قرآن کی اور کہا
زبور اور توریت و انجیل سے
زمانہ مین گذری ہین جتنی رسول
مدینہ مین رہتی تہی جتنی یہود
یہود و ثمان اور اوثمان ہتا تہا جنگ
کہ نزدیک ہی دور ختم الرسل

کہ دوزخ سی گر جا ہتی ہو نجات
بہت کہینچ کر رنج قوم ثقیف
ہوی اپنی گہر آ کی رونق فروز
کہ محبوب کے وصل کی رات ہے
ہی جاروب کش کہکشان فلک
قصور اور غلامان حور و ملک
کسینی گذارہ نیا پایا جہان
کہ خلوت ہو سردار اخیار سی
اسیلو اسطی مشرکین حسد
وہ مرتد ہوی سنکی قول ثقیف
ہی یکسان اسی راہ نزدیک و دور
کی تصدیق معراج بیتا بعمد
وہ کہتی تہی ای ناقصان الیقین
بر آید بہ تیر امن عاملی
حدیث و سیر کی کتب مین رقم
گئی یکہ سی شاہ جن و ملک
اسی کا ہی مشہور معراج نام
رہیگا سدا مبتدع شرمسار
کہ وہ شخص جاہل ہی محروم ہے
عنایات شد این دولت سرمدی
اوسی آپ کرتی تہی تلقین دین
کیا کرتی تہی دعوت اسلام کی
مسلمان ہوی کافران جہان
کیا ظاہر احکام دین سر بسر
مدینہ سی مکہ کو وہ آی تہی
نبی ہون مین مجہپر یہہ نازل ہوا
پہر اوصاف ظاہر ہی انجیل سے
اطاعت میری کرکی ہین قبول
یہہ رکہتی تہی اونسی عداوت فزود
یہود اونکی ہاتہو سی رہتی تہی تنگ
اب اونکی نبوت کا کہلتا ہی گل

تو جلدی کرو دین برحق قبول
جو تہا مطعم ابن عدی نامور
ہوی بارہوین سال معراج یار
اب آیا وہ وقت مبارک قریب
مکان لامکان کے تیاری ہی آج
سلامی کو تیار ہی خلق سب
مقرب ملک اور مرسل نبی
نہ دو شبہ خاطر کو تک اسمین راہ
ہوی منکر اسکی اور انکار کر
دیا اونکو شیطان نی ورغلان
جو رکہتی تہی ایمان اپنا قوی
کہ اونکا اوسی دن سی ٹہیرا لقب
نہ احمق ہو شک کرو دلسی دور
تن او کہ صافی تر از جان ماست
ہی با جملہ اسری بعبدہ لکہا
جو منکر ہی اسکا سو ہی دوزخی
حدیثون سی یہہ بات اثبات ہے
عجایب غرایب ز قول جابر
جواب فرض ہی پنجگانہ نماز
لکہا ہی کہ معراج سی قبل ہجر
ہر ایک موسم حج مین اہل عرب
مگر جب ہوی مرضی کردگار
ہوا گیارہوین سال یہہ ماجرا
کیا حشر اور نشر کا سب بیان
جب اونکی جماعت پہ پہونچی رسول
ہین جتنی صحایف کتاب خدا
تمام انبیا فضل رحمان سے
تہی اوس اور خزرج دو قوم اونمکا
نفاق اونمین رہتا تہا باہم مدام
یہود اونسی مغلوب ہی رہتی تہی جب
مددگار اوس شاہ کا ہی خدا

کہ مرسل ہوا ہی محمد رسول
رہی آپ اوسکی جوار آن کر
رسول خداوند کو آشکار
کہ عاشق کو حاصل ہی وصل حبیب
کہ ختم الرسل کی سواری ہی آج
کہ آتا ہی مطلوب خلاق اب
نجا سکتی ہین اوس مکان تک کبہی
فاوحی الی عبدہ ہی گواہ
ہوی داخل کفر و اہل سقر
وہ اس قدرت حق کو سمجہی گمان
اون احباب نی اسکی تصدیق کی
جو صدیق اکبر ہی مشہور اب
کرو غور اور یاس رکہو شعور
بیک لحظہ گر رفت و آمد رواست
جو قرآن ذی شان مین ہی صفا
خدا کی غضب مین ہے کافر شقی
کچہہ اسمین نہ تکرار کی بات ہی
جو ہین اور ثابت رکہو اسکو یاد
اوسی شب سی ٹہیری ہی یہہ پنجگانہ
رہی سرگرم تعلیم خلقت نبی
جو مکہ مین آ جمع ہوتی تہی عرب
کہ اسلام عالم مین ہو آشکار
کہ موسم مین حج کی رسول خدا
کہین دین اسلام کی خوبیان
کہا اونسی ایمان کرو تم قبول
ہی اون سب مین احوال مرا لکہا
ہین واقف میری عزت و شان سے
مدینہ مین رہتی تہی یہہ شہر کی
عداوت سی اپسمین کہتی تہی کام
لڑائی تہی اسبات پر اونکو جب
معاون ہین وہ اہل اسلام کا

کرین گی ہم اسلام بر حق قبول
بناکر اوسی اپنا سردار ہم
سنا اوس طرح نی جب تمام
جو انوار باطن کا آثار تھے
ہوا اس جماعت مین سب کو یقین
یہود اور رہے ہم گرفتار کفر
تھا ایک اسعد ابن زرارہ عزیز
کیا التماس ای سوئ براق
جو تھا اوس طرح دینی جنگ بعاث
کر اِس امر مین ہیچ دنائی عنود
کرین مدد اہل اسلام کی
رسول خدا سی زیادہ عزیز
پس اقرار کر سال آیندہ کا
جہان بیٹھی تھی دو چار یار
کر یہہ بیعت کی قیامت تلک
ہوا اونپہ نازل کلام خدا
جسی اونکی بیعت کی نعمت ملی
اور اونمین تھی نامی ہی چار یار
مسلمان ہو کر یہہ مکہ سی سب
ہوا خوب اسلام کا جب رواج
جو تھا مصعب ابن عمیر ایک یار
کہ سعد معاذ اور اسید حضیر
سنہ بارہ کی موسم مین ہفتاد و چند
اسی سال ہر مرد دین دار نے
کہ حضرت سی اعدا کا شور و شغب
رکھا کرتی ہین دفع شر کا خیال
کہ مکہ سی اب جلد ہجرت کرین
یہ اگرچہ ہونا گوارا نہ تھا
کمر باندہ کر عاشقان رسول
ادہر چشم پر آب تھی مصطفا
ادہر حسب تقدیر سی حکم تھا

کر یگا تمہاری مدد وہ رسول
اوسی کر کی اتباع دکھار ہم
خدا اور رسول خدا کا کلام
وہ چہرہ پہ ظاہر نمودار تھے
کہ بیشک یہی ہین خاتم المرسلین
ہی بہتر ابھی کیجی انکار کفر
تھا ایک تو آنا مبارک تمیز
جو بی اوس طرح مین باہم نفاق
کہ جاتی مری تھین لٹتا اثاث
کہ آپس کی رنجش یہہ ہو جائی دور
کرین گی غرا عبد اصنام کو
نہ کہین کی کچھ دین و دنیا کی خیر
مدینہ کو ہر ایک پہر کر گیا
یہی ذکر تھا محفل دانش کا
ہوگا رسول خدا سی فلک
ہوا اونکو حاصل مقام رضا
اوسی دین و دنیا کی دولت ملی
کہ تھی صاحب عزت و اعتبار
مدینہ مین داخل ہوی جا کی سب
تو اون سب نی با فرحت و ابتہاج
مدینہ کو بھیجا اونہین باوقار
ہی ان صاحبو نمین خداوند خیر
ہوئی دین و ایمان سی بہرہ مند
مدینہ کی انصار ابرار نے
کرین نفع اور دفع اونسی سب
خبر گیر رہتی ہین ہر ایک حال
مدینہ مین سب یار جا کر رہین
مگر حکم حاکم سی چارہ نہ تھا
چلی کیتی لیتی جو ہو کر ملول
او وہ پر شور تھا نالہ و آہ کا
کہ چہوڑو ستانا اب اہل شہر کا

زبس تھی محبت آن حضرت کی یاد
کرین گی تمہین یہان سی خانہ خراب
جو اوصاف کرتی تھی ظاہر یہود
سراپای سامان پیغمبری
لگا کہنی ایک دوسری سی یہی
جہہ شخصون نی اونمین سی فی الفور
تہا ایک عوف اور رافع سربلند
اس آپس کی جھگڑی سی تنگ ہم
عناد اوسکا تا حال باقی ہی سب
تو انکی برس آن کریم تمام
بچا نی تہی سر جسم کی
جو ہوویگا حاکم خدا و رسول
مدینہ مین پہر سب کی ذکر کا
ہوا سب مین شہرہ کہ مبعوث یا
اونہین پر ہوئی ختم پیغمبری
ہین ختم الرسل وہ شہ نیکنام
دوبارہ کی موسم مین بارہ لی آ
معاذ اور عباد و عبادت و تار
تو شہر مدینہ مین با صد نیاز
طلب آپ سی کی ایک انسان کو
بہت لوگ وہان اونکی آتا تھی پر
بنی عبد الاشہل کی سب مرد و زن
وہ تہا تیسرا سال اور ای خوش لقا
کیا مکہ مین آپ سی یہہ قرار
بطور یکہ اہل و عیال اپنی سی
ہوئی اسطرح جب کہ بیعت تمام
ہی حکم خدا اسکہ حکم رسول
وطن کی محبت کو گہر چہوڑ کر
کرون حال اوس وقت کا کیا بیان
ادہر جانب آسمان تھی نگاہ
ادہر تہا تی ہوی سوی منزل قدم

ہو جس کو کہا نا وہ دین بیاد
کرینگی تہہ تیغ تمکو شتاب
جو دیکھا تو اونمین ہین الفتی
نمودار ہی شان پیغمبری
کرین ہم سی بیعت نہ اسلام کی
پڑہا کلمہ حق تصدیق کی
تھا ایک جابر اور عقبہ ار
کہ ذرات آمادہ جنگ مین
نہ ایک دوسری سی ملاقی ہی اب
مسلمان ہو جائین گی لا کلام
ملین گی اوسی ہم قدم کی تلی
کرینگی اوسی جان و دل سی قبول
گلی اور کوچہ مین چرچا ہوا
ہوا مکہ مین وہ رسول حسب
اونہین کو ملی خلق کی سروری
ہی خیر الامم اونکی امت تمام
کیا قول و اقرار اسلام کا
عویم اور ابو ہیثم نامدار
جماعت سی تھی انکی سب نماز
کری تاکہ تعلیم قرآن سب کی
ہوی دین و اسلام سی بہرہ ور
مسلمان ہوئی صاحب حسن ظن
اوسی عقبہ ثالثہ ہی لکہا
اور اوسکو قسم سی کیا استوار
دل و جان و مال و منال اپنی سی
رسول خدا نی کیا حکم عام
کیا سب نی ناچار فرمان قبول
خدا کی محبت پہ باندہی کمر
عجب طرح کا بندہ گیا تھا سمان
اودہر سوی روی رسالت پناہ
پس پشت مونہ پہیر کر دم بدم

چہرہ اپنا تہا ہر ایک کا مثل خون

بس اب چار رفیق چار جانی ہیں ہم
کہ یہان حضرت ہی رب الانام
تہا اب تو بہی خدا کا حبیب
ہی کچھ کہ سب صغار و کبار
سوا اون کی شاید کوئی یار غار
نفاقت مین یہہ دو ایک اللہ تہا
جدہر دیکہتی ہتی اوٹہا کر نگاہ
صحابہ کی اعدا کو دو یہہ خبر
کہ دین محمد سی جب یہہ پہرین
ادہر سو خدا اسو ہر الم آشنا
ہتی تنہائی اور تہا یہہ عیب حضور
کیا کرتی کعبہ کا جا کر طواف
کری روشن اللہ جو ایک چراغ
کہان ذکر اصحاب کا آ گیا
صحابہ کا ہی سخت نازک مقام
قیامت کو بخشش خدا و رسول
جو محسن سے اپنے عداوت کری
بدی را بدی سہل باشد جزا
جو محسن سے اپنی برائی کری
وہ پیرو نکا زینہ ہی اور سلسلہ
یہہ سب اولیا کی ہین مشکل کشا
علی کی ہی اصحاب مین بے مثال
ہی سب سی زیادہ محمد کا حق
کرو بلکہ امت پہ یار و عمل
کرو وہ علی نی کیا ہی جو کام
نہ پوچہو کہ کا محشر مین بہشتی خدا
صحابہ مین گذرین ہین بعض النبی یار
اسی کا ہی سچ قول کا یہہ مصرعہ ہوا
اگر ان قضا یو بسنی خاطر او دا
اور اپنا جو پوچہی کوئی اعتقاد

لڑائی کعبہ ... مشتاق ان
اطاعت کہ دونیا یہانی ہین تم
ہوئی ہم تو رخصت تہا اسلام
خدا جانی ملتا ہو کہ کب نصیب
یہ صدیق اور صاحب ذو الفقار
رہا ہو گا مکہ مین پوشیدہ طور
سوا انکی سب شہر بد خواہ تہا
دکہائی نہ دیتا تہا ایک خیر خواہ
کہ ہوئی منافق یہہ اصحاب اگر
تو ہم جان و مال اپنا صدقہ کرین
ادہر ایک خدا ایک رسول خدا
کہ کچھہ کر سکی وہ نہ ظاہر ظہور
جو قرآن اوترتا سناتی وہ صاف

جدائی ہتری کی نشانہ مشہور تہا
خدا کی سپرد آپ کو کرکی ہم
ملین کی ملا و یگا جب کردگار
غرض پیش آن سید انس و جان
رہی خدمت خاص مین کربلا
یہہ دو یار حاضر تہی ظاہر ظہور
عجب طرح کا وقت تہا روزگار
علی اور ابو بکر سی آشنا
تو کس دن کو رکہا تہا دل مین نفاق
اودہر تہی امیری طراز و رشور
اودہر تیغ و تیر و تبر پر نظر
اس آفت بلا مین شہ غرب و شرق
بد سلوک کرتی تہون کو بُرا

ذکر اصحاب کبار سید الابرار

کرو غوث سمجہا کی اوسکو بیان
اگر بال بہر ہوا ادب ترک یہان
سب اصحاب ہین محسن امتان
ہی جس جود کو نیکنامی غرض
یہان آشنائی کی لائق وہ یار
مکان نبوت ہی سب سی بلند
خصوصاً التصوف طریقت کی پیر
علی کو نہ دو نسبت اصحاب سے
علی کا ہی حق سبکی حق سی بڑا
تو کہئی کہان یہہ محبت کبہی

اب آیا تو شبہہ را ہی کیجی ادا
یہان بی ادب کچہہ نہ آوی کلام
ہی شرمندگی سے شرمسار حضور
وہ موقوف نام شرافت کری
اگر مردی لحسن الی من اسا
وہ نامرد کس سی بہلائی کری
اور اصحاب تو سبکی ہین پیشوا
زمانہ مین ہین سبکی حاجت روا
امیرون مین جون شاہزادہ کا حق
نہ اور اولیا کو نہ سمجہی گا حق

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ

کرو صدق صدیق کی پیرو
تواریخ کی دیکہئی گر کتاب
اگر اونکی قصور نکا سنئی ہین حال
مرکب ہی انسان عصیان ہی
با یہان بنی را ہر آنکس کہ دید

کہ دن کام کی کام آوی گی کام
علی اور ابو بکر نی کیا کیا
کہ اونسی طبیعت ہی شکوہ گذار
ہی معصومیت خاصہ انبیا
رکہہ اپنی پیمبر کی صحبت کا پاس

رینیت تہی تحت ہی آسمان ورد
ہوئی راہی منزل و رد و غم
جہٹا آج تو تم سی شہر و دیار
یہہ کر عرض حال دل نیم جان
اوٹہائی زمانہ کی سر پر بلا
مگر لی تہی خدمتیان انکی قبول
یہہ دو دوست تہی اور دشمن تمام
ملی کسکو بغیر از رسول خدا
کہ سب شہر کو تہا یہی اشتیاق
ادہر تہی غریبی نہ زر تہا نہ زور
ادہر حفظ حافظ کی سر پر سپر
ادائی رسالت مین کرتی نہ فرق
بہلون کو بہلا اور بُرون کو بُرا
جو پہونکی اوسی کہا یہ چہرہ چراغ
کہ شک مین پڑا ہی یہان تک جہان
تو ایمان کا خطرہ ہی اور خوف جان
کہ پہونچا ہی اوسنی حدیث و قرآن
وہ کرتا ہی نیکی بدی کی عوض
جو محسن سی اپنی کری کارزار
یہہ بخشی کو یہان چاہئی باک مند
جد غوث اعظم ہین حضرت امیر
انہین جان لو خاص احباب سے
نہ اتنا کہ اچہون کو کہئی بُرا
جہنم ملا اور جنت کسے
کہانی کو چہوڑو سنوار و عمل
کرو حاصل دولت ابرو
تو ہی اوسکی شفاعت کا یہہ خواہ
تو آئی ہی خاطر کو بخشش کمال
خطا ہوئی ہی ہم زد انسان سی
زخاک در شہ ... بدید
تو ہی ... جس سی ...

سب صحابہ ہین نبی پیر بزرگ
ہی بندہ تو مشکل کشا کا غلام
میرا سلسلہ خانوادہ تمام
علی ہی سے ہین اپنا توسل کیون
وہ مشکل کشا سر میرا یار ہی
یہہ دو نور ہین دونو جہان کی سرور
جو کچھ انسی ہی غوث اعظم کو قرب
نبی اور علی کی ہین آنکھو نکا نور
یہہ عاجز تو ہی انکی گہر کا غلام
ہو یارب طفیل رسول جلیل
ہر ایک سنی ہو ہے ہین خوشخیال
سنا ہیہ کہ ہو کر مہاجر گئی
نہ کوئی ہی خادم نہ کوئی رفیق
پس ایک رات دروازہ خوابگاہ
ہوی جمع کر کی ہی اشرار
نسمجھی نہ بوجھی وہ احمق لعین
علی الخاص خاصون پر اپنی خدا
نگہبان اوسکا خدا کیون نہو
کیا غرض ہی حکم اللہ کا
پیمبر نی شیر خدا سی کہا
تم اسپر اسی اوڑھ کر سو رہو
مدینہ کا کر دل مین عزم سفر
پڑہی انکی سر پردہ حسب وقت ہو
بشارت ہوی اونکی کم استقلال
ہی مکہ کی جنگل مین فورا ایک پہاڑ
جو وہ غار تھا تیر و تنگ و تار
کبوتر نی انڈی دی گھر بنا
کہ سی گہر مین کافر خورسند کو گہر
حیدر شیر کر کر نعرہ حق زمر
دیا کہول چادر سے وہ چاند سا
وہ جو مٹی رو کر ناہ منور نثار

خداوند نعمت اسرار بزرگ
میری پیر ہین وہ امیر اور امام
ہی مشکل کشا کا مرید اور غلام
بحافظ شریعت ہی قایم رکہو
دو عالم مین بڑا امیر ایا رہی
یہہ ہین کعبہ و قبلہ دستگیر
وہ ہی اور سادات ہین کم کو قرب
ہین خاتون جنت کی دل کا سرور
ہاین بندہ کی مرشد یہہ دونو امام
شہادت مدینہ مین سرسی بعضیب
لکہو غوث تم اپنی سطر کا حال
مدینہ مین اہل و عیال اپنا لی
نہ کوئی ہی مخلص کوئی شفیق
لیا گہیر اونہون نی جو تہی روسیاہ
کہ حجاب قبر اوین حالی تہا
کہ جسکا مددگار کوئی نہین
نگہبان ہی آپ ہر دم سدا
وہ حفظ خدا مین سلا کیون نہو
کرو ہجرت اس شہر سی مصطفا

خف و سب ... ہین بزرگ
بڑی پیر کی ہین وہ پیران پیر
ہی دونو جہا ہین جنکی اونسی کرم
پیمبر ہین نانا خدا ہی علی
حسن و حسین ہین ایمان ہین
یہہ ہین باپکی باپ وہ ماکی باپ
ہین دونو حسن اسطر کی حسین
ہی جون انکا خاتون جنت کا سیر
اس الفت محبت مین میری خدا
یہہ مذہب ہے میرا یہہ میرا دین
قریشون نی اسلام الفار پر
ہین یہان ایک آپ اور دو چار یار
پہر اون دشمنون نی بطور دغا
در دولت خاص پر آکی سب
تو سب اپنی مقصد کو حاصل کرین
مددگار اوسکا ہی وہ کردگار
خصوصا اسطر کا اخص الخصوص
وہین آکی جبریل نی دی خبر
واذ یمکر آیت سی اوسکی خبر

وَاذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

علی سوئی وہان اور وہ خالی گہر
کہڑی تھی جو وہان اونکی اپنی ...
پڑہی اور یس کے سورہ فرد
وہانسی ابوبکر کی گہر کو آ
کی بسم اللہ اور اوسمین گاڑا قدم
لب غار رحیم اوٹہا ایک سوال
وہ اندھیر گہر سب اوجالا ہو
حیدر شیری کہ شیران صحرا اور
ڈرا غول کتو نکا اور بہونک اوٹہا
برس سی کم وہ حسن شریف
چہرہ سی چادر کا آنچل ہٹا

ہی اللہ حافظ نہ خطرہ کرو
لی ایک تہہ مین خاک اوٹہا مشت
نہ دیکہا اونہون نی جمال رسول
نہ واقف ہوا آپ سی ایک بشر
گرا اوسمین ہی ایک تنگ راہ جا
رہی اوسمین بیٹہ آپ اور یار غار
بڑا ناسا مکڑی نی تانا تنا
تو دیکہا کہ بستر پہ سوتا ہی شیر
بلرزہ دیو خورشید برج اسد
اوجالا ہوا گہر مین اوس چاند کا
وہ خوشبو کی قربان عطر بہا

تو حق شوق ہین ارشاد و دین پناہ
جد غوث اور غوث کی نایب
وہ مرشد ہین ہادی میری دارین
میری ناؤ کا ناخدا ہی علی
حسن نور دل لخت جان حسین
ہین دونو اماموں کی فرزند آپ
کہ ہین مشعل دین شمع یقین
ہی شیر اونکا خون ہی کا خمیر
میری جان ہو میری تن سی جدا
تو خواہ آنجان باش خواہ آنچنین
یہ تحقیق تحقیق پائی خبر
سوا انکی کوئی نہین غمگسار
کیا قصد قتل رسول خدا
سیاہ اپنا موہنہ کر کی مانند شب
رہا سکی سحر تک یہانسی نکلین
کہ ہی حکم مین جسکی لیل و نہار
کہ ہو خاص محبوب با اختصاص
پیمبر کو کفار کی مکر پر
نکلتی ہی قرآن ہاین غور کر
ہمارا جو ہی یہہ پلنگ اور ردا چادر
برآمد ہوی شب کو بیرون در
ہوی بدر کی دن وہ کافر ہلاک
نہ سب بلکہ تا اون لا یبصرون
رکاب سعادت مین اونکو لیا
ہوا وہ گڑھا رشک باغ ارم
تر و تازہ و سبز پہل زرد پہل
اور اوس گہر کا پردہ وہ جالا ہوا
شغال بند دشت آن شیر نر
وہ سوتا جو تھا شیر سو جونک اٹھا
جوانی کی آمد بہار لطیف
تو سو رہی کی آکی ہی بادل ہٹا

مگر اُتنی ہی لُعاب پری کی ردا
ہوا اوسکی ہلتی ہی پھر باغ باغ
بہت دیر کا فر رہی بیحواس
ہی اللہ عالم رسول اپنی پر
مین ہون آپ ہجران زدہ دل کباب
اوڑاتی ہوئی سر پہ کلیونکی خاک
نواحی مین مکہ کی ہر چار سو
کہا جو کوئی آپ کو لائیگا
یہہ سنتی ہی اقرار انعام سب
بعنوان روباہ و شکل شغال
جو اون مین تہا جاسوس اوستاد کا
کی آواز اوسنی اون اشرار مین
یہہ پیڑ اور چرچا لگا کیون نہ لوٹ
وہ بیہودہ ہر چند بکتا رہا
صفر کی مہینی کی ای اہل دین
جو عبد اللہ ابن ابو بکر تہا
تہا عامر ابو بکر کا ایک غلام
وسی نوش فرمائی آپ اور وہ یار
تہا عبد اللہ ابن اریقط وہان
پنجشنبہ کی غرہ کو یار
سفر کی لئی کر رکہی تہی تیار
برآمد ہوئی غار سی جب نبی
لی راہ ساحل پہ وہانسی حضور
تو دو اوسکا لیکن وہ فرسہ ہوئی (?)
سراقہ نی وہ بات انعام کی
تو مکہ معظم سی ہوکر سوار
کہ پہونچی نہ ہم تک یہہ ای ذو الجلال
کہا یا نبی الامان الامان
وہانسی وہ مکہ کو سیدہا پہرا
اوتر کر سواری سی ایک بکر کو
تو صفحہ پہ ادس کی کوئی نہ رکہی

جو سنتی تہی اوٹہی وہ شیر خدا
ہوا اونہہ کی کہلتی ہی وش چراغ
پہر آخر کو کچہہ جمع کر کی حواس
مجہی اونکی ہرگز نہین ہی خبر
نہ جہپر تو مجہی یہانسی جاؤ شتاب
ہوئی گو کہ گردی کی اری بلا
لگی کرنی سب مشرکین جستجو
وہ سو اونٹ انعام مین پائیگا
پریشان ہوی مثل انعام سب
لگی جہانکنی غار و شعب جبال
قدم کا نشان لی گیا تا بغار
کہ مقصد تمہارا ہی اس غار مین
یہہ اندہی گئی پانوسی کیون پہونچکر
کسی نی نہ دیکہا ادہر جو نہ پہرا
وہ تاسوخ تہی نسبت اور سفتین (?)
وہ تہا نوجوان اور بی مکر تہا
کیا کرتا یہہ کام وہ نیک نام
وہ جان جہان کا جو تہا یار غار
کوئی کافر اوسکو بطور نہان
ہوئی پنجشنبہ کو وہانسی سوار
چہپا کر یہہ دو اشتر راہ وار
تو از عقبہ ثالثہ ای زکی
کیا راہ مین معجزون کی ظہور
یہہ مین مس دست پاک نبی
سنی جو زبانی کا لانعام کی
مدینہ کو دوڑا سمندر کنار
رہی در سر خود گرفتار حال
کرونگا نہ حال آپ کا مین بیان
مدینہ کا حضرت نی رستہ لیا
نکر کو لگی دو دو دوہنی تو دو (?)
نہ نکو داتہا ادر وہ کا پہن (?)

وہ جی خوش کہ مرد جانی پہری
وہ اندہیر گہر آئینہ ہو گیا
کہا یا علی ہین کہان مصطفیٰ
بیمری سیند جانی رہین جائو تم
یہہ سنکر ہوی مشرکین قہر مین
جو خانہ تلاشی سی فارغ ہوی
سوارون کو سو اونٹ کا وعدہ کر
ہین کفار ازل سی ابد تک ذلیل
خر بی خرد اشتر بی مہار
تجسس مین سب لوگ پہرنی لگی
جو واقف تہا اون کافرون مین تہا (?)
وہ بولی ہی مکڑی کا تانا تنا
پڑی بیوت السبین بکرار کی
جو مکہ سی نکلی رسول خدا
رہی غار مین جلوہ گر تین رات
قریشون مین وہ کاٹتا دن تمام
چراتا جو اوس دشت مین بکریان
سو وہ کون صدیق صادق الیقین
مقرر کیا دیکی اجرت کا زر
چڑہی سید الخلق خیر البشر
چڑہا آن کر دوسری اونٹ پر
گیا تہا گذر چند روز او دو ماہ
تہی ایک ام معبد کی گہر کو سلیم
ہوئی تہی نہ گابہن کبہی یہہ شتر (?)
کہ جو آپ کو ڈہونڈ کر لائیگا
جو رستہ مین پہونچا قریب آپ کی
زمین مین گہسی اسکی گہوڑی کی سم
دعا چاہ جناب رسالت نبی کی
چراتا تہا کچہہ بکریاں ایک غلام
لگی دینی دودہ اتنا ہو کر کہڑی
اس اعجاز کو غور سی دیکہ کر

کہ اب رسالت کی خوشبو ہر
قریشونکی خاطر کا نشان کہو گیا
اوٹہی آپ اور پڑہ کی کلمہ کہا
ہوا ہجرت [illegible]
[illegible] شہر مین
تو جنگل کو بستی سی باہر گئی
دیا ہیچ ہر شہر کی راہ پر
ہین مانند انعام بل ہم اضل
لگی ڈہونڈہنی کوہ اور مرغزار
پہاڑون کو بعضی جو کافر گئی
لب غار پا کر قدم کا نشان
ہی کہنی کا کیسا بہٹکا تہا
پہری بیٹہہ اودہر سی اشرار کی
دوشنبہ کا وہ روز پرسوز تہا
مہ برج اقبال عالی صفات
سناتا خبر آکی بعد شام
تو دو دا اونکا سب دوکی لاتا تہا
ہر ایک وقت کا یار آتش نشین (?)
مدینہ کی بتلائی تارہ گذر
ابوبکر کی ساتہہ ایک اونٹ پر
غلام ابوبکر اور راہ بر
اب آگی ہی اس طرح احوال راہ
وہ لاغر تہی اتنی کہ تہا سنہ (?)
دیا اوسنی جو [illegible] سی سیر
وہ سو اونٹ انعام مین پائیگا
اوسی دیکہہ کر کی دعا آپ نی
لگی اوسکی عقل اور ہوا ہوش گم
نجات اوسکو فی الفور حاصل ہوئی
کہین راہ مین جو ہان خیر الانام
کہ سب کا تہا بیٹہہ خوب اوسکی
رسول خدا نی کی ہاتہہ پر

سلیمان ادسیدم مراد غلام
توبس موضع حرہ تک سر سحر
کوئی دم گذرتا ہی کہ کوئی آپ
اور ایک دن جو آئی سر راہ
ادب سی بطور غلامانہ آ
کوئی آپ کی گرد پھرنی لگا
کوئی موبہہ سی ملتا تہا وہ خاک پا
ہوی سرور دین اقامت کنان
وہ دن پیر کا تھا سعادت نشان
امانت تہی جس کے حضرت کا گہر
رسول خدا نی بحکم خدا
قبا کی محلہ سی جمعہ کی دن
فرائی مدینہ مین داخل وہان
توجہ کی اوس شہر کی درمیان
بنا قدر ہی وہ شہانہ جلوس
زن و طفل کا تہا جتہون ہجوم
بفرق ہمایون عالم پناہ
جانون جو گہر دیتی اور نوجوان
تہی اوس نشان سی طرح کی ندا
بود از روز ازل غلغل آمد
بارک الله زہی عرب محمد
مرده زنده شده از شوق جو مسیح
قل ہو الله احد صف احد ورعنا
کفو من ہنا احد ہمہ عالم خجل
پس عجوت ز افراد عدد او دیم
پس و پیش ادہر اودہر ہر طرف
اسی شان سی صاحب عز و شان
یہی عرض کرتا تہا حضرت رسول
قدوم مبارک اگر ہو یہان
کہ یہ شکل کعبہ ہی سب اسکا طواف
اسی چہوڑ دو جائی منزل کہان

یہی اب رہا لسنی تسبیح و سلام
کہ مکہ کی سی وہ سیر راہ پر
کہ دستر لف لائی ہین جان جہان
جناب نبی کی سواری نظر
رکاب سعادت مین حاضر ہوا
کوئی آ کی قدمون پہ گرنی لگا
جو تہی مقدم خاص کی پاک تہا
بنی عمر بن عوف کی گہر وہان
ربیع نخستین کے تہی بارہوین
وہ سب بالکون کو دہن سونپ کر
کی اوس جا یہ مسجد قبا مین بنا

سنی جب انصار نی یہہ خبر
یہہ آ بیٹھی دو پہر دن تلک
کوئی صبح نور السی آتی ہی تمام
تو لیکر ہر ایک اپنا ساز و سلاح
یہہ شادی کی وہن ہفت انصار
نثار رہ و رہبر انس و جان
تہی لیک ایک کو اسطرح کی خوشی
محلہ وہ باہر مدینہ سی تہا
جو کہ سی نکلی رسول کریم
پیادہ ہوئی اپنی گہر سی روانہ
قبا کی یہہ مسجد کی حق مین نزول

المسجد اسس علی التقوی من اول یوم

ہی رستہ مین ایک بطن وادی گی
گیا اوسکو شہر کرامت نشان
جلوس ستہان اوسکا تہا دست
تہی بازار و کوچہ مین مردون کی دہوم
بچہا و رہی نظارگی کی نگاہ
وہ تہی باہمی گویان اشعار خوان
کہ جاء النبی جاء خیر الوری

پڑہی جمعہ کی وہان اوتر کر نماز
عجائب تجمل تھا اوس روز کا
نواح بلد مین جو تہا شادیانہ
تہا اصل حق کا یہہ شور و فغان
پئی دفع چشم رخ نا پسند
نفتیان خوش لہجگان حذا
بالحان خوش شاعران دیار

غزل

سایہ بگذاشت و بیش جہان خواہد آمد
ثم باذن الله کہ ختم الرسل احمد آمد

صورت سورۂ قرآن جعفر صف زو
زان آدم و عیسی آخیدی ستم

قطعہ

بمثال صفت خاص محمد آمد
بلبل بوی گلم شاہدم امجد آمد
مہاجر اور انصار تہی صف بصف
ہوئی داخل اوس شہر کی درمیان
اسی بندی خانہ مین کیجی نزول
ہو یہہ خانہ آباد رشک جنان
یہہ گہر بیت معمور ہو جائی صاف
ومین اپنی منزل کا ہوگا مکان

دوست بکرم ودو درم زر دند دوران
سواری کی اوس رخ بستان ہے
تہی اونٹنی حضور مطلع جلوہ گر
سواری گذری تہی جس گہر پہ ہو
اسی گہر پر اپنا کرم کیجئی
قیامت تک اس گہر کی وہ شان
یہہ سنکر ہوا حکم شاہ عرب
تہی اب جس جگہہ مسجد شان دار

کہ مکہ سی نکلی ہین جسی دور
کہ آئی ہین اب شاہ جن و بشر
کہ دیکہلائی دیتا ہی ہر تمام
تعبد فرحت دل بصد افتراح
کہ جی اپنا ہر ایک تہا وار دی
لگاتا کوئی آنکہہ کی درمیان
کہ دیکہی کسینی نہ ایسی خوشی
وہین آپ نی اپنا ڈیرا کیا
رہی تین دن تک علی وہان مقیم
لی خدمت شہ مین اگر یہان
ہوئی آیت کر دہ پر رسول
روانہ ہوئے سید انس و جن
ہوی پہر سوار از رہ امتیاز
سواری کا تہا شاہ دل افروز کا
وہ انبوہ مردم سی تہا عید گاہ
کہ کرتا تہا کر کوش کر و بیان
تہا خورشید محجر کو اک سفید
فلک بٹہاتی تہی نقش صلوۃ
غزل فارسی کی یہہ گاتی پکار
آخر از پردہ توحید محمد آمد
ہر نبی وصف آن سید امجد آمد
عدد دو سطر نیل اب جو بکمید آمد
لم یکن وصف بلانا نی احمد آمد
مولدم سخن سرو لی ستہ ندو حمد آمد
کہ جس شان پر شان قربان تہی
ستارون کی درمیان جیسا قمر
تو آ صاحب خانہ ہو رو برو
اسی گہر کو رشک ارم کیجئی
کدا سرتی فدا ہر مسلمان ہو
ہی ناقہ میرا زیر فرمان رب
گیا بیٹہ وہان ناقہ بی اختیار

جناب آپ کی حق کی جانب اگر
تہا ایوب انصاری ایک نامور
وزرا اوس روز وشب شہر مین یہہ چرچے
ہی جتنے کہ اطفال انصار مین
رسول خدا رونق افزا ہی آج
حبیب الہی رسول خدا
ہوا داخل اس مصر مین وہ عزیز
منور ہین جس سے رہی مہر و ماہ
عوض ایک کلمہ کی فردوس ہی
ہم ای **غوث** ہین زور اقبال سے
کتابت مقرر ہی تاریخ کے
عمر کی وہ عہد خلافت سے پار
اور اوس ذا برس کی وقایع بیان
کہ ہر ہی تو سے واحد پرست
جو ہی کاتب حال خیر المآل
ہوئی پہلی مسجد قبا کی بنا
کہ صبح سعادت کا جب آفتاب
تو جتنی کہ ہر کہتی ہی سارے یہود
حیی ابن یاسر اور اوس کی عزیز
تو عبد اللہ ابن ابی و سلول
کیا کرتا ظاہر مین روزہ نماز
تو بس مشورہ سے اسی شخص کی
کہ ایذا محمد کو اب دیجیے
مدینہ مین اسلام کا ہوئے رواج
نہ سمجھے وہ احمق کہ یہہ دین حق
ہی اس دین پر فضل رحمان کا
اونہین کی جو تھی پیشوا اور امام
جبھی اوسنے دیکھا جمال حضور
یہہ چہرہ جو روشن ہی مانند ماہ
ہو صدق رسالت یہہ شاہد گواہ
بنام سلام آپ کو کر سلام

تو ہوگا قیامت تک نیک نام
کہ اوسکا سے نزدیک تہا اوسکا گہر
ہوئی جمع ہوئی تھی نہ ایسی کبھی
گلی کوچہ و شہر و بازار مین

تہا ر کلوم و زردی کتاب
وہاں کیفیت سے زمانہ خبر
ہوئی درد و جشن ہو شاد کام
بجاتی در مولی و الطاف رب

غزل

مدینہ مین تشریف فرما ہی آج
کہ ہر یوسف او ہر زلیخا ہی آج
مدینہ مین وہ نور آیا ہی آج
عجب طرح کا مفت سودا ہی آج
کہ مقبول رب سے منی پایا ہی آج
بحکم شریف جناب نبی
ہوا سال ہجرت سے اوس شب شمار
روایات مین مختلف ہی شمار
مین وحدت کی نشہ مین ہی جون و ترنگ

مدینہ کا گلشن ہے رشک ارم الخ
ز فرش زمین تا بعرش برین
تجلی رب سے منی دیکھی نہین
رہی ایسی دولت سے جو نا امید
بروز وصول شہ خوش سیر
ہی مشہور تاریخ کی ابتدا
اقامت کی مدت پیمبر کی بس
یہہ احوال سب **غوث** لکھتا ہی صاف
پلا مجھکو جلد ایک جام جمال

وقایع سال اول

کہ ذکر اوسکا اول ہی ہمنی کیا
بصد شان و شوکت بصد آفتاب
بحال شریف اطلاعی فرمود
حسد پر ہوی متفق بی تمیز
منافق لعین تھا عدو رسول
رکھا کرتا خدمت مین ظاہر بنا
اسی کی صلاح اور تجویز سے
اور اتنا انہین تنگدل کیجیے
رکھی کفر او بت پرستی رواج
رہی گا قیامت تک از فضل حق
ہی یہہ دین ناسخ کل ادیان کا
وہ اس دین پر حق ہین اب ہی تمام
کہا صدق کا اوسپہ ظاہر ہی نور
جلکتا ہی صاف اسپہ نور الہ
اوسی دم حضور رسالت پناہ
ہوا اہل اسلام ابن سلام

ہی بعد اوسکی یہہ ذکر فرخ اصول
بر آمد ہوا برج انصار سے
مگر ہو گی گمراہ فرد اعتقاد
ہوا اوس طرح کا ہی کیک فریق
وہ تھا خزرجی دشمن اسلام کا
پر اس طرح کا تھا منافق لعین
شریک اسکی جتنی منافق ہوے
کہ جاوین یہان سے نکل در بدر
ہو موسی کا دین یا کہ عیسی کا یون
نہ دنیا مین ایسا مکان ہی کہین
ہی شکر جناب خدای تعال
ازان جملہ عبد اللہ ابن سلام
یہہ وہ تھے نہین جو بولی دروغ
پس آئی ہی فی الفور کلمہ پڑھا
بتصدیق دل پڑھ کی کلمہ درود
خدا فضل کرتا ہی بندہ پہ جب

زراہ نجوم و زردی حساب
کہ ہو کر پیمبر ہوا جلوہ گر
ہوا آپ کی خدمت مین حاضر غلام
کہ مولا سے مولی ہوا بندہ اب
اوسی اوسنے اپنا مسکن کیا
عجب طرح کا تو یہ ہی مملوک سے
مگر نور حق سے منی دیکھا ہی آج
وہ بیکل ہو کل اوسکو سودا ہی آج
مدینہ مین بر قول اہل سیر
جو ماہ محرم سے ہا جا بجا
مدینہ کی بستی مین ہی دس برس
اگرچہ کتابون مین ہی اختلاف
کہ لکھتا ہو کمین سال واقع حال
لکھا اوسنے یون سال اول کا حال
ہی جس کرسی مین وہ دنیا حسین
ہوا طالع انواع الوار سے
عداوت پر اوٹھی وہ اہل عناد
انہین کا فرد تھا شریک اور رفیق
تہا دل مین مگر رو برو دوست تہا
کہ باطن مین تہا دشمن اہل دین
اسی بات پر سب موافق ہوے
بنا دین بتون کو سب اپنا خدا
مگر دین احمد ہو یہان کہین
جہان رونق افزا ہو گا یہہ دین
کہ بلکہ اونہین سے یہہ ابہہ یہہ خیال
تہا اولاد یوسف علیہ السلام
ہی اس چہرہ سے ہی کو فروغ
کہا مین یہہ بی شک رسول خدا
مسلمان ہوا وہ امام یہود
تو کرتا ہی ذات مظہر نور رب

گئی جس سے یہہ اوس کی سرا
کی وہ رنج سینے سے اوسکا تمام
جو کرے سامنا پر آدین و جنگ جو
مقابل ہوئی جسکی شیر خدا
عبیدہ بن حارث نام ور
تھا جو سی گر ساتھ ساتھ آدمین
سا او سن قافلہ کی کا اونسی جنگ
یہہ تھا تیر پہلا کہ پہنچا گیا
قرار ایک جنگل سی جس میں کہ پا
قریشی بھی دو لیکن اونسی ننگ کشی
بہیجا تھا جن مین باستاد
تھا او مین امیہ خلف کا خلف
حماد تحسین میں اس سال یار
لی ساتھ ایک سو اور پچاس آدمین
تمام اونکا لشکر گیا تھا گذر
بھی تھا سعد جعل کو ستا
کو لی کرز بن جابر قہری تھا
نا اس اوسکی مین شاہ جن تک
کہا بدر اولی غزوہ کر گذر
کہ عبد اللہ جحش کی ساتھ کر
ہی مکہ کی جانب روان اونکال
تو رجب کی عزوہ کو جہہ جان کر
یہہ پہلی غنیمت تھی اسلام کی
قبول آپ لی وہ حضرت کی
پیمبر سے قرآن نازل ہوا
پیمبر نی سنکر یہہ حکم خدا
کہ بدری لوائی تھی غزوہ پہلی ہم
سترھوین کو رمضان کی اسی قدر
وہ بدر نا لڈ جی بنا موج مارتا
لگی دست قدرت سے تیغ ازل
جو اکثر تھی سردار کفار کی

کہ جن سے تھا جو مروان کا ... بتال اوسکی تو قافلہ کا شام
تو لڑنے سے گر تا نہ آہنگ تو تو لوگوں کی صلح آپسمین آ
نبی کا ارادہ رچا کا سر روانہ کیا دس یا ستر گین
پہری بن لڑائی کی پہلی درنگ طرف کافرون کی ارادہ خدا
جو سوچا تھا اہل بیس بل جن شان
تہا ہوئی آمادہ کارزار ہین گو تین سو ساتہ اوسکی سوار
اگرچہ ہین دو قرب اعیان ہی در نہ ہونی دیا مین جنگ و جدال
جو لشکر مین حضرت کی ہمراہ تھا ابو سفیان یا عکرمہ اونکا تھا
مگر سعد و قاص نی ایک تیر کیا سعد کو سعادت کی ارمان
تو وہ قافلہ سست کیا تھا چلا

غزوہ بواط

چلی آپ کر عزم رزم لوا کہ تھا بی الحقیقت مین دو سو جانب
لی دو سو مسلمانون کا ساتہہ جیش گیا تھا گذر قافلہ وہان سی

غزوہ عشیرہ

چلی لڑنی کفار سی شاہ دین پہری بن لڑائی کی خبر لیکر
ابو سفیان ہو تو قافلہ کا اسر بنی مدلج ایک قوم رہتی تہی وہان

غزوہ بدر اولی

مدینہ سی وہ لوٹ کر لی گیا لگی آپ وادی سفوان تک
گیا تہا وہان سی پہر کر لیے دہر اسی سال بارہ سالح نفر
بہت تہا نہ رکہتی ہیں جو مال یشیم ماہ کی سلخ اور تن کر
جب ورہی مین جو داخل ہوئی چلی آپ اور اوسی قوم منزل کی
ہوا اسی جو کچہہ بانی گردو لوا یہہ جنگل ہی ایک بدر کی آس پاس
بہا دوم مین شریا ایک اور روانہ کیا سنگی کہتا جہرا
یہہ مکہ کی نزدیک اونسی ملی مگر ہی کا فرون پہ لیا اور کو ملد
ہوا تہا جب تین لیا اوسی جو کام یہہ خارجی نہایت پشیمان ہو

یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ

لیا آپ در اون غازیون کو بتا کر اب سرد و مدد کہری برقسم
لیا یا بخوبان ابنا حصہ نکال سرافراز سی مومنان کر دیا

غزوہ بدر کبری

وہ جب شمس الضحی شاہ قریش مین لگی کرنی اعدای دین کا قتال
جو سردار تہی کفار مکہ کا رکی وہ جب جنوری وہ یا او سام
بکوشاری کفر کا ... وہ سردار اس جنگ مین ہو گئی

ابو جہل کہ جاکی گرد زار
تو وہان سی بہر کا جسم کی ...
ہی جان بچتی نکی جسا سی فرو
مگر بی دیا کافرون کا قتال
وہ ابوا کی منزل سی رخصت کیا
رئیس اور جب یہہ مقابل ہوا
چلا پاس اسی سیاہ سیر
سو تھی جو آرا کی کار دان
مدینہ کو جن جنگ رستہ گیا
گئی تہی گذر اسی لیکن وہ سیر
ہوئی جاچ تو قتل قوم قریش
پہری بن لڑائی کی نشانہ گر
عشیرہ کا تیز ہوا اور چکار
گذرتا تہا وہان سی بھی ...
کی صلح اونسی حضرت نے باخوبی تمام
کیا مرحمت آپ نی بو تراب
تو اصحاب جناب سی کر صلاح
انسیو اسطی اسکو ای جو بتا
ہوا سطر حسی سو کر گئی ...
قریب سوتنگا ایک تمام سی تا فلا
ولی جب یہہ سمجھی کہ وہ قتل جلی
لیا مال اونکا کیا اون کو خود
تو کر حیرت و یا نی ...
جناب الہی مین بلا شبہ
اسی آیت سی ہم او نکا زایل ہوا
جو باقی رہا اون کو باتا وہ مال
مگر نشانی کافران کر لیا
لگی کرنی کفار سی جنگ بدر
لگی کرنی کفار کا قتل عام
ہوئی عزت و شوکت اسلام کی
گرفتار اس جنگ مین ہو گئی

کہا کفر کا فر ہوئی سب ملول
وہ اسطور سی تہا کہ ایک قافلہ
ہی تیس آدمی سکی ساتہہ اسطرح کی سو اور
کہ بار گم اسباب و متاع کثیر
تو اسکو ملیگا متاع کثیر
خداوند ملک زمین و سما
مدینہ سی روحا کی منزل تلک
چلا راہ ساحل سی مکہ کی سو
لی ہمراہ مسلح ہزار آدمین
چہپا لی تہی ظاہر مین اسلام کو
اوسی وقت جبریل نی آ کہا
خدا اور پیمبر سی لڑنی کو آج
توکل خدا پر کر و یا رسول
کیا آپ نی حکم اصحاب کو
کرو صبر اور استقامت کرو
یہہ وعدہ خدا کا ہی ای دوستو
ہو دست یارو انہیں مار لو
کہ تہا کاروان مین لشامان رزم
کہا گر مقابل نہین کاروان
تیس اصحاب عظام تہی جو وہان
سوا انکی حاضر جو تہی اور یار
بجا اور مناسب ہی ای حضور
خوش آیا یہہ اونکا کلام آپ کو
ابوسفیان نی کاروان راہ سی
قریشان مکہ کو بہیجا پیام
جو دانا ہی کفار مکہ مین تہے
مگر خون گرفتہ ابوجہل تہا
مدینہ سی کر کوچ شاہ زمن
ہی ان مشرکو نکا ہی قتل گاہ
ہو متفرق اوس سی ہی بالشت بہر
مہاجر سی تہی ستر اور سات یار

ہری ہی شوکت و شان دین رسول
قریشو نکا وہان شام سی آتا تہا
کہ تہی سب قریش اور مردان کار
منازل مین ہی مشرکو نکا مشیر
ہر ایک اہل اسلام ہوگا اسیر
کری تمکو سامان شاید عطا
جو بہیجی خداوند جن و ملک
ابوجہل کو سب لکہا موبمو
چلا مکہ سی جنگ کو وہ لعین
زبان پر بلاتی تہی اس نام کو
کہ مکہ سی اس وقت لشکر چلا
چلین ہین وہ احمق ملعین بد مزاج
وہ کافر ہین اولسی لڑو یا رسول
کہ سب ملکی اون کافرون سی لڑو
کرو جنگ اور امید نصرت رکہو
کہ ان دو گروہو مین سی ایک لو
دلیری سی طیار پیکار ہو
ندا آہی تہی آ رزم کا کر کی عزم
تو لو ان قریشو نکا مال گران
ابوبکر و سعد سعادت نشان
کی اون سب نی رای شریف اختیار
دل و جان سی ہین ہم فدای حضور
کہا فتح ہوگی تمہین دوستو

عرب مین ہی بدر ایک موضع کا نام
ابوسفیان اوس قوم کا تہا امیر
جو پہونچا وہ نزدیک بدر آن کر
کہا آپ نی ہان چلو موبمو
بہت کم ہی اعدای دین کا عدد
یہہ کہکر بر آمد ہوی دین پناہ
ابوسفیان سن آپکی یہہ خبر
ابوجہل یون سنکی عزم رسول
چچا آپ کی ہین جو عباس نام
بصد جبر و اکراہ و صد بد دلی
چلا ہی ہزار آدمی کہا کی طیش
ابوجہل اون سبکا ہی سرگروہ
تمہاری طرف ہی تمہارا خدا
توکل کرو اپنی الله پر
بشارت تمہین ہی محبان دین
قریش اور یا کاروان لو عیان
دلون مین صحابہ کو تہا یہہ خیال
مگر مرضی سیدنا مدار پر
یہہ مغرور ہین اور تکبر شعار
لگی عرض کرنی کہ ای رسول
مہاجر اور انصار سب یکزبان
بجا لائین ہم جو حکم آپ کا
چنانکہ یہہ قول کلام خدا

وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ

کہ پھر جاؤ اپنی گہرون کو تمام
وہ بوجہل کو منع کرتی رہے
کسیکا کہان مانتا تہا کہا
ہوی بدر مین ایکطرف خیمہ زن
مریگا ابوجہل یہان روسیاہ
ہوا قتل اوسی جا پہ پہر بد گہر
تھے باقی سب انصار نصرت شعار

تعرض محمد سی کچہہ مت کرو
کہا عاقلون نی نہ یہہ کام بد
لی جہان باکر و فر و ترک
یک جانب بدر ہو کر کہڑی
فلانا یہان اور فلانا یہان
تہی سب تین سو تیرہ اصحاب دین
ازین بیشتر اصحاب فرخندہ جاہ

دیا نام حق نی کہ یہی اوس مقام
تہا گویا کہ اوس قوم کی یکا سیر
تو پہونچی یہہ پیغامبر کو خبر
جو اس قافلہ کو تم اب مار لو
ہی اسباب بسیار اور غیر عدد
مسلمانون کی ساتہہ لشکر سپاہ
ہر اسان ہوا اور چہوڑ کر رہ کنار
روانہ ہوا پہر رزم رسول
مسلمان تکتی دل سی دعا بمقام
چلنی لگی قوم اپنی مین وہ ولی
ہی اونکا یہ فلانا فلانا قریش
حقیقت مین تہی بی شری نیکو
جدا ہر رئیس در سب مین یا مصطفا
کمر باندہو الله کی راہ پر
کہ ہی فتح اسلام اور شان دین
سو آیا قریش اور گیا کاروان
کہ لین کاروان کا روان اور سامان
قریشون سی کرنی کو ہی کار زار
کرو انکا غزا انہیں پر نثار
ہی بہتر ہمین اور سکو قبول
لگی کہنی ای سرور مرسلان
کہ ہی آپکا حکم حکم خدا
خبر اوسکی دیتا ہی با صد صفا
گزارا ایک منزل خطرگاہ
حرم مین فراغت سی بیٹھی رہو
ہی بد کام کا آخر انجام بد
وہ آہی گیا موضع بدر تک
یہہ اعجاز سی آپ کہنی لگی
کہا تہا جو کچہہ ہوگیا سب عیان
تہی کافر تہا ایک ہزار اہل کین
کسی عمر وہ یہان یا مری [illegible]

یہ تہی کہ ریتی تہا ہر کہین
نہ بستا تہا زانو تلک پانی اب
لب آب تہا لشکر مشرکین
پس ان سبکو ابلیس تلبیس کر
کہ ہین وہ لب آب پر با طرب
او سیدم ہوا حکم رب ابر کو
گہر آیا دل شاد بادل شتاب
تہی پیاسی جو غازی مسلمان ہر د
جو از حکمت احکم الحاکمین
پڑا تہا جہان لشکر سنگدل
گیا دل سی وسواس شیطان کا
اوٹہا سنگریزی کی گئی مشت بہر
نہ باقی رہا ایک کافر وہان
اسی جا یہ نازل یہ آیت ہوئی
علی اور حمزہ تہے مرد ایسے
یہ دو دو نہون کیونکہ ایسی د
کوئی مرد دین دلاور والا حسب
جو جاتا تہا تلوار کرکی علم
غرض قتل گہہ مین عجب رنگ تہا
عجب تہلکہ مین پڑی تہی لعین
تہا ہین ادہر نہ ادہر امان
ہوا یہ حوث جس قوم پر قہر رب
غرض آپہنسا تہا جو اسجا لعین
اسیکو وہ مردار کرنی لگے
تہی ایک چوب دستی بدست حضور
رہی تیغ اوس ہاتہ مین وہ مدام
ہو سردار ایسا جو [illegible]
گرفتار ستر کئی اور ستے
تہا ایک شیبہ اور عتبہ بدگہر
پسر اوسکا جو آیا نبی کی حضور
ہوا آخر کار اوسکا ظہور

یہ تہا جو وہ اول تو یہین
نہ تہی پانڈہنی کو کہین جا کہین
تل خشک تہا مسکن اہل دین
لگا دینی وسواس تلبیس کر
ہو تم پیاس سی خستہ دل جان بلب
برس خوب سا جا کی اوس جا پہ تو
کہ جو کریں برسنی لگا سحاب
او نہون نی پیا ہو کی سیراب سرد
بپا رید باران بران سرزمین
وہ ہی ریتی ہوئی لاد گل
تسلی نی گہر خاطر مؤمن کیا
دی پہینک کفار کی فوج پر
نہ پہونچا ہو جس سے وہ سنگ گران
جو ہی ماریتا اذ رمیت لکن کی
کی ایسی کہ سبحان حق کی الذی
خدا اور رسول خدا کی ہین شیر
کسی کافر بدگہر کی عقب
تو لی سی ہوتا سر اوسکا قلم
عجب طرحکا جنگ کا ڈہنگ تہا
کہ پاؤن کی نیچی ڈہلتی زمین
تہی کافر عجب نزعہ کی درمیان
تو ایسا ہی آتا ہی وہ عنقریب
وہ بدحال تہا سخت جنجال مین
کسیکو گرفتار کرنی لگے
وہ عکاشہ کو بخش دی یہ قو
او نہی سی وہ کرتا رہا قتل عام
تو کسطرح نصرت ندی کارساز
تو لشکر مین اونکی ہزیمت ہوئی
ولید پلید اس لعین کا پسر
تو کر تذکرہ شکر فتح و سرور
جو موجود نصرت تہی سوی حضور

تہا ادہر اجہان فوج لی مسلمان
تہی کافر جہان اوس جگہ آب کہتا
تہی حالت مسلمانون پر تشنگی
کہا تم ہو حق پر مگر اسکو ہی
جو اوس دشمن حق نی یہ بات کی
او سیدم چلی تند باد صبا
بہری تال تالاب ایک آن مین
جو برتن تہا خالی وہ سب بہر لیا
زمین ریگ کی سخت تر ہو گئی
پڑا تہا جہان لشکر مؤمنین
مقابل ہوئین جبکہ فوجین بہم
کہا شاہت الوجوہ لکافرین
لگا مونہہ پہ جس سنگدل کی وہ سنگ
شجاعت مسلمانون نی سب کی
فرشتون کی غیر حیدر مرحبا
دبا فوج کفار کی زور حب
فرشتی ہوئی آکی جا ضد بدان
پہونچی سی پاتا تہا اوس تلک
کبہی غازیون کی تہین پی پاکیان
نہ تہی جای ماندن نہ پای قرار
تہی اسطرح کی شش جہت میں
خدا اور نبی سی جو کرتا ہی جنگ
مسلمان شاہین و شہباز و
جو تلوار خونریز عکاشہ کی
ٹوٹا ز دست جناب نبی
ہوا یہ حوث ایسا جو سردار تہو
غرض ستر اکثر لعین معتبر
ابو جہل اور اوسکی یار و رفیق
امیہ اور اونکی ساتہی تمام
جناب رسول خدا نی کہا
ہوئی فتح اسلام کی اسکا

زمین سخت پر بستر خواب تہا
وضو کی ہوئی حاجت اور غسل کی
قریشیون کی بات اس پر عجب
خدا کو ہوئی غیرت اسبات کی
لیا اپنی ساتہہ ابر کو مہار
ہوئی لوگ شاداب سیلاب مین
کیا سب نی غسل اور وضو کر لیا
کہ گل کافران سخت تر ہو گئی
ہوئی فرش گل وہ رتیلی زمین
تو سلطان عالم نی آنکی ہی ہم
ہوئی روسیہ کافر ان لعین
پہر اوسکا ہو منہ سنگ لگنی کی سنگ
خصوصا یہ پیش جناب نبی
نبی نی کہا واہ صد مرحبا
تو ہاتہون مین لی تیغ برق غضب
لگی جنگ کرنی نہان و عیان
کہ کٹ کٹ کر رہا تہا اوسکا سر تک
اسین تہین فرشتونکی صفا کہان
نہ تہا پای رفتن نہ جای فرار
کہ اوسکا نکلتا تہا سر سی دمار
اسیطرح اوسکا بگڑتا ہی ڈہنگ
لگی کرنی اون دشمنونکا ستکار
لڑائی کی حملونمین تکرار ہوے
دو چوب ایک شمشیر قاتل ہوئی
تو کیونکر نہ مفتوح ہو کار فوج
جہنم رسید اس لئی جس گہڑی
ہوئی جا وہ دوزخ کی تہہ مین ہر
ہوئی ساتہہ بوجہل کی قتل عام
کہ فرعون اس امت کا مارا گیا
وہ دشمنی کی لوٹ مین فرد اشقیا

تبس ابہی تہی پاس آپ کی دو رکو
مسلمان جو وہ ہوئی یہان شہید
اسیران کفار کو فدیہ پر
بنی مطلب عباس ہیں امیر
گرفتار انہین قیدیون مین ہوئی
کہ مکہ مین پہونچا کی سب کاروان
سنی بولہب نے جو فتح رسول
کیا پاس بوجہل مردود کے
اسیلو اُسطی صحبت یار بد
الٰہی تیری قہر سی ہو امان
ہوا بولہب پر جو قہر خدا
جو کر فتح وہان سی رسالت پناہ
کیا آپ نی دفن آکر اونہین
فراغت ہوئی تہی مسلمان جبہی
بہ بیمار بیمار آزار دار
کہا تہا یہہ معذور بی اختیار
بحکم شریف رسول خدا
بیان کرتی تہی عیب اسلام کا
پس ایک ہفتہ کی بعد آکر یہان
تہی قوم سلیم اور غطفان وہان
کیا تین دن اوس مکان مین مقام
وہان ضبط کی شترونکی قطار
جو تہا سالم ابن عمیر ایک یار
جناب پیمبر سی بیکار کو
جو دشمن خدا کا تہا وہ بدگہر
ہوا پہر جو جنگ بنی قینقاع
قریظہ کی قوم اور قوم نظیر
جو تہی یہہ بنی قینقاع اہل غدر
رہین آپ کی دوستی کی وسدار
تو آیت وا اما تخافن نزول
سوار آپ جب ہو کی دن پندرہ

علی کو رکہا ہین خندق کی ورق
ہوئی اتحاد جنت مین مضمان کے عید
خلاص آپ نی کر دیا آن کر
کہ عباس فی لیشان ہین ناموَر
قبول آخر اسلام کر کی جہٹ
بلا کافرون مین وہ آکر یہان
ہوا اسقدر زود سید کل ملول
جہنم مین تنہا نچوڑا اوسی
ہی بدتر زہر صحبت یار بد
ترا قہر ہی آفت جاودان
تو کیسا خدا کی غضب مین پڑا
مدینہ مین داخل ہوی بادشاہ
رکہا آپ نی آکی اونہین قبر مین
کہ پہونچی خبر بدر کی فتح کی
کہا مانعہ بد اروش سرگرم کار
تہا بیمار زوجہ کا خدمت گذار
کیا قتل عصما یہودیہ کا
کہا کرتی ہجو رسول خدا

ہوی جنگ خندق مین با افتخار
جو جنت مین پہونچی ان اصحاب سے
جنہون نی دیا بند یہ بالای زمین
اور ابن ابو طالب پاکذات
جو کفار بدکار زندہ رہے
جو مجروح عاجز رہے جان سے
کہ گہر مین سی اپنی نہ باہر ہوا
اثر صحبت بد کا ایسا ہوا
کہ یہہ بد فقط جان لی جائیگا
کٹین دو تو ہاتہہ اوسکی ای کردگار
لکہہ ای عوض زرد وست اپنی کا حال
رقیہ پیمبر کی بیٹی جو تہین
مگر ایک روایت مین ہی یون رقم
جو عثمان غنی ہین اونکی زوج اہل شان
شمار اون کو بہی بدریون مین کیا
عمر ایک تہا جو عدی کا پسر
کہ مروان یہود کی دختر تہی وہ
دل شب مین جا کر گہر اوسکی زبان

غزوہ بنی سلیم و غطفان

گئی اوسکی غزوہ کو با غزو شان
جسی کدر کہتی ہین سب خاص عام
ملا اوس غنیمت مین مولا بسیار
روانہ کیا اوسکو با صد وقار
وہ ترغیب دیتا تہا کفار کو

سنا یہہ کہ گمراہ وہ جمہور ہین
ولیکن یہہ تہا رعب اسلام کا
بسیار اور اونٹون کو لیکر حضور
سوئی خانہ بو عفک بد خصال
پہونچی ہی سالم نی وہان پید تیغ

غزوہ بنی قینقاع

کہ سودی لسان تہی وہ جیون بتاع
یہودی تہی دونو گروہ شریر
دغا باز مکار بی عزو قدر
رہین دشمن دشمن شہریار

تہی بدقول بد عہد اور بد طریق
انہین دونو قوم مومن بلکہ ہم
کیا تہا یہان سب نی قول آپ سی
بنی قینقاع اپنا قول و قرار

واما تخافن من قوم خیانہ

رکہی گہر مین اون ٹکیون فرمونکی شہ
لیا ہر طرف سی مکان اونکا گہیر

علی شیر حق صاحب ذوالفقار
محاجر تہی جہہ آگہڑا افتخار تہی
دیا قید سی چہوڑ اونکو وہین
عقیل اہل عقل و خرد خوش صفات
ابو سفیان بہاگا اونہین بہائی
اونہین لیکی بہاگا وہ میدان سی
بس ایک ہفتہ مین گہٹ کی گہر مین ہوا
کہ جان اور ایمان دونو گیا
وہ بد جان و ایمان لی جائیگا
جو تیری نبی سی کری کارزار
ابو جہل کی دوست پر خاک ڈال
مدینہ مین وہ داخل حق ہوئین
کہ دفن رقیہ تہی بادر دو غم
حضور اونکی ٹہیر گئی تہی یہان
غنیمت کا گہر بیٹہی حصہ دیا
اسی سال اوسنی بہ تیغ و تبر
زن بی حیا سخت ابتر تہی وہ
کی قتل اوسنی وہ عورت بد زبان
رسول اولوالعزم عظمت نشان
رہ راست سی منزلون وہ رہین
مقابل نکوئی مخالف ہوا
مدینہ مین داخل ہوئی با سرور
کہ تہا وہ یہودی لعین کہنہ سال
کہلبٹری جگر اوسکی مین اپنی تیغ
روانہ کیا اوسکو سوئی سقر
یہودون کی تہی سب شریک اور رفیق
ہوئی تہی نیت مین اہل ظلم و ستم
کہ ہر وقت تابع رہین آپ کی
گئی توڑ لی آپ سی آشکار
ہوئی رب عالی سی سوئی سول
لیا قلعہ بند اونکو غصہ سی گہیر

عداوت دل اوسکی مین ڈالا ہر نفس
سفارش سی اوس شخص کی آپ نی
کیا ضبط مال اوسکا آیا جو ہاتہہ
ابو سفیان ازبسکہ تہا کینہ ور
مسلمانون سی بدر کا انتقام
صفر کی مہینی مین وہ بدشعار
مدینہ جب اوس سی رہا تین کوس
مدینہ مین ڈر سی نہ رکہا قدم
ہوی آپ بہی لیکی دو سو سوار
مگر تہا جو اُن پاس مال گران
لیا اور کیا حصہ ہر فریق
مدینہ مین آئی پس ان فتحمند
مسلمان ہوی خوش سینہ مین سب
کبہی ونکی پیدا نہوگا نسیر
ہوا کچہہ اونکی عمل کا اثر
کرم کرکی ساقی بہ ثالث بخیر
ہی آجوال حال سیوم اسطرح
ربیع نخستین مین پہونچی خبر
مواضع سی ہی نجد کی ایک مقام
حضور نبی سی ہی عزم رزم
یہہ سنتی ہی اون جارحونکی خبر
سنا جب اونہون نی کری سو رن
درختون کی ڈالون پہ ڈالا اسب
ہی مشغول کام اپنی مین ہر کوی
اوٹہا تیغ سر پر وہ کہنی لگا
اوسیوقت جبریل نی آن کر
اوٹہا کر وہ تیغ آپ نی یون کہا
یہہ سنتی ہی پڑہا کلمہ نبی نی وہ تیغ
دی اسباب کی اونسی جا کر خبر
جناب الہی سی سورگی سی
...غزوہ عطفان ہوا

اور آئی نعمی ... باہر نفس
نہ مارا اوادس قوم کو جان سی
جو عبد الله ابن ابی تہا لعین
دلوں سی اونہین کر دیا بی وطن

غزوہ سویق

ہوا ابدر سی بہاگ کر جب بدر
نہ لی جب تلک وہ عداوت مقام
قریشیون کی ساتہہ دو سو سوار
تو اوسنی بجا کر عداوت کا کوس
وہین سی پہرا کر کی یورش سی
سوار اور بنا یاوہ خجلت شعار
وہ سب چہوڑ بہاگی پہنچا خوف جان
لکہا اوسکو راوی نی جناب سویق
یہہ مرسلین مصر عالم فروز
کہ کہتی تہی اکثر یہود و عرب
رہین گی مسلمان بی برگ و بر
رہا سبز اونکی عمل کا شجر
دیکہا مجہکو جام مثلث کا سیر

تو اوس جناب جو نی یہہ کہا کی ...
کرین عور تو لیتی نہ اپنی مساس
زر کر روان گشت با خجل کین
درخت ایک جنگل کا جلوا دیا
اوس احمق کا تہا قول ویہان عجب
کری چار سو پانچ دن تک تلاش
جو کچہہ چہوڑ بہاگی تہی وہ بد نسل
کہ ستو تہا اوس قوم کا زاد راد
ہوا ماہ شوال جب جلوہ گر
کہ ہمنی یہہ جادو ہی انپا کیا
براون کا فرونکا نہ جادو چلا
چمن بند قدرت کی امداد سی
کیا یار اور ہم تم ہیم ہمزبان

وقایع سال سیوم
غزوہ عطفان

کہی موضع ذی امر اوسکا نام
مدینہ کی غارتگری عزم جزم
باقبال باشان و با کر و فر
گئی کوہ پر بہاگ ہو کر ملول
گئی ہر طرف بیٹہہ سب آس پاس
جدا سب سی بیٹہی ہین حضرت نبی
کری منع کون آج مجہکو بہلا
بحکم خدا مار کر ایک پر
کری منع اب کون مجہکو بہلا

بنی ثعلبہ اور محارب سی قربان
ہوئی ہی جمع وہ جمیع قوم شریر
سوار آپ نی چار سو اور پچاس
سوار یمین منبہہ انبیا بر سادہان
کسیتی یہہ دعثور سی جا کہا
لی دعثور تلوار آیا وہان
کہا آپ نی تو تو کمراہ ہی
یہہ سینہ دعثور کی مار ہاتہہ
وہ بولا کیا میں نی کمان قبول

وانا اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله

کی سب قوم کو دعوت اسلام پر
محمد کو بر حق ہی جان کر

یا ایها الذین امنوا اذکروا نعمة الله علیکم اذ ہم قوم

سیر کی مورخ نی جتنا لکہا
سفر کی مدت یہان گیارہ دن

رئیس منافق شقاوت قرین
رکہا اونکی سب بار رنج و محن
دیا حکم اونہین نکلیئی وہ جو سہا
کہ زنگی کی پہر کر کی فوجین بہم
نہ شادی کری گہر مین ناحق شناس
آ بنا جنگ ہمہ جنیل دین
شہید ایک انصار تنہا کیا
تہا ایمان عجب اور ایمان عجیب
بنا یا کیسی سمت وہ بد معاش
مہاجر اور انصار لی سب وہ مال
وہ سب چہوڑ بہاگی وہ سب بی بہا
ہوا پیدا عبد الله ابن زبیر
کہ دین محمد مین جو آیگا
قیامت تلک تخم اونکار ہا
یہہ پہولی پہلی آل اولاد سی
لکہین تیسری سال کی داستان
مین تحریر کرتا ہون اب جسطرح
ہوی ایک جا جمع اہل سقر
لی حرب ہی جمع جمعی گران
ہی دعثور بن حارث اونکا امیر
چلی اونکی جانب جو تہی ناسپاس
کہ بہگا سب اسباب اسلامیان
کہ بیٹہی ہین تنہا رسول خدا
جہان بیٹہی تہی مالک دو جہان
میرا حافظ و ناصر الله ہی
گری تیغ ایک ہاتہہ لگنی کی ساتہہ
خدا ایک ہی تم ہو برحق رسول
اوسی پہر دی ہاتہہ مین بدر ...
مسلمان تہو لی اوسکی قوم ...
اسی جا یہ نازل یہہ آیت ہوا
پہری شہر کو سرور انس و جن

تھا ایک کعب بن اشرف اکفر یہود
خدا کا عدو مصطفی کا حسود
یہی شغل رکھتا تھا وہ بے حیا
کہ کرتا تھا ہجو رسول خدا

رسول خدا سے وہ کرتی کو جنگ
دلاتا قریشوں کو ترغیب جنگ
پس از غزوۂ بدر وہ بدگہر
گیا مکہ میں سب قریشوں کے گھر

سنا مرثیہ اون کی مرنے کا وہاں
کیا مقتولوں کا نوحہ بیان
کہا تم عرب میں ہو نامی قریش
تمہارا کہاں گم گیا قہر و طیش

لو اپنا عوض اہل اسلام سے
عداوت کرو ظاہر اس نام سے
لڑو اسی جب تک ہے تن میں جان
نہ دو ان کو ایک آن جی کی امان

غرض کافروں کو وہ ہر دم سے شقے
دلاتا تھا ایک اشتعال کئے
گیا وہاں بن مسلم دین دار
لگی اپنی ساتھ اور بھی چار یار

میں اسکو جو تھا وہ لعین اہل کین
عدو نبی و لیے مشرکین
اسی ماہ میں تن سے کر سر جدا
جہنم کی جانب روانہ کیا

غزوۂ نجران

اسی سال نجران کا غزوہ ہوا
چلے شہر سے خود رسول خدا

لئے تین سو مرد جنگی حضور
گئے چند منزل مدینہ سے دور
سنا تھا کہ قوم سلیم اشقیا
فرعین میں ہنگامہ ساز وغا

جمادِ نخستین کا پہلا تھا روز
کہ زید بن حارثہ دین فروز
پیمبر کی فرمان ذی جاہ سے
چلا سو سوار اپنی ہمراہ لے

پہونچتے ہی لشکر کی وہ بے نمود
اوڑے صورت قوم عاد و ثمود
تھے ہی بعد دس دن کی پیغامبر
مدینہ میں داخل ہوئے آن کر

یہ غازی ہی توکل کر اللہ پر
چلے شہر سے ... کے راہ پر
ہے اوس ملک میں فرد نام ابجت
لطیف اور عمیق اور عریض اور طویل

قریشوں کا اوترا تھا جو قافلا
کہ مکہ سے وہ شام کو تھا چلا
تھا اوس قافلہ میں متاع کثیر
تھا صفوان ابو سفیان اونکا امیر

یہ اونکا ارادہ تھا بالاتفاق
کہ پہونچیں وہ طے کر کے راہ عراق
جو پہونچے تھا ایک یہ غازی سوار
نہ سوجھا اونہیں غیر راہ فرار

یہ غازی وہ سب کی مال و متاع
ہوئے داخل شہر با ارتفاع
سوا لاکھ درہم کا پایا لاکھ کا
وہ کفار کی لوٹ کا مال تھا

لیا آپ نے خمس اوسکا نکال
دیا بخش باقی با اہل قتال
بقول ابو رافع کی نماز
تھا تاجر بحصن میں حجاز

ہوا قتل اسطرح سے وہ لعین
میں لکھتا ہوں جس طرح اے اہل دین
کہ رکھتا تھا مشغول وہ بد نسب
پیمبر کی ایذا بہ ہر روز و شب

مسلمانوں نے کافروں کو مدام
لڑاتا تھا وہ دے کے مال حرام
جو عبد اللہ ابن عتیک ایک یار
تھا انصار اخیار میں نامدار

اسی مال میں اوس نے ہنگام شب
حصار اوسکی میں جا کے با صد تعب
باندازِ پنہاں رکھی اپنی تیغ
شکم اوسکی پر اور ہوا سید ریغ

کیا زور ایسا کہ بس ایک بار
ہوئی قبضہ تک تیشت سے اوسکی پار
جو تھا دشمن دین حق وہ لئیم
کیا اوس لعین کو مقیم جحیم

جب آ رہا گیا ماہ شوال کا
امام حسن کا تولد ہوا
اسی سال میں حفصہ بنت عمر
نکاح نبی سے ہوئیں بہرہ ور

حزیمہ کی بیٹی جو زینب تھیں وہاں
ہوئیں داخل مادر مومنان
رقیہ جو بنت رسول خدا
ہوئی تھیں تو پھر ام کلثوم کا

غزوۂ احد

کیا اس برس عقد عثمان سے
کیا مقتبس انکو نوران سے

ہوئی شہر شوال کی پھر جو عید
احد کا ہوا آ کے غزوہ پدید
وہ اسطور سے تھا کہ جیش قریش
ابو سفیان لی جمع کر کہا کی طیش

کیا قصد باہم کہ لیں بدر کا
عوض اہل اسلام سے بیجا
ابو سفیان کی ہند دختر شریر
چلے نوحہ گر عورتیں لی کثیر

کہیں جس قدر بدر کی کشتگان
کریں نوحہ سب کے ریتیں لکی وہاں
کہ ہوا اعیا کا فروں کا قوی
نہ بیٹھی کریں جنگ میں یہ عجب

جو عتبہ ربیعہ کا تھا بد سیر
یہ ہند اوسکی تھی دختر بدگہر
ہوئی تھی یہ سب بلا کی دن ہلاک
چلے ہند اور اٹی ہوئی سر پہ خاک

چلے چاک کر کے گریبان میں
چلے دیر کر کے کو مسدانمن
بچا باپ بھائی کیا لی کی نام
چلی بیٹی سب ہرسو خاص و عام

تھا جو لنبے گالوں کو کر لال رنگ
کیا فوج والوں کو سرگرم جنگ
حمیت سے دی قریشوں کو تھم
ہوئی شست ما در سرد حیت اور گرم

چلے مکہ سے جنگ کو نابکار
لئے مردان جنگ آزما تین ہزار
تھی تینوں ہزار ایسی جنگی جوان
کہ تھی سب قریش اور تھو ریشان

سلح تھی ساری خبیث و پلید
تھی سب غرق دریائے خبث الحدید
دکھاتی ہوئی آئے تیغوں کا آب
بچاتی ہوئی کو سر جنگ بدر با

کیا بطن وادی میں آ کر نزول
احد کے برابر بحال ملول
حضور معین ہی میں پہونچی خبر
کہ آتی لڑائی کو اہل سقر

سنا کوئی ان نی یہان کیا قصد دین
حصار آس پاس ایک بیابان کی بیچ
مگر حمزہ و شیر حق نامدار
کرین بیت کہت اونکو میدان مین
کرین گی تباہ انکو یکدم مین ہم
رسول الہی کی ایک بال پر
لڑین کس لیی باندہ کر ہم حصار
کہ باہر ہی لڑنی جناب نبی
مگر اونکی تکرار سی بیدرنگ
تو جمعہ کی دن بعد ادای نماز
حمایل کی تیغ اور پہنی زرہ
جو تہا سعد ابن معاذ اہل شان
کہا ہم خطا پر تہی ای نامور
کہ ہو کر ذلیل اور تباہ و خراب
سزاوار اب یہہ نہین ہی صلاح
یہہ لازم ہی اب استقامت کرو
یہہ مضمون نی لکہا ہی مردان عزم
سے خارزیان شجاعت شعار
پہن لی زرہ پر زرہ ایک اور
اوٹہا شور راہی سی تا مہر و ماہ
منافق کا سردار تہا جو شقی
منکاف ایک جگہہ کوہ مین آ نظر
اودسی کر کی سالار تنخواہ یار
سکہایا اسکی ہی کہنا تیز
یہہ سب تیر انداز ہین لی بدل
لگادین عدو پر وہ تیر اجل
رہین سب گران وزن مانند کوہ
ہون مغلوب یا غالب اصحاب دین
جو ادہر لو جانب سی جنگ آزما
جو اصحاب تہی آپ کی ساتہہ یہان
تہی اعدا نی ہیر کی اصحاب دو

ہوئی رے سی ہر ایک کی با عزم بند
فراغت سی ہستی مین آتی تہی بین
مشیر تہی اسی بات پر بار بار
کرین سب کو مردار یک آن مین
مین مارونگا تنہا جو ہی ہم مین ہم
کرونگا مین قربان جان و جگر
کرین کیون نہ میدان مین کارزار
اور اس بات پر اتنی تکرار کی
کیا میل باہر کو آن پہر جنگ
مسلح پہن کر لڑائی کا ساز
پہرین تا نہ اہل شجاعت زرہ
اور اصحاب مین اور بہی جلد جان
وہ کچہ جو ظاہر مین باوی گذر
یہہ پہر جائین اپنی گہرونکو شتاب
جو ہی سی رسول الہی سلاح
کہ ہوگی تمہین فتح ای دوستو
تہی تو سو بہرا لی اہل عزم
چلی صبح کو اسپ پر ہو سوار
رکہا سر پر ایک خود فرخندہ طور
فرشتہ نگاری خدا کی پناہ
دعا وقت پر اخترشل وسی
کہ تہا وہ کمین گاہ محل خطر
کہا تم کرو اس جگہہ پر قرار
بہالسی کری کچہہ فتنہ ظہور
لڑین یہان سے باہر نجاوین نکل
کہ پائی زمانی اسیر اجل
نہ دین کہول شکل قبا بند کو
نہ جنبش کرین یہہ بہالسی کہین
لگا ہونی آپس مین تیغونکا وار
شجاعت کا اونکی کرون کیا بیان
برابر ہی کرتی تہی دو ایک کو

یہہ تجویز کرتی تہی سب حرب
صلاح جناب رسول خدا
کہ شہر مدینہ سی باہر نکل
یہہ کافر ہین اور ہم مسلمان ہین
کرینگا پسپا ہی کا جہان
اگرچہ ہین یہہ بہت اور کم ہین ہم
مہاجر اور انصار بعض اور بہی
کہ تہا گرچہ مکروہ طبع حضور
مصمم کیا دلمین جب یہہ خیال
حضور مصلی بر آمد ہوئی
لیا دست اقدس مین نیزہ اوٹہا
ہوئی نادم اصرار سی اپنی سب
اگر حکم ہو باندہ کر ہم حصار
یہہ سنکر رسول خدا نی کہا
تو پہر اون سلاحون کو ڈالی اتار
مسلمان مردان جنگی ہزار
نہین نکلی ایک ہی ہان مقام
احد مین پڑہی جا نماز صباح
محمد اولو العزم پیغامبر
اور ابنا لی مین سو لیکی مرد
جو نہ ہو سکی احد مین نہ مشترقین
تو عبد اللہ ابن جبیر اہل جاہ
یہہ وہ کوہ کا غار ہی نی محل
جو مین ساتہہ تیری بچاس آدمی
کرین یہان سی وہ تیر انداز پاس
خبردار کوئی نہ ہٹنی نکلی
رکہین مثل سد سکندر قیام
غرض آب وہان کرکی یہہ بندوبست
لگی چلنی آپس مین تیر و سنان
یہہ کرتی تہی مردانگی بیک بیک
مقابل جو صف کا دو نکلی دہڑا

کہ باہر نکلین مدینہ سی اب
ہی انکی موافق نکار و نما
کرین ان لعینون سی جنگ و جدال
یہہ مشرک ہین ہم اہل ایمان ہین
کرا دونگا مین خون عالم وہان
اگر پای مردی مین محکم ہین ہم
لگی متفق عرض کرنی یہی
کہ باہر لڑین جلکی بستی سی دور
کہ باہر کرین جلکی جنگ و جدال
احد کی طرف جنگ کرنی چلی
چلی جانب جنگ گہوڑا اوٹہا
کہ پایا خلاف رسول عرب
نہ ہولی دین مستی مین انکا گذار
نہ پہلی کہا تہی میرا سنا
نہ جبتک کری حکم پروردگار
ہوئی ہمرہ سید نامدار
کیا رات کو اوس مکان مین قیام
سجا اور سلطان دین نی سلاح
ہوئی مستعد قتل کفار پر
پہرا راہ سی شہر کو نیسبر
بندہی دو نو فوجین صف جانبین
تعین ان کیا آپ نی پاسبان
کہ ہی پشت لشکر کا خوف خلل
کہ ہین مرد میدان و تیر کمین
کہ احسن کہی لشکر غازیان
ہلی فوج لیکن نہ ہیجان ایک ہل
نہ لین دشمن یہہ ہری سی آپکا نام
پہری فوج اعدا کو کر نیکو پست
پڑی ہی آگی تیغ دو دم درمیان
کہ تعریف کرتی تہی جن و ملک
پہر آخر کو دی داد مردانگی

مسلمانون کی یہان ہیہ غلطی پر
سواری سی جو وہ آئی اوتری فرود
نکالی سر وہ وریاب و دھل
کہ ناگاہ ایک چشم جسم شدید
ہوئی ناگہان اسطرح واردات
اوترکر سواری سی کا فرنشان
ہوئی الغرض سلطان اسلام کی
عنان تعاقب کی جب موڑ دی
ہٹنے مع سالاری وہان کیا
دیا ماران سب نی تیرون سی وہ
کہڑی تہی جہان پہ صف غازیان
خدنگ لنگان خانہ سر باز کرد
یہی تاک جاتا تہا انکو مدام
تو لی عکرمہ ابن ابو جہل کو
تہا عبد اللہ ابن جبیر اہل شان
انہین کر شہید اور نکل وہانسی چلا
مچا ایک بڑی انمین شورید گی
کہ از غایت شورش اوس ازدحام
جو کفار جنگی تہی اوس انمین
جو سیدان از شیران تہی یافتند
شعاب جبل مین ہوئی جا بجا نہان
عفا اللہ عنہم کی آیت نزول
ہوئی انکی اوپر قلم عفو کی
کری عفو حق عیب مین جو شمار
تہی حلقہ بنا کی سب ایدہر اودہر
بن عوف تہی عبد رحمان یار
ہوئی ستر اکثر صحابی شہید
وہ شیر خدا او رسول خدا
او ٹہا تا تہا جو کا فرونکا علم
بکشت و خون تہانہ کچہہ اوسکو ہوش
تماشا شد گلگشت گلشن بہوا

کہ کفار سب رو برو دہر دہی
لگین کرنی توجہ بجای سر تو
وہ کرنی لگین ہینا کرکی غل
باعدای اصحاب دین کر رسید
کہ اہل کمین نی سنی جب یہ بات
ہین سب پیشتی بہاگنی جا بجا
موافق پڑی گردش ایام کی
کمین گاہ سب فوج نی چہوڑ دی
کسینی نمانا اوسکا کہا
ولیکن وہ تہا دری جبت وجہ
وہان تہین عجب تیر انداز یان
چو جنیل پری عزم پرواز کرد
کہ یہہ تنگ ہلین اور گہسن جائین ہم
مکان کمین گاہ مین آئی وہ
کئی آدمی سی جو قایم وہان
وہ کرنی لگی غازیونسی مصاف
ہوئی واردات اونکی اور جہے
نمودند باہم دگر قتل عام
قدم رکہہ جلادت کی میدان مین
سگان فرصت دیجی یافتند
چہپی وہ اس کوہ مین لیکی جان

ہوئی فتح سلطان اسلام کی
لگین جونک اودہر ہوئین نیکنام
وہ وادیلا اور توجہ کرنی ہوئین
فلک کی نظر لگ گئی ناگہان
کہ تہی کوس حربی کی جیدہر صدا
ہوئی کافرون کی شکست آشکار
یہہ سنتی ہی ہوکر وہ سب شادکام
لگی اپنی سالار سی ٹوٹ کر
کئی بار وہان خالد ابن ولید
بنا کر صف آئی وہ جب اسطرف
ز ہارہ کا زہ سی یہہ اوٹہا تہا شور
یہہ تہا خوف اسلام کفار پر
جو دیکہا اونہون نی کہ یہہ سر بسر
لیس ایکبار مل سب نے حملہ کیا
اوسی اور اون سبکو کرکی شہید
مسلمانون کی فوج کے پشت پر
با فواج اسلام از ان خوف و بیم
لگی کرنی آپسمین جنگ و جدال
مسلمانون کی سر گرانی لگی
شہید اکثر اصحاب اعلا ہوئی
گئی بہاگ کچہہ شہر کو اپنی گہر

و لقد عفا اللہ عنہم ان اللہ غفور حلیم

خدا نی خطا ایک قلم عفو کی
وہ ہی آپ معیوب اور عیب دار
تہی ہالہ کی مانند گرد قمر
زبیر اور طلحہ بہی تہی برقرار
کی مردانگی ہر کسینی پدید
نبی اور علی کا دلاور چچا
او سیوفت تلوار کرکی علم
تہا کف لب آ ور تہا غضب قہر و شور
ولی کرد تا شیر باد خزان

جو خاوند بندہ کی بخشی خطا
رہی ایک جماعت جو ثابت قدم
ابو بکر تہی اور علی اور عمر
تہی ایک سعد اور بو عبیدہ وہان
یہہ تلوار حمزہ کی کرتی تہی کا
لئی دو نو ہاتہو مین تلوار وہ
سر اوسکا وہ یون صاف کرتا قلم
کہ ناگہہ بحکم قضا و قدر
جلال اوسکا تہا قتل کفار پر

نبیون کو آخر ہزیمت ہوئی
لگین تالی بی تال کانی تمام
مسلمانون سی بہاگنی جا لی تیز
ہوئی منقلب گردش آسمان
او دہر وای ویلا کا ہی غل مچا
ہوا عہد اسلام کا کارزار
غنیمت کی لالچ پر آئی تمام
کمین گاہ سی گہر پڑی لوٹ پر
لی افواج کفار آیا بہ بیر
پکڑا اونہی تیر دلسی یہہ صف کی
کہ ہوتا تہا قوس قزح چشم کور
کہ آتی نہ تہی وہ مقابل مگر
مکان کمین سی گئی لوٹ پر
کمین گاہ کہسار کا آلیا
کہسا ابن ابو جہل و ابن ولید
لگی مارنی تیغ و تیر و تبر
فتادا نچنان اضطراب عظیم
لگا کرنی ایک دوسری کا قتال
شہادت کا پیالہ پلانی لگی
بہت بہاگ کر کی پہ جا چڑہی
ملی لعنت شکین جنگ آن کر
ہوئی اونکی حق مین تفضیل سو
پہر اوسمان کسکی تکلم ہی کیا
وہ تہی آپ کی گرد با ہم کہب
تہی شیر خدا احمد نامور
اور ایک سعد ابن معاذ اہل شان
لگ کرتی تہی ہر ایک کو دو کو چار
گرا تا سر و پای کفار کو
کری گرد جیون شہر قلم کا قلم
گل تازہ مرجہا گیا شاخ پر
خیال و نگاہ تہا اوس کا رہ بیکار پر

حقیقت جو پوچھے کی وحشی نام
ہوا دہ او کو انعام بار شہید
صد افسوس شیر یزدان شد شہید
صحابہ جو تہا در دلاور دلیر
بہنید در جنگ چند بزمیر
جبینید عرش مسلمر زید فرش
شہادت ورا رتبہ عوث داد
وہ کہتی تہی جب حیدری نعرہ مار
ہو کیون وہ شیر خدای احد
رہی تند رستون کی مانند تیز
نبی نی کہا مرحبا آفرین
پس پشت ایک زخم آیا نہین
جناب رسول خدا نی کہا
کمان کا تیری تیر و تیری دعا
ہو اسعد بس مستجاب الدعا
ابو طلحہ انصاری بہی آن کر
جہی گوشہ مین اوسکی پشت سی
زبان صحابہ جو ہمراہ تہین
چنانکہ تسمیہ تہی وہان ایک زن
جو تہی رستم وقت مردان جنگ
چہ مردانہ بود آن زن تیغ زن
تہ ہر زبان زن است و نہ ہر مرد و مرد
پہر اخنسی ردی سالت نیا
شریک اوسکی شیطان لعین ہو کی ہو
بصد نالہ و درد جان کاہ آہ
جو پہونچین تو پای سلامت رسول
کہا شکر شاہنشہ کائنات
اوس احمق نی ایک سنگ بیمکاران
وہ سنگ جا سی جو لوٹا تہا دانت
الحاصل زکی پر اوسی سنگ کا
کہ یہ سنگ جا سی بلا خوف و بیم

بابا یا شہادت کہ حمزہ کو نام | چہ افسوس زدہ دل کا فراق

غزل

ہم احمد و مرتضی شد شہید	دمیر زمین حمزہ صف شکن
عدو بند کشور کشا شد شہید	بہ بین قدرت حق کہ میل زمان

چند سید کربلا شد شہید
چہ اوند عرض معاش شد شہید
کہ ہر بند بندش جدا شد شہید
جہنم مین پہونچا لی ہی تین جا
کہ ہو والدہ جسکی ہند اسد
رکہا اسپ میدان ہمت مین خنجر
جہان آفرین نی کہا آفرین
کہ اوسنی لیسی ہو نہ پہر آیا نہ آ
ہمیشہ ہو تم مستجاب الدعا

فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یا سعد ارم فداک ابی و امی اجاب اللہ دعوتک و سدد رمیتک

ہوا روی الوزکی آگی سپر
جو میدان مین تہی مشرکان عرب
کہ بانی وہ دین خار زیون کے تیغ
وہ کرتی تہی حملہ جو کہا یر بنگ
اوسی دیکہہ کر وہ تہی جی لی تہی د
کہ شد موجب حیرت مرد و زن
حنایخ انگشت یکسان نکرد
ہوئی سرخ رو آپ ور کہا
اسی شور اور غل سی آواز کی
بصد شور کر لی ہوئی آہ آہ
گرین پای حضرت بہ حضرت بتول
حیات النبی ہین بعید خیات
لگا دہ بر روی رسول زمان
وہ سید ہر طرف کا تہا نحی کا دا
نہ آسیب پہونچا بہ حفظ خدا
دی ٹوٹ اوسی زرہ پاک فرق تیم

دلش چاک او درد و یکید
یہ ہجرش چشم نبی اشک تحیت
شجاعت علی اونکی اسطور کی
وہ کرتی تہی جب نعرہ حیدری
لگی زخم سولہ جو انمرد پر
شجاعت کی اسطرح کی داد دی
شجاعت کی طلحہ نی اسطور کی
یہہ کہین سعد نی تیر انداز بان
میری دل کو ای سعد تجہی مین
یہہ کچہہ تیر ماری سوزی کا فران
غرض اور جا حضر جو اصحاب تہی
اونہون نی کیا اسطرح کا قتال
تو دیتی تہی تیوری او مرد کی
لگی زخم نیزہ بر آن نیک زن
تعجب مین ہو کر یہہ کہتی تہی سب
اور ابن قمیہ نی ماری یہہ سنگ
پہر اوس سنگدل نی کی الیسی ندا
مدینہ مین پہونچی جبہی یہہ خبر
چلین آئین گہر سی احد کی طرف
علی دو نو آنکہو سی دو نو قدم
وہ طلحہ جو سعد ابن وقاص کا
شہید ایک دندان پیشین ہوا
نہ سمجہو کہ وہ دانت سارا گرا
الہی وہ گوہر شکن کیسہ ور
کہ بیعانہ مین جسکی دو نو جہان

دنیا سی رخصت ہوا جہان
کہ نام اوسکا سن لیا تہا مید
برادر وفا از وفا شد شہید
زرو باہ وحشی لقا شد شہید
چو شیر رسول خدا شد شہید
علی گفت مشکل کشا شد شہید
کہ سب لی کہا واہ وا ای انسان
تو کرتی تہی مشکل سہ صف دری
نہ لای وہ دہیان ایک کی دو رو
کہ ایسی شجاعت کی آباد کے
کہ اسی لگی زخم اون پر مگر
کہ تعریف کرتی تہی کر دبیان
فدا تجہہ پہ ہو وین میری والدین
لگی مدعا کی ہدف پر سدا
جو کہتا تہا کرتا تہا وہی خدا
کہ تو تہین وہان تمن اوسکی کمان
شجاعت سب الیسی کرتی تہی
کہ حیران تہی سب دیکہہ کر اونکا حال
کہ ہوتی تہی گم عقل انسان کی
وہ تسبیر بہی لڑتی رہی نیک ظن
کہ سچ ہی یہہ ای خانزبان عرب
کہ حضرت پہ پہونچی وہ سب بیدریغ
محمد لڑائی مین مارا گیا
تو خاتون جنت ردا اوڑہ کر
مدینہ ای آن قبلہ باشرف
لی گرد قدم سرمہ چشم نم
برادر بد اطوار بدکار تہا
ہوا ساکت خوہر سی کو ہر جد
پڑا ایک اوسکا کنارا گرا
تہا کس طرح کا سنگدل بدسیم
نہ لیگا کبہی مالک دو جہان

کیا یارب اوسنی یہ تیر اخطر
دی توڑ اوسنی اون موچ تونکی لڑی
زمانہ کی دولت کو دی گرا کر
رسول خدا انکا عزوجاہ
ہوا سینہ بہی دل شاد سکا بہلا
کیا وار پر وار تیر وار کا
رہی فضل حق کی سپر درمیان
تہا اصحاب مین مالک ابن سنان
علی ولی و جناب بتول
رکہا زخم پر رگ گیا خون پاک
ابی ابن خلف ایک لعین روسیاہ
کی نیزہ کی چوٹ اوس پر لیبی ہان
اڑی دوڑ پہونچو ہانی ہاتہ سے
کہا لوگون نی زخم سرا ہین
وہ کہنی لگا سب سے فریاد کر
جو کہتا تھا وہی ہوا راہ مین
کہ نقل سلاح اور ضرب اوسکی سی
ہوا بعد ازان طلحہ کا وہان گذر
علی نی لیا ہاتہ اوپر سی تہام
جو دیکہا لعینون نی یہ ماجرا
خوشی کرنی کفار میدان مین
جو خون شہیدونسی تہا ارن چمن
شکم چیر سب کا نکالا جگر
چلا بس کہ زندون سے اونکا نہ بس
ہی ازبسکہ ہندہ بہت کینہ ور
چبا تو نہان جربی جگر کی لگی
عجب تر ہی قدرت عجب تر یہ کہیل
کہ ہر گاہ خالق نہین پاسد نیاز
رکہا طلحہ نی دوش زیر قدم
رکہا دوش پر تونی سیر اقدم
عمر اور ابوبکر سے جھے مرگیا

نہ تیری نبی کا گیا اوسی ڈر
کہ سلک سلاسل تہی جو ہر جڑی
خریدا اوسیکا کا کیسے ایک گہر
وہ کافر نہ سمجہا خدا ہی گواہ
پھر اوس سی بچانی مقابل مین
خطا وار تہا ہر خطا وار کا
رہا سب فرشتو نگاہ پر درمیان
وہ خون آپکا جو سنا تہا اوس
تھی وہ ہوئی زخم پاک صاف سو
ہوئی دوست آباد دشمن ہلاک
ہوا روبرو ہی رسالت پناہ
کہ گردن پر اوسکی لگانا کہان
شتابی دوا پہونچو اوہی دا
کچھ ایسا کہ جس سی ہی قوت نہین
کہ اسباب کی ہی نہ تمکو خبر
نہ تمکو پہونچا ہوا راہ مین
حضور ایک گڑہی مین ہان گر گر
پڑی غار مین آپ اونکو نظر
لب بام آیا سر ذو الکرام
کہ سر فراز لشکر کا اب گر گیا
چلی آئی گنج شہیدان مین
جو عوارہ لال تہا تن بدن
لیا ناک اور کان بہی کاٹ کر
تو مردونسی لگی نکالی ہوس
لگی چابنی حمزہ کا لی جگر
وہ ڈائن نی بالو مین سر پر ملی
چہچہوندر نی دلاہی سر مین ہلبل
اوہ بیٹہ کر ظہر کی کی نماز
چڑہی کوہ پر شاہ عالی ہمم
رکہا عرش نی سر زیر قدم
تو بیتاب ہوکر حسن نی کہا

وہ گوہر شکن سنگدل مدعی
کہون ناوس لڑی کی مین کیا آج تاب
کہین جوہری اور سوداگران
ہاین وہ در مکنون یکدانہ آپ
جناب پیمبر پہ یکبار کے
جو تلوار کی اوسکی چوٹین گئین
خدا نی رسول خدا کو بچا
کہا آپ نی جسنی مارا لہو
ولیکن نہ تہمتا تہا خون آپکا
اوسی سفر کیا مین کہ خون بہنے
لی نیزہ کسی یار کی ہاتہ سے
پھر از خم کہا کر وہ رونا ہوا
یہہ زخم سنان جان دل لکیا
یہہ کسو اسطی نالہ و آہ ہی
کہ یہہ زخم کاری ہی کس ہاتہ کا
پھر ابن قمیہ نی ایک تیغ کا
چہلا از الو ہی قبلہ گاہ بتول
وہین گوذ کر اوسنی لی استیار
گڑہی سی نکل کر شہ باشرف
لو کافرون کو نچاتی ہوئی
دکہاتی ہوئی اپنی سنگینیان
لگی دیکہنی کا فراوسکی بہار
بنایا تہا رسی مین ڈال اوسکا ہار
نہ مردو نکا کچھ کر سکی کینہ پاک
کیا زور پر حلق سی وہ تلی
یہہ آواز غیب آئی پاسوز و ساز
جناب رسول اولوالعزم پر
لگی چڑہنی پہر کوہ پر مصطفی
کہا آپ نی طلحہ خوش بہشت
ابو سفیان نی یون ندا کی پکار
کہ ای دشمنو جو یہہ زندہ مین یا

تہا گستر حکمانہ کہر دو زخی
کہ روز اوسکی نیت کا کیا مین حساب
کہ ہرگز نہین ہی یہ سوداگران
کہ مین زینت سلطنت خانہ آپ
گری چوٹ پر چوٹ تلوار کی
نو راوی نی لکہا ہی ستر قہر تہین
حفاظت مین اپنی ہر ایک جا رکہا
چہوا وہ چلی گا نہ ہرگز کبہو
تو لی بی نی جلدی سی گہرا چلا
بڑی مشکلون سی تہا تہا اہی
رسول خدا خود مقابل ہوئی
کہا اپنی یارونسی ہی ہی موا
قلق قلب کے متصل دی گیا
یہہ کیون نعرہ درد جانکاہی
جبی کون کہا زخم اس ہاتہ کا
جناب نبی پر یہ جب ماجرا گیا
ہوئی چشم مردم سی پنہان رسول
لیا آپ کو درمیان کنار
چلی غار کوہ احد کی طرف
اکڑتی ہوئی پیچ نباتی ہوئی
لگی دیکہنی رنگ رنگینیان
لگی کرنی لاشون کو سینہ فگار
شہیدونسی ہوتی ہی جب دوچار
کیا دونکا کینہ سی سینہ چاک
نہ اوترا تو اوسنی دیا تہوک پر
کہ اللہ اللہ ایسی بی عار
ہوا ضعف اس جنگ مین اسقدر
پڑا پہتر ایک روبرو آگیا
کیا آپ پر تو نی واجب بہشت
کہ مارا گیا شاہ عالی تبار
عمر اور ابوبکر و شاہ عرب

الغرض یہ بی کیا تہا خطاب
اب اسباب سی تو ہو شادکام
ہمارا تمہارا ہی وعدہ یہی
کرین گی جو پہر جنگ اے جان قدر
یہہ کر عہد مکہ کو بہاگی وہ سب
رسول خدا نے بعجز و نیاز
سپہری کو اوس دم رسالت پناہ
کیا آج کو کوچ اوس شب کی شب
مدینہ سی ہی آٹھہ کوس ایک جا
یہہ سنکر خبر سب لعین صبح و شام
بلا سا اٹہا دل مین خوش گوا
تیسری کی مورخ نے بات ذیشان
جو ماہ محرم ہوا جلوہ گر
گروہ دو تو بہاگی لعین اہل کین
پیمبر سی حضرت کا پاکر شرف
ہی وہان جانب فید مین آکی وہ
وہ قوم اسد آکی جانی سی پیش
لئی ساتھہ فوج ہزاران جنگ
ہین ساتھہ اوسکی جتنی سپاہی دلیر
مواشی نے سلمہ جو اونکا بالا
کہ ابو سفیان خالد کا بیٹا لعین
جو شامد کی باتین کر اور دیگر تمام
بجا ہے صفر بی وغا باد غا
منافق موافق تہا اوسی کی سب
ہماری جو ہی قوم اوسکو دین
کہ عاصم حبیب اور زید ملین یہی
لیا عاصم ابن ثابت کو مار
خدا سی تہا کی کہ تا ذوالجلال
ہوئین اوسکی دو تو دو عاشق قبول
مسلمانو ہو جیسی زنبور کہ
نکالی جو ہی تیر تہرا نیا نیش

کہ ابو سفیان کا کوئی ہست جواب
سلامت ہین جنگ کا لیا تو نی نام
کہ اگلی برس آن کر ہم سبہی
ہی پہیر موعد جنگ میدان بدر
لگی کرنی ارشاد شاہ عرب
شہیدون یہ کی با جماعت نماز
مدینہ مین داخل ہوی باسپاہ
پیمبر نی پہر مشرکون کی عقب
مقام آپ نی تین دن ان کیا
گئی بہاگ مکہ کو جلدی تمام
کہ ہو جس سی ایک مجمع مختصر جہاں

اگر ہو گی غصہ مقرر کہا
کہا پہر ابوسفیان نی پہر کی آہ
کرین متنی پہر ایک صف جنگ اور
وہ دانست مین اپنی مسرور تہا
کہ بعد آج کی دن کی بار دگر
کیا دفن اغشتہ خون بیکسی
اونہین لوگو نسی اور اوسی حال
کہ دل مین ہو کافرون کو خیال
ہی اوس جا ہی کا نام حمرا الاسد
بتاریخ بستم رسالت پناہ
بکردید پہر خدا خوش خصال

وقایع سال چہارم

تو عبد اللہ ابن اسد شیر نر
تہی خالد کی بیٹی شقاوت قرین
یہہ پہونچا جو قوم اسد کی طرف
کہ قطن اوسکا ہی نام آبی ہا ملکو
ہوئی تہی پراگندہ ای نیک کیش
یہان آگیا لیکی سامان جنگ
ہین وہ سکی سب شیر نر وانکی شیر
مدینہ کو ابن اسد لی پہرا
کہا اپنی مین کرتا تہا جمع آدمین
کیا وقت فرصت سزا اوسکا ظلم
سر یار جمیع عرب کا ہوا
لگی آکی کہنی کہ شاہ عرب
کرین جل کی تعلیم احکام دین
ان اہل دغا کی یہہ ہمرہ گئی
گئی قتل ساتھہ اوسکی ہماتا دیار
نبی کو دکہا دی ہمارا یہہ حال
ہوی موقف وہ وہین سی سید رسول
کسیکو نہ پاس اونکی آنی دیا
تہین بریز بین سر ایک لاش کی گرد تیر

کیا ذکر سو یار سی وہان روان
جو تہی اونکی قوم وسکو وہ بد جہول
کیا قید اور قطن مین جب نزول
مواشی جو تہی لی بجاشی وہان
جو قوم اسد کو یہہ پہونچی خبر
رسالہ مین اوسکی جو ہین خاص عام
تو مانند روباہ و شکل شغال
تہا عبد اللہ ابن انیس ایک جوان
پیمبر سی تہا رزم کا اوسکو شوم
اوسی یار کر کاٹ لایا جو سر
ہی عسفان اور مکہ کی درمیان
ہی ہم سکو اسلام کی آرزو
دس اصحاب حباب کو نا کہان
جو داخل ہوئی یہہ قریب جمیع
شہید ابن ثابت جو ہوتا تہا وہان
ہمارا بدن کر کی اپنی پناہ
ہوی بغض سی یہہ خبر آشکار
وہان کا ٹنی کو جو آتا تہا نفر
ہوئی راہ حسرت تہ آگی مسلمان

کہ ای مدعی مفتری بی حیا
ہمین بدر کا سایہ وہن ٹکیا
کرین تمکو اس سی شرمندہ اور
حقیقت مین مخذول و مقہور تہا
نہ پاوین گی یہہ لوگ ہم پر ظفر
اوسی معرکہ مین وہ سب بی کفن
کہ جنگ احد مین جو ہمراہ تہی
مسلمان مدینہ ہی گی پہر خستہ حال
جہان جا کی ٹہیری رسول احد
مدینہ مین داخل ہوی باسپاہ
کہ لکہتا ہون مین سال چارم کا حال
لکہا سال چارم کا یون داستان
تہی سلمہ طلیحہ منافق جہان
دلاتی تہی ترغیب جنگ رسول
گئی بہاگ وہ دشمنان رسول
یہہ لائی مع غنایم بی گران
کہ ابن اسد مثل شیر نر
مہاجر اور انصار مین وہ تمام
شتاب جبل مین جیسی بد سگال
کیا اوسکو اس جا نہ مین وہان ہون
یہہ جانی نہ اوسکا بنا یار بزم
ہوی شاد ہان سرور نامور
رجیع ایک پانیکا نام ای میان
یہہ ارشاد ہو جا ہی اصحاب کو
کیا آپ نی ساتھہ اونکی روان
ہوی پہر عذر مشرک جمیع
تو کر کی نظر جانب آسمان
شرارت سی اعدا کی رکہنا نگاہ
ہوی داخل جنت خلد آخر بباب
تو زنبور کی تہین اوسکو
بہالیکہ ایک بیک... خدا

وہ ماشین شہید انکی ہنگام شب
بہنگام قضا دہان حبیب اور زید
وہ جب جانے لگے ہیں اونہوں اونکی ساتھ
دو رکعت نماز از جنب ابی نگار
رکہا پہلی سولی پر ایک یار کو
وہ بولا نہ رکہو یہہ مجہسی اسید
اسی سال اسی ماہ کی درمیان
جناب رسول خدا نے وہان
وہ ستر کی شستر صحابی تمام
وہ منت کرا اور اوسی لیکر کمک
شہیدان صحابہ مین سبکو کیا
نماز سحر مین برین کف ہا

ہوئین غرق دریای رحمت مین سب
ہوئی کسی کی ام مین زندہ قید
عوض بدر کا لین جو وہ انکی ساتھ
رہی قتل کی وقت مین یادگار
کہا اکر کی زید گرفتار کو
کیا کہا کی عضد اوسی ہی شہید
ہی بیر معونہ کا لعبثا ہی بیان
کیا ستر اصحاب قرآن روان
پڑہا کرتی قرأت سی حق کا کلام
مع رعل ان پر گرا ایک بیک
دلیر سی ہر ایک نے سر دیا

شہادت سی ہی آپ نے دقت وکر
پکڑ کر اونہیں باندہ کر اونکا ہاتھ
کیا دو لوگو مکتون نے شہید
ہی مقتولوں مین قتل کی وقت حج
وہ اوسکا ترپنا دیکہا کر کہا
یہہ دو لوگو دی جان اپنی مردانہ وار
یہہ ایک گنہ ہی جل وسکا او کی
جو وہ مجمع اہل عرفان تہا
جو تہا عامر ابن طفیل شقی
مسلمان یہہ نہیں تمام کفار ہین
رجیع اور معونہ کی اوس شادہیر

حفاظت سی حق کی آپ نے خدا سب کو
العین لیگئی مکہ کو اپنی ساتھ
لگئی دین برحق پہ دو لوگو سعید
دو رکعت نماز اسکا موجب ہی
کہ دیکہا ابی اس دین سی یا آ
ہوئی داخل رحمت کردگار
ہی بیر معونہ کو ہی اوسمین کا رن
ہر ایک اوسمین قاری قرآن تہا
عصیہ سلیم اور ذکوان کی
ہوا عامر آمر کہ مارو انہین
کہا ایک مجلس مین کر جبر
کئی روز کی آپ نے بد دعا
وہ مکار اس طرح غادر ہوئی

غزوۂ بنی نضیر

کہ سلطان عالم نے بنی نضیر — یہودوں کی منزل مین جا کر ہو

قطعہ

ہوا پہر تو یہہ جنگ قوم نضیر
کہ ہر ایک نے خدمت شہ مین آکر
ز قدر شوکت سلطان تخت جریم
اور اب ای عزت نواز اہل شان
غریب النواز آپ ہین یارسول
کیا اظہار اسباب دعوت تمام
یہودون نی فرصت سمجہہ کر کیا
وفا سی کرین کام انکا تمام
ہی اس مکر کا انکی دل مین خیال
کہ دعوت نہین ہی عداوت ہی یہہ
اوٹہی وہانسی جسوقت شاہ عرب
یہودون کی گہر کو روانہ کیا
مددگار جسکا ہو رب برین
ہی ہنر ہی اب بحال خراب
رہیگا جو میعاد کی بعد یہان
جو بعضی منافق تہی اور اس پاس
قریظہ کی بہی قوم سب نے عدد
جیسی ابن اخطب رئیس اونکا یار
یہہ بد عہد اسی دقت کا یار ہی

ز التفات یہہ مہمان سرای حقانی
جو تشریف لائی ہین حضرت یہان
غریبون کی کیجی یہہ دعوت قبول
کیا دلمین ساز عداوت تیار
ارادہ کہ یہہ خوف ہین مصطفا
کہ عالم سی اسلام کا جائی نام
یہودی ہین بدخواہ اور بدسگال
ضیافت نہین سخت آفت ہی یہہ
چلی آئی ہمراہ اصحاب سب
کہا اونسی جاکر کہو بر ملا
خبردار جسکا ہو روح الامین
نکل جاؤ اس شہر سی تم شتاب
اوسی مار ڈالین گی اسلامیان
لگی دور کرنی وہ اونکا ہراس
کرینگی تمہاری کمک اور مدد
ہوا انکی شاد اس لعین کا قرار
دغا باز ہی سخت مکار بہی

کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید
تو ہو مطلب ہمارا حصول
بصد زاری و منت و التجا
حضور انکی محلون تلی بی خطر
چڑہ ایک بالاخانہ سی سنگ گران
اوسیوقت نازل ہوئی جبرئیل
شتاب آپ اب اس جگہہ سی اوٹہکر
اوٹہی جلد اسطرح خاص خدا
یہہ پہنچکر مدینہ مین باشان دین
یہودی منافق ہین سب مفتری
اوسی کید اعدا سی ہی کیا خطر
ہی دس دن کی مہلت تمہاری
یہہ سنتی ہی خوف اونکو سیدہا ہو
کیا عہد باہم کہ ہو ہم تم
جو کرتا تہا مخفی یہہ پیغام کہین
نہ سمجہا کہ ہی یہہ منافق شقی
نہین ہی یہہ امر دم درد غا

کہ سایہ بر سرش افکند چو سلطان
کہ ہوی ہماری ضیافت قبول
یہہ ظاہر کیا کر کی دلمین دغا
لگی بیٹہہ دیوار کا تکیہ کر
گراوین یہہ پشت رسول جہان
کہا یارسول خدای جلیل
نہ ایک دم کی پر اس مکان مین رہین
کہ جیسی کوئی رفع حاجت کو جا کر
محمد بن مسلمہ کو وہاں
دغا صاحب حق سی تمنی کی
اوسی کیون نہو راز دل کی خبر
نکل جاؤ اس عرصہ مین تم کہین
نکلنی کا وہانسی ارادہ کیا
لڑین گی بفوج شفیع الامم
وہ عبد العدا ابن ابی تہا لعین
یہہ کذاب بدذات ہی مفتری
یہہ ہی کہیلتا سب سے نرد دغا

یہہ حسن قرار اور تو آپ منتظر
جب آدین کی لڑنی کو ہمسی یہی
ہوئی داخل اونکی منازل مین پہر
منافق نہ ایک یار اونکا ہوا
ہوا رعب و خوف انکی دلین مین ملا
یہودی منافق مین سب پائمال
تو ہاتو لسی اپنی وہ خانہ خراب
جو ہی سورۂ حشر قرآن مین
سو فش کرکی جب الامان کی ندا
کسی کو نہ اوسمین سی حصہ دیا
رکہا کرتی تہی بہائی چارہ کی راہ
یہان تک کہ انصار سی ایک اگر
اسی مال سی مہاجر کو سبہی
اور انصار بعضی جو محتاج تہی
حریمہ کی دختر جو دل بند تہین
علی کی وہ تہین مادر غمگسار
عذاب محمد سب کو ہی ہر کہین
ہوئی شہر شعبان جب چار مین
ابوسفیان نی جب اجارہ سی سر
تو کر نکو اس عہد کی وفا
مدینہ کو آکی روانہ کیا
تو دہشت زدہ ہو دل مسلمین
ہوئی آپ کے ساتہ لیکر رحیل
مع فوج اسلام با ریب دین
نہایت ہوا خوف و خطرا اوسی
ہی بہتر کہ اب شہر کو پہر چلین
اسی جا یہہ آیت نزول نبی کی
کیا زید ثابت کو حکم اس نمط
مین فرماتا ہون ایکیم یہودی بلا
مگر مکر کا اونکی رہتا ہی ڈر
یہودونکا خط مندرجہ دینین مین بہر

یہہ پیر کو کرنا تہی اہانت کا خطر
اگر انکی جاری مدد سی سبہی
رکہا پندرہ دن تلک انکو گہر
نکولی مددگار اونکا ہوا
ہوا اون پہ قہر خدا اور رسول
جو کچہہ اوٹہہ سکی تہسی لیجا وہ مال
خراب اپنا گہر کرکی بااضطراب
اور اوسمین جو اول کی ہین آیتین
گئی مال و جان لیکی وہ اشقیا
کہا یہہ بغیر از لڑائی ملا
کیا کرتی الفت کرم کی نگاہ
کسی حور مین کہتا تہا اپنی گہر
کیا کچہہ عطا آپ نی باخوشی
کچہہ اونکو عنایت کیا آپ نی
وہ تہین زوجہ سید المرسلین
کیا انکی غم نی انہین اشکبار
ہنوکا مگر فاطمہ کی تئین

غزوہ بدر صغری

کیا تہا تو یہہ ہی کیا تہا قرار
کیا عزم رزم رسول خدا
کہ حضرت کی اصحاب کو دی ڈرا
کہ مین خوف سی شہر مین بستہ تیز
یہہ حسبنا الله نعم الوکیل
مدینہ مین آئی نہ مشرکین
سنائی تو بات اپنی ہر ایک سی
پہرا گلی برس ابنی آکر لڑین

الذین استجابوا لله والرسول

کہ توریت کا سیکہہ عالم او خط
کہ تو انکا خط پڑہ کی ہمکو سنا
کہ مین سب یہودی فریبی بشر
کیا زید ثابت نی سیکہہ اس کی سمل

یہودی ہوی بخت خود راب
رسول خدا ظہر کی پڑہ نماز
رہی گو کہ جنگ فراوان مگر
کسی نی نہ کی آکی اونکی کمک
ہوا ناچار اون سب نی چاہی امان
ولیکن نکلنا بغیر از سلاح
گرانبار رکہتی ہین سو اونٹ پر
ہی اون سب مین احوال اونکا عیان
جو کچہہ بچ رہا اون یہود کا مال
اور اب تک جو الغبار صاحب وقار
زراعت مین باغات مین مال مین
ہلالی ایک عورت کو اونمین ہوی
کہ انصار سی ہونچا جب انہین
اسی سال وہ جان بحق ہو گئین
ہوئین فوت بنت اسد فاطمہ
رسول خدا قبر مین اونکی آ
اسی سال مین آپ نی با فلاح
کہ بازار مین بدر کی اگلی سال
نعیم ایک کافر تہا اوس سی قرار
کہی اوسنی جا کر کہ ساری قریش
بہت شان و شوکت کی سنی ہی تیار
کیا بدر مین آٹہہ دن تک مقام
ابوسفیان مکہ سی آیا نکل
کہا منزل نمین برای دو لب
یہہ کرکی بہانہ جو وہ پہر گیا
لکہا کرتی ہین ہمکو نامہ یہود
اور اوسکا جواب انکو لکہو بہر
وہ کرتی ہین تحریف قول خدا
یہہ اعجاز پیغمبری ہی عیان

کہا سو لشکر ناخوش جنگی اب
چلی ساتہ لیکر لڑائی کا ساز
نظارا کیا کوئی ایک ہر اودہر
وہ لی یار و یاور رہی یک بیک
لگی حکم کرنی رسول زمان
کہ ہی اہل اسلام کی یہہ صلاح
گئی شام و خیبر کو خستہ جگر
ہی خانہ خرابی کا ان کی بیان
کیا آپ نی صرف اہل و عیال
مہاجر کی ساتہ اپنی مبارک شعار
شریک اونکو رکہتی تہی ہر حال مین
حوالہ وہ کرتا تہا یار اپنی کی
اور انصار کی مدد سی جیتین
کہ زینب جو تہین مادر مومنین
کیا کار زیاکی پر خاتمہ
گئی لیٹ قرآن پڑہا اور کہا
کیا ام سلمہ سی اپنا نکاح
ہوئی جلوہ آرا حسین حسین
کرین کی مسلمانون سی ہم جدال
بہت مال کا کرکی وہ حیلہ کار
ہوئی جنگ کو جمع باخیل جیش
ہراسان ہو اکو لی غازی یہان
تجارت کا اسباب بیچا تمام
پہرا راہ سی سن یہ فنگ و فعل
ہی نایاب گاہ اور کمیاب آب
اوسی راوی نی بدر صغری لکہا
جو ہی الذین استجابوا ہوئی
اور اہل دغا مین سراپا یہود
ہماری طرف سی تو مسطور کر
ہی قول پیمبر کا پاس انکو کیا
یہہ تیزی کی ذہن آدمی مین کہان

اسی سال جبریل لائی پیام   شراب آج سی کی خدا نی حرام
کہ دیدی تو ای ساقی باشعور   پلا مجکو جام شراب طہور

وقایع سال پنجم

کہ کر جمع پانچون حواس اپناب   لکہون پانچوین سال کا حال سب
سپہر کی ہوئی لی با صد صفا   لکہا حال یون پانچوین سال کا
جوین دختر جحش زینب بنام   جناب رسالت نی با احترام
اسی سال مین اونسی کرکی نکاح   اور انہین دین و دنیا کی بخشی فلاح
ہوا آپ کا اونسی حسب دل زفاف   ہوا حکم قرآن مین اوس سے زصاف

غزوہ مریسیع

کرین عورت و مرد پردہ بہم   سی آیتین بتفصیل اسکی رقم
جو حارث مین ہوا حارث ابن ضرار   مریسیع غزوہ ہوا آشکار
ہو المصطلق کاہی اسکی تبیین   رقم کرتی ہین غزوہ اعلام دین
پیمبر سی لڑنی کو حارث لی شب   کی قوم اپنی جمع اور اہل عرب
مہاجر اور انصار کی لیکی فوج   چلی شاہ لولاک با اوج موج
غنیمت کے لالچ پہ کر اتفاق   ہوی اور بہی ساتھ اہل النفاق
مریسیع ہی نام ایک چشمہ کا   جو داخل ہوئی وہان رسول خدا
مقابل ہوئی فوج حارث کی سب   لگی لڑنی اون حارثونسی عرب
مسلمانون کی فوج لی کرکی جست   دیا پہلی ہی حملہ مین اونکو شکست
ہوی قتل دس آدمی اونکی جب   گئی بہاگ وہ کافران عرب
یہہ لشکر ظفر پیکر اسلام کا   غنیمت پر اون کافرونکی پڑا
بہت کرلئی مرد و عورت اسیر   ہوی لوٹ کی مال سی سب امیر
مسلمان محتاج تہی جسقدر   غنی اور تونگر ہوئی سربسر
جویریہ بنت حارث امیر   انہین قید لوگون مین ہوئی دستگیر
سپند آپ نی کرکی اونکو دین   کیا داخل مادر مومنین

لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل

جو ابن ابی تہا نفاق التیام   کیا اس سفر مین یہہ اوسنی کلام
تو زید ابن ارقم نی سنکر یہہ بات   کیا عرض پیش شہ کائنات ::
پیمبر نی راہ عدالت سی جب   کیا اوس منافق سی تحقیق تب
قسم کہا کی کہنی لگا وہ لعین   کہ میتی یہہ کلمہ کہا ہی نہین
حضور معلّی مین جسنی کہا   وہ جہوٹا ہی مجہہ پہ کیا افترا
یہہ سنکر سخن زید حیران ہوا   پشیمان و خاطر پریشان ہوا
کہا دل مین ای پاک بر حق اله   نہین ہی میرا کوئی تجہ بن گواہ
تو بر حق ہی حقا سمیع اور علیم   میرا حق یہہ ناحق ہوا ای کریم
منافق کی شورہ سی تصدیق زید   ہوا اور ابن ابی کا وہ کید
کتاب سماوی سی ثابت ہوا   ہوا زید کی صدق کا حق گواہ
یہہ صادق مسلمان شادان ہوا   وہ کاذب منافق پشیمان ہوا
یہی تھا سفر اور برس بہی یہی   کہ آیت تیمم کی نازل ہوئی
جو تہمت بنی عائشہ پر یہان   مین اوسکو بہی کرتا ہون مجمل بیان
یہہ کہتی ہین صدیقۂ حق نشان   کہ اس غزوہ جنگ کی درمیان
تہی مین بہی جناب پیمبر کی ساتھ   امیر و خداوند لشکر کی ساتھ
ہوئی جبکہ پردہ کی آیت نزول   تو ہم جتنی تہین زوجہ ہای رسول
سفر کا ارادہ جو کرتی تہی   ہماری سواری کی یہہ وضع تہی
کہ ہودج مین ہم پہلی آبیٹھتی   اوٹہا کر اوسطرح پہر مرد اوسی
کیا کرتی تہی پشت اشتر پہ بار   بجای مقام اوسکو کہتی اوتار
پہری فتح کر جب رسول خدا   تو ایک منزل پر مین ڈیرا کیا
چلی رات کو کوچ کرکی حضور   گئی تہی مین جنگل کو بہر ضرورت
میری پاس ایک عقد جزع ظفار   تہا خوش قیمت و زیور آبدار
وہ آتی ہوی گرگیا ناگہان   تہا دسکو لگی ڈہونڈہنی اوسمین کل
جو ہودج کی کسنی پہ مامور تھی   سمجہ مجہکو ہودج مین چلتی ہو
مین تہی خورد سال اور لاغر کا   اونہین اس سبب سی یہہ گذر آخر
کہ شاید یہہ ہودج مین ہی خواب مین   ہوئی وہ روان فوج اصحاب نیز
رہی مین یہان اور لشکر تمام   روانہ ہوا چہوڑ کر وہ مقام
بہت دیر مین اپنا زیور وہ پایا   مین آئی تو لشکر مین کوئی نہ تہا
نہ انسان تہا وہان نہ حیوان تہا   فقط ایک کف دست میدان تہا
مین سمجھی کہ ہودج مین مجکو یہہ سب   نہ پاوین گی مجہہ پاس آوین گی تب
سبک پاکی محمل کو گیان مین کی   مجہی آن کر پہانسی لیجائین گی
مین آ اپنی بستر پہ بیٹھی نڈھال   کیا خواب نی مجہہ پہ غلبہ کمال
نہ تہا بات کو پاس میری کوئی   ہوا خواب غالب ہین سو رہی
تہا صفوان معطل اس کام پر   چلی ملکی لشکر مین کسکی خبر
پس پشت فوج اپنا ڈیرا کری   ہو جب کوچ تہا سب تہی پیچہی
گرا ہوا پڑا مال رکہی نظر ::   رکہی ہوا یہ بجزی مورد کی خبر
ہوا آخر شب وہانسی روان   بوقت سحر آگئی میری نشان

سپاہی کو انسان کی دیکہہ کر
مجہی اوسنی دیکہا تہا بیش از حجاب
کلام اوسکا اسکی سوا تہا نہ اور
تہیا سو یہہ کو اور کر کی مجہکو سوار
کر لشکر مین ہم آکی داخل ہوئی
کیا جسنی بہتان ہو وہ ہلاک
وہ بہتان طوفان کا جان تہا
خجل ہو گیا آخر اس بد عمل
چہوا تہا نہ چہیڑا تہا ہرگز کبہی
ہی آن آیتون مین خدا خود گواہ
یہہ جہوٹون کی حق مین ہو حکم زجر
کہ اللہ میرا میری بات مین
کرا اپنی کرم اور رحمت سی رب
رواہ البخاری بہ جلیل
تو حضرت نبی کی جو تہی باوفا
یہہ دو تو تہی گو اصل دین و کرم
اب آگی یہہ لکہا ہی احوال مین
اسی جنگ احزاب ہی بالیقین
کہ دین محمد ہوا آشکار
مدینہ مین سب لوگ جانی لگی
گیا ہی بگڑ بت پرستی کا ڈول
ابو سفیان سی مل کی قوم قطیر
اگرچہ تہی قوم انکی بہی بیشمار
مسلمان مقابل ہو کوئی جوان
رسول خدا نی یہہ سنکر خبر
کیا حکم خندق کا لشکر کی گرد
اس ایام مین ہی بہت معجزات
وہ تہا اسقدر سنگ سخت قطیر
لی دست مبارک مین اپنی وہ بیل
کہ اللہ اکبر مفاتیح شام
دو بار اوسپہ مارا وہ بیل

جہاب کر کہڑا ہو سارا وہ پر
تہا مستر جمع اوس جا پہ نقش کتاب

انا للہ و انا الیہ راجعون

چلا تہا یہہ مین لی شتر کی مہار
حبیب الہی سی واصل ہوی
پڑی اوس دغا باز کی موہہ مین خاک
وہ شیطان کا جان ایمان تہا
کہی جہوٹ جہوٹا اور سچ سچ مثل
تمیز اسکو اسلام کی کچہہ نہ تہی

ان الذین جاءو بالافک

کہ مارو انہیں حد بہتان اب
نبی کو دکہا دیگا کچہہ خواب مین
یہہ آیات قرآن مین بہیجیگا اب
مفصل بیان جسکا ہی شاہ ول
او نہین حد بہتان ماری عیان
پر ابن ابی کی دیا ان کو دم

غزوہ خندق

رقم کرتی ہین عالمان سیر
مسلمان ہونی لگی بیشمار
محمد پر ایمان لانی لگی
لگی لات پر لات عزا پہ دہول
کہ بیخانمان ہو گئی تہی شریر
لیا اور اہل عرب دس ہزار
پہنچ وہ میدان اوسکا نام و نشان
اشارت سی سلمان کی آن کر
ادہر کو کہدا وہ معسکر کی گرد
ہوا ظاہر از سید کائنات
کہ اوسکو چہینی کاٹ سکتا تہا کدال
وہ تہا مگر جو بارہ تو سنگ ثقیل
خدا نی مجہی بخشدی ہین تمام
ہوا دو سرا حصہ یہہ کہ دیکہا تہا

تہا اوسی جب تو رستی کی تان
مین آواز سی اوسکی بیدار ہو
چلی تہی جو ہم یہاں سی وقت سحر
کیا یہاں یہ لوگون نی چرچا بہیہ اور
وہ عبد اللہ ابن ابی و سلول
منافق مخالف شقاوت شعار
یہہ صفوان معذور تہا اسقدر
اور اس قصہ کی بعد یہہ آیتین
یہہ کہتی ہین صدیقہ حق شعار
دیا حکم پہنچی کا صاحب ملک
کہ اون کو قیام قیامت تلک
ہوا اونکی عصمت کا جب حق گواہ
ایک ابن ابی اور حسان تہا
دم اوسکی مین اول تو یہہ آگئی
ہی اس جنگ کی اصطلاح وردات
زمانہ مین کلمہ جو تہی انس و جن
جو تہی خادمان اساف و منات
ہوا شہرہ آفاق حق بین رسول
مدینہ کو جلنی کی کر کی صلاح
کیا یہہ ارادہ کہ مل کر تمام
مدینہ کو ایسا کرین اب خراب
شمال مدینہ مین سی ایک کوہ
مہاجر اور انصار کو کر رفیق
کہ اکدن جو وہان کہودتی تہی گڑہا
سب اصحاب درماندہ ہو کر تہکی
تہا ای ہوا پارہ پارہ وہین
عمارات جسکی سی شام کی
کہا کہ تہا اوس مجکو فارس کی دین

کہ پہچان جہٹ کر لیا بی گمان
او کہی موہہ چہپا کر کی ہشیار ہو
یہی بہنی کلمہ سنا کی جو غور
تو اوسوقت دن تہک تہا دوپہر
پیمبر کی ناموس پر کی نہ غور
تہا ایک دشمن اہل بیت رسول
حزب بی خرد اشتر بی مہار
کہ عورت کا اسکی بدن تیسیر بہر
ہو مومن نازل اوراق قرآن مین
کہ صادق ہی صدیقہ بیگناہ
تہی اپنی خدا سی ہی امیدوار
نہ تہا مجہکو لیکن گمان یہان تلک
تلاوت کرین انس و جن و ملک
کہا یا کدا من ہی یہہ بی گناہ
اور ایک مسطح صاحب ایمان تہا
پہر آخر پشیمان ہو تائب ہو گئی
ہوا غزوہ خندق اس سال مین
کہ جب کافرون نی سمجہہ لی یہہ بات
مسلمان ہ ہونی لگی رات دن
لگی مارنی لات عزا پہ لات
ہوی کافران عرب سب ملول
روانہ ہوی لیکی جنگی سلاح
کرین اہل اسلام کا قتل عام
وہان دیو دد کو بہی آوی نہ خواب
کہ ہی سلع نام اوسکا ای باشکوہ
لگی کہودنی آپ خندق عمیق
ہوا اور پر ایک پتہر بڑا
اور اوسکو نہ جنبش فدا دی سکی
لگی کرنی ارشاد سلطان دین
ہی مثل شفق میری آگی کہلی
ہی آگی میری فرمان کی سب زمین

فلاناہی اسطرح کافریان مکان
جو کرتی ہین وصف آپ اسوقت اب
کہا دی ہی مجھکو مین کی کلید
پکا سیر بہر جو کی کچھہ روٹیان
ہوی سیر کہا کی وہی طعام
ہوئی اور کافر شریک قریش
ہوا کام تنگ اہل اسلام پر
مہاجر اور انصار اوٹھا کر نشان
خصوصًا علی ابن عم رسول
جو کہتی ہتی کر یا علی یا علی
کوئی روبرو اونکی آتا نہ تھا
عرب کی تہا شجعان و بطال سی
علی ولی نی کر ایک ضرب تیغ
جناب رسول خدا نی کہا
کیا تو نی مردار وہ نابکار
کہ بہولی تہی ملعون سامان جنگ
دعا سعد نی کی الہی کردگار
شہادت کا باعث یہی زخم کر
کہ قوم قریظہ نی اب آشکار
دیدم علی اوسکی دل کی مراد
مسلمانون پر جو کہ ہر روز و شب
اور ایک روز کفار نی کی ہجوم
امام رسل نی جماعت بنا
قضائین یہان چار نمازین ہوئین
مقابل جو مین مشرکین اہل کین
شتابان کو ای باد برباد کر
کیا اونکا خیمہ اوکہڑ جڑ سی سب
جو ہی سورہ احزاب قرآن مین
بانگای آن شاہ مقبول رب
دی کچھہ ڈہال کر ایسی تہر تہر ڈال
ہوا اونکا دلمین یہہ پیدا ہراس

کھلاتی ہی ایسی بجارت و نان
خدا کی قسم ہی اسی وہب کا سب
مین کرتا ہون اب اوصنعا کا دید
اور ایک دنبہ کو ذبح کر اپنی یہان
ولیکن نہ کہانا ہوا وہ تمام
ہوا یہان تلک بیشمار اونکا جیش
یہہ لڑنی لگی غار سی پار اوتر
شجاعت کی اونکو دکہاتی ہتی شان
جو کرتی تہی فوج عدو مین نزول
تو کرتی تہی بی سہم ہزار آدمی
جو آتا تو جیتا وہ جاتا نہ تھا
وہ گویا کہ تھا نطفہ زال سی
جہنم مین بہیجا اوسی بی دریغ
کہ شاباش شیر خدا مرحبا
کہ گویا کیا قتل کافر ہزار
تہا میدان حشر اونپہ میدان جنگ
جو تیری ہمسری پہر کارزار
کہ جنت مین ہین جا کی ہون جلوہ گر
نبی سی جو توڑا ہی قول و قرار
ہوا زخم جنکا ہوا سعد شاد
ہوا اس لڑائی مین رنج و تعب
کیا رات تک ہر طرف سی ہجوم
اور اون کافرون کو بہہ کی تہی دغا
کہ ظہر اور عصر و مغرب گئی تہین
کہ ہین باد نخوت سی برباد دین
ہین پر باد نخوت یہہ بیداد گر
ہوا پہر فرشتون کو یون حکم رب
وہی مخبر صادق اس شان مین
کیا وہ نزدیک قوم عرب
کہ کہنی لگی انہین سنگ بلور ڈال
شتابا شب گئی بہاگ سب با ہراس

مدائن کا ایسا محل ہی سپید
لگایا جو پہر تیسری بار سیل
کی جابر نی ایک دن نظر آپ پر
جناب رسالت کو وہ لیکیا
جو کر حفر خندق فراغت ہوی
قریب ایک مہینی کی انکو وہین
جو یہہ طیش کہا کر بگڑنی لگی
دلیری شجاعت سی ہر ایک یار
تو کرتی تہی اسطور کا قتل عام
دیکہاتی تہی جب اپنی شمشیر و شیر
بن عبد ود ایک تہا عمر نام
ہزار آدمی سی وہ کرتا تہا جنگ
پڑا زلزلہ کفر کی فوج مین
کیا تو نی دوزخ کا کندہ اوسی
علی اور سب یار کر کارزار
جو تہا سعد بن معاذ ایک یار
قریشو نسی ہووی نہ تو مجہکو تا
مگر اسقدر اور مہلت عطا
ہین مقصد بر اپنی اونہین بیکہہ لون
ہوا خود بخود بند دریای خون
کسی اور غزوہ مین اتنا ستم
گئی شام تک ہر کسی کی نماز
کہ غارت کر اب انکو ای بی نیاز
یہہ باد صبا کو ہوا حکم رب
دیکہا اونکو اسطرح کا اپنا زور
ہوا اونکی لشکر مین ایسی چلی
کہ دو کاٹ خیمو نکا انکی طناب
نعیم ابن مسعود تہا اشجعی
اور اون سب نی باتین کہین یہہ اسی جنگ مین
چلی جبکہ اون پر غضب کی ہوا
جو بار گران تہا سپاہ تک تخت جہوڑ کر

کیا عرض سلمان نی یہ خوشتر
دیا کاٹ بالکل وہ سنگ ثقیل
تہا چہرہ پہ کچھہ بہوک کا سا اثر
ہزار آدمی آپ کی ساتھہ تہا
تو گرد آگئی اہل عداوت ہو کر
رہی گہیری فوج مخالف لعین
تو خندق سی باہر ہو لڑنی لگا
ہزارون مین کرتا تہا تیغو نکا وار
کہ ایکدم مین کرتی تہی سو قتل عام
تو کرتی تہی میدان لاشو نکا ڈہیر
دلاور شجاعت مین کامل تمام
علی کی مقابل ہوا بی درنگ
کہ آیا ہی شیر خدا موج مین
کہ سب دوزخی جیسی مغرور تہی
لعینون کا گہر تہی یون کارزار
ہوا ایک تیر اوسکی شہ رگ کی پار
وگرنہ میری پاک پروردگار
کہ اپنی کرم سی تہ نے کبریا
پہر آ گئی ہی قسمت جسون یا مروت
ہوا خشک پہر زخم اوس سی جو خون
نہ ان پر ہوا تہا نہ ایسا الم
قضا رات کو کی بشوق و نیاز
قضا کی انہون نی ہماری نماز
کہ لا کافران عرب پر غضب
کہ ان موزیونکا اوڑ گیا زور شور
کہ چولہی سی ہر دیگ اونکی گری
کہ دی بیخ و بنیاد انکی خراب
کہ تہا اشجع الخلق اور متقی
کہ آپس مین اونمین پڑا اختلاف
اور اون پر تزلزل ہوا کا ہوا
گئی بہاگ سب بیچارہ منہہ کو موڑ کر

کیا آپ نے زبیر سے یہ کہن
ہنسکر جو اون سے سعد بن تنین
قریظہ یہودی منافق تھے سب
رسول خدا نے زمین ہو سوار
اچھے بچے اور عورتیں اونکی جو
رکہا اونکو محصور بحبس و زر
جو سعد معاذ اسعد و سعد تہا
جو اوتری تھے وہ سعد کی حکم سے
ہوا انکے لئے پریشان کچ
جو تھے مرد اون میں پس اونکو تمام
جبی ابن اخطب ہے اقتل یہان
ترن و بچیا انکا سچا جو تام
جو کچھ خون بچا ہو کی وہ زخم شتر
اسی سال میں ور غزوہ ہوا
کہی دومۃ الجندل اک شہر وان
کسی شخص نے آپ کو دی خبر
یہ سنکر خبر سید نامدار
مگر تابع عام سی ایک کمینا
جو اونکی مواشی لگی دانہ پہ آ
پلا مجکو ایک جام آبحیات
ہی احوال سال ششم اسطرح
مگر ایک جماعت نے ہی یہ لکہا
اسی سال میں ور غزوہ ہوا
نماری و حطفانی و تغلبی
چلی آپ وہ دن مدینہ سی راہ
جو داخل ہوی وہاں رسول زمان
مدینہ میں آئی امیر حجاز
ہی ذات الرقاع اس سبب اسکا نام
سبع تخستین میں ہوا جدا ر
یہہ تہذ راست لشکر چلا تہا اخگر
سنہ زر کر با شتر قبا لی حرث دا

کریں گا لڑائی یہ سعد بن قین
لہو اپنی میں داخل ہوی مسلمین
قریش سی باہم موافق تھی سب
کیا اونکی قلعوں میں جا کر قرر
یہہ بر دہ کیا ڈال لین کہر میں
ہر ہی دو محصور بحبس و زر
یہہ انصار میں تہا رئیس اوس کا
پس اون کو دیا حکم بن سعد نے
کروانی مرگا سامان آج
کیا سعد کی حوض میں قتل عام
گئی اوس کی ساتہ اور لوگ جان
کیا مومنونکا وہ باندی غلام
کہ تسلیم کی سعد نے جان بحب

ہو جب ارشاد عالم پناہ
او سی وقت نازل ہوی جبرئیل
سوار آپ ہوں طلب ہوں جہان
لیا گھیر اون کافرون کو تمام
لکہا ہی وہاں آپ نے جا کی جب
تو گھبرا گی کافر بصد اضطراب
قریظہ اور انصار اوس سی ہم
کہ کافر منافق ہو تم مفسدو
کہا آپ سی کچھی ان کو قتل
اور انکی تھی قاتل زبیر اور علی
سب اسباب انکا فر دنکا وہیں
جو تہا سعد رحمی سعادت نشان
کہیں ماہ کو اس برس میں ہوا

تو آئی قریش اونکی بر رزم گاہ
کہا یا رسول خدا ہی جبرئیل
اونہیں دو منزل یا رسول جہان
کیا قوم کی قوم کو قتل عام
سے لشکر فاز بان عرب
اوتر آئی قلعہ سی ہی شتاب
فدیکی تہی یار اور ہم تم قسم
پس اب ہی مرلی یہ شتاب رہو
رسول خدا کی سب وہ قتل
مباشر ہی تھی اس کام کی بو علی
کیا آپ نے قسمت مومنین
وہی زخم اوسکا کہلانا کہاں
نماز خسوف آپ نے کی ادا
ہی اسطرح احوال اس غزوہ کا
مدینہ سے ہی پندرہ دن کی راہ
اوسے لوٹ لیتے ہیں وہ ملک سب
کیا کرتی تھی دن کو درا حضور
گیا بھاگ ہر رہزن بد گہر
کی ملتی تیری شمس جب میں لا
کہ لکھوں چھٹے سال کی واردات
ہوا آج سے حج اسلام فرض
کہ حج فرض سال ہشتم میں ہوا
کہیں ایک جگہہ جمع اہل سفر
یہہ تہن ساتہلی سات سو آدمین
کہی موضع کل ادسجا کا نام
لگی تہی کہیں بہاگ جہگڑا انکا
تہی باون سے جاموتی لکڑی سی
ہیں وہ جہین کی اور یہی اس مقام
یہہ ظاہر کیا عزم ہی سوی شام
تہی بات ایک یہہ راہ کا پہرتا
ہو تحیان انکی بہاگ رسول کی آد

غزوہ دومۃ الجندل

بیابان و کہسار کی درمیان
کہ ہیں لوٹتے لوگ وہاں رہگزر
ہزار آدمی سی ہوی خود سوار
کیا کرتی خیمہ شہ ذی دکا
مدینہ میں آئی وہ سب لیکی ساتہ

وہ شہر اے خداوند عالم جا
مسافر نکلتا ہے اودہر سے جب
چلا کرتی تھی شب کو رستا حضور
قرب اونکی پہونچی تو سنکر خبر
کہ ہر ہی تو ہی آئی خوش قماس

وقائع سال ششم

میں تسطیر کرتا ہوں سب طرح
اسی سال جبرئیل نے یہہ سنا

غزوہ ذات الرقاع

کہ ذات الرقاع اسم اوسکا کہا
ہوی جمع کافر منافق سبھی
یہہ سنکر گئی بہاگ وہ رہنما
نپایا وہاں مرد اہل زبان
ہوئی خوف کی یہاں سی جائز نماز

حضور نبی میں یہہ پہونچی خبر
مدینہ کا ہی عزم اونکی تئین
ہی عطفان کی ملک میں ایک مقام
کہ سب مرد دشمن غازیوں کی خبر
جو اصحاب نے رہنما ہی سی

غزوہ بنو لحیان

چلی لیکی ساتہ اپنی دو سو دلاور
تہی وہ سرزمین شام کی راہ پر
درج خیمہ گو پیشہ ور زب دشت

کیا قصد تا صم کا لین انتقام
درست اور بجا تھا جو سحر ہو گیا
جو عسفان پہونچی رسالت پناہ

کیا ایک دو دن توقف وہان
محمد بن مسلمہ تھا جو یار
پیمبر ہم نام ماہ رسل کی جناب
دیا کرتا تا شام اوس جا پر
نکل پردہ شب سی کیا نا کہان
گئی بھاگ باقی تو یہہ یکتمام
جو پہونچا یہہ القصہ فی القصہ تنگ
گری فوج اسلام پر سب پلید
مسلمانون مین سی کوئی جا کی دوڑ
پہونچی تہی غارت گئی اسی سبب
مواشی اور اسباب اونکا تمام
ہوا آخر غزوہ غابہ بہر دو بار
پس اس سال مین یہہ جو غزوہ ہوا
نہ پہونچی تہی اون تک سواری ہنوز
کی تنہا یہہ مردانگی اسنی جا
پہری راہ سی شاہ صاحب وقار
جو پہونچی مدینہ مین شاہ عرب
کہ قوم اسد مین ہے کچھ بد نہاد
رہا اونکا دو سو شتر کی جہاک
قریش آئی تہی شام سی تجر وام
نہین ہین جو بنت رسول خدا
پہونچی تہی مکہ کی میدان مین
ہوا ماہ شوال جب آشکار
پہونچکر اونہین جمع کرکی وہان
محمد کا کلمہ پڑہو پاک ہو
سبب کیا کہ جا کی بشر کا گرو
رئیس ہو گئی اگر مسلمان ہو
ہوئی ہین بہم جمع اہل نفاق
بیکایک ہے اوس قوم پر جا گری
وہ بہاگی تمام اور مواشی کو لی
ہوئی ناگوار اونکو بہاگی ہوا

نہ پایا کہین وہ نشان نامرد فرشتان
کئی متین ساتھ اونکی پیچھی یہ سو
چلا جب تو مانند ماہ فلک
پرندہ نماری جہان جا کی پر
مع غازیان شجاعت نشان
مدینہ مین لایا مواشی تمام
تو کافر مقابل ہوا ایک یک
کیا ایک حملہ مین سبکو شہید
اسی وقت ہی رکھہ کی لایا یہان
گئی کوہ پر بہاگ کچھ بد نسب

ادہر اودہر بیچ گر فوج دین
دیا بیچ دشمن کی قوم کلاب
بیا الگ اتنا رات کو راہ راہ
بیکایک کر ایک دوڑ کفار پر
جو خورشید شمشیر خونبار کر
دیا بیچ پہر دوسری بار ادہر
ہوئی مین تیر اندازیان ہر دو سو
بن مسلمہ زخم سی چور چور
دی چالیس مرد آپ کی لیس ہین
گریبان امید کو کرکی چاک

غزوہ غابہ

کہ عطفان چالیس لیکر سوار
تو نام اوسکا ہی فی تاریخ لکہا
کہ سلمہ بن اکوع دین فروز
کہ سب اوسنے لایا اکیلا چھٹا
لی ساتھ اپنی سب شترونکی قطار
تو عکاشہ کو بعد از نیچ شب
اتہی ہنگامہ آرای شور و فساد
مدینہ مین لایا ہی اونکی قطار
گئی اسنی غارت وہ دشمن تمام
اونہین اہل زینب کا شوہر تہا
وہ داخل ہوا شہر ایمان مین
کیا عبدرحمان کو باصدق و وفا
کہا عبدرحمان نے ای کافران
کرو غور اگر اہل ادراک ہو
محمد کی کلمہ سی طاہر نہو
مرکہا اون یہہ خبر یا جو کافر ہی
مدینہ کو آنی کا کر اتفاق
فدک اور خیبر مین غارت کیا
مدینہ کو شیر الٰہی پہرے
ہوا اسکو آزار استسقا کا

جو پایا مدینہ کی نزدیک دور
لئی ساتھ سو ساتھ اپنی سوار
گیا دوڑکر جلد اونکی عقب
رہی مرد مردانہ شیر دل
نہا کر اوسی خلعت آفرین
چہل مرد مردانہ کا پیشوا
جو عمرہ مین پہونچا یہہ شیر نر
گئی بار اس سال مین زید کو
ابو العاص داماد خیر الورا
اوسی دین اسلام کا دیکی پیار
سر عام ظاہر مسلمان ہوا
روانہ بنی کلب کی قوم پر
کرو دین اسلام تم سب قبول
تلاوتکی مٹی کہا روبکا جا کر
محمد کا کلمہ ہے وہ پاک کر
اسی ماہ مین یہہ خبر ہوئی نمود
یہہ احوال سنکر علی کو وہان
جو شیر خدا نی اوٹھایا نشان
اسی سال عکل و عرینہ جو تہی
ہوئی جسم بیمار زار و نحیف

مدینہ مین آئی شتر ستائن نہ
کہ تھا مارنا اونکو نکا ثواب
او وقت سحر چہوڑکر شاہ راہ
جہنم مین پہونچائی اکثر بشر
زمین بیابان شفق زار کرد
بنی ثعلبہ پر کہ سو مرد تہی
بیکایک وہ سو آدمی گرکی ہو
مدینہ مین آیا نبی کی حضور
کیا ابو عبیدہ کو اون پر تعین
جہپٹی وہ اون کوہ مین کینہ ناک
مدینہ مین لایا یہہ با احتشام
گئی لوٹ لی ناقہ ہای حضور
ہوئی آپ جلد اونکی پیچھی سوار
بہگائی لگا تیرون کی زخم سب
کہ تنہا بر آورد گرد از جہل
ہوئی داخل شہر سلطان دین
کیا اور اون پر روانہ کیا
گئی بہاگ وہ سنکی اسکی خبر
دیا بیچ کفار کی صید کو
گرفتار اس قافلہ مین ہوا
دیا قید سی چہوڑ وہ حق پسند
خداوند اسلام و احسان ہوا
کہ تھی کلب ناپاک وہ سگ سیر
کہ اب یون ہی حکم خدا و رسول
محمد کی کلمہ سی ہو جاتی پاک
کہ کرتا ہی ناپاک کو پاک تر
بنی سعد و خیبر کی کافر یہود
روانہ کیا دی کی ایک سو جوان
تو کہہ یا یہود ونکا نام و نشان
مدینہ مین آکر مسلمان ہو
تو حکم نبی سی وہ مفسد ضعیف

قبائی جو مسجد کی نزدیک اور دور
جو صحت ہوئی اور توانا ہوئی
پہر آخر کو بکری ہوئی ہی سب
کہ دو ہاتہہ آنکہون مین انکی وہ سیل
نہ سمجہو فقط مصطفیٰ کا غضب
کیا حکم انکو اسی روپ مین
ملی اونکی تہا ریت بکتا ہوا
کہ ہی اس غضب سی خدا کے اینا
وہ عبد اللہ ابن رواحہ جو تہا
یہود دن مین ہی وہ بہت بدبلا
جہنم کی جانب روانہ کیا
کہ جا کر مدینہ مین چہپ کر وہین
یہان قدرت حق ہی جلوہ نما
کہ عمر امیہ کو سلمہ کی ساتہہ
جو پہونچی یہہ دو نوجوان کہان کی
مدینہ مین قحط اس برس مین ہوا
ہی تاریخ پہلی وہ ذیقعد کی

چراغی مین ہی اشتر ان شتر
تو مرتد ہوئی دین سی پہر گئی
ہوا اون پہ نازل نبی کا غضب
کہ کہتی ہین مردم جسی سیل ار
نبی کا غضب ہی خدا کا غضب
اوٹہا ریت پر ڈال دو دہوپ مین
اور اوپر تہا سورج دمکتا ہوا
کہ اس قہر پر ہو رسول الہ
ادہی سین یاروسی رخصت ہوا
ہماری عداوت مین ہی مبتلا
سلامت مدینہ مین آپ آ چہرا
کہ ہی قتل ختم الرسل کو کہین
کہ آیا تہا کیون اور کیا کر گیا
مدینہ سی بہیجا اگر آدمی ہاتہہ
ہوئی حال سی اونکی واقف قریش
برسنی کو مینہہ آپ نی کی دعا

لگی کرنی شیر اور روال دکہا تو
شتربان کو مار کر جان سی
کہا کاٹ دو اونکی تن سی ہاتہہ
سنا ہی کہ تہی آٹہہ وہ آدمی
ہوئی جسم بد مین جو جو روگ انکو
ہوئی سب وہ کہتی ہوئی لی آب
یہہ زیر و زبر کی کہہ تہی تہی آگ
وہ خونین ہی تہی تہی قصاص ہی
کہا جا کی خیبر مین ای نامور
یہہ خیبر مین پہونچا اور اوسکو وہین
اسی سال ہوئی جناب نبی
نظر اسکی جسدم نبی پر پڑی
دغاباز دشمن کی سنکر سخن
تو بوسفیان کو مار ڈالو کہین
کئی روز یہہ جستجو مین رہے
ہوئی بارش ایک ہفتہ تک متصل

اثاثہ ہوا اور سو جمع جو جس
شتر لیکی بہاگی بیابان سی
اور ایسا کرو کام ان سبکی ساتہہ
یہی حالت اصحاب نی اونکی کی
اور اونپر اس آفت کا آیا یہہ دور
ادہر حکم تہا آگ لو جای آب
جو کہتی وہ آب آب کہتی تہی آگ
مرین کیون نہ اس آفت مشتاق ہی
اسیر بن زرم کو قتل کر
مع جملہ احباب ان بدیقین
ابوسفیان نی بہیجا ایک آدمی
مسلمان یہہ ہو گیا اوس گہڑی
کیا یون پیمبر نی عزم غرض
کہ ہی دشمن دین و مذہب لعین
مدینہ کو بی نیل مقصد پہری
ہوا شاد اہل زراعت کا دل
تہا دن پیر کا جو جناب نبی

صلح حدیبیہ

ادا عمرہ کرنی کو ہو کر سوار
حدیبیہ مکہ سی ہی نو کروہ
قریشان مکہ جو تہی وہ بہی سب
پیمبر کی خدمت مین بہیجا پیام
نہ جب تک کہ ہم لڑ کی مر جائنگی
نہین آتی ہین مت ناحق ہو تم
یہہ اونکی حماقت نہ آئی پسند
مروت کی آنکہہ اور نظر بند کر
جب مسلمین کو پہونچی یہان
جو دیکہا صحابہ نے صحبت رسول
تو بیعت نئی سب کی یک بیک
ہوا قول پر اپنی ہر یار سخت
خدا ان سی راضی ہوا مستقل
جنانکہ ہو فتح خیبر ثابت

چلی ساتہہ اصحاب لی دو ہزار
جو پہونچی وہان شاہ دین با شکوہ
ہوئی مانع مقدم خاص سب
کہ مکہ مین آنی کا لینا نہ نام
یہان آپ جسدم نکر جائینگی
کہان مانتی تہی وہ ایمان گم
تو اون لی وفود انکی دینی کو پند
دہرا اونکو رکہا نظر بند کر
کہ عثمان کو مار ڈالا دہال لعن
ہین حد سی زیادہ غمین و ملول
لگی کہنی جا صبر مین ہم موت تک
کی حضرت سی بیعت بزیر درخت
کہ قرآن مین دی ہی رضا کی خبر
ملا مال ہر ایک کو بی حساب

دیا حکم تہی اصحاب واقف ہے
سب اطراف کی جمع ہو کافران
لڑائی کا تیار کر کی سلاح
نہ مکہ کی بستی مین رکہنا قدم
پیمبر نی فرما کی پاس حرم
ہوا کی گہوڑون پہ تہی سب سوار
جو عثمان کو وہان روانہ کیا
پہری وہ جو لیکر وہانسی جواب
یہہ سنکر خبر سید نامدار
ہی چہرہ پہ ظاہر نشان ملال
خدا کی قسم آپ کی حکم پر
خدا انکی بیعت سی راضی ہوا
خدا نی کیا اون سی وعدہ یہ جو
دیا رعب مین لہا جتنا یہود

غرض چودہ سو سی تو ابرار تہم
ہوئی مانع سید انس و جان
کہ آپ سمین سب کافرون نی صلاح
نکرنا خیال قدوم حرم
پیام اونکو بہیجا لڑائی کو ہم
ہوا خواہ کوئی نہ تہا نہ ہتہیار
اونہون نی او نہین پہر نہ آنی دیا
اور اون کو لگی دیر وہان بیحساب
ہوئی سخت غمناک اور بیقرار
ہی مرکوز خاطر خیال قتال
کرین کی فدا ہم تن و مال و دم
ہوئی انسی راضی رسول خدا
کہ وہان مغفرت یہان فتوحات لو
تہہ تیغ ہو کر ہوا بی نمود

قریشون کو مکہ مین پہونچی خبر
اولوالعزم ہی وہ رسول خدا
شہادت سمجھتی ہین جس کو وہ
یہہ عثمان موجود ہین لیجئے
ہی آیندہ کو صلح دس سال تک
گیا صلح نامہ جو باہم لکھا
جو قربانی کی جانور ساتھہ تہی
جو انّا فتحنا ہی قرآن مین ❊
اسی سال مین ناجات آپ نے
نہ لاویگا ایمان جو بادشاہ
ایک انگشتری آپ نے لی کہدا
جیہہ نامہ لکہی آپ نی مہر کر
گیا ایک ہرقل کو نامہ رقم
مقوقس تہا ایک مصر کا بادشاہ
تہا موفدہ یا مہ کا ایک پیشوا
زبان ہر ولایت کی تعلیم کے
یہہ تہا فضل و احسان اللہ کا
او رتحفے سی نامۂ مصطفا
مین ایمان لایا ہو اللہ پر
یہہ احمد وہی ہی رسول انام
زبانی نبوت کی تصدیق کی
بسا خسروان خداوند جاہ
وہ اوسوقت فارس کا تھا بادشاہ
نہ وہ دین اسلام مین آئیگا
اسی آتش پرستی سے منہہ موڑ کر
یہہ سنکر رسول خدا نی کہا
اسی سال بدسی ہوا وہ ہلاک
وہ نامہ نہ پہاڑا اپنا اوسکا نام
ہوا اوسکا موہنہ آتشین رنگ لال
مقوقس نی نامہ کی تعظیم کے
لی ملک غنا ہی تحفہ کما لئی

کہ بازی پہر نہ لی ہم پر کسر
ہی غازی ہر ایک صاحب مصطفا
غزا کہنی مین قتل کرنی کو وہ
اور اب قصد عمرہ کا مت کیجئے
پہر اب جاہئے پہر مدینہ تلک
ہوا سبکو حکم رسول خدا
وہ مذبوح راہ خدا مین کئے
وہ ہی سورۂ فتح اس شان مین
سلاطین عالم کی جانب لکہی
تو ملک اور مال اوسکا ہوگا تباہ
اور اسطرح منقوش اوسکو کیا
جہہ شاہونکی نام اور وہ لکہی گئی
کہ تھا قیصر روم وہ محتشم
بنام اوسکی ایک نامہ لکہا
لکہا اوسکو ایک نامۂ باصفا
خدا نی بھیجا ایک رسول نبی
یہہ اعجاز تہا شاہ ذیجاہ کا ❊
رکہہ آنکہون سے کلمہ پڑہا اور کہا
اور اوسکی نبی صاحب جاہ ہے
ہی توریت و انجیل مین جسکا نام
بہ تصدیق قلبی مین تحقیق کے
نمود ند زیر زمین تکیہ گاہ
کیا اوسکو نامہ تو وہ روسیاہ
محمد پر ایمان نہ وہ لائیگا
نہ لاویگا ایمان اللہ پر
سر پر غرور اوسکا توڑی خدا

صحابی ہوی کر کی بیعت تیار
نہین پہر تا سوسی موہنہ ایک مرد
تو کی صلح اس شرط سے اختیار
مدینہ کو اس سال پہر ئی بحال
جو کچہہ اور اقرار تہا بیش و کم
کہ اپنی سرو نسی کر دو دور بال
ہرا یا کو کر ذبح ملتی رسول
یہہ ظاہر مین کو صلح تہی نام کی
لکہا بادشاہون کو ایمان لائین
ز بس ہی کہ دستور ملک و دیار
بہ این شکل وہ نقش کچھو نگاہ
نجاشی تہا حبشہ کا ایک بادشاہ
اور ایک فارس کے بادشاہ کو لکہا
کیا نام زد ایک حارث کی نام
اور اصحاب اعلاسی چہہ آدمین
گیا جسطرف یار خیر العباد
نجاشی کی جب پاس پہونچا رسول
گواہ اوسکی رہنا تم ای مرد مان
خدا ایک ہی اسمین کچہہ شک نہین
جو ہرقل کو نامہ نبی کا گیا
نہ سمجہا کہ دنیا کا ملک اور مال
جو ہرمز تہا نوشیروان کا پسر
لگا کہنی نامہ کو دو پارہ کر
نہ چہوڑیگا وہ رسم و آئین کفر
بتون کی پرستش نہ چہوڑیگا وہ
کیا چاک کافر نی نامہ میرا

فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مزق کتابی مزق اللہ ملکہ

پڑا اوسکی غصہ کا اوسپر وبال
کی مہماندار ی فرستادہ کی
نہ سمجہا کہ فانی ہی یہہ ملک و مال

نہ سمجہا یہہ نامہ ہی گردن شکن
نبوت کا اقرار ظاہر کیا
بسا خسروان سکندر مثال

برای جہاد و بلی کارزار
بہت سخت ہین سب بوقت نبرد
کہ یا سید مرسل کردگار
قضا کیجئی عمرہ کو آیندہ سال
سیر کی کتابون مین ہی سب رقم
جو عمرہ کا محرم ہی ہو وہ حلال
ہوی سورۂ فتح رہ مین نزول
حقیقت مین تہی فتح اسلام کی
کہ بدہ سلطنت دونو عالم مین پائین
کہ بی مہر نامہ ہی بی اعتبار
لکہا تھا محمد رسول اللہ
اوسی ایک نامہ لکہا اہل جاہ
کہ کسری ہی جسکا لقب و اسما
کہ اوس عہد مین تہا وہ سلطان شام
گیا ہر ولایت کی جانب بتعیین
زبان وہ ہوئی خود بخود اوسکو یاد
کیا اوسنی فی الفور ایمان قبول
بتصدیق و اقرار قلب و زبان
محمد ہی ختم الرسل بالیقین
نبوت کا اقرار اوسنی کیا
ہی ناچیز رکہتا ہی آخر زوال
پسر اوسکا پرویز تھا بد گہر
پہر نگا نہ وہ شخص اسلام پر
نہو ویگا برگشتہ از دین کفر
کبہی آگ سی موہنہ نہ موڑیگا وہ
کری چاک ملک اوس لعین کا خدا
بیٹا اوسکا ملک اور ہوا لیٹے جا کے
گیا سخت نالائق اور پوچ کام
ہی سنا صلح تلک کہن
مگر دل مین بدبخت کافر رہا ❊
بسا خوب و یا ان یوسف جمال

چو رفتند درین خانه پیر اجل
نبردند همراه چیزی از عمل

اگرچه ایمان کیا اختیار
پہ بہیجا تحائف بہت بیشمار

ازان جملہ خچر سفید ایک تہا
کہ حضرت نے نام اوسکا دلدل رکہا

وزانجملہ ماریہ قبطیہ نام
براہیم کی ماں ہیں جنکا مقام

رہا حارث ملک حارث لعین
بہت پیچ وبیہودہ باتیں کہیں

کہا آپ نے باد ملکش بباد
ہو برباد وناشاد وہ بی مراد

ہوا جس برس فتح مکہ کا جنگ
اوسی سال وہ مرگیا ہوکے تنگ

مگر ایک روایت میں ہے یوں لکہا
کہ وہ اپنے دل میں مسلمان ہوا

ولے خوف قیصر سے اظہار دین
نہ اوسنے کیا ہووے شاید یقین

چنانچہ یہ کہتے ہیں قیصر کو بہی
کہ ایمان لایا مگر مخفی

جو ہوذہ کو پہونچا رسول نبی
کہا نیک ہے راہ اسلام کی

مگر دیں جو مجہکو حکومت رسول
تو البتہ کرتا ہوں ایمان قبول

جو وہ ملک دنیا ہمیں بانٹ دیں
تو مقبول ہم دین اونکا کریں

قیامت ہے کل اور دنیا ہے آج
ہم امید پرسش لیے کہوئیں آج

کہا آپ نے اللہم بہر زمین
نہ بخشونگا ہرگز میں اوسکو کہیں

ہو ملک اوس شقاوت گزین کا ہلاک
پڑے اوس جفاکار کے سر پہ خاک

پہرے آپ مکہ کو جب فتح کر
تو جبریل نے راہ میں دی خبر

کہ ہوذہ موا اے خدا کے حبیب
رہا ملک فردوس سے بے نصیب

نہ سمجہا کہ دنیا ہے ناپایدار
دغاباز ہے اور بے اعتبار

اگر یہاں تباہی ہے توبیخ ہے
دگر بادشاہی ہے توبیخ ہے

نہ اسکو بقا ہے نہ اوسکو قرار
مگر وہاں کی ہر چیز ہے پایدار

اسی سال میں ام رومان مریں
کہ ماں حضرت عائشہ کی وہ تہیں

جو مشہور ہے بوہریرہ وہ یار
ہوا اس برس مومن دیندار

شتابی سے آسانی حق پرست
علی کی کیا عشق نے دلکو مست

ملا ساغر بادۂ حیدر سے
کہ کہلاتا ہے دروازۂ خیبر سے

وقائع سال ہفتم

غزوہ خیبر

سیر کی مورخ نے باخود نشان
کیا ساتوین سال کا یوں بیان

محرم میں خیبر کا غزوہ ہوا
میں لکہتا ہوں اوسکا ہے سب ماجرا

ہے خیبر خداوند حصن حدید
مدینہ سے ہے آٹھ منزل بعید

مدینہ سے سلطان کون ومکان
ہوئے چودہ سو لیکے پیادے روان

سوا اونکے تہے اور دو سو سوار
جو خیبر میں پہونچے تہے نامدار

لیا گہیر قلعہ کو ہمت سے
کئی روز تک خوب لڑتی رہی

جو تہے قلعجات درایہ اودہاں
شہا کمی جہاں جو کیا ان سے

ہوا آخر الامر ایکدن جو جنگ
کہ فوجیں ہوئیں دونو جانب سے تنگ

علی ولی شاہ دلدل سوار
ولی علی صاحب ذوالفقار

اوٹہا کر نشان آئے میدان میں
جو تشریف وہ لائے میدان میں

تو دروازۂ قلعہ پر آن کر
دیا گاڑ وہ رایت پر ظفر

کہی ہل من مبارز کی ایسی ندا
کہ قلعہ کا دیوار و در ہل گیا

تہی شان ید اللہی ایسی نمود
کہ ہیبت سے ہی پست ہا یہود

یہودوں یہ سمجہا وہ قیامت کا شور
قیامت یہودوں پہ تہا درد و زور

وہ شیر الہی نشان ظفر
اوٹہا کر جو لائے نشان ظفر

لگی کرنے کروبیان یہ بیان
ہے فتح وظفر کا نشان یہ نشان

تہا مرحب یہودی دلاور وہاں
یہودونکا سردار اور پہلوان

وہ اسپ اجل کی اوٹہا کر عنان
علی کا مقابل ہوا ناگہان

علی لے کر ایک ضرب ذوالفقار
کی اوس خس سے گذران جہنم کی راہ

جہنم پکارا اوسے مرحب آ
سنی جب علی نے کہا مرحبا

جو مرحب کے تہا ہاتہ نیزہ وہاں
تہی اوس تیرہ کی ترکش سنان

اسی معرکہ میں بمیدان جنگ
بہنگام کشتن بدوران جنگ

ید اللہ کے ہاتہ میں سے سپر
گری توڑ ہاکر قدم زور کر

در قلعہ تہا جو نہایت گران
ہلا تا نہ تہا جسکو ستر جوان

پکڑ ہاتہ سے اوسکو جہٹ دی اوکہاڑ
کی میدان میں اوسکی آکر

رہی جنگ سے خون میں تر اور تر
رکہا ہاتہ میں اوسکو جائے سپر

ولایت کی سرپنجہ کی زور سے
شجاعت کی سرپنجہ کی زور در سر

ز دروازۂ قلعہ درہم شکست
صف کافران نیز درہم شکست

ہلایا در قلعہ جب کی ہل
گری چار دیوار قلعہ کے ہل

گیا روز سے فخر حیدر ہے
گیا قہر تہا قلعہ خیبر سے

گرا برج اور کانپا سب کنگرہ
سند برجوں سے ٹوٹی گری

چہتوں پر جو بیٹہے تہے بدبخت سے
وہ اوندہے گرے کرسی و تخت سے

یہودوں نے یکبار فریاد کی
امان الامان یا علی یا علی

دو ہائی ہے اللہ کی یا علی
اتہی جا بجا ... کی یا علی

یہ سنتے ہوئی شور و فغاں بلند
سے خوش ہنسی گذری

کی شمشیر بران میان سی نیام
چمک سی گئی ہتہ زمین کی تمام
جوان حباب اترتی تہی سور کی سی
لگی کرنی شمشیر کا شیر وار
اگرچہ تہی اوسوقت شان جلال
نہ اندہ چہپا ہو سو بتلا دیو
زن و طفل کی باندہ کر انکی قطار
کہا مجکو ہو بخشی تمہاری خبر
ہوئی مجکو محنت کی رحمت حصول
نکل خیمہ سی آکی بیرون در
ہی تیری شجاعت کے کوشش قبول
ہوا یہہ جو خیبر کا غزوہ مدام
کیانہ ہوا قتل یہان جستہ تن
یہود ونکی پہر قتل کو منع کر
وطن سی ہمین مت کرو بی وطن
اور اوسکا جو محصول تہہرائنگی
پیمبر نی رسم اونپہ کرکی کہا
لفقرا مین اپنی اوسی لائیو
ہوئی داخل لشکر با امتیاز
ابو موسی اشعری خوش دا
نجاشی نی حضرت کی فرمان سے
جناب نبی سی با اعزاز و شان
کو زینب بہتیجی جو مرحب کی تہی
ز بس فضل رحمان تہا آپ پر
مفصل سنا ہمکو یہہ واردات
سفر مین جو خیبر کی تہی نیک نام
مگر زہر قاتل سی آلودہ کر
بسی ری روبرو کیہئ نوش جان
وہین ہی تکلف شہ انبیا
وہ بکری یہہ بولی رسول خدا
یہہ سنکی نبی نی اوس سی کہا

بہاتا تہا یہہ بان یہہ تمام
اترا دو یہہ خندق کا پانی یہان
یہودون لشکر کی جہٹ گئی
کہ یہاں ملک مین باندہ پا انکسار
اگر آپ کو رحم آیا کمال
خیانت امانت مین مت لائیو
کیا عرض حاضر ہین یہہ بندہ وار
ہوا فتح خیبر تیری نام پر
ہوئی مجہسی راضی خدا و رسول
علی سی ملی شاہ عالی گہر

لیہنئک نبائک المشکور وصنیعک المذکور قول حبیب اللہ

ہوئی بندہ اہل دین یہان شہید
صفیہ گرفتار ہوئی اوسکی زن
کہا ان کو بہیا نسنی نکالو مدبر
کہ ہین ہم گرفتار رنج و محن
وہ سرکار مین لاکی ہو بچاین کی
کہ محصول کرنا تم آدہا ادا
نہ سرکار مین اوسکو پہونچائیو
ہمین جعفر علی کی جو بہائی عزیز
انہین اہل ہجرت کی ہمراہ تہا
وہین کرکی حضرت سی منکوحہ او
ملی ساتہہ اس قافلہ کی یہان
تہا نام اوسکی والد کا حارث شقی
ہوا زہر مذکی تک نہ اوسکا اثر
کہ دل کو ہوئی فکر سنکر یہہ بات
کیا اوس زن حاضر نی یہہ کلام
ہر ایک عضو سم ہلاہل سی بہر
کہ سو دیکہہ دل میرا شادمان
وہ کہانی لگی لیکی نام خدا
تہ بول لقمہ اوس سی سوا
کی اب تو کچہ کیوں مجہسی ناحق دغا

اس ابن اسحق پہنچا دو مہاجر کو
ہوئی میان مین بند تیغ آبدار
کہسی ابن مین خیبر کی ہمت شکن
کہسی آپ اندر جو در توڑ کر
کہا جان کی نکالو بخشی امان
تمام اونکی عورات کو قید کر
بہت خوش ہوئی خاتم الانبیا
کیا عرض اقبال سرکار ہی
جب آئی یہان فتح کر بو الحسن
عنایت سی لی چوم اونکی دہن

ہوئی سات سو گبر یہودی ہلاک
اوسی کرکی آزاد با افتخار
لگی کرنی منت یہودون سب بات
کہ ہم اس ملک مین دخل ہمکو یہان
رہین گی رعیت کی مانند ہم
اور آدہا تمہاری ہی حذر مسکنر
ہوا فتح جس روز خیبر کا جنگ
مہاجر تہی ساتہہ اونکی وا اونکی
تہی ام حبیبہ بہی ساتہہ انکی ہی
مدینہ کو حبشہ سی رخصت کیا
ہی یہہ بہی وقایع سی اس سال کی
خدا کا جو نازل ہوا اوسپہ قہر
ہی گو اصل نسخہ مین اتنا لکہا
تہا حارث جو مرحب کا بہائی لعین
کہ سونی ایک بکری کو اوسکا کباب
کیا آگی عرض آن رسالت مآب
سنی اوس مدعیلی یہہ النجابہ
لگی کرنی آپ اوسکو جب نوش جان
ہین سب نہ ہر آلودہ دہوں کو بسلند
مجہی سچ بتا ای زن بد

از سا یہہ کردو زنیسی ...
بند با خون غدار کا انتشار
کہسی سا تہہ شیران جنگی دلیر
گری پاؤن پر ہاتہہ سب جوڑ کر
اگر مال بیجان نکر یا یہان
کیا ضبط سب اونکا دینار و زر
بہت کی ثنا اور بہت دی دعا
یہہ بندہ فقط حکم برداری
او لٹہی بہر تعظیم شاہ زمن
کہا اسی علی مظہر شان دین
ہوئی تجہسی راضی خدا اور رسول
ملا اونکا غرہ تہہ جو زر خاک
کیا آپ ہی ساتہہ اونکی نکاح
کہ ای سرور رحم دل پاک ذات
اگر یہان کی جوتا کرینگی زمین
رہین گی زراعت کی پابند ہم
تمہاری عمل کی ہی اجرت کا حق
اوسی روز حبشہ سی باخیل تنگ
سمندر کی راہ آئی وہ حق شناس
ابو سفیان کی دخت اطہر جو تہے
ہو جعفر کی ہمراہ وہ یار سا
ہی خیبر کی غزوہ کی احوال سی
جدا کر دیا اوسنی حضرت کو زہر
ولیکن تو ای غوث صاحب صفا
تہی دخت اوسکی ایک زینب بیقین
بنا لائی پیش معلی جناب
یہہ دعوت مین لائی مین ہمکو کباب
کہا اب آپ ہی لیکی آگی رکہا
تو ناطق کی اوسکی خدائی زبان
بہرا ہی میں زہر سی بند بند
کیا کس لئی تو نی یہہ کار بد

پہ کیا زبان میں آیا تری کیا گیا
تمہاری نبوت کا تہا امتحان
فقط معجزہ دیکہنی کو یہہ کام
دو اول اونٹی بکری اور دستی کا
ہی اکثر روایات میں یون لکہا
ہوا زہر کا اوسپر اتنا اثر
غرض اوسکی حکم نبی سی وہ ہان
مگر جیز تاثیر ہی وہ نہتا
لگا اوس پہ بچہنا کہینچا یا لہو
رہی زندگی بعد از ان تین سال
غرض آن پہونچا جو سال وفات
ولیکن رگین شیری سینہ کی اب
یہہ حکمت جناب الہی کی تہی
ہوا اس سفر مین یہہ ایک معجزا
افاقہ مین آئی جو عالی جناب
دعا کی رسول خدانی جو مین
علی نی ادا وقت پر کی نماز
حرام اور استر اسی بیشتر
حرام اس سفر مین ہوا متعہ پہر
ہوئے بناب ہوو ی زقسم سباغ
اور اصحاب جو آپ کی ساتہہ تہی
ہوا صبح دم جب طلوع آفتاب
فدک ایک موضع ہی خیبر کی پاس
یہی گفتگو کی یہہ ٹہیرا قرار
جو وادالقرا مین سواری گئی
لگی جنگ کرنی وہ اہل سعیر
ہوئی فتح سلطان اسلام کو
یہود ان سکانی فتح کر لیا
جدہر کو یہہ لشکر خدا کا گیا
سرایا عمر ابن خطاب کا
سوی میفعہ بعث غالب ہوا

یہ آیا تجہی خوف اللہ کا
تمہاری جو پیغمبر کو زبان
کیا تہا مین ای سید نیکنام
مین ہون زہر آمیز مجہکو کہا
کہ اصحاب مین سی کوئی شخص تہا
کہ ٹکڑی ہوا کہ کی ٹکڑی جگر
ہوئی قتل وہ عورت بد یقین
اثر اوسکا البتہ باقی رہا
کیا حکم سب امت خاص کو
پہہ سر سال فرمائی ہی تشخیصا
تو کہنی لگی شاہ والا صفات
لگین کٹنی اوس سر قاتل سبب
کہ تاثیر اوس زہر کی رہ گئی
کہ آئی پیمبر پہ وحی خدا
تو سب ہو چکا تہا غروب آفتاب
تو سورج سب اولٹا پہر پشت ہز
اس اعجاز کا اونکو ہی امتیاز
جماع جواری ہوا مز دبر
اور اوسکی نہ حلت ہوئی بہر بر
ہوئی اوسکی کہانی سی بیشی امتناع
وہ سب آخر رات کو سو رہی
تو حضرت نی کر کوچ وہان سی شتاب
چلی آئی وادی سی خیبر کی پاس
کہ آدہا فدک لین شہ ذی وقار
اقامت وہان چار دن جا کی کی
جہنم مین پہونچا ہی جب تی شریر
جو کچہہ اونکی دولت ملی لوٹ لی
سبی اور کیا آگی جبر فتول
ظفر یاب شاداب وہ سی بتزاز
اسی جا سی تربہ کی جانب ہوا
طرح اور فدک فتح بیر جا کیا

نہ وہ بڑین اوس وقت ہو خوردن
نہ پہونچا تو آوینگا مجہکو یقین
سوا ای سرور قوم جن و بشر
ہوا اب یہہ بی شبہ مجہکو یقین
کیا وہ کباب اوسنی بہی نوش جان
اوسی ہر قاتل سی دی اوسنی جان
اگرچہ رسول خداوند تین
جو موند ہونگا ہی بیٹہہ پیدا میان
کر جب زہر کا ہو کسی پر اثر
وہ خیبر مین لقمہ جو مین کہایا نا
مین درد اوسکا بار بار آیا کیا
رسول خدانی جو پائی وفات
پہر آخر خدانی نصیب حبیب
اور اوس وقت سر خلق کا
علی سی اس آداب سی ہو گئی
پہر اودیون ڈوبا ہوا آفتاب
ہوئی بیع قسمت سی آگی ادم
ہو جب تک نہ ایک حیض کامل تمام
جو اہلی گدہا بار بردار ہے
ہوا قصہ لیل تعریس بہی
ازبس سوی تہی آخر شب کی سب
نماز سحر با جماعت قضا
جو ارکان اوس جا مین تہی ساکن
جو باقی رہی اور آدہی زمین
لئی گہر سکان وہان کی تمام
تو بہاگی وہ سب سنگدل و سیاہ
رکہا اونکو بہی وہان گرفتار کار
سرایا بہت بہیجا اطراف کو
سرایا ابو بکر صدیق کا
ہوا بعث بشیر ابن سعد کسر
سرایا شجاع ابن وہب کا

لگی کہنی ای شاہ ملک زمن
کہ ہو تم رسول زمان و زمین
نہ زہر اوسکا تم پہ ہوا کارگر
کہ ہو تم رسول زمان و زمین
پیمبر کی ساتہہ ایک سفرہ پیرو ہا
ہوئی خلد کو روح اوسکی روان
ہوا زہر اوسکا نہ کچہہ کارگر
لگا ئین وہان تین جانب نگیان
تو شاخین لگا دین اسی طرح زیر
سناتا ہی درد اوسکا مجہکو ملا
وہ خیبر مین لقمہ جو مین کہایا تہا
تو پائی شہادت مبارک صفات
شہادت بہی کی ہی مبارک نصیب
کنار علی مین مختار کہا ہوا
نماز دگر وقت اوس عرش کے
کہ دہوپ آپکی دیکہلا رہی آفتاب
متانم کی ہی اس سفر مین حرام
تہی چہوکر لیسی ہی صحبت حرام
وہ کہانا حرام اور مردار ہی
وہ اسطور سی تہا کہ ایک شب نبی
تو سوتی رہی صبح تک سبکی سب
اذان و اقامت سی کی پہر ادا
خبر فتح خیبر کی سنکر عیان
لین ہجرت کی حق مین وہ سب آدمین
اور اسلام لائیکا بہیجا پیام
مظفر ہوئی غازیوں کی سپاہ
کہ اجرت کو لیکر کرین کاروبار
اسی سال مین ہر طرف چارسو
ہوا سوی قوم کلاب اشقیا
احیار اور یمین اور بنی مرہ پر
بنی تمام مرکیسہ و در پر ہوا

تہی قوم سلیم اور وہان اشقیا
یہہ لشکر رسول اور اللہ کا
دیا دین رب کو عرب مین رواج
کیا بت پرستون کو واحد پرست
ہوا حکم پہر ماہ ذیقعد مین
کرین عمرہ حج کو ال کر قضا
جو قربانی کی جانور ساتہہ تہی
چڑہی جا پہاڑ ون پہ ہو کر بلول
ادا کر کی عمرہ شہ انس و جن
کیا اس سفر مین بقصد افتراح
کہون میری قصہ مین آٹہوین بہشت
سیر کی مورخ کی تاریخ دان
ہی نام اوسکا خالد رئیس قریش
مدینہ مین کر ہجرت باصفا
اور اس سال ہی لشکر اسلام کا
یہہ تجہیز مین لعزو و قال
کیا حکم ای حارث ابن عمیر
یہان فوج و دولت ہی گر تمام
ہی دنیا کا گہر سخت بی اعتبار
شرحبیل بن عمر نامی لعین
یہہ سنکر رسول خدا نی وہان
تہی تینون ہزار اسطرح کی دلیر
کئی اوس لڑائی مین اوسکا جو سر
جسی چاہین اوسکو بناوین امیر
مقابل اگر لاکہہ کفار ہون
ہی اللہ یار اہل اسلام کا
کہا جاو سونپا ہی اللہ کو
جو پہونچا وہان لشکر مومنین
پاین صد ہزار و بان سہ ہزار
لگی چلنی تلوار بین الجانبین
نہ ترکیب ترتیب مین مطلقا

ہوا اون کا پیہ صحبت ابن ابو جار کی
جو ملک عرب مین پہلا جا بجا
لیا سرکشان عرب سی خراج

نہی جہان ایک قوم تہی اردہا
تو جتنی تہی اعراب اوس ملک مین
کیا رایج احکام اسلام و دین

عمرۃ القضا

حدیبیہ کی حاضران سب چلین
تو لی دو ہزار آدمی باوفا
شمار اور گنتی مین وہ ساتہہ تہی
ہوی داخل شہر حضرت رسول
وہان رونق افزا رہی تین دن
زمیمونہ بنت حارث نکاح

جو صلح حدیبیہ مین ساتہہ تہی
بر آمد ہوی شاہ عالی گہر
جو پہونچی رسول خدا اکلی جیش
کی سیر وطن اور طواف حرم
بروز چہارم کیا کوچ فوج
دیا کر مہی ساقیا مست پاس

وقائع سال ہشتم

کیا آٹہوین سال کا یون بیان
دلاور بہادر شجاع اہل جیش
یہہ تینون مسلمان ہوی باصفا
سلاطین کی جانب روانہ کیا
سراپا ہوا مونہ کا رو بکار
تو آب جا کی اوس ملک کا کری سیر
وہان ایک ایمان آوی گا کام
ہی ملک آخرت کا سدا پایدار
کہ رکہتا تہا اسلام سے سخت کین
کیا زید بن حارثہ کو روان
تہی گویا دلیری کی جنگل مین شیر
تو عبد اللہ ابن رواحہ ہو سر
مگر جب مقابل ہو فوج شریر
مقاتل مسلمان ایک بار ہون
ہمیں مدد کار ہر کام کا
کرو قتل کفار بدخواہ کو
شرحبیل لی ساتہہ لاکہہ دلیر
ہوا نا گہان کارزار آتشکار
لگی ہونی صفا کی ایک آن مین
ہوا فرق تقدیم و تاخیر کا

سفر کی مہینی مین ابن لبید
بن طلحہ عثمان بن عاص عمر
ہوی انکی اسلام در ہجرت شتاب
باطراف و اکناف با اوج موج
یہہ ہی شام کا شہر اور اہل دل
کہو شاہ بصرہ سی ای بادشا
جو اس قید خانہ سی جاوی گا تو
جو مونہ مین پہونچا رسول نبی
کیا اوسنی کہا زہر قہر شدید
روانہ کئی اوسکی ساتہہ اور یار
کہا زید اگر ہو شہادت پذیر
میری حکم پر ہو جو یہہ بہی نثار
تو ایسا کرین اوسنی جنگ و جدال
نہ سمجہین قلیل آپ کو زینہار
بنا کر شجاعت کی راہ صفا
ہمیں سی لیکر دعا فتح کی
بس آن غازیون کی مقابل ہوا
بجا ایک صفین دو نو آراستین
بتایا تہا جسطور سی آپ نی
جو اوان کہا تہا سو اول ہوا

ہوا ثبت حسب اللہ اون مین شہید
کیا زیر فرمان اسلام و دین
کی برباد بنیاد اصنام کین
یہود اور نصارا کیا زیر دست
چلین سب اوس دین سی کوئی زر
سمع نیزہ و خود و شمشیر و تیر
تو کر سخت مکہ کو خالی قریش
کی اپنی بہشت وطن پر کرم
مدینہ کو با عزت و اوج و موج
کی عشق کا ہی بہشت پہلو کلاس
لکہون سال ہشتم کا مین سرنو
مدینہ مین وہ ایمان لایا بدید
کہ تہا قوم مین صاحب قدر و دام
بہت صاحب و اذخیر العباد
سراپا روانہ کیا فوج فوج
یہہ بیت المقدس کی ہی متصل
خدا اور محمد پر ایمان لا
وہان باغ فردوس پاویگا تو
امیر و نمین قیصر کی تہا ایک شقی
رسول رسول الہی شہید
کہ تہی مرد مردانہ سب تین ہزار
ہو جعفر علی کا برادر امیر
ہی آگی مسلمانون کو اختیار
کہ اپنا کہا پائین وہ بد سگال
لڑین ایکدل ہو کی تینون ہزار
ظفر اور نصرت کی دی کر دعا
مدینہ سی یہہ فوج رخصت ہو کر
لڑائی کا دونو طرف غل اوٹہا
دو جانب سی تیغون کی ہون چلین
اوسطرح یہان تینو ماری گئی
جو آخر کہا آخر آخر ہوا

کیا ملکی خالد کو سب نی امیر
میان حملہ ہا کرد آن شیر مست
مسلمان سب ہو کی کہدل عیان
وہ تہی ستو ہزار اور یہہ تین ہزار
تعاقب کئی اونکا خالد گیا
دی اسطرحکی داد مردانگی
ولیکن اوٹھا تہا نظر سی حجاب
جناب رسول خدا کی قرین
کہ اب یون ہوا یون ہوا یون ہوا
یہی معرکہ تہا وہ کافر خراب
کہ اوسکی جہان جا ہتا ہی مکان
کہ ذات السلاسل جو ہی نام اب
مہاجر اور انصار نصرت قرین
کہ باری کو ہون ساتہہ اکرام یار
اولوا العزم مرسل لی سن یہہ کلام
عمر اور ابو بکر بہی انمین تہی ؛
فریقین ہو جب مقابل بہم
دو فیل یک شود نشکند کوہ را
منازل مین کفار گمراہ کی
ہوا بعض نامرد لڑکر فرار
جو تہی بو عبیدہ امارت نشان
عمر ابن خطاب بہی انمین تہی
یہان تک ہوئی قلت زاد راہ
ہوئی اشتہا سی جو ناچار سخت
کیا لب نی ہر مرد کی یہہ ورم
ہوا بہوک سی سب جو لشکر ستوہ
پاین فوج اسلام افراط زر
تہا وہ گوشت لی خار وبی حد لذیذ
کہڑی کی طرح پہلو کی دو ہڈیان
تہا کا نشہ جا اوسمان ہی انکہہ کا
کہ اون سمانی مین نہ دشمن تا

کیا اوسنی مردانہ قتل کثیر
کہ تہی تیغ در دست پاکس شکست
لگی ذینی اوشجاعت وہان
کیا اسپہ بہی دوسرے دن گزر
ہزار اون کو دوزخ مین وارد کیا
کہ بہولی لعین یاد مردانگی
وہ حال اہل موتہ کا سب بی حجاب
جو اوسوقت اصحاب تہی ہمنشین
وہ غازی ہوا ان مین اوہ ہوا
جو جعفر کو طیار بخشا خطاب
یہہ اوڑتا ہی ہمراہ روحانیان
مدینہ سی پس دشمنان رستہ خراب
کئی تین سو ساتہہ اوسکی تعین
تو سب کافر اونکا نکالی دمار
بی نصرت غازیان کرام
بہم متفق کرکی رخصت کئی
تو کس ہو کی تم دو نو یکدل بہم
پراگندگی آرد انبوہ را
جو پہونچی یہہ اصحاب اوس شاہ کی
انہون نی کیا کچہہ دنون وہان قرار
کیا پہر جہینہ پر اون کو روانے
یہہ تینون سو اصحاب رخصت ہو
کہ بنتا تہا جسوقت زاد سپاہ
تو کہانی لگی چہار برگ درخت
کہ مشکل سی سینہ مین آتا تہا دم
تو ایک ماہی اللہ نی مثل کوہ
ہوا لشکر دین اسلام شاد
وہ تہا من و سلوا سی اید لذیذ
مہولوا ونٹ کا گذرا ہو درمیان
لگی تیرہ مرد اوسکی اندر سما ؛
یہا تک ہو نگ پہرا

دراتا تہا جسدم کہ میدان مین
کیا اسنی ایسا کچہہ اوس جنگ
جو تیغ شجاعت دمادم زدند
گئی بہاگ یون کفرہ بدگہر
کیا اونکا پیچہا لیا اونکو مار
مدینہ کی مسجد مین وسدم حضور
تہا پیش نکاح رسول جہان
تو اون حاضرین سی وہ غایت کا حال
جو خالد کو سیف اللہ اوسکا خطاب
کیا دو دو نو ناتہو نکا بدلا اوسی
جماد دوم مین باغزاز وشان
ہی اوس جہیل مین موج زخار
بہت وہانپہ ازبسکہ کفار تہی
کرین مشرکون کی سپہ کو تباہ
کیا بو عبیدہ کو اونکا تعین
کہا بو عبیدہ کو اور عمر کو
لعینون کی فوجون کو کرنا تباہ
دل وجان سی ہو کر نصیحت پذیر
تو کافر سب اپنا مکان چہوڑ کر
پہر آخر کو باعزت احتشام
مہاجر اور انصار نصرت نشان
ہوا راہ مین انکا کہانا تمام
تو ایک خرما حصہ تہا ایکمرد کا
تہا اون پر کہ کشتی مین
اسیہو اسطی نام اس بعث کا
کنارہ پہ دریا سی لادال دے
قریب ایک مہینی کی لشکر تمام
اور اوس ماہی کی مین کلالی کا جال
وہ بالا دراز اشتر اسوار تہا
حضور معظم مین آیا وہ گوشت
ہوا غزوہ ماہ رمضان جب

گراتا تہا سو کافر ایک آنمین
کہ کافر ہوی جان سی اپنی تنگ
صف خیل کفار برہم زدند
نہ تہی ایک کو دوسری کی خبر
لیا اونکا پیچہا کیا اونکو خوار
اگرچہ لڑائی سی بچہی تہی در گذر
تہا میدان جنگ آئینہ سان عیان
بیان کرتی جاتی وہ خوش مقال
اوسی جنگ مین اوسکو بخشا خطاب
زمرد کی دو بازو ایسی ملی
کیا عمرو بن عاص کو تب نازان
ہی اس نام پر اوس لیی اشتہار
کیا عرض یون شاہ ابرار سی
کرین زمرہ روسیہ کو تباہ
تعین اونکی دو سو کئی مسلمین
کہ لشکر پہ تم صاحب امر ہو
کہ دایم مظفر ہی یکدل سپاہ
روانہ ہوی جلد دونو امیر
گئی بہاگ دیوار و در توڑ کر
مدینہ مین آیا یہہ لشکر تمام
کیا تین سو ساتہہ اونکی روان
لگا مرنی لشکر بغیر از طعام
پہر آخر نہ وہ بہی میسر ہوا
ہوی ہونٹہہ مثل لبان جمل
سراپا خبط کا سب ہو گئی لگ
کہ کہتی ہین عنبر اوسی او تہہ ہوا
وہی گوشت کہاتا رہا جمع سپاہ
کہون کیا کہ تہی قدرت ذوالجلال
فراغت سی ایدہر سی اودہر
رسول مکرم نی کہا یا وہ گوشت
سراپا ہوا ابو قتادہ کا تب

ستیا لوگون کی ساتھ سنگ سیاہ / اسلام کی طرف کو جو کی ادھی راہ
سر راہ اس فوج ... / ... انضباط آئین

کی اوسنی سبہون کو سلام علیک / کسی نی ندی سلام علیک
سمجھتی تھی اوسکو جو کافر تمام / دیا نہین کسی نی جواب سلام

مجلس کا فرض سمجھ کر وہین / کیا ہی دہرک قتل اوسکی تئین
نہ اوسکا سنا کچھ نہ اپنا کہا / نہ پوچھا کسی سی کیا غیر سا

یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا

ہوئی آیت قہر نازل ہین / بحال محل زرتبہ برین

محل حاضر جو حضرت کی پاس / کیا عفو تقصیر کا التماس
کہا تجسس نہین ہی تجکو خدا / وہ حضرت کی مجلس سی اوٹھا

قضا را اوسی ہفتہ مین مر گیا / جو دفن اوس گنہگار تن کو کیا
زمین نی دیا اوسکو باہر نکال / ہوا تین بار اوسکا ایسا ہی حال

کہ دہرتی زمین کی جو اندر اوسے / زمین پھینک دیتی تھی باہر اوسے
رسول خدا نے کہی جب یہہ بات / تو کہنی لگی سرور کائنات

خدا نی یہہ خلقت کو تنبیہ دی / کہ عبرت ہو سبکو بُری کام کی
نہین تو جو بدتر ہی اسسی کوئی / چھپا لیتی ہی کی زمین اوسکو بھی

اب آگی یہہ لکھا ہی احوال مین / ہوا فتح مکہ اسی سال مین

فتح مکہ

اسی سال وہ فتح اعظم ہوئی / کہ عالم مین ایسی ظفر کم ہوئی
اسی سال سی نور اسلام کا / زمانہ مین روشن ہوا جابجا

خدا نی کیا غالب اپنا رسول / ہوئی مشرکین و منافق ملول
بجہا مشرکان جہانکا جگر / بجہا مفسدان جہانکا شرر

خداوند نی اپنا شہر امین / دیار کرامت شعار برین
کیا مشرکونکی نجاست سی پاک / کیا ملحدون کی رجاست سی پاک

ہوا دین اسلام کا آشکار / تہا اہل عرب کو یہی انتظار
جب اوس قوم پر سید المرسلین / ہون غالب یہہ مغلوب ہون مشرکین

اور آوی بدست رسول جہان / یہہ کعبہ جو ہی قبلہ مومنان
تو ہم جتنی ہین ساکنان عرب / مسلمان اوسی وقت ہو وینگی سب

خدا نی جو بخشی یہہ فتح مبین / مسلمان ہوا سب کہین و وہین
ہوا صاحب دین و نور منیر / صغیر اور کبیر اور فقیر اور امیر

مدینہ مین ہر ملک سی آن کر / ہزارون ہی ہوتی تھی ایمان ور
یہہ تائید غیبی جو شامل ہوئی / اذا جاء بعد اسکی نازل ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

اور اس فتح مکہ کا تہا یہہ سبب / کہ بد عہدیان کین قریش نی جب
پیمبر نی مقصد ظاہر کیا / مہاجر اور انصار سی یون کہا

سفر کا سب اسباب کر لو تیار / کہی ایک طرف عزم دولت مدار
مسلمان ہوئی تھی جو اہل عرب / ہوا حکم اونہین بھی چلو ملکی سب

ہوا ملک اسلام مین حکم عام / کہ حاضر ہون ہو کر مسلح تمام
یہہ تہا مقصد سید دو جہان / پہونچ جائین اعدا نہ ہم ناگہان

خبردار ہو نی نپاوین قریش / کہ ہم داخل شہر ہون لیکی جیش
تو دسوین کو رمضان کی ہجرہ کی دن / برآمد ہوئی سید انس و جن

مہاجر سی تھی سات سو ساتھ یار / تھی انصار سی یار اربع ہزار
ہر ایک قوم رستہ مین ملتی گئی / ترقی سپاہونکی ہوتی رہی

ہوئی فوج مکہ ملک کی شمار / القولی ہوئی جمع بارہ ہزار
جو عباس بن مطلب کی پسر / رسول خدا کی چچا نامور

وہ مکہ سی گھر بار اوٹھا کر تمام / مدینہ کو آئی تھی با احترام
ملی منزل جحفہ مین آن کر / پیمبر سی وہ عم پیغام بر

ہوئی اونکی ہجرت سی خوش دین پناہ / کی اون پر نہایت کرم کی نگاہ
وہ قبل اس سی از حکم پیغامبر / سقایہ پہ مسجد کی تھی نامور

مدینہ کو بار اونکا بھجوا دیا / اونہین آپ نی ساتھ اپنی لیا
ابو سفیان آتا تہا لینی خبر / ملا راہ مین فوج سی آن کر

بامید عفو خطا و گناہ / ہوا داخل لشکر دین پناہ
شفاعت سی عباس کی اونکی جان / کر ایمان قبول اوسنی پائی امان

ہوا وہ سیہ جب کفر کا دراز / ہوا اس مراتب سی وہ سرفراز
کہ حضرت نی فرمایا فوج سی / لڑائی نگا ہتیار جو ڈال دی

نہ ہوتا تہا اسکو اوسکو گزند / کری اپنی گہر کا جو دروازہ بند
حرم کی جو مسجد کی ہو اندرون / نہ کچھ کہو جب تک نہ نکلی ہزبون

ابو سفیان کی گہر مین گھس جای جو / ہی امن و امان مین وہ ای غازیو
جو رمضان کی انیسوین کو حضور / بشان و تجمل بشوق و سرور

ہوئی داخل مکہ با زیب و زین / حبیب خدا اصحاب قبلتین
کیا حکم سب فوج کو آشکار / کہ ای غازیان سپاہ ...

اگر اہل مکہ کرین ہمسی جنگ
کرین عزم آمادہ رزم اگر با دغا
ادہر اس سنایت کا جلوہ ہوا
بہم عکرمہ اور صفوان ہم
سر راہ خالد لیا آکی گھیر
ہوئی اسطرح کی لڑائی شدید
پھر آخر کو کر خواجہ باکرم
خبردار اے خالد تند خو
جو مردان سی نامرد کرتی تہی جنگ
گہرون مین گہسی بعض دیکر کی بند
سوار اوس مکان تک گئی بی پناہ
جو کعبہ کی مسجد کی اندر حضور
مسلمان تہی کہ ہمراہ تہے
بہم ہمزبان ہوکی بارہ ہزار
خدا کا جو لیتی مسلمان نام
وہ کعبہ مین اصنام تہی پر خلل
کسی کی لکڑی پتھر کی بت
حرم محترم کعبہ با صفا
وہان تک نہ تہی ہانہہ کی دسترس
بتون سی ہوا پاک بیت اللہ
اکی گوشہ مین ان کی نماز اور دعا
عمر کو کیا حکم انہان اب مٹا
نکل خانہ حق کی اندر سی شاد
قریشیون کا اعیان و ارکان
کرین قید یا قتل کا حکم دین
اونہین آپ نی قید مین رکہہ کر
نہ خون جگر پی کی کہا ادہر اس
خدا انکو بخشی رہو شاد سب
پشیمان ہوا در مت ہو خجل

تو کرتا تہا اپنی طرف سی جنگ
تو آزرم کرنا نہ کرنا وفا
اودہر اوس عدو کا نکالو ہوا
ہوئی مستعد جنگ سلطان کو
لڑانا گزیر اوسنی خالد دلیر
کہ اکثر ہوئی قتل کافر پلید
لگی کہنی خالد سی ای فخر ہم
قریشیون کو اب قتل مت کیجیے
سب یکبارگی بہاگ کر بی درنگ
حرم مین کہسی بعض ناحق پسند
کہ ہی اہل اسلام کا سجدہ گاہ
سوار آپ داخل ہوئی باسروا
کہ اللہ اکبر جو داخل ہوئے
لگی کہنی اللہ اکبر پکار
تو بن موت مرتی تہی کافر تمام
وہ دو نائلہ اور اساف و ہبل
گئی پڑ زمین پر سب اوس گھڑی
کہ ہی سجدہ گاہ اہل اسلام کا
کہ اپنی حضرت نی مضبوط کس
مخالف ہوئی رشک سے ریسماں
کیا عجز اور شکر خالق کیا
کمر لی اوسیوقت دین سب مٹا
در کعبہ پر آ ہوا ایستاد
کہ ہی جو مقید ہین حیران سب
خدا جانی کیا دشمنی کر رہی
کرمی کی اون سب پہ کر کی نظر
نہ خوف و خطر سی کہو اور حواس
کہ ملی کیا آج آزاد سب

مگر ناوفین قتل کرنا معاف
قریشیون سی کرنا نہ تم کارزار
کہ مکہ کی اکثر شقاوت شعار
لئی اپنی ساتھہ احمقون کا گروہ
لگا ہونی ایدہر اودہر سی قتال
ہوا جبکہ ایسا ہی جنگ عظیم
مگر قتل انکو یہ جاہل مین سب
سپر حکم کی درمیان آگئی
گہسی جا کی کوہون کی غارون مین وہ
رسول خدا سید نامدار
جو ہی شان قہاری ذوالجلال
بہ تکبیر کہولی زبان شریف
تو اوٹھا یہہ تکبیر کا غلغلہ
اوٹہا شور اللہ کے نام کا
تہا خوف و غم درد و سوز جگر
رسول خدا نی بدست حضور
کئی دور اصنام ناپاک سب
رکہی تہی جو کعبہ مین اصنام تم
علی کو سوار اپنی کر دوش پر
در آمد درون حرم لعبتان
تصاویر پیغمبران جہان
کہنچی تہین جو شکلین فی تیر خلیل
امیر عرب سخر یار عجم
تہی سب خوف سی اپنی دلمین ملول
عداوت کا بدلا اگر اب لیا
کیا رحمت خاص سی حکم عام
جو یوسف نی تہا بہائیون سی کہا
کیا تجکو مینی اسیر کریم

نہ لڑنا کرین وہ نہ جب تک مصاف
قریشیون کا کرنا نہ تم کارزار
ہوئی ملکی آمادہ کارزار
لی بندش راہ دامان کوہ
ہوا گرم بازار جنگ و جدال
کہ ہونی لگی قتل کافر لئیم
ہی ہا حق جو تہی متقابل اون
قریشیون کو مقتل مین وہ قسط
لگی بہاگ جنگ بیابان کو
گئی کعبۃ اللہ کی اندر سوا
ہتی اوس روز چہرہ پہ ظاہر کمال
تحمید وا کی لسان شریف
کہ مکہ کی ملدہ مین لرزہ پڑا
مٹا زور اسمای اصنام کا
وہ دن مشرکون پر تہا روز حشر
کیا اون بتون کو وہین چور چور
نجاست سی انکی کیا پاک سب
ہیا لاکی دیوار وجا کی بلند
وہ گرواکی بت سرنگون سر بسر
رسول خداوند عالی مکان
تہین منقوش دیوار و در پر جہان
مٹا دین بدست شریف جلیل
شہنشاہ عالم جہان کرم
کلام نکلتی کیا کہین کی رسول
تو آیا غضب قہر آفت بلا
کہ ای قیدیان ہماوت مقام
وہ حکم آج تم سب کو مینی دیا
کہ ہی رحم الراحمین وہ رحیم
جاہی جاو حیدر تمہارا مولی

فرمودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قولہ تعالی یوسف قال لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وہو ارحم الراحمین اذہبوا فانتم الطلقاء

تہا مضمون اسی آیہ پاک کا | ہوئی شیبہ تم رحمۃ العالمین | ہوئی دشمنون کی جو تم خیرخواہ | اگر واللہ ہو تم رسالت پناہ

بس آب ندامت دل سی جناب رسول
کیا دین اسلام ہمنی قبول

گریبان خجلت مین وہ سر کو ڈال
گئی آپ کی رو برو سی نڈہال

مین مخلوق بہتر ہون رسول خدا
عقیدہ ہی اتنا ہی اسلام کا

ہین یہ ام ہانی علی کی بہن
ہین بنت عم شاہ ملک و زمن

ز فرع بہارش دو صد طور رشد
نمودار نور علی نور رشد

مسلمان ہوتی ہین آ کر تمام
بدست خداوند عالی مقام

کیا حکم ای غازیان کرام
کرو ان زن و مرد کا قتل عام

ازانجملہ ماری گئین چار زن
کہ تھین بدگمان اونکو ہیبت فطن

وزانجملہ ایمان لا اس برس
ہوئی امن مین قتل سی عفت کسر

ایک ابن ابی سرح عبد اللہ
ہی ایک قاتل حمزہ وحشی سیاہ

قصیدہ بہ نصد صنعت اوسنی بنا
حضور معلی مین آکر پڑھا

جو اوسنی کیا تھا وہ بخشی خطا
صلا اور بخشا مبارک ردا

مسلمان ہوا اوسنی بہی پائی امان
کہ تھا حکم قتل اوسکو تھا خوف جان

ہی ایک زن کی اسلام مین اختلاف
نہین ہمکو معلوم احوال صاف

سرایا بہت ان دنو نمین روان
کیا ہر طرف از رہ عز و شان

روانا کیا خالد ابن ولید
کیا چور چور اوسنی عزا پلید

غرض تھی جو بنیاد شرک و فساد
جو تھا رسم و آئین کفر و عناد

جو تھی اونمین جنکی تھی سخت دل
کہ بخشا ازل سی تھا بدبخت دل

پڑھا مرسل حق نی خطبہ بکار
کہ واحد ہی معبود پروردگار

پھر آ ام ہانی کی گھر با نیاز
کیا غسل اور چاشت کی کی نماز

نکل وانسی پہنچی بہ سید باصفا
ہوئی رونق افزای کوہ صفا

قریشونکا جتنا تھا عورات مرد
چلا آتا تھا ایک یک فرد فرد

چھ عورات اور گیارہ مرد ونکو وان
کیا قتل کا حکم ظاہر عیان

حرم مین و یا جبل مین پاؤ جہان
ملا جو خفا نہین مار ڈالو وہان

اور اونمین سی ماری گئی چار مرد
ہوئی زمہریر جہنم مین سرد

تھا بو جہل کا عکرمہ ایک پسر
تھا صفوان ابن امیہ دگر

اور ایک کعب شاعر ہی ابن زہیر
خفا اوس سی تھی صاحب من خبر

وہ اوسکا قصیدہ ہی بانت سعاد
ہوئی آپ شاد اور دی اوسکی داد

جو بو سفیان کی زوجہ تھی ہند نام
وہ تھی دختر عتبہ بد مقام

جس اسباب سی لائی اسلام وہ
کتب مین مفصل ہی ارقام وہ

رہا مکہ مین پندرہ دن مقام
حضور معلی کا با احتشام

کیا لشکر خاص حیدر ادہر
ہوا روشن انوار فتح و ظفر

سواع ایک بت اوس نواحی مین تھا
اوسی عمر بن عاص نی ڈہا دیا

زمانہ سی اوسکو کیا انہدام
کی برباد وہ بتکدی تمام

بنایا ہر انسان کو واحد پرست
بتائی رہ راست قول الست

غزوہ حنین

ہوئی جب چھٹی ماہ شوال کی
تو مکہ سی باہر جناب نبی

ہی طائف کی اور مکہ کی درمیان
حنین ایک موضع کا نام ہی بیان

اولوالعزم مرسل رسول خدا
شہ مرسلین خاتم الانبیاء

مسلمانون سی تھی دس الف یار
ہی مکہ کی آزادگان دو ہزار

یکایک خیال اہل اسلام کا
طرف شان و شوکت کی اپنی گیا

ہماری ہی اس وقت کی جنگی سپاہ
کہ چاہین تو عالم کو کر دین تباہ

جو کفار مقہور آئی تمام
مسلمان مغرور بہاگی تمام

نکر معرکہ مین رسول جہان
رہی چند یار و ستی قایم وہان

سوا اونکی کچھہ اور یار آپ کی
رکاب سعادت مین حاضر رہی

یہہ کہتی تھی اوسدم نبی با جلال
کہ ہون مین رسول خدای تعال

مین ہون مطلب کا نبیرا مدار
نکالونگا سب کافرونکا دمار

یہہ فرما کی کرتی تھی حملو بکا عزم
کہ تنہا اگر ہونگا مین صدہا سی رزم

اولوالعزم مرسل ہین مومن بالیقین
ہین مردن تا اجل قوم اعدا مین

چلی جنگ کرنی کو سوی حنین
باقبال و اعزاز بازیب و زین

ہوازن کا غزوہ ہی اہل سیر
رقم کرتی ہین اسکو ای خوش سیر

لی ساتھ اپنی اصحاب بارہ ہزار
ہوئی چار دن بعد وہ سنی دوچار

پیمبر کی لشکر سی باشور و شین
مقابل ہوئی آ کی فوج حنین

کہا دل مین اپنی کہ مغلوب اب
کسی سی نہ ہوین گی ہم زینہار

کیا غیرت کبریائی نی جوش
ہوا غزوہ والونکا گم عقل و ہوش

گئی بہاگ سب فوج ایک آن مین
رہا کوئی قایم نہ میدان مین

عمر اور عباس تھی اور علی
ابوبکر اور ابن مسعود بہی

غضب کا نشان اور غصہ کی شان
تھی چہرہ مبارک پہ ظاہر عیان

مین کاذب نہین ہون پہرونگا پہر
کبھی فوج کفار سی مین کہین

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

خدائی جو چاہا تو ایک آن مین
کرونگا مین قتل انکو میدان مین

یہہ فرمائی فرمان سوای عرب
زراہ کمال جلال و غضب

لعینون نی مسکاری کی تاب حیات
کہا سفیان ثانی ابن حارث نی بان
مین جہان تیری رہو روبار رسول
جو تمنا آپ کی دل مین کرنا ہو کام
تمہاری رکاب سعادت مین
خداوند نعمت سلامت رہی
یہہ سفیان حضرت کا تہا ابن عم
یہہ دیکہا ہوا اب نہ جاوی تمام
کیا آپ نی حکم عباس کو
اگر موت کا آج کرلی ہو ڈر
غزا کا فرونکی کرو آن کر
پہری سنکی آواز عباس کی
وہ فتح حرم اور فتح حنین
فرشتی ہوی آکی حاضر تمام
گئی بہاگ سب مشرکین نابکار
مسلمانون نی فتح کر کارزار
جو کفار کا جنگ سی رخ پہرا
ابو عامر اشعری کو وہین
کہ ایک دم نہ لینی دیا اونکو دم
بہت سی جگہہ کرکی اونکا قتل
پہر اونپر ہوا اوس سی بفضل خدا
یہہ کر حکم نافذ رسول خدا
ہتی ماہر زبس اہل طایف کمال
نکالی تہی الیسا وہ تیر خدنگ
لب لعل معشوق تیر خدنگ
تو ان سب نی بہی کہینچ کر تیغ کین
ہوا جسکہ طرفین جنگ کثیر
سنا اونکی جو یہہ حکم عام
نہ جز سی اونکا ڈالو کہا
درخت ایک اسکا اگر کٹ گیا
بہت سیر حاصل ہی یہہ سرزمین

اونہا تی تہی اپ تیر اگی عنان
پکڑ کر دہ اسپ نبی کی عنان
کرون لشکر کافران مین نزول
مگر اپنی جلتی جی ای نیک نام
کسی سر پیرا تو زہی بخت سر
سلامت خداوند نعمت رہی
یہہ ہی تو مسلمان فتح حرم
ہوا ساحر ونکا نہ قابو تمام
کہ فوج فراری کو آواز دو
تو کل کو کہڑی ہی یہہ سمجہی اگر
غذا خون کی مت کرو جان کر
نبی سر سی پہر فوج لڑنی لگی
ہوئی دولت سرور مشرقین
لگی کرنی کفار کا قتل عام
ہوئی فتح اسلام کی آشکار
کیا فوج کفار کا کار زار
اوٹہا جسکا موہنہ جدہر اودہر گیا
سپہ دیکہی بہجا ایس مشرکین
نہ ہونی دیا اونکو یکجا بہم
بہت لوٹ کر اونکا مال و منال
غنیمت کا اسباب آنی لگا
ہوئی آپ طایف مین رونق فزا
فن تیراندازی مین تہی کمال
کہ نیر فلک دیکہہ ہوتا تہا دنگ
لگاتا تہا ہر ایک ہنگام جنگ
کیا خستہ و کشتہ مشرکین
ہوا تب یہہ حکم رسول نذیر
لگی کرنی زاری دست تمام
گرا اونپر ہم پر عضب کا پہاڑ
تو گویا ثقیفونکا سر کٹ گیا
کہو لشکر اسکو اوجاڑی نہین ::

جدہر فوج اعدا تہی ہانم بہم
یہہ کہتا تہا جاتی نہ دونگا کبہی
کرون گا یہ قربان جان عزیز
نچہوڑونگا مین دشمنون مین تمہین
سلامت رہی شاہ عالی تبار
گل گلستان پیر اکرہی بہار
بی ایمان تہی جو کہ بعضی وہان
کہا ان کی لشکر نی ایسا فرار
کہ کیون بہاگتی ہو خدا سی ڈرو
کرو اپنی ایمان کو مت تباہ
شہادت سعادت ہی انجام کی
کیا نہ کی یہہ سطح کا قتال
قرین شد بہم این وفتح غریب
اوٹہا شف لمن سنگریزی کر
مسلمان ہوی چار آدم شہید
گئی بہاگ کفار میدان سی
کیا بعضون نی سوی طایف فرار
یہہ اوطاس تک اونکی پیچہی گیا
ہر ایک سنگ کوہ مین عز و شت
پہرا اپنی لشکر کو اوطاس سے
ہوا حکم ضبطی کا مال و متاع
جو طایف کی قلعہ مین تہی نابکار
تو اسطرحکا تیر باران کیا
ہر ایک تیرانداز بیداد تہا
مسلمان کفار کی ہاتہ سی
یہہ اللہ اکبر جو کہکر کہی
کہ یا جات طایف کا کانٹو ستا
کیا عرض ای شاہ دنیا و دین
ہماری ہی بیخ و بنیاد دین
ہی طایف کی سب زندگانی یہی
ہوا فتح تو ملک سرکار ہی

اونہالی تہی گہوڑا اور در صدد
مین جیتا ہون جب تک نہین پاوگی
میری بعد پہر ای سبارک نیتن
نچہوڑونگا مین مشرکون مین تمہین
تصدق ہون ہم جیسی لاکہون ہزار
تو مین بہیجی گو ہزاران ہزار
وہ موذی رموز ہم کہتی ہی آ
نہ ٹہرین کی یہہ تا بدر یا کنار
مسلمان اگر ہو تو قایم رہو
خدا کی ہنوز دیر و روسیاہ
غزا ہی غذا اہل اسلام کی
کہ سر کا فرونکا کیا پایمال
جو نصر من اللہ و فتح قریب
نبی نی جو پہینکی تو بہاگی سبہی
ہوی قتل کفار سترہ پلید
غنیمت یہہ جانا بچی جان سی
لگی بہاگ اوطاس کو نابکار
اور اسطرحکا اونکا پیچہا لیا
رہا پاشنہ کوب اونکی عقب
ملا لشکر افسر الناس سی
کرو شہر جعرانہ مین اجتماع
کیا اونکو اٹہارہ دن تک حصار
کہ بہتون کو مجروح و بیجان کیا
کہ ادنی بہی شاگرد استاد تہا
جو مجروح کی روح ہونی لگی
تو کشتون نی میدان پشتہ کیا
کرو پہا نکی لوگون کو خانہ خراب
ہو خوشنود تم رحمت العالمین
ہمارا اسی سی گہر آباد ہی
عرب مین ہی یہہ خطہ کا شمیر
یہہ مکہ مدینہ کا گلزار ہی

[illegible]
تہا اون سب کو تحکم رسول کریم
یہہ قلعہ مین ستگر جو اب ان قرار
نکل کر پہاڑ پر گیا اون جا وہ سے
جو قلعہ کو گھیرے ہوئے تہی حشور
کہا آس پاس اس مکان کی جہان
جہنم کی آفت سے اونکو نکال
بہشتی ہی فرمان فرمان روا
مٹایا اوسی صورت نام کفر
مروج کر اسلام چارون طرف
تہا جبرانہ ایک شہر وان آنکر
جو غنیمت کی تہین نیم و لکہہ بکریان
یہہ مال اور اسباب تہا جسقدر
کہ جو دیکہتا تہا سو کہتا تہا وا
کی ایک ایک کو ایسی دولت عطا
بہت گرچہ انصار کو بہی دیا
یہہ بہیکا مرا ایک سمت دولت کا ہاتہ
کہ اوروں کی نسبت ملا ہمکو کم
عنایت کریگا مین بہتر جزا
کہ جاوینگی یہہ لوگ جب اپنی گہر
جو ہو بخو گی تم اپنی گہر دوستو
مین بخشونگا تمکو قیامت کے روز
مین بخشونگا تمکو وہ مال و منال
مسلمان لیے ہین یہہ کہہ کی لوگ
سمجہہ کر انہین میلی زاید دیا
سن انصار یہہ کلمہ عاطفت
زہی بخت انصار دین نبی
تہا حصہ نکا اوس مین رضاعی چچا
زمیران و اسباب اوسکا تمام
جو تہی بر سر جنگ طائف نشیمہ
وران جا بنا تہا سر کشان

[illegible] کوئی بندہ بہی درخت
نکل آئین باہر کوئی خوف و بیم
رہو تم آئی … آدمی سے سوا
مسلمان ہوا دل کی آجادہ سی
انہین روزون مین آپ نی باہر سی
ہو کفار اور مشرکین کا مکان
کہ حاکم یہہ محکوم کا بہی وبال
ہوئی کوچ فرما دلی احمد ا
کیا دور اوسی مشکل ایام کفر
نبی سے علی آملی اشرف
کئی وہان اقامت کے دن ہی کہیر
کہ بندی مین آئی تہین بندہ کریان
رسول خدا ای وہین بیٹھہ کر
سخی ہو تو اسطرح نکالا اہل جاہ
کہ اونکا اوٹہانا اوسی بار تہا
پران بکریون کی برابر نہ تہا
جدہر ہاتہہ … تہا بخشش کی ساتہہ
لگی سنکی کہنی شفیع الامم
وہ دولت تمہین جو ہے کی سکہ
تو لیجاوینگی ساتہہ دینار و زر
تو لیجاو گی ساتہہ دو شخص کو
کرم اپنی سی نعمت دلفروز
نہ آوگا جس مال مین کچہہ زوال
ہی اپنی وطن کا ابہی انکو سوگ
وہ غم انکی خاطر سے ایل کیا
بجالائی شکرانہ مرحمت
ملی جنکو یہہ دولت سرمدی
تہا بہا لی حلیمہ کی خاوند کا
دیا پہیر کر خاص انعام عام
تہا مالک بن عوف اونکا امیر
یہان آکر کی قدمون پہ پائی امان

ملا کی منادی نبی سبکو پکار
جو قلعہ سے نکلا وہ آزاد ہی
اونہین مین ابوبکرا ایک شخص تہا
خیار صحابہ مین اوسکا شمار
علی کی تعین کر گئی سو سوار
اوسی جا کی برباد و ویران کر
وبال عزت ہی سلطان پر
جہان مین جہان کفر کا تہا نشان
کیا دور سے دیر کا نام دور
ابہی فتح طائف ہوا تہا جب
غنائم کا بردا جو تہا چہہ ہزار
جو تہا روپیہ نقد بارہ ہزار
دیا بخش عالم کو بخشش گران
ہو کیونکر ایسا سخی اور رحیم
خصوصا جو تہی فتح کی مسلمین
غرض بیٹھہ کر خود سر مال پر
جو بعضی جوانان انصار تہی
یہہ دنیا کی دولت ہی … خیال
آیا دوستداران انصار دین
کوئی ساتہہ لیجائیگا گوسپند
رسول خدا ای جو خیر الانام
یہہ دنیا کا ہی سہل دینار و زر
تمہاری لونہین ہی ایمان کا نو
ہین ہم قوم میری سوا اسکی لو
دیا بدل مین انہین ہی بدل
کیا عرض انصار نی یا رسول
ہوازن سے آیا ایک جماعت یہان
اوسی قوم مین وہ یہان آن کر
سوا اسکی کچہہ بخشش خاص سے
وہ بہا کا تہا جب کہ رہی جنگ …
سرافراز ہو خلعت … سے

کہ قلعہ مین … تہا
رہا جو محصور برباد سے
وہ قلعہ سے بہی کو نسین مین گرا
رہا تا بہ روز شمار آتش …
روانہ کیا سوی شہر و دیار
اور اون کافرون کو مسلمان کرین
کرین وہ اور اوسکی پڑہین جہان
نشان کفر کا تہا جا بجا جہان
کیا دور سے شرک کا نام دور
کو کر کوچ لشکر …
تہی جو چالیس الف اشترونکی قطار
اور اوسکی سوا اشرفی بی شمار
عطا کی یہہ کچہہ دولت بیکران
کئی شبہ مین وہ رسول کریم
کیا ایک ایک کو امیر مین
دیا ہر طرف سبکو … اور …
وہ آپس مین شکوہ سا کرنی لگی
کوئی ساتہہ لیجائیگا یہہ مال
تم اس دولت حق پہ راضی نہین
کوئی اشتر سرخ و اسپ سفید
حبیب خدا سید … نام
مین جنت مین بخشونگا لعل و گہر
رہو میری بخشش پہ شاکر صبور
ضعیفا نکا ایمان ہی کچہہ جو ہو
کہ تا انکا ایمان بخاوی بدل
ہی ہمکو ہی نعمت حق قبول
پہر اصحاب سے کفر سوی اسلام دین
ہو اصحاب دین و ایمان ور
کیا نسبت خیر مخصوص اوسی
نو تالف مین آئی اوسکی بابا تہا …
مسلمان ہوا دل کی …

جو بستی میں تہا اوسکا اہل عیال
سر قوم کو جلد رخصت کیا

... ہو بس کرتی ہی
... تارہا روز و شب

غنیمت کو جعرانہ میں بانٹ کر
پہری پہیر مکہ کو خیر البشر

جو مکہ میں تشریف لای حضور
تو احرام باندہی ہوی با سرور

پہونچ مکہ میں کرکی عمرہ ادا
شب باش پہری پہر رسول خدا

تہا عتاب ابن اسید ایک یار
اوسی دیکی مکہ کا عامل قرار

مدینہ میں آئی امیر حجاز
بصد شوکت و حشمت و امتیاز

رہی اس سفر میں جو وہ دین نواز
وہ سب دو مہینی تہی اور سولہ روز

براہیم ابن رسول خدا
مدینہ میں اس سال پیدا ہوا

ہیں ماں انکی ماریہ محترم
کہ تہیں شاہ بیت الحرم کی حرم

اسی سال مسجد میں منبر بنا
پیمبر نی چڑہ اوسپہ خطبہ پڑہا

جو مسجد میں تہا ایک ستون قدیم
کہ کر جسکو تکیہ رسول کریم

کہڑی ہوکی پڑہتی تہی خطبہ مدام
رسالت کا خلقت کو دیتی پیام

سناتی تہی جنت کا آرام و عیش
بتاتی تہی دوزخ کا آلام و طیش

اوامر نواہی کی دیتی خبر
بیان کرتی حکم خدا خلق پر

فراق نبی سی ہوا اندوہگین
وہ نالاں ہوا اسکی صوت حزین

کی اسطرح کی سخت غمگین صدا
کہ دل حاضرین کا گیا تلملا

تہی مجلس میں اصحاب جتنی وہاں
ہوی اوسکی رونی سی اشک افشاں

ہوا اسکی دل پر اثر درد کا
لگا پہٹنی سینہ زن و مرد کا

پیمبر نی فرما کی لطف و کرم
لیا اپنی چہاتی لگا آہ وہ تہم

رہا تہم اوسیوقت زاری سی وہ
تہا نالہ و بیقراری سی وہ

اسی سال میں قیس کا قافلہ
مدینہ میں آکر مسلمان ہوا

انہیں آپ نی کی دعا خیر کی
اور احکام عقبی کی تعلیم دی

کہا اونسی مستعمل ظرف خمر
نہ ہونا کبہی بہی یہہ تم سبکو امر

اشج نام صاحب تہا اوس قوم کا
اوسی پاس اپنی بٹہا کر کہا

ہیں دو خصلتیں تجہ میں ای ہوشمند
کہ اللہ رکہتا ہی اونکو پسند

وہ دو خصلتیں کیا ہیں حلم اور وقار
کہ انسی ہی انسان کا اعتبار

یہہ سنکر وہ صاحب بہت خوش ہوا
خدا اور نبی کا کیا شکر ادا

کئی دن تلک رکہہ مہمان انہیں
پڑہا کر کی آیات قرآن انہیں

دیا خرچ راہ اور خلعت انہیں
کیا دی کی انعام رخصت انہیں

پلا ساقیا بادہ ارغوان
کہ احوال نو کرسی آسمان

کہلی جہیر اور ہو کی پہر نوجوان
نوین سال کا میں لکہوں داستان

وقایع سال نہم

جو ماہ محرم ہوا آشکار
تو سلطان دین شاہ ملک و دیار

لگی کہنی بہتر ہی یہہ بات اب
کہ معلوم ہوں سب محالات اب

ہیں جتنی محالات بالا و پست
عدالت سی اون سبکا ہو بندوبست

مسلمانوں میں سی ہر ایک امین
کریں ایک ایک پرگنہ پر تعین

کہ احکام دین سی خبر سب ہیں
یہہ تحصیل حق غازیوں کا کریں

کریں سب سی تحصیل مال زکوٰۃ
کریں سب کو تلقین صوم و صلوٰۃ

گئی صاحب عدل عامل تعین
اور اونکو سکہایا یہہ آئین دین

کہ تحصیل کرنا نہ مال حرام
کہ ہوگا قیامت کی روز انتقام

نہ لینا بجز مال طیب حلال
کہ دنیا سی سر پر نجاوی وبال

رعایت رعیت سی کرنا مدام
نہ لینا کبہی اونکا مال کرام

رعیت کو لکہا کہ اب یوں کریں
جو عامل ہو سب اوسکو راضی رکہیں

اطاعت کریں اپنی عامل کی سب
مددگار اوسکی رہیں روز و شب

عیینہ تہا ایک صاحب اوسکی تئیں
کر اسوار پنجاہ باشاہ دین

روانہ کیا سوی قوم تمیم
کہ وہ لوگ تہی سخت مفسد لئیم

گیا تہا جو وان قبل عامل روان
دیا تہا کسینی نہ دخل اوسکو وہاں

پہونچتی ہی اسنی یکایک وہاں
کئی غارت اوس ضلع کی مفسدان

پچاس آدمی کر کی اونکا اسیر
دیا بہیج سرکار میں دستگیر

بس ایک او فرع چالیس اور چار
سفارش پہ اونکی اونہی اشکبار

چہپالی کو اون قیدیوں کی سب
ہوی وارد درگہہ خاص سب

تہی آپ اندر اوسوقت رونق فزا
در دولت خاص پہ سب نے آکہ

رسول خداوند کو بار بار
دی آواز حجرہ کی باہر پکار

اِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَکَ مِن وَّرَآءِ الحُجُرٰتِ اَکثَرُہُم لَا یَعقِلُونَ

خلاف ادب ایسی حرکت جو کی
یہہ آیت اوسیوقت نازل ہوی

یہہ آیت جو اوسوقت نازل ہوی
اس آیت کا مطلب ہی شاید یہی

کہ حجرہ کی باہر سی تجہکو ندا
جو کرتی ہیں ای سید دوسرا

نہیں عقل اونکو وہ نادان ہیں
سمجہتی نہیں ہیں وہ انجان ہیں

ہوی ہو تو افزا محل سی ملول
نہی کی انکی سفارش قبول

دی قید سی چہوڑ قیدی تمام
قریب اونکی بستی کی جب یہہ گیا
اب آتی ہین کرنیکو جنگ و جدال
کہ ایک لشکر ان پر روان کیجیی
یہہ کرتی تہی دلمین ارادہ حضور
حقیقت اس احوال کی عرض کی

کیا اور انعام حاصل اون پہ عام
وہ تعظیم کو آئی سب پیشوا
مدینہ کو بلیا یہہ کرکی خیال
اب انکو نہ فرصت امان دیجیی
کہ دہشت سی ہوکر پٹے ناصبور

ولید ابن عقبہ کو باصد صفا
یہہ سمجہا جہالت کی ایام مین
کیا عرض مرتد ہوی ہین وہ سب
یہہ سرکش ہین دیتی نہین ہین عمل
وہ آئی جو تہی پیشوا ہوکی سب

نبی المصطلق پہ روانہ کیا
سمجہتی تہی اپنا یہہ دشمن انہین
ہوا یون خیال رسول عرب
عملداری مین لاتی ہین یہہ خلل
مدینہ مین باہم چلی آئی سب
یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ

پیمبرنی وہ دور کرکی خیال
تہا قطبہ بن عامر ایک دین دار
کیا اوسنی جا کر قتال کبیر
تہی قوم کلاب ناپاک وہان
کیا اسنی وہان جا کی ایسا قتال
کیا سرکشون کو یہہ زیر و زبر
کیا جدہ کا علقمہ کو لعین
جزیرہ مین اونکی یہہ دریا کی راہ
علی کی تئین ڈیڑہ سو دی سوار
گئی راہ طی کی جو طی کر امام
کیا بت پرستون کو رسوا و خوار
علی ابن عم رسول عرب
سفانہ عدی کی بہن ارجمند
دیا آپنی بہیج اوسی اوسکی گہر
عدی کی بہن سی سنی جب یہہ بات
ہی اسطرحکا اہل دل دردمند
نبی ہین جو ہین اکرم الاکرمین
اسی سال مین آپنی بر ملا
نہ ازواج کی پاس جاونگا مین
ازان جملہ ایک یہہ بہی ہی سبب تہے
ہوی اس سبب سی جناب رسول
لگی دیر اوس گہر مین تو رشک سے
مغافیر ہی گوندا ایک پیڑ کا
اور ایک روز حفصہ رض تہین نہین گہر
کہ دروازہ ہی اونکی حجرہ کا بند

کی اوس قوم پر مہربانی کمال
کیا حکم ناطق اونہی آشکار
لی آیا مواشی و بردہ کثیر
کیا اون پہ ضحاک کو حکمران
کہ اون کافرون کو کیا خستہ حال
کہ پہر تا قیامت اوٹہایا نہ سر
دئی تیغ مرد اوسکی آتشین
جو پہونچا تو سب کردئی وہ تباہ
کہا کر ہنی طی کی جانب گذار
کیا شہر ویران اونکا تمام
کیا دین اسلام وہان آشکار
ہوی عازم طی مدینہ سی جب
مدینہ مین آئی گرفتار بند
مع خلعت و مرکب و مال و زر
کہ ایسا ہی وہ شاہ عالی صفات
ہی اسطرحکا نیک بخت ارجمند
نبی ہین جو ہین ارحم الراحمین
سب ازواج اعلی سی ایلا کیا
نہ پاس اپنی اونکو بلاونگا مین
کہ حضرت سی ازواج عالیہ نی
نظاہر کشیدہ بباطن ملول
کہا یکزبان ہو کی دو ایک نی
کہ بدبو وہ رکہتا ہی بی انتہا
بلا کر کی ماریہ کو اونکی گہر
ہین ماریہ اور سید ارجمند

تہا عباد بن بشر ایک نامور
کہ لشکر تو ساتہ اپنی ابیس د
اٹہایا عمل وہان یہ اسطرحکا
کہ وہ سک سیر شکل خیل سگان
بہت اونہین جاکر مسلمان کئی
بہت لوٹ کا مال کرکی حصول
کہ حبشہ کی قصاق جدہ کی پاس
اٹہایا وہان امن کا تہا نجات
دی اوس ملک مین دین حق کو رواج
وہان تہا جو بتخانہ مشرکین
مواشی و بردہ بہت سا یہہ لے
عدی ابن حاتم یہہ سنکر خبر
گئی دن ہی قید مین وہ یہان
سفانہ گئی شام مین اور کہا
ہی اسطرحکا صاحب شان و
یہہ بات اوسکی دل مین اثر کر گئی
تو دسوین برس پہر مدینہ مین آ
یہہ غصہ سی کہائی قسم اختیار
ہی اسکی سبب مین بہت اختلاف
طلب زیب دنیا کی چیزین وہ کین
اور ایک یہہ کہ آ ایک بی بی کی یہان
کہ موہنہ سی تمہاری ہی شدت نیک خو
یہہ سنکر لگی کہنی خیر الانام
پیمبر کی خدمت اور ناگہان
ہوئین رشک سے بی خود و بیقرار

وہ حاکم کیا اوکی اوس ضلع پر
قبیلہ سی خثعم کی جاکر بسر
کہ شتنہ کوئی پہر نہ اودہر اوٹہا
ہی کفران نعمت سی غوغا کنان
بہت اونہین مردار و بیجان کر
رکہا لا کی پیش نگاہ رسول
خرابی کیا کرتی تہی ناسپاس
لگی راہ گیرون کو راہ نجات
کر اخراج کفار اور لی خراج
اوسی ڈہادیا مشرق کی وہین
حضور مقدس مین حاضر ہوئی
گیا شام کو بہاگ چہوڑ اپنا گہر
یہہ آخر کو راہ کرم سی عیان
برادر سی اپنی یہہ سب ماجرا
ہی اسطرحکا اہل احسان و
کہ بی شبہ و شک ہین وہ بر حق نبی
عدی ابن حاتم مسلمان ہوا
کہ بس ایک مہینی تک اب زینہار
بہت قول ہین مختلف بر خلاف
کہ اوسوقت مین جو میسر نہ تہین
کیا شہد کہ یہہ آپنی نوش جان
مغافیر کی سی کچہہ آتی ہی بو
کیا مینی شہد اپنی اوپر حرام
وہ آئین تو یہہ حال دیکہا وہان
ہی بات شکوہ کی بی اختیار

کی بات ہی پی اپنی اوپہ حرام
کہا حفصہ نی عائشہ سی یہہ راز
یہہ آیت جو حضرت پہ نازل ہوئی
خدا نی کیا ہی جو تجہپر حلال
رہی غزوہ مین شاد جن و ملک
ہوی رونق افزا نہ آپ انکی گہر
برآمد ہوی غرفہ سی تاج ور
بس ان مین سی جسنی کیا اختیار
تہین جتنی کہ یہہ زوجہای رسول
کی جسنی یہہ دنیای دون اختیار
یہہ قصہ تمام اس جگہہ ہو چکا
کہ دربار مین آن کر بر ملا
عویمر نی کی اپنی زوجہ پہ طعن
مدینہ کی اور شام کی درمیان
اسی سال مین وانکا غزوہ ہوا
بڑی منزلین اور مسافت بعید
تہی گرم اتنی کی ہر ایک صبح و شام
اور اٹہارہ اصحاب ایک اونٹ پر
سو جو کرم خوردہ رطب خشک سب
چہال اور چہاگل مین باقی نہ آب
بیابان مین اتنا تہا کمیاب آب
تو ایک اونٹ کو راہ مین ذبح کر
یہان تک کہ اکثر صحابہ کا وہان
گذر تہا اس سفر مین ہر ایک صبح و شام
کہ میوہ تہا وقت فصل بہار
نسیم سحر چلتی تہی بار بار
لئی دست قدرت مین مینای می
نبی کو بلوسنی یہہ می تہی درخت
اس آیت مین حکم الہی ہوا
کہ راہ خدا مین نکالی ہو تم
ولیکن اس آیت کی آرزو ہی بس

کہا اوسنی تکرار کر کی تو تم — خبردار تہی خود جو تہی نیک ذات
ہوی سنکی ناخوش تو سرتاج — اسی بات مین نازل آیت ہوئی

یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک

حرام اوسکو مت کر تو اپنی جدا — ہی ممکن کہ ایلا کا ہو یہہ سبب
کی ازواج سی ہجرت ایک ماہ تک — سب ازواج مین ایک رنجہ کو پہر
ہوا سخت اندوہ ازواج پر — ہوئی نازل آیت یہہ تخییر کی

یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن

خدا اور پیمبر کو با افتخار — وہ قایم رہی اور ثابت رہی
رہا انپہ فضل خدا کی رسول — خدا اور نبی کی محبت پہ سب
طلب انکی کی زینت لی وقار — وہ دنیا سی اور دین سی باخبر
اب آگی سنو اور کچہہ ماجرا — اسی سال مین دو زنا کار یار
زناؤن کا اقرار اونہون نی کیا — تہی ایک امرۃ غامدیہ کوئی
کہ خولہ ہی اوسکی اوسی پہ لعن — ہوئین اسی مین حکم لعان مین

غزوہ تبوک

چلی جنگ کو خود رسول خدا — جو اصحاب کو یہان سختی ہوئی
زمین ریت کی گرم گرمی شدید — یہہ گرمی تہی اوس ملک مین اس بلا
کہ کرتا تہا پانی بہی آتش کا کام — سواری کی قلت بہی تہی اسقدر
چڑہا کرتی تہی باریان بدو کر — بغیر از جو و خرما رطب زاد راہ
بہر حال گذر انکا تہا سب — بجز خرما بہ بو نہ روغن کا نام
تہا وصف سکی یہہ رستہ خراب — کہ ریت اور پہاڑ اور جہاڑ اور خار
کہ کرتی تہی جاندار سب آب آب — زبس کم سواری بہت تہی سوار
تراوت سی کرتی تہی حلق اپنا تر — اور اوس جا چسپیدہ کی تہی سخت
ورم کر گیا تہا کنار دہان — اسیو اسطی نام اس غزوہ کا
مصیبت مشقت سی کچہ اہتمام — مدینہ مین جو یار سردار تہا
تہی ہر طبع خواہان وصل نگار — گل و بار باہم ہم آغوش تہا
تہا ہر شاخ اشجار پر بار بار — چمن بند قدرت کی ایجاد سی
یہہ کہتا تہا گل ہی یہہ گلرنگ سی — کری نوش جام اسکا جو ایکبار
گل و بار سایہ کا رکہتی تہی درخت — رسول خدا پاس ورخ لائین

یا ایہا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا

طبیعت کو سستی پہ لائی تہی تم — اگرچہ اس آیت سی ہی پیشتر
مگر اپنی لی سب لی مضبوط کر — جو تہی ایک درخت خزان جہان

کسی دوسری سی کہا یہہ بات
جناب الہی سی سوی نبی
اس آیت کا مطلب ہے شاید یہی
کہ مجمع ہون یہہ جو بات
نہ خلوت سرا مین بلایا کبہی
کہ لی ترجمہ ہمنی تحریر کی
یہہ آیت پڑہی آکی ازواج پر
اوسی دین و دنیا کی نعمت ملی
رہین قایم ازواج محبوب رب
ملا دین نساوسکو نہ دنیا ملی
ہوی شرع کی حکم سی سنگسار
اور ایک ناغو مالک اسلمی
جو نازل سو داخل ہی قرآن مین
تبوک ایک چشمہ ہی مہربان
ہوئی تہی نہ انکی جی کی محنت کبہی
کہ چلنا تہا ان آگ کی خار و خس پر
ردیف ایک گہوڑی پہ تہی دو نفر
نہ رکہتی تہی ساتہ اپنی اہل سپاہ
نہ رستہ مین آباد شہر اور مقام
ہو مشکل تہی جس سرزمین پر گذار
یہہ ہوئی تہی جب پیاس سی بیقرار
تو سب جہاڑ کہا لی تہی برگ درخت
رکہا غزوۃ العسرہ اوسکو لکہا
اوسی یہہ سفر سخت دشوار تہا
پیالہ مین نرگس کی می نوش تہا
چمن کی گل اشجار و گل شاد تہی
نہ دیکہی وہ زرد خزان تہا
یہہ آیت اوسیوقت لائی امین
کہ ای مومنو تمکو کیا ہو گیا
تہی ناخوش پیمبر کی سب حکم پر
وہ پیشتر نگاہ آ گیا ناگہان

ہوا بارہ و برہ سی دل سرد کر
سفر کی ارادہ پہ باندہی کمر

جو تہی بعض اصحاب عزم سفر
ہوی وہ جو اس آیت سی گرم سفر

ہوی پاس غزوہ کا ہیبت سی شہر
کہ خیرالرسل کو یہہ پہونچی خبر

کہ قیصر جو تہی روم کا بادشاہ
وہ کر جمع سب اپنی فوج و سپاہ

جناب رسالت سی کر بنا و رزم
مدینہ کی آنی کا رکہتا ہی عزم

یہہ سنکر ارادہ ہوا آپ کا
کہ اونسی کرین بڑہ کی جنگ و وغا

اگر شام کی ملک مین اونسی ہم
کرین حشر شام اونپہ شام الم

اولوالعزم مرسل مین مع دار جند
ہوا اونکی خاطر یہ عزم بلند

کیا فوج اسلام کو حکم عام
کہ ای خار زبان شجاعت مقام

کرو میل کی اعدای دین کو تباہ
نہ سستی کو دو اپنی خاطر مین راہ

کرو راہ حق مین غزا اور جہاد
کرو قوم کفار کو بی مراد

یہہ اصحاب اعلی اکو عزیز ہی
کہ دولت پہ ہمت نہ ہارو کبہی

جو کچھہ مال و اسباب سب کی گہر
وہ محتاج کو بانٹ دین یکدگر

بدل مال فانی سی وہ مال لین
کہ نقصان آوی نہ جیسی مال مین

ابوبکرؓ نی مال اپنا تمام
دیا راہ اللہ مین لا کلام

عمرؓ ابن خطاب نی با سرور
رکہا مال آدہا نبی کی حضور

کی عثمانؓ اور عبدالرحمان نی بہی
بہت دولت انفاق با صد خوشی

کتب مین سیر کی ہی لقب نداو
پر اسوقت مجہکو نہین یاد سب

غنی تہی صحابہ مین یہہ دونو یار
ہو کب انکی داد و دہش کا شمار

مدینہ سی لشکر جو چلنی لگا
منادی ہوئی شہر مین جابجا

کہ جتنی مسلمان ہین پاک زاد
وہ چل کر کرین کافرونکا جہاد

خبردار رہی نہ پاوی کوئی
کسیطرح گہر رہ نجاوی کوئی

کسیکو ہو عذر ضروری اگر
کری آپ سی عرض حال آن کر

اجازت اگر ہو تو رہ جای وہ
بجز حکم رہتی نہین پای وہ

ہوا شام کو عزم کوچ جب
مدینہ مین حکم تہیہ سے تب

کئی یار معذور گہر رہ گئی
اجازت نلی اور بی حضر رہ گئی

رہی تہی مین اصحاب بحکم گہر
کہ ہرگز نہ تہا اونکو عذر سفر

وہ ایک کعب ہی اور دو اور ہین
کہ خوش وضع خوش رسم خوش طور تر

ہوئی یہہ جو ان صاحبون سی خطا
تو اتنی خطا کی ملی یہہ سزا

کہ اللہ نی بعد پنجاہ روز
قبول اونکی توبہ کی ای دین فروز

مخالف جو کرتی تہی ان پر ہنسی
خدا نی وہ آیت مین اظہار کی

کی قرآن مین ذلت اونکی بیان
کی لی وقری اور قبح اونکا عیان

جو غزوہ مین حضرت کی ہمراہ تہی
کی مدح اونکی قرآن مین اللہ نے

کی تعریف اور مدح اونکی بیان
کی قرآن سی عزت اونکی عیان

ہوا ان مین سی کر عند صادق
تو معذور اوسکو خدا نی رکہا

کہ ہی صدق مقبول عز و جل
نہین کلمہ حق مین خوف و خلل

منافق پہ لعن استہزا کی سبب
ہوا اوسپہ رحمت خدا کی کبہی

جو مشرک منافق ہین کفار ہین
خدا کی غضب مین گرفتار ہین

تو مشروح کرتا ہی یہہ بات
تو جا دیکہہ آیات سورہ برات

ہوئی کوچ فرما مدینہ سی جب
رسول اولوالعزم شاہ حجاز

علیؓ کو کیا حکم با مرتضی
مدینہ کا تجہکو خلیفہ کیا

مدینہ مین سب کا ہی اہل و عیال
تو رکہتا ہر ایک گہر اپنا خیال

یہہ سنکر ہوی دنگ حضرت علی
ہوی سخت دل تنگ حضرت علیؓ

کیا عرض ای خاتم الانبیا
کبہی آپ سی مین نہ ہون جدا

خداوند نعمت شہ انس و جن
ہی دشوار رہنا مجہی آپ بن

نہو دین جہان آپ جان جہان
قفس ہی مجہی وہ مکان جہان

ہوا مجھکو جس سی ہوش و شعور
نہ دیکہا کبہی مینی ہجر حضور

نسا اور اطفال کی درمیان
چلی چہوڑ کر آپ مجہکو کہان

جدا مجھکو رہنا گوارا نہین
مگر حکم عالی سی چارہ نہین

کہا آپ نی ای میری ہم جگر
تو راضی نہین اپنی اس قدر پر

تہا ہارون جیسون نایب موسی سی
محمدؐ کا نایب ہو تو یا علیؓ

علی کو کرا اسبات سی سرفراز
کر اور اونسی ارشاد راز و نیاز

رجب کی مہینی مین وہ دین فروز
چلی کوچ کر پنجشنبہ کی روز

ہوئی ہمرہ سید نامدار
مسلمان غازی جوان سو ہزار

تبوک اپ پہونچی جو با عز و شان
رہی بیس دن وہ مہینی وہان

سنی قیصر روم نی جب یہہ بات
کہ شہر مدینہ سی عالی صفات

مسلمان ہمراہ لی لاکہہ مرد
تبوک آن پہونچا برای نبرد

کہا رومیون سی تمہین ہی خبر
ہوا آیا ہی اب رزم کی عزم پر

اولوالعزم تہی اور اوسکی رفیق
دلاور بہادر مین باہم شفیق

اگر ایک کا سر کٹی شمع سان
تو سب شکل پروانہ دین وسیہ جان

بہی تہی صلاح اور اصلاح کار
کرو گہر مین پنہان سلاح جواں

کرو دل سی موقوف اہنگ جنگ
کہ آتا ہی لشکر بڑا اونکا نظر رنگ جنگ

سکندر اگر آج ہوتا حیات
ہوئی سمت سارے نصاریٰ کی مقیم
تصرف کنان یہان بجائی مقام
کہا دومۃ الجندل ایک ہی مکان
وہ کافر خدا کو نہین مانتا
اوسی کیہہ بولی رسول کریم
نہ آتا میری روبرو یہہ اگر
کوئی آکی اسلام لانی لگا
عظمت کی کی منعطف بعد ازان
سواری جو پہونچی مدینہ کی پاس
با مر ابو عامر اہل نفاق
صحابہ نی جہٹ پٹ گرایا اوسی
نہایت ہی دل چسپ یہہ واردات
کر اس غزوہ مین کچہہ ارادہ میرا
تہا موجود اسباب میرا سبہی
تہین باغون مین کہجورین پکنی کو
سفر دور کا آگیا ناگہان
رکاب سعادت چہوڑونگا مین
درست آج سب گہر کا کر کاروبار
گیا تہہ سی وقت مانند تیر
وہ سرسبز گلشن وہ باغ وبہار
منافق نہین اور نہ معذور ہون
جو پیچہی رہا کر سفر سی رسالت پناہ
غضب اور قہر خدا ورسول
میری خویش اور اقربا تہی کہو
گیا مینی جسوقت عزم حضور
جو مخبر ہی صادق ہی اوسکی پیام
یہہ ہی منزل الصدق الصادقین
بہت کذب باطل تہہ کہاتی قسم
کیا عذر مینی تہمارا قبول
رکہا مینی دربار مین جب قدم
توکر تا نہ تسلیم آدربات
ہوا سست تر حکم فرمای روم
ہوی ملک گیری پہ خیر الانام
وہ حاکم ہی وہان کا اوسی لائی یہان
رسول اوسکا مجہکو نہین جانتا
مین کرتا اسیوقت اسکو دونیم
توکرتا مین حکم اسکا کاٹ سر
کوئی جزیہ بہرا کی جانی لگا
بسمت مغر کرامت عنان
لگی حکم کرنی شرح حق شناس
گئی ہین بنا اسکا محراب وطاق
گرایا اوسی اور جلایا اوسی
سنو گوش دل سی فرراتم یہہ بات
نہ تہا یہہ کہ لشکر سی رہجاؤنگا
مجہی کچہہ تیاری کی حاجت نہ تہی
تہا ہر باغ وگلزار باغ وبہار
ہوا یا رولسنی مین یہہ رطب اللسان
کسیطرح سی ہو نہ منہ موڑونگا مین
علی الصبح کل کو مین ہونگا سوار
رہا مین مدینہ مین بشکل اسیر
لگا میری آنکہون مین جونکی
رہا کس لئی ہائی اب کیا کرون
ہوی داخل شہر باعز وجاہ
جو روجانی سی یہا کی ہوگا نزول
مجہی جہوٹ سکہلاتی تہی سر بسر
ہوا کذب خاطر سی یک لخت دور
نکرنا بیان کذب کا دلمین عزم
یہہ ہی محفل عاشق العاشقین
بہت جہوٹی جہوٹی سناتی قسم
مگر اپنی دل مین یہہ کہتی رسول
کہا السلام لاحق شفیع الامم
یہہ سنکر ہوی سست روی تمام
یہہ غالب ہوا رعب اسلام کا
اکیدر پہ فرما کی قہر شدید
پکڑ لا اوسی زندہ جان جاکی آب
گیا خالد اور اوسکو کرکی اسیر
پڑ آتی ہی آنکہونکی مانع حیا
یہہ سنکر کریمی رحیمی کی شان
جو حربا اور اذرح اور ایلہ کی تہی
مدینہ مین آئی رسالت پناہ
ہی اب یون پہنچی حکم پروردگار
قبا کی جو مسجد کی یہہ پاس ہی
جو کعب ابن مالک رہا تہا یہان
یہہ تقریر ہی کعب کی بیش وکم
کہ معذور کچہہ مین نہ تہا سب تیار
ولیکن ہوا بسکہ تہی گرم تر
تہکو دون ہی گلزار تہا ہر مقام
ہی مکروہ اگرچہ یہہ سبکو سفر
یہہ جس روز لشکر روانہ ہوا
گئی روز دو تین یونہین گذر
مجہی آج کل ہی یہہ شکل کیا
بہت اپنی دلمین مین ناخوش ہوا
مین زرات ہوتا تہا دلمین مجل
مین حیران تہا کل کو ہو روبرو
کرونگا مین کسطور سی اوسکو دور
بناوٹ کی باتین بنانی مجہی
کہا دل نی جہوٹا نکرنا کلام
کریگا یہان کذب خوار اور ذلیل
منافق مدینہ مین تہی جسقدر
یہہ ظاہر مین کہتی تہی مرسلین
ہی یہہ حق نہ باطل پسیر دخدا
سلام علیک ہی رسول خدا
لگی کرنی مرنی پہ شوری تمام
کہ اپنی جگہہ سی نہ دہل سکا
روانہ کیا خالد ابن ولید
کہ ہی وہ شقاوت نشان بی ادب
لی آیا حضور نبی دستگیر
مین چہوڑا اسی اس پہ جزیہ لگا
لگا آنی ادہر اودہر سی جہان
وہ جبوقت تبوک سی آن کر کئی
نشان وتحمل بفوج وسپاہ
کہ ڈہا دو اسیوقت مسجد ضرار
کمین گاہ ہی جان وسواس کی
مین کرتا ہون توبہ کا اوسکی بیان
وہ کہتا ہی کعبہ کی کہا کر قسم
کہڑا اتہا میرا مرکب بڑا ہوا
رطب لای تہی بوستان کی شجر
ہر ایک میوہ فصل تہا نیم خام
چلونگا مین ہمراہ پیغام بر
تو اوس روز مینی یہہ دلمین کہا
گیا لشکر اسلام کا دور تر
کہ مرجہا گیا غنچہ دل میرا
کہ افسوس مین کس لئی رہ گیا
جلاتا تہا حسرت کی آتش سی دل
کرونگا مین کس عذر کی گفتگو
مگر جہوٹ بولون بنون بیقصور
لگاوٹ کی کہانین سکہائی مجہی
یہان رست گفتار آویگا کام
ہی جبریل یہان شاہد حق وکیل
وہ دربار مین بار بار آن کر
کہ قسمین جو کہاؤنگا ہوگا نہین
وہی عالم الغیب دیکہا سزا
علیک السلام ای شہ انبیا

بچشم غضب کر کی مجھپر نظر
کہا مجھسی ای کعب تجھکو مگر

میسر نہ تہا اسپ اور خرچ راہ
کیا مینی عرض ای رسالت پناہ

تو بی شبہ و شک ہے رسول خدا
تو بر حق خداوند ہی وحی کا

مجھی اہل دنیا سی پڑتا جو کام
تو بچتا مین جہوٹا بنا کر کلام

بناوٹ کی باتین بناتا ہزار
وہ باتین کہ جنکا ہو صاف اقتبا

اگرچہ بناوٹ کی باتین بنا
بچا سکتا ہون آج غصہ تیرا

ولیکن ہی مجھکو یہہ خطرہ کہ کل
خبر کرکی قرآن مین عزوجل

تیرا مجھپہ نازل کریگا غضب
و گر صدق پر اب ہلاتا ہون لب

تو اسوقت ہو جاؤگی تم خفا
ہی پہر مجھکو امید عفو خطا

کریگا خدا پہر تمہین مہربان
میری حال پر یا رسول جہان

تیری مہر سی ہی زمانہ مین نور
یہہ ذرہ ہو کیون اس تجلی سی دور

ہی واللہ اب عرض صادق یہی
مجھی تہا نہ عذر ضروری کوئی

سفر کا تہا سامان تیار سب
نہ چلنی کا پر کیا بتاؤن سبب

میری نفس نی مجھکو غافل کیا
جو مغضوب ہین اونمین داخل کیا

ہوا لنفس کی ہے بلائے کمین
کیا اوسنی برباد میری تئین

یہہ سنتی ہی بولی رسول خدا
کہا ای کعب تو نی یہہ سب سچ کہا

پر اب یہانسی وہیہ او چلا جا یہین
مین ہون منتظر جو خدا ای برین

تیری حق مین کیا حکم دیگا مجھے
تیری امر مین کیا کہی گا مجھی

مین اوٹہتی تو اوٹہا ولی کیا کہون
یہی چاہتا تھا کہ جیتا مرون

یہہ شیطان لاتا تہا دلمین خیال
کسی چاہ مین آپ کو چل کی ڈال

خدا کا غضب کیون نہو وہ ملول
کہ مجلس سی جسکو اوٹہا وی رسول

مین دربار اعلی سی اوٹھ کر یہین
کہ پانی مین آیا جو اندوہگین

کی اپنون نی میری ملامت مجھے
کہ جہوٹی نہ آئی تہین باتین تجھی

وہ لسانیان اور طراریان
گئین وقت پر آج تیری کہان

کہا مین مجھی وحی کا خوف تھا
نہ ظاہر کری کذب میرا خدا

اگر عیب سی مین ہوا شرمسار
تو عالم کو مجھسی اوٹہا اعتبار

مین لوگونسی پوچھا کہ میری مثال
کسی اور پر بھی یہہ گذرا ہی حال

میرا اور کوئی بھی ہمدرد ہے
دیا مجھپہ تنہا یہہ غم درد ہے

کہا ہان جو گذرا ہی تجھپر ہے یہی
ہی گذر ہلال اور مرارہ پہ بھی

یہہ سنکر ہوا جمع میرا حواس
کہا دلسی مینی کہ مت ہو اداس

یہہ دو مرد صالح ہین اب دیکھی
کہ ہوتا ہی کیا حکم رب دیکہی

اب آگی ہمارا اسکو ماجرا
کہ ہم تینون یارون پہ گذرا ہی کیا

رسول خدا نی سب اصحاب کو
کیا منع ان سی نہ صحبت رکھو

کرو انسی کوئی نہ مطلق کلام
نہ دو انکو ہرگز جواب سلام

یہہ تینون صحابی خطاوار ہین
خدا اور نبی کی گنہگار ہین

یہہ سنتی ہی حکم رسول عرب
کہ واقع مین وہ حکم تھا حکم رب

کہ ہمسی اعراض کرلی تمام
کیا ترک ہمسی کلام اور سلام

اسی حال سی گذری پنجاہ روز
رہا دل کو تازہ ہر ایک روز سوز

ہر ایک روز تھا دل پہ جیبون داغ
ہر ایک رات تہا سوز مثل چراغ

میرا سایہ مجھسی یہہ کچھ تنگ تہا
کہ صحبت سی میری اوسی ننگ تہا

نکرتا کوئی بات مجھسی کبھی
مجھی لگتی تہی اپنی صورت بری

خجالت ہی ظاہر میری شکل پر
ملالت ہی ظاہر ہے میری شکل پر

ہلال اور مرارہ جو گھرسی کبھی
نکلتی تہی کرتا تھا مین لبری

کہ کرتا نہ تہا کوئی اوسکی کلام
ہم اس غم سی مرتی تہی ہر صبح و شام

ہر ایک صبح ہی ہم پہ صبح ستم
ہر ایک شام تہی ہم پہ شام الم

تہا ہمسایون کو اسطرح ہمسی عار
کری جیون اندہیری سی سایہ فرار

جو ہم صحبت ایک مجلسی یار تہی
وہ گویا نہ تہی یار اغیار تہے

مین تنہا بصد درد دل صبح و شام
اسیطرح کا شعر پڑہتا مدام

دوست دشمن ہوگیا اپنا بیگانہ پہر گیا
تیری چتون کیا پہری زمانہ پہر گیا

جو مسجد مین آتا مین پڑہنی نماز
الگ گوشہ مین بیٹہتا با نیاز

میرا دیکھ کر عجز اور انکسار
رسول خداوند عالی وقار

چہپا مجھسی کرتی کرم کی نظر
جو مین دیکھتا منہ پہراتی ادہر

مین اہستہ دلمین یہہ کرتا سخن
کہ ای حب خلاق و محبوب من

دزدیدہ فلک بی نیاز نگاہ ہی
قربان نگاہ تو شوم بازنگاہی

نظر ہوتی تہی چشم میری جو چار
تو پہر آپ کب چشم کرتی دوچار

دگر شہر مین ہم کسی کام کو
نگاہی تہی تو کوئی ہمسی کبھو

فراموشی اسی ہی نکرتا کلام
نہ دیتا تہا کوئی جواب سلام

مین ایک دن نہایت ہی تنگ آگیا
مدینہ سی باہر گیا سیر کو

تہا ایک تو قتادہ میرا ابن عم
نہایت ہی ہمدم تہی ہم وہ بہم

مدینہ سی باہر تہا ایک اوسکا باغ
وہ بیٹھا ہوا باغ مین باغ باغ

تماشہ سی گلشن کی جیون گل کہلا
خوشی سی ہی گلستان کی کلی گل کہلا

عمارت کا بنواتا تہا وانپہ کام
کہا مینی بہائی علیک السلام

دیا دسی سر ... کہا او جواب
مسلمان ہون نہ منافق ہی
یہہ سنکر میری بات او چپ ہوا
پر ایک بار ہی مجہسی نہ نکا حون
ہوئی اشک سی بس میری آنکہ نم
یہہ بات اوسکی سنکر مین سوتا ہوا
خزان جان کر اوس چمن کی ہوا
جو داخل ہوا مین در شہر پر
پہر آخر کو آیا جو تہہ مجھکو مدرج
ہو بازار مین سیلنی پایا گذار
کسی نے کہا اوس سی ای دلفگار
کوئی شخص ایسا نہین شہر مین
میری ہاتہہ مین ایک نامہ تہا
یہہ مضمون خط تہا کہ ای کعب نام
جتنا تجہیر اصحاب اونکی تمام
تجہی علم مجالس بہت یاد ہی
اس لئے پاس اوسکی آیا کہ شتاب
اوسی آن کر دیکہہ لیوی گا تو
کہ یہہ حال اپنی دل درد ناک
اس آفت پہ ایک اور آفت ہوئی
دلالت ضلالت پہ کرتا ہی وہ
کہا نامہ بر سی یہہ کہنا جواب
ابہی گذری چالیس دن جب تمام
قبیلہ سی اپنی نکرتا کلام
قبیلہ کا سیستر جہان تہا مدام
کیا منع اونکی قبیلون کو بہی
لگی آگ باہر ہوا گہر تنور
یہہ کہتا ہی کعب اب تبعید درد و سوز
ہوا نجم اجلال طالع طلوع
کہ ایک شخص پر ہتی کی اوپر کہڑا
پکیبر لی یارو نسبی ابن کہا

کہا کہا کی مین ہب ... فات
مین رکتا سمجہتا ہون حقّا نہین
نہ بولا نہ میری طرف رخ کیا
نہ بولا مجہسے ملائی نگاہ
لگا مجہسی توجہ کا مونہہ پہیر کر
مونہہ اشک تاسف سی ہوتا ہوا
چہپا ہی ہوئی درد کا دل مین چار
ہوا ہندا دل اور اپنا مونہہ ڈہانپکی
تو ہلا کی خاطر سی اور غمگا حون
تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک نامہ دار
تو طالب ہی جسکا سو ہی یہہ مرد
کہ یہہ شخص جسکی نہین شہر مین
تو سر نامہ اوسکا جو ملینی پڑہا
یہہ سنتی ہین ہر ایک سی ہمدم
کیا کرتی ہین رات دن صبح و شام
غرض ہر ہنر مین تہہ سنادی
زیادہ یہہ ہوا اور اوس جا خراب
وہ آتیا ہی کی سب تیری ونجر
کہ بن موت آئی ہوا تو ہلاک
قیامت پہ تازہ قیامت ہوئی
ملامت ملالت پہ کرتا ہی وہ
کہ اوس دل جلی نی کیا خط کباب
کہا اپنی دل سی یہہ مینی کلام
نہ لیتا کبہی اوس سی صحبت کا نام
دیا بہیج مینی اوسی اوسکی گہر
کہ اوسنی نہ صحبت رکہی فیض کبہی
لگا شعلہ ہجر کرنی ظہور
جو گذری پہان پوری پچاس روز
ہوا مہر افضال شایع شروع
یہی مجہسی کرتا ہی ہر دم ندا
گنہگار کعب آج بخشا گیا

کہ ای بو قتادہ تو ہی جانتا
تو کیون تجہسے کرتا نہین ہی کلام
اسی بات کو مینی تکرار سے
اس احوال کو دیکہہ کر اور بہی
کہا اوسنی مین کچہہ نہین جانتا
پہر اشک سی چشم نمناک مین
پہرا پہر مدینہ کو باچشم نم
اکیلا مین رویا کیا زار زار
خجالت سی سر کو جہکائی ہوا
چلا آتا ہی ملک کی راہ شام
پیارا یہہ مقہور و مغضوب ہے
مینی نامہ بر لی یہہ تقریر جب
جو غسان تہا حضرو ملک شام
کہ کر تیری صاحب نے تجہپر غضب
شجاعت مین یکتا ہی دوران ہی تو
تو انسان اس وضع کا ہی نہین
نوازش ہماری تیری حال پر
پڑہا مینی جسوقت نامہ تمام
بلا پر بلا اور غالب ہوئی
وہ دیتا ہی کافر طمع مال کا
دل اپنی کو سمجہا کی بس بس لمنطق
گیا ایلچی اوسطرف اور یہان
کہ ای کعب ہی حکم پیغامبر
کہا مینی کیا دون مین اوسکو طلاق
تہی مغضوب دلو جو وہ خستہ حال
جو گہر مین ہی صورت ایک آرام
لگا جلنی دل شعلہ درد سی
تو پہر صبح اقبال روشن ہوئی
مین سوتا تہا نا خوش لب بام پر
بشارت ہوائی کعب ہو رہا
بیابانی دو پا الو بعد زان نا کہان

گہون مین ہی کو بہت یا رہا
نہ دیتا ہی مجہکو جواب سلام
کہا مین بار اپنا اوس پاس سے
لگی میری خاطر کی کہلا گئی
ہی اعلم خدا اور رسول خدا
ندامت سی دل تنگ دم ناک میں
کہہ دل پر اور ابر درد و الم
گریبان کرتا رہا تار تار
بچائی ہی شرم کہا سی ہو
میرا پوچہتا ہر کسی سی مقام
مگر ایک تیرا یہہ مطلوب ہے
تو آکر میری روبرو یاد ب
وہ نامہ تہا اور ثنا اوسکا میری نام
نکالا ہی محفل سی با صد لعب
شرافت مین مثل انسان ہی تو
کری کوئی آزردہ مجہکو کہین
جو ہو وہ یکی آتی ہی یہان جلوہ گر
کیا اپنی دل سی یہہ ملینی کلام
یہہ دنیا بری دین کی طالب جو لو
ڈوبا تا ہی آخر طمع مال کا
دیا آگ مین ڈال مینی وہ خط
رہا میں اوسی ہجر کی درمیان
کہ اعراض تو اپنی عورت سی کر
کہا چہوڑ مت حکم ہی کر فراق
مرارہ تہا ایک اور تہا ایک ہلال
وہ ہم تینون سی ملکی رخصت ہوئی
لگا گلنی تن نالہ سرد سی
غم و درد کی تمام کلشن ہوئی
تو کیا دیکہتا ہون بوقت سحر
ہوئی آج توبہ تمہاری قبول
میری آشنا دوست در مہربان

ہمیشہ ہی پاس آکی ستائی ہوئی
زمین سی لپٹا تا بہشت برین
کیا تہی جس وقت جا کر سلام
اٹہی تکیہ کر مسکرا کر کہا
تیری آج توبہ ہوئی سب قبول
ہوا تہی جو معصیت کا عمل
اب آ بیٹہہ مجلس مین با صد خوشی
کیا عرض سنئی کہ ای پاک ذات
کرونگا نہ جز راستی کچہہ کلام
کہ کوئی اگر جہوٹ بولی نہ گاہ
اب آگی یہہ لکہتا ہون ناظم واردات
تو ہر سمت سی آپ پاس آن آن
کہ خلقت ہر ایک ملک سی آن کر
ہر ایک ضلع سی آپ پاس آنکر
سب اطراف و اکناف سی فوج فوج
جب آتی تہی مردم نئی ملک کی
لباس آپ عمدہ پہن کر مدام
دیا کرتی رخصت کی وقت اور کچہ
مناسب لیاقت کی کرتی کرم
ہوا اور حضرت نی جانا نماز
نماز اس پہ ہرگز نہ کرنا ادا
دعا مغفرت کی تو اس پر نکر
گیا زیر تحت الثری یہہ لعین
نجاشی جو حبش کا تہا بادشاہ
پہیری ان اوسکی خبر موت کی
رہی طالع فرخ و بخت یار
وہ زوجہ تہین عثمان کی نیکو خصال
مدینہ سی مکہ کو کر میر حاج
نجانا ہوا اس برس آپ کا
ابوبکر کو بہی بہیجا شتاب
کہ جنت مین جز نفس مومن کوئی

بشارت ہی اور مسلمان ہوئی
مبارک کی آواز تہی ہر کہین
تو دیکہا رخ پاک خیر الانام
مبارک ہو اسی کعب تونی سنا
تیری حق مین ہوئی وحی مجہہ پر نزول
ہوا آج طاعت سی اوسکا بدل
بہ از عید کر آج لی حد خوشی
میری صدق نی مجہکو بخشی نجات
نہ لونگا کبہی جہوٹ بات کا نام
بلا سی خدا اوسکو رکہی نگاہ

نماز یکدگر ...
مین کر سجدہ شکر فورا ادا
جہلکتا ہی مانند شمس و قمر
خدا نی بخشی آج وہ دولت بہا
یہہ سترہ آیتین حکم لکہے ہوا
قیامت تلک در کلام خدا
اگر آباد او رشاد آرزو و دل
میرا صدق تو یہ کافی ہی نشان
اب آگی یہہ کہتا ہی کعب سخن
کہا ان ثلاثہ کی حق مین یہین

وعلی الثلثة الذین خلفوا وکونوا مع الصادقین

مسلمان ہوتا تہا سارا جہان • انجام اس کرم کے الله کا

ورأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا

مسلمان ہوتا تہا جن و بشر
چلی آتی تہی لوگ با اوج و موج
تو فرماتی تہی آپ ہر بار سی
کیا کرتی اندر سی باہر خرام
تحایف بمقدار ہر اک کی
نہ زاید نہ اوسکی مراتب سی کم
جنازہ پر اوسکی پڑہین بانیاز
منافق تہا یہہ در جہنم گیا
کہڑا ہو نہ اس شخص کی قبر پر
ہوا داخل اسفل السافلین

سب اطراف سی خلق آتی تہی
ہوا صاحب کفر صاحب سجود
کہ جس شخص سی ہو سکی جسقدر
ضیافت ہر ایک شخص کی حسب حال
تہی جسکی جو کچہہ قدر اور منزلت
اسی سال ابن ابی و سلول
اوسی دم ہوا حکم پروردگار
یہہ ظاہر مین گو اہل اسلام تہا
اگی روح اس بیحیا کی وہان
یہہ آیت ہوئی نازل اوس آن پر

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا

مدینہ مین سبکو اوسی روز دی
کہ دونو جہان کا رہا شہریار
بہت دن پر اس غم سی گذر اک
پہیر دی با فرحت و ابتہاج
روان یار غار اس برس کی کیا
کہ عرفات مین حج کی دن تو ترا
بجا لاوینگا ای مشرکین کون کبہی

نماز اوس پہ کی غائبانہ ادا
جو تہین ام کلثوم بنت رسول
جو آخر ہوا ماہ ذیقعد کا
تہا جلتا کہ حجاج برپا و بیر
تہا عضبا جو حضرت کی ناقہ کا نام
پڑہین اول آیات سورہ برات
کرینگا جو فرمان حق سی عدول

مبارک کی ...
حضور پیمبر مین حاضر ہوا
تبسم سی دندان مین جلوہ گر
کہ تو آج مادر سی پیدا ہوا
کہ ان تینون کی ہمنی بخشی خطا
رہا ذکر بخشش بنام شما
جو بچہڑی ہوئی یار ہون ان سی مل
کہ باقی ہی جبتک میری تن مین جان
یقین اور باور کرائی خوش تمیز
خدا نی ہی کونوا مع الصادقین
پہری اس سفر سی جو عالی صفات
کرم اسقدر دین حق پر ہوا
ہوئی دین اسلام سی بہرہ ور
شرف دین برحق کا پائی گئی
ہی اس سال کا نام عام الوفود
وہ تزئین تجمل سی ہو جلوہ گر
کیا کرتی تہی شاہ فرخندہ فال
تہا اوسکی موافق کرم مرحمت
رئیس منافق عدو رسول
کہ ای خاتم الانبیا نامدار
مگر دل مین کافر بد انجام تہا
مین ارواح سب کافرونکی جہان
سو داخل ہی قرآن کی شان مین
اسی سال لی دین سی جنت کی راہ
کیا اوسکو فردوس کا بادشاہ
ہوا باغ جنت مین اونکا نزول
تو صدیق اکبر کو رخصت کیا
کیا اونکو سب حاجیونکا امیر
علی کو چڑہا اونپہ با احترام
کہین سنا یہہ سب کافرونسی یہہ بات
نہ سمجہی گا جو مجہکو برحق رسول

ہی جنت کی بو باس اوپر حرام
جہنم ہی اونکا بیت مقام

اور اس سال کی بعد کر ادا
کری کوئی مشرک نہ حج کعبہ کا

یہ اطہر ہی بیت خدای برین
نجس او ناپاک ہین مشرکین

نہ حجاج ننگا بدن کرکی صاف
کرین کعبہ محترم کا طواف

کہ اب جاہلیت کی رسمین گئین
ہوا ظاہر آثار اسلام و دین

خدا اور رسول خدا سی جو قول
کیا کافرون نی تہا خوف و ہول

کوئی وقت اقرار کا ہو اگر
تو ثابت رہین وقت اقرار پر

سو مہلت انہو جن سی قول و قرار
دیا عہد مطلق نہوز نہار

ہی امن و امان انکو چار ماہ
کرین غور دل مین وہ سب روسیاہ

مسلمان نہوں بعد اسکی اگر
تو مال اونکا ہی ضبط اور خون ہدر

کوئی مال لی اونکا یا جان لی
عوض کچھ نہین ہر کوئی جان لی

پہونچ مکہ مین کرکی حج کو ادا
ابوبکر نی پہلی خطبہ پڑھا

کیا اس فصاحت سی خطبہ بیان
کہ توصیف کرلی سبہی کرو بیان

جو حج کی مناسک کی تعلیم دی
اوٹھی بعد اسکی علی ولی

پڑہین پہلی آیات سورہ برات
کہی ہر سب کافرون سی یہہ بات

کہ یہہ چار باتین جو مینی کہین
زبانی پیمبر کی ہین بالیقین

جو ارشاد مجھسی نبی نی کیا
وہی بی کم و کاست مینی کہا

کیا اس بلاغت سی پیغام ادا
کہ تبلیغ کا حق نہ باقی رہا

رسول خدا کی رسالت تمام
ادا کی حضور ہمہ خاص و عام

ابوبکر تہی حاجیون کی امام
علی تہی رسول رسول انام

سنا اور سمجھا کی سبکو دیا
مدینہ مین آئی پھر دونو پا

بلا اشتباہ قیادہ خوشگوار
گذر دہ مین ہی عمر کی اعتبار

کر اجمع بنا دسوین مدرکات
مین دسوین برس کے لکھون ارادات

وقایع سال دہم

سیر کی مورخ نی ہی یون لکھا
کہ دسوین برس کا ہی یہہ ماجرا

روانہ کیا خالد ابن ولید
بنی حارثہ پر بجمع سعید

مسلمان مسیلما سی جا کر اونہین
وہ داخل ہوئی دین اسلام مین

ہی نجران ایک شہر ملک یمن
تہا عیسائیونکا قدیمی وطن

انہین آپ نی ایک نامہ لکھا
کہ عیسا کا دنیا سی دین اٹھ گیا

ہوا ہوں مین اب خاتم الانبیا
پڑھو آکی کلمہ میری دین کا

ہوا جب سی مین خاتم المرسلین
ہوا نسخ سب انبیا و نکا دین

کریگا جو عیسی زمین پر نزول
کریگا سیر او دین پر حق قبول

شریعت پہ میری کریگا عمل
طریقت مین میری نہ دیکھا خلل

کلام خدا مجھپہ نازل ہوا
مقام رضا مجھکو حاصل ہوا

جو عالم ہین انجیل کی نیک نام
ہین واقف میری حال سی وہ تمام

ہین صدق رسالت پہ میری گواہ
فرشتی تمام اور رسالت پناہ

ہین شاہد میری صدق احوال کی
وحوش اور طیور اور حجر اور شجر

قسم کہا کی مجھسی خدا نی کہا
کہ مرسل نبی ہی تو ای مصطفا

ہی یاسین کی سورہ اسپر گواہ
کہ بی شبہ ہو تمہین رسالت پناہ

ہی سب سی سوا شان و شوکت تیری
سب انبیا سی بہتر ہی امت تیری

مین خیر الرسل ہون امام انام
ہی خیر الامم میری امت تمام

صداقت کا میری مبشر ہوا
مسیحا ابن مریم پارسا

کرو میری تصدیق بی اشتباہ
کہ ہوتا دمان روح روح الہ

کرو دین اسلام میرا قبول
کہ ہو تم سی خوش روح عیسی رسول

کروگی نہ یہہ دین اگر اختیار
تو ہوگی قیامت کو رسوا و خوار

ہمیشہ رہوگی جہنم مین تم
رہوگی سدا محنت و غم مین تم

کہ دشمن میری دین کی ہو ملول
کہ ہون تمکو دو اجرا علی حصول

ملی اجر آئین نصرانیت
دگر اجر آئین رحمانیت

ہو عقبی مین جنت تمہارا نصیب
رہو دنیا مین ثروت تمہاری نصیب

نصارای نجران کو اسی کور
جو پہونچا یہہ پیغام پیغمبر

کر آپسمین او سب نی ایک مشورہ
پی درک مصداق این مدعا

حضور رسول از رہ امتحان
گئی وہان سی چودہ نصارا روان

یہہ لکھا کہ یہہ دین پاکر لائین گی
تو ہم سب مسلمان ہوجائین گی

یہہ چودہ جو عالم ہوی ہین جلیل
ہین ہم سب کی مختار کار اور وکیل

ہمارا ہی سب کاروبار انکی ہاتہہ
ہی کفر انکی ساتہہ اور دین انکی ساتہہ

مدینہ مین پہونچی جو انکی رسول
کیا یہان انہوں نی نہ ایمان قبول

انکی کرلی بحث اور تکرار دین
انکی کرلی تکذیب و انکار دین

مباہل کی آیت نی پایا نزول
تو ساتہہ اپنی لیکر جناب رسول

علی و بتول و حسین و حسن
دعا کو ہوی مستعد پنجتن

کہا ایسی مانگو دعا مین جواب
تو جلدی سی کہنا تم آمین سب

کہ تیری دعا ای رسالت مآب
انکی مدعا کی ہدف پر ہے تاب

نصارا انی دیکہی جو یہہ پنجتن
انکی کرلی آپسمین یہہ سخن

کہا ہم

کہ ایسی مباہل نہ ہونا بہلا
خدا سی اگرین یہہ جبل کر دعا
تو انکی اگر سنا سی ہو بہیار
دعا انکی ڈالی اوٹہی دم مین بہار

کرین کو وہ پر کر غضب کی نگاہ
کرین طرفۃ العین مین اوسکو تباہ
ہین اس طرح کی یہہ کئی روی باب
کہ چاہین تو کر دین جہان کو ہلاک

ہی ان تا بچ کی بد دعا بد بلا
نہو اس بلا مین کوئی مبتلا
نگاہ غضب انکی ہی قہر رب
ہی قہر رب انکی نگاہ غضب

وہ جزیہ کا دینا ہی کر کی قبول
پہری اپنی شہرونکو ہو کر ملول
مسلمان نہ وہ اہل نجران ہوی
ولیکن مطیع مسلمان ہوی

رسول خدا نی کہا یہہ بشر
مباہل ہوی ہوتی ہمسی اگر
نہ رہتی یہہ اصلی صور کیطرح
بدلتا مونہہ انکا سور کیطرح

کوئی شکل بندر کی بنتا ابہی
بدلتا کوئی شکل خنزیر کی
گذرتا نہ ایک سال سارا تمام
کہ ہو جاتی ساری نصاریٰ تمام

نہ بچتا کہین دین نصرانیت
نہ رہتا کہین نام نصرانیت
اسی سال باذان شاہ یمن
ہوا خلد مین رونق انجمن

جو کچہہ ملک تہا اوسکی اوسکا رہا
وہ تقسیم سب آپ نی کر دیا
قضات اور مفتی دہی بہیج وہان
کہ احکام شرعی پہ ہون حکمران

مسلم رکہا بعض بعض اوسکی شہر
جو باذان کا تہا بس نام شہر
دیا اوسکو شہر و دیار یمن
کیا شہر کو شہر یار یمن

بفرمان شاہنشہ بحر و بر
ہوا ابن و بسن اوسکا اوس ملک پر
ابو موسیٰ اشعری کو عطا
کچہہ ایک ملک اوس ملک مین سی کیا

معاذ ایک صاحب تہا ابن جبل
دیا کچہہ اوسی ملک سہل و جبل
تہا جس جا پہ کم رایج احکام دین
گئی وہان پہ دو یار کیل تعین

معاذ جبل جبکہ رخصت ہوا
تو اس شان سی اوسکو رخصت کیا
کہ راہ مین پہ وہ صاحب وقار
مدینہ کی بازار مین تہا سوار

سواری مین اوسکی رسول خدا
سر شہر و بازار تہی پیادہ پا
اگرچہ یہہ لطف و سپہ دشوار تہا
مگر حکم شہ سی وہ ناچار تہا

اطاعت کی تابع ہی اداب
مثل ہی کہ الامر فوق الادب
اس اشفاق و عزت کا دی کر شرف
کیا اوسکو رخصت یمن کی طرف

کہا سال آیندہ مجہکو کہین
تو شاید کہ دنیا مین پاوی نہین
ہماری تیری آج وہ بات ہے
یہہ امی یار آخر ملاقات ہے

معاذ جبل کا دل ایک کوہ تہا
لیا جسنی یہہ غم وہ فرہاد تہا
ہی ای **غوث** اقبال و بخت نجیب
عجب طرح کا ہی وہ صاحب نصیب

کہ جسکی سواری مین ہو وہ امیر
کہ جبریل ہو جسکا فتراک گیر
ہوا قوم ہمدان پہ خالد تعین
ہوا شہر اونکا تمام اہل دین

ہوا ماہ رمضان جب آشکار
دیا تب سوم مرتضیٰ کو سوار
روانہ کیا سوی ملک یمن
ہوی داخل اوس ملک مین ابو الحسن

کی الیمن ہان دعوت اسلام کی
کہ روشان کی خلقت مسلمان ہوئی
خصوصا زن و مرد ہمدان کا
بیکبارگی سب مسلمان ہوا

بلا حجت و بی کرامت طلب
مسلمان ہوا شہر کا شہر سب
یمن کو جو جاتی تہی شوہر بتول
تو رخصت کو آئی حضور رسول

پیمبر نی اشفاق و احسان سی
سر پاک پر شاہ مردان کے
دی دست مبارک سی دستار باندہ
جو لی شاہ مردان نی دستار باندہ

تو حضرت نی یہہ حق مین اوس شاہ کی
دعا کی یہہ تہا نبی اللہ سے
جناب الہی مین با صد نیاز
بشان حبیبی و انداز ناز

بہت دیر تک ہاتہہ دونو اوٹہا
کی حق مین علی کی بہت کچہہ دعا
سر شیر حق پر بلطف و سرور
جو دستار کا پیچ سجتی حضور

وہ اسرار غیبی سی خالی نہ تہا
ہر ایک پیچ کی ساتہہ تہی ایک دعا
دعائین وہ تہین مجمع کل صفات
تہی کچہہ اور ہی ان دعاؤن مین بات

ہی ای **غوث** تو واقف کار عشق
تیری دل مین ظاہر ہی سر عشق
ہین اس خلق مین لو الہوس مفتری
تو ان مین سی ہرگز کسیکو کبہی

بتانا نہ یہہ راز پنہان غیب
کہ پردہ نشین ہین عروسان غیب
جو اسرار عشاق و محبوب ہے
وہ اسرار غیبی مین محجوب ہے

بس اس راز کو کر کی سد حجاب
کہ ای **غوث** اظہار ظاہر کرناب
کہ اظہار ظاہر کو ظاہر عیان
کہ بلندہ ظاہری سی جہان

جو ہی سر خاص نبی و علی
نہین غیر حق اوس سی واقف کوئی

حجۃ الوداع

علی ولی تہی یمن مین ہنوز
کہ ختم الرسل سرور دین فروز
مدینہ سی کر عزم حج الوداع
چلی شہر مکہ کو با ارتفاع

نبی سی علی راہ مین آملی
رکاب سعادت کی ہمراہ چلے
تہی پچیسوین ماہ ذیقعد کی
سنیچر کا دن تہا جو حضرت نبی

مدینہ سی کر نیت حج عیان
چلی شہر مکہ کو باعز و شان
ہوئی اس سفر مین ہمرہ جمیع ادا
کہ کتنی ہی کر لی تہی اون پر کمی

برو تی ازقیاس و قرون انشاء
ہوی داقش کہ از رحالکیا
از حمد حیث تاب مین ہنداج دم
ائی کہ تا مدا سب ایان
ت آرام جنت عیان
من جمعہ کے دن ہوا
ہی کا اونکو کمال
جو ہونگا وہ روز آخر ہوا
مین امت کا تیری حساب کتاب
نہ جاویگا جنت مین ایک آدمی
جو امت مین تیری نہوتا کوئی
بروز قیامت تمام انبیا
تیری گرچہ امت ہی عصیان
ہی جتنی میری رحمت خاص و عام
کرونگا عنایت کی اسنی نگاہ
جو ہو دیگا ایک اسنی کار گناہ
مین دیدار اپنا دیکھا کر تمام
نہوتا جو اس بات سی مجھکو کام
یہہ منظور ہوتا نہ مجھکو اگر
محبت ہی میرے یہہ تجھ پر نبی
پڑہی کلمہ لا الہ ایک بار
بھی لاکہہ بار ایک سمجھی کوئی
مقام اوسکا دوزخ ہی جنت نہیں
سمجھتی تو ای شاہ عالی مقام
کیا ہمنی پیدا اسی کی بقا
یہہ دنیا ان ناچیز ہی بد مآل
بناتا مین چاندی کی اونکی چھتین
اگرچہ یہہ دنیا مجھے خوش نہ تھی
ہی اپنی خدائی کی مجھکو قسم
قیامت کو جب تو کہیگا یہہ بات
پاس آو سب بہشت اور دوزخ خدا

ہوا جب اس بار افیا دو بار
مناسک اپنا اور خطبہ پڑہا
کہ ہو نبی محمد کی امت مین ہم
کیا اور کیا راز معنی عیان
کیا رنج و آلام و دوزخ بیان
کہ الیوم اکملت نازل کیا

اتھی تاریخ جو یہی وہ ذی حجہ کی
اتہرا او سدن ایسا تہی بہہ بلیغ
جو ہونگی محمد کی امت مین ہم
جو تہا راز پنہان اسرار غیب
جو شرک اور جہالت کی بنیاد تہی
خدا نے بلسان رسول انام

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

تو امت کو کی مغفرت کی دعا
کرونگا قیامت کو سب سی حساب
بخشا وینگی جب تک سب امت تیری
بناتا نہ جنت مین ہرگز کبھی
تیری دیکھہ امت یہہ رسم خدا
اگر مین بھی ہون ارحم الراحمین
کرونگا سب امت پہ تیری تمام
کہ طاعت سی بدلیگا انکا گناہ
مین بخشونگا رحمت کی کر کی نگاہ
کرونگا بلا واسطہ یہہ کلام
کہ امت سی تیری کرونگا کلام
کہ واقف ہو خلق انکی اسرار پر
کہ سب عمر اپنی مین ایکبار ہی
جو دل سی ہو کار گر او سپہ نار
مگر تجھکو جب تک نہ جانی نبی
وہ دشمن ہی صاحب محبت نہین
عطا کرلی امت کو تیری تمام
ہی ہر وقت ہر لحظہ اسکا فنا
کہ ہمکو نہوتا اگر یہہ خیال
چڑہاتا مین سولی کا زینا اوہ نہین
براتی لئی انکو بھی مینی دی
تیری بادشاہی کی مجھکو قسم
کہ مین خوش ہوا خالق کائنات

ہوا حکم خالق کہ میری رسول
ہی رحمت کا جتنا خزانا مرا
مین بخشونگا رتبہ انہین بقدر
جو جنت مین تحفہ ہی بہتر اعظم
کریگی بہی آرزو دمبدم
گناہون پر انکی نکر خوف و بیم
قیامت کی دن ای شفیع الامم
جو ہو دیگا ایک اسنی کار ثواب
ہر ایک تیری امت کی انسان سے
تیرا آزردہ کرنا کب بھلا مجھکو گوارا ہے
تو کرتا نہ اسنی حساب و کتاب
تو انکو بلاتا نہ محشر مین
جو کوئی تجھہ پہ بھیجی درود اور سلام
ولیکن یہہ ہی شرط اوسمین کہ وہ
نہین اوسکی وحدانیت یہہ قبول
ہمین ایسی وحدانیت کی قسم
نہ دیتی کسی غیر کو زینہار
جو ہی آج دن اسکا وہ کل نہین
کہ پھر جائین کی دین سی مومنین
جو کفار کی گہر مین دیوار و در
کہ آوی نہ رشک انکو اس چیز کا
کہ تجھکو اس امت کی حقمین سوال
ہوا میری امت پر اتنا کرم

تیا انوار کرم رحیم ان بہی
اگر کرلی تہی ارواح سول دریم
تو ہوتی عجب جشن و عشرت مین ہم
وہ ظاہر کیا سب ایک ایک بہ
وہ دنیا سی ایک سخت برباد کی
کی نعمت تمام اپنی اور ہر تمام
عطا کی اونہین نعمت بی زوال
دعا مینی کی یہہ بہی تیری قبول
کرونگا سب امت پہ تیری نثار
کہ حیران ہو وینگی سب دیکھہ کر
وہ انکی تواضع کو ہی صبح و شام
کہ ای کاش ہوتی اس امت مین ہم
کہ ہی نام میرا الغفور الرحیم
کرونگا تمام ان پہ اپنا کرم
یہہ پاوینگی دس حصہ اوسکا
قیامت کی دن لطف و احسان سے
سمجھہ تو دلمین اپنی تو میری پیار کا بیان
چلی جاتی جنت کے یہہ بی حساب
انہین بہیجتا خلد اطہر مین
ہی دوزخ کی آگ اوسکی حق مین حرام
تیری نام کی ساتہہ مخلوط ہو
بجز دوری اوسکو نہین کچھہ حصول
کہ دنیا کی قدر ایک ذرہ بہی ہم
مگر ہی یہہ ناچیز دنیا پلید
جو سو جو ہر دم مین ایک پل نہین
تو دنیا مین سب کافرون کی تئین
مین کرتا او نہین خانہ سیم و زر
اگرچہ یہہ ناچیز ہی سب یہ دنیا
کرونگا نہین ایک ساعت ملال
کہ راضی ہوا مین خدا کی قسم
کرونگا مین بپا ای حبیب نامور

بشارت

مدارج مین ہی اسطرح سے لکھا
بہت میری امت گنہگار ہے
مقدم مو جز سب انکا گناہ
انہین کی مجھی فکر دن رات ہے
ہی اس درد سی دل میرا بیقرار
وگر فضل ہوگا تو احسان ہے
کر اپنی کریمی پر یارب نگاہ
ہوا ان پہ جو احسان و انعام اب
ہوا حکم خالق کہ کچھ غم نکر
الہی شفیع گنہگاران خلق
رضامند جبتک نہ مظلوم ہو
جو ہی انکی ذمہ حقوق العباد
نہ جبتک کہ مظلوم مسرور ہو
اگر ملتوی یہہ صفائی رہے
یہہ قدرت تو رکہتا ہی قادر قدیر
کیا ہو جو ظالم نی اوس پر ستم
جو دیکہی وہ جنت کا اوصاف صاف
میری پاس خاطر سی ای کردگار
ہو مظلوم یا ظالم امت میری
ہو جس شخص کا دوست نہ دشمنی
یہہ کر عرض درگاہ اللہ مین
لگی کرنی طول رکوع و سجود
بہت دیر تک کچھ نہ آیا جواب
اس امت کے خاطر سے ستہ حبیب
یہہ سنکر ہوئی آپ کو وہ خوشی
ہنسے کی لب آپ اسطرح
ازل سی ابد تک کریم العباد
ہین آپ اہل اسلام و دین کی حبیب
جو چہرہ کہلا آپکا شکل گل
کرین آپ کی ہم خوشی سی ہنسے
ہوئی یہہ میری التجا جب قبول

کہ عرفات مین آپ نی کی دعا
گنہگار مومن اگر گرفتار ہے
کر اب عفو کر کی کرم کی نگاہ
کہ ان پر گناہون کی آفات ہے
کہ انکا ہی اعمال بد بی شمار
تو اکرہی ارحم ہی رحمان ہے
میری عجز و زاری پہ کر اب نگاہ
ہی تجہہ پہ احسان و اکرام سب
مین بخشون کا امت تیری سب
سر سروران شاہ شاہان خلق
تو ظالم نہ مغفور و مرحوم ہو
مین دونگا قیامت کی روز اونکی داد
تو ظالم نہ مغفور و مسرور ہو
تو دل پر گہٹا غم کی چہائی ہر
کہ مظلوم کو دیکی نعمت کثیر
کری اوسکا بدلا وہ اوس پر کرم
حق اپنا وہ ظالم کو کردی معاف
تو کر مجہسی اسدم یہہ قول و قرار
الہی ہوئی ان سے الفت میری
اوسی سیر کیا ہی گلستان تین
لگی ملنی سر عجز کی راہ مین
لگی پڑہنی آیات لطف و درود
ہوا بعد ایک دیر کی یون خطاب
غم و درد سے تو نہو ناشکیب
کہ ایسی ہوئی تہی نہ ہرگز کبہی
کہ ایسا کبہی تہی نہ ہرگز ہنسے
رہی آپ کو دین و دنیا مین شاد
رہی آپ کو روز ہنسنا نصیب
ہنسے آپ اسدم جو باغ رسل
نہ دیکہا کسی غم حق تعالی ہی
اور اوسکی ہوئی [illegible]

کہا ہی میری خالق غفور الرحیم
نگاہ ہی کرم کر کی ای میری رب
کہنچی مغفرت کا جو ان پر قلم
مجہی انکی غم سی ایکدم ہی کل
اگر عدل ہوگا میری کردگار
کر اسبات سی جمع خاطر میری
الہی میری بخش امت تمام
کرم تجہہ پہ کر ای میری کارساز
جو امت نی تیری کیا ہی گناہ
مظالم مین ظالم کا بی شبہ و شک
شفاعت سی تیری رسول عرب
عوض اونکا ظالم سی مظلوم کا
یہہ سنکر پیمبر ہوئی بیقرار
رہا فکر کا میری خاطر پہ بار
رضامند اسطرح کا تو کری
تو مظلوم کو ایسی نعمت دیکہا کر
تو رکہتا ہی قدرت ہر ایک کام پر
کہ ہوگا قیامت کا حشر قیام
خوشی انکی سی مجہکو آرام ہے
جو خاطر میری ہی عزیز ای کریم
لگی کرنی زاری و زاری و نیاز
سماجت سماجت سی بی اختیار
کہ ای میری محبوب پیغمبر رسول
کہا تونی جو کچھ ہوا سب قبول
کہا الحمد للہ و شکر خدا
عمر اور ابوبکر نے دیکہہ کر
رہین بامراد دلی شاد آپ
ہو تقصیر ہم خادمونکی معاف
سبب کیا ہو ہم پہ ظاہر اگر
کیا آپ نی ہنسنا مطابیان
تو کہنے لگی [illegible]

اورا
انہین کی
سماوی خوشی سی میری جی دم بدم
یہی غم ہی آج اور یہی غم ہی کل
تو انکا ہٹکانا نہین زینہار
مجہی بخش امت سراسر میری
کر انکی طرف سی مجہی شادکام
مین عاجز ہون اور تو ہی عاجز نواز
مین بخشونگا کر کی کرم کی نگاہ
نہین بخشنی کا قیامت تلک
حقوق اپنا مین اونکو بخشونگا سب
ہی دوزخ مکان ظالم شوم کا
کیا عرض ای پاک پروردگار
میرے دل مین امید آیا ہی بار
کہ ظالم کی وہ ظلم کو بخشدے
کہ ظالم کی بدلی سی وہ باز آئی
تو قادر ہی آغاز و انجام پر
مین بخشونگا امت تیری سب تمام
مجہی باغ جنت سی کیا کام ہے
تو ان کو دیکہا مت عذاب الیم
لگی کرنی منت سی حضرت تمام
دعا کر کی رونی لگی زار زار
تو امت کی خاطر سے مت ہو ملول
رہو دین و دنیا مین شاد ای رسول
کیا سجدہ اس شکر و احسان کا
کیا عرض ای شاہ عالی گہر
رہین دونو عالم مین آباد آپ
یہہ پایا ہی عادت سی ہمنی خلاف
تو واقف ہون ہم بہی اس حال پر
کہا بعد اسکی کہ ای دوستان
مبارک سلامت ہم یک دگر

ہوا عرش سی فرش تک شور و غل
جو ہی امت صاحب تخت و تاج
ہوئی ان پر ایسی کرم کی نگاہ
ہوا آج یہہ قول و اقرار صاف
میری رو برو آکی رونی لگا
ہوا حد سی زیادہ بہت دردناک
اوسی دیکہکر مجہکو آئی ہنسی
سنا ہی مسلمان نی یہہ ماجرا
محمد کا دیکہین محبت کا طور
نبی پر ہر انسان قربان ہی
جو امت پر ایسی نوازش کری
بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام
محمد کی امت مین تو کیجیو
کہ معشوق عاشق جو ہیگا تیرا
بچانا مجہی اوس بلا سی مدام
ہوا اپنا کلمہ جو ختم کلام
ہین جتنی مسلمان جو سب کو چین
جو ہو جای تیری کرم کی نگاہ
مسلمان آوین مسلمان جائین
مین اور سب میری دوست یار آشنا
تن و جان دو نو یہہ ای کردگار
خدایا بحق بنی فاطمہ رض
بس اب مختصر کر دعا کو شتاب
سحر چارشنبہ کی تہی بالیقین
ہی کا رستہ مین جم غدیر ایک مکان
رکہا سر پہ وہ تاج با احتشام
حضور تمامی خواص و عوام
کہ جسکا ہی مولی رسول خدا
تو بس کو ہی در کو ہی ملتوی
جو تہا ذی الکلاع ایک طائفہ کا
جو احمق ہی اوس ملک مین بدترین

رہین دو زمانہ مین یہہ دونو ہم
ہوئی مرحمت ابر غفار کی
یہی لوح محفوظ مین تہی لکہا
جو ابلیس حاسد نی یہہ قول سنا
لگا کرنی فریاد و شور و فغان
اوڑاتا ہوا سر پہ خاک اور دہول
یہہ سنکر ہوی شاد دو نو وہ یار
ہی ای غوث لازم کہ سب مومنین
جو ایسا خداوند احسان ہو
بہلا ہو جو ایسا شفیع الوریٰ
باین لطف و احسان و انعام عام
الٰہی یہی غوث کی ہی دعا
معاصی میرا اگرچہ ہی بی شمار
جہنم ہی ایسا بلای عظیم
بحق نبی و بنی فاطمہ رض
محمد کی جتنی ہی امت وہ سب
بروز قیامت جو ہوں بیقرار
قیامت تک اولاد میری جو ہو
رہی خوش ظفر شاہ ہندوستان
جو نواب احمد علی خان ہی
نہو کار گر ان پہ نار جحیم
اگر دعوی تم رد کنی در قبول
دعا کرین امت کی حق مین رسول
کہ شہر مدینہ کو با ازدحام
تو حضرت علی کو وہ خلعت دیا

تو یا الاحباب ختم الرسل
ہوئی سب وہ مغفور و مرحوم آج
کہ طاعت سی بدلا گیا سب گناہ
کہ تقصیر بست کی ہی سب معاف
سیہ چہرہ اشکو ہنسی ہونی لگا
اور ڈالی لگا خوب سی سر پہ خاک
میری اس ہنسی کی یہی وجہہ تہی
کیا سجدہ اس شکر و احسان کا
کرین اونکی احسان کی ملین عوض
فدا جو نہین وہ نہ انسان ہی
تو امت نہ کیون سب تا زیست کری
بروح نبی بہیج یا رب مدام
شفاعت او نہین کی مجہی دیجیو
وہ تیرا حبیب اور تو اوسکا خدا
بنور محمد علیہ السلام
تو کچہہ غم نہین مجہکو یوم القیام
الٰہی خصوصاً میری والدین
تو ہو شیث آدم تک انکا بنا
شفاعت محمد کی محشر مین پائین
رہین وہ دنیا مین خورم سدا
رہین تیری سایہ مین لیل و نہار
کہ ہر قول ایمان کی خاتمہ
لکہو غوث احوال اصل کتاب
تہی ذی الحجہ کی ماہ کی چودہوین
جو داخل ہوی وان رسول جہان

کہ امت محمد کی بخشی گئی
ہوئی مغفرت ہر گنہگار کی
کہ امت محمد کی ہی بی خطا
تو گہبرا کی وہ دشمن انسان کا
ہوا جو کی دل تنگ زاری کنان
میری رو برو ہی وہ بہاگا ملول
کیا سجدہ شکر آمرزگار
کرین سجدہ شکر رب برین
فدا کیون نہ اوس پر ہر انسان ہو
تو کیونکر نہ عالم ہو اوس پر فدا
کہی کیون نہ ہر آن امت تمام
کہ محشر مین مجہکو بروز جزا
پر امت مین اوسکی ہوان گر گناہ
کہ آتش کو ہی اوسکی آتش بجہی
میرا کلمہ حق پہ ہو خاتمہ
ہو مغفور و مرحوم ای میری آج
او نہین بخش دنیا میری کردگار
تیری فضل سی ہوئی سب کا گذر
بہادر شہ شاہ شاہان جہان
کہین تن ہوان درود میری جان
جہنم ہی یا رب بلای عظیم
من و دست و دامان آل رسول
مطالب تمام اپنا کر کی حصول
پہری شہر مکہ سی خیر الانام
جو من کنت مولاہ سی ہی سیا
ہی من کنت مولاہ جسکا طراز
سب بات کو جان لو مان لو
ہوی کوچ فرما رسول جہان
اوسی اس بر سر رخصت کیا
پرستش کیا کرتی تہی دار
اوسی کو جتی ہی خدا جان کر

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

کہا حیدر تم مسلمان ہو
علی کو یہہ خلعت پہنا کر وہان
جریر ابن عبد اللہ ایک یار تہا
کہ لوگ اوسکی اوسکو سمجہکر خدا
مکان اوسکی پر صبح و شام ان کر

بالطاف خاص و باشفاق عام
علی ہی ہی مولی اوسی شخص کا
مدینہ مین بہیجی رسالت پناہ
اور ایسا وہ تہا سنگدل رکہ یاد
سمجہتی تہی اوسکو خدا اور دین

مسلمان ہو وہ دیت حریر
غلام اپنا لی ساتہہ اٹہارہ ہزار
ابراہیم ابن رسول خدا
ہسیہ یون ہوا گہن سی آفتاب
تہا باقی لی فلک لے یہین
جو عالم سی یہہ ابن سرور گیا
یہہ ہین باعث عبرت کائنات
پہونچ محفل عالم مین کر سلام
دی آپ لی اون کو چارون جواب
یہہ حدیثین بعثت کی عرض ہے
بخاری مین مسلم مین مشکوٰۃ مین
ہی اوسکی حدیث دوم مین بحال

مسلمان ہوی ساتہہ خلق کثیر
مدینہ مین آیا وہ خالی تبار
اسی سال جنت مین داخل ہوا
کہ عاشق ہو جیون سوز عشق کباب
زمین و زمانہ ہوا تیرہ زار
تو خورشید سی نور انور گیا
نہین دخل انکو بموت و حیات
لگی پوچہنی آپ سی یہہ کلام
گئی ہو کی رخصت وہ باہر شتاب
کہ اظہار اسرار کا فرض ہے
یہہ احوال ہی سب حدیثات مین
مفصل ہین چارون جواب سوال

کہ زیاب رویت تہی تب یون کہا
بدست عمر یان ہوا دین دار
وہ جب بن گیا اس جہان سی گذر
جو تہا صاحب البرق نور زدہ
یہہ آپسمین لوگون لی چرچا کیا
یہہ سنکر لگی کہنی خیر البشر
اسی سال جبریل نزد رسول
کہ ایمان اسلام احسان ہے کیا
کہا آپ نی تہا یہہ روح الامین
جو تم جانتی ہو یہہ چارون جواب
ہین حاجی محمد رفیع اہل دین
بیا ساقی ای راحت جان من

کہ تہا جو عہد خلافت ہوا
آئی سب وہ آزاد اٹہارہ ہزار
اوسی دن بحکم قضا و قدر
ہوا نور سی اپنی مہجور زرد
کہ مرگ براہیم سی یون ہوا
خدا کی ہین آیات شمس و قمر
ہوی شکل انسان کی کر نزول
قیام قیامت کی کس طور کا
تہین اکی دینی آئی تعلیم دین
مفصل سنو تو یہہ دیکہو کتاب
کتاب اونکی ہی ایک تفسیر المبین
می شیشہ لطف از آن من
ز جام وصال حضور کے رتن

وقایع سال یازدہم

از دو حضور یم دو رسے شد
اسیر کی ہو رخ نی باصد فغان
تو بعضی جو ملعون تہی اشقیا
خدا پر وہ بہتان کرنی لگی
لگی مرد بنی نبی کی نشان
کہ پہلی مدینہ مین وہ آن کر
مدینہ مین مومن رہا بد نہاد
لگا کہنی لوگون سی بن کارساز
بہت مل گئی اوس سی کامل وجود
ہوی مقتدی اوسکی سب بد مقام
ظہور اوس سی تہا شعبدہ و نیرنگ
جو آنکہون کی تیزی کی کرتا دعا
پہر آخر کو صدیق صادق یقین
کہا تجکو حضرت نی سیف اللہ
مطیع اوسکی جتنی ہوی فوج کی
قیامت تلک اور کوئی بہی
جو پہونچا وہان لشکر نامدار
ہوا گرم بازار پیکار کا
تہا یہ حمزہ کا قاتل جو وحشی غلام

کیا گیارہوین سال کا یون بیان
نبوت کا اون کو ہوا دعیا
پیمبر پہ طوفان دہرنی لگی
لگین بننی جو دزدان پیمبر نیان
محمد کو برحق نبی جان کر
گیا گہر تو کہولا در ارتداد
کہ موقوف ہی یہہ فریضہ نماز
کیا بی نمازون لی ترک سجود
بنایا جہنم کا اوسکو امام
کہ کہانی تہی اسمین سب و سکا فریب
تو اندہا اوسوقت ہو جاوہ تہا
ہوی جب پیمبر کی مسند نشین
کر اوسکی مطیعون کا لشکر تباہ
او نہین جاکی دوزخ مین پہونچا ہی
نہ ہوگا نہ ہوگا کبہی
ہوا دونو جانب سی جنگ آشکار
ہوا تنگ احوال کفار کا
کیا اوسنی اوس جنگ مین خوب کام

اکہ حج کعبہ رسول کریم
جو خلقت کی دعوت وہ کرنی لگی
غرض اپنی شریعت بنانی لگی
از انجملہ کذاب تہا بد مقام
قبول آپنا اسلام و دین کر گیا
نبوت کا دعوے کیا اور حلال
جو تم پر یہہ تکلیف ہی پنج بار
کیا اوسکی ساتہہ اپنا ایمان تباہ
نہ سمجہی کہ کذاب ہی یہہ شقی
کسیکو جو کرتا دعا عمر کی
عوض اوس لعین مفتری کی دعا
روانہ کیا خالد ابن ولید
کہ تیغ الہی بجز کافرین
بہارانی خاتم المرسلین
یہہ سنتی ہی فرمان فرمان روا
بہت ہوگئی اہل ایمان شہید
بہت بہاگ کر ہوگئی بی نشان
کیا شاد اصحاب اسلام کو

ہوی جب مدینہ مین آکر مقیم
تو حق سی عداوت وہ کرنی لگی
فریبون مین لوگون کو لانی لگی
مین لکہتا ہون احوال اوسکا تمام
گیا گہر تو مرتد ہوا گہر گیا
شراب اور زنا کہہ کی وہ بد خصال
اوٹہایا ہی تم پر سی مین نی یہہ بار
ہوی اوسکی ساتہہ آپہی روسیاہ
دغا باز مکار ہی مفتری
تو مرتا اوسیوقت وہ آدمی
تہی برعکس مقصود اور مدعا
کہا قتل کر اوسکو ہی وہ پلید
کسی اور کا قتل کرنی نہین
ہی ختم الرسل خاتم شرع و دین
روانہ ہوا لشکر اسلام کا
بہت ہوگئی قتل کافر پلید
بہت لائی ایمان ہو کی زندہ جان
کیا قتل کذاب بدنام کو

کیا اسنی مرد ارود مدعی
کیا داخل نار وہ مفتری
ادا سی جا کہا وحشی نی کر سپاس
مین تہا کفر مین قاتل خیر ناس

انا قاتل خیر الناس فی الکفر وقاتل شر الناس فی الاسلام

اور اسلام مین قتل اب شرناس
تہا ایک اسود ذی عنسی ملقا
رسالت کا کاذب نی دعوی کیا
مگر فیروز نی آج پائی ظفر
کہ مارا گیا اسود روسیاہ
اسامہ کو دی کر سپاہ گران
ہوا لشکر خاص کو حکم عام
عمر اور ابوبکر عثمان کو بہی
کرین گرم پہر زید کا قتل گاہ
مسلح ہوئی فوج جرار سب
یہہ موضع مدینہ کی ہی متصل
یہان صبح دم اور ہی کچہہ ہوا
وہ سب حضرتی لشکر اسلام کا
دیا گاڑ جہنڈا در خاص پر
کہ تہا جنکو حکم رسول عرب
حیات النبی مین وہ جان جہان
گئی ساتہہ اسامہ کی سب یکدگر
صفر کا مہینا جو آخر ہوا
رہی وہانکی علاقہ کی جتنی زمین
غضب کی فرشتون نی وہانکا خرام
صفر مین جو آخر ہوا بدہ کا روز
خدا سی ہوا جب کہ ہٹکی وصال
دوشنبہ کی دن بعد وقت سحر
مرض موت کی مین وصیت مدام
یہہ برزخ مین محشر مین کام آئیگی
کہ جتنی غلام اور پرستار ہین
اور آخر ہی آپ کا تہا کلام
جو حاضر تہی وہان اہلبیت رسول
جو تہی مرد اور زن سہ شنبہ کی روز
عجب آن تہی اور عجب شان تہی

یمن کی وہ صنعا مین پیدا ہوا
غضب حادثہ یہہ برپا کیا
کیا اسود روسیہ فی السقر
ہوا اوسپہ فیروز فیروز جاہ
کیا شہر ابنا کی جانب روان
اسامہ کی ہمراہ جاوین تمام
ہوا حکم ناطق کہ جاوین سبہی
کرین وہانکی کفار کو پہر تباہ
ہوئی کوچ کرنی کو تیار سب
کہ اس جا پہ سب جمع ہو جائین کل
سدا ہوی جہان کو رسول اجل
پہر آیا مدینہ مین روتا ہوا
کیا ختم اخلاص اخلاص پر
اسامہ کی ہمراہ جاوین وہ سب
قیامت تک اونکا ہی قتلن دیا
اور اب اپہ جاتی ہی پائی ظفر
تو حضرت لی جاکر بحکم خدا
کی اللہ نی سب بہشت برین
ہوا ہی قیامت کی دن تک حرام
اوٹہا درد سر پر فزون
مرض کی تہی ہر وقت شدت کمال
ہوی جنت العدن مین جلوہ گر
یہی تہی نبی کی علیہ السلام
یہہ فردوس اعلی مین جو بیجا ہی
وہ لی بس مین بیکس مین بیمار ہین
کہ اسکا ہین حاضر کی ہی تمام

وہان شہر باذان کو اوسنی
وہ ملعون فیروز کی ہاتہہ سی
مدینہ مین ایک روز شب کی وفات
اور آخر سفر کو دوشنبہ کی روز
یہہ ہی روم کی ملک مین ایک دیار
کیا بعث کا حکم حکمت شعار
رہین سب اسامہ کی زیر علم
یہہ سنتی ہی حکم شہ نامدار
جرف مین نکل شہر سی آگیا
ہم جمع ہو جائی جب سب سپاہ
ہوی رونق افزای خلد برین
سب اصحاب کہتی ہوی وا رسول
ہوئی دفن سی جب فراغت تمام
جو ہی حکم آن شاہ جن و ملک
ابوبکر تہی جانشین رسول
جو قاتل اسامہ کی تہا باپ کا
دعا مغفرت کی باہل البقیع
جو وہان دفن ہوگا اوسی تا ابد
مگر شرط ایمان ہی [illegible]
چڑہا شدت درد سر سی بخار
ربیع نخستین کے جب بارہوین
چمن زار دنیا کو دی کر خزان
کبہی ہرگز قضا کیجیو مت نماز
تم ایک ہون جو کنیز و غلام
زبان جسکی تہی تک رہی گاہ گاہ
میری مغفرت کر میری کردگار

مین تہا کفر مین قاتل خیر ناس
کیا مینی کر جمع ہوش حواس
لیا جہین سب اوسکا ہو گیا
جو مارا گیا تب کہا آپ نی
یہہ معلوم کی وحی سی واردات
جناب رسالت نی ای ابن فیروز
اور اوسکی پدر کا وہ مقتل ہی یار
مہاجر اور انصار کو اوسکا
کچہہ اوسکی ریاست مین بار نخدم
شغر کو ہوا لشکر دین تیار
انہون لی مقام اپنا حسب الرضا
یہان سی کرین کوچ باہم بگاہ
حبیب خدا سید العالمین
در خاص پر آئی زار و ملول
ہوا تب ابوبکر کا حکم عام
وہ باقی رہیگا قیامت تلک
کیا اونکا ارشاد سب لی قبول
اوسی قتل اوسکی عوض مین کیا
کی اور اونکا درجا کیا سر بسر
نہوویگا مطلق عذاب لحد
اور اوسکی نبی صاحب جاہ پر
ترقی مرض کی ہوئی بی شمار
ہوی تب وہ سلطان دنیا و دین
کیا جاکی سیر باغ جنان
کریگی قیامت کو یہہ سرفراز
تم اون سب احسان کرنا مدام
یہی حکم کرتی تہی پیغمبر
رفیق علی سی مجہکو ملا

رب اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلی

دیا آپ کو غسل با درد و سوز
کہ بیماری خدا سی پریشان تہی
مسلمان کا غول غول آئی ان
شب چارشنبہ کیا دفن آہ
ہوئی جمع سب مرد و زن بچان ملول
جنازہ کی پڑہتی نماز آن آن
زمین مین چہپایا رسالت کا ماہ

اور تہا اس جہان سی جو وہ سرور
جہان تیرہ و تار روشن جہان
اوٹہا فرش سی عرش تک شور و غل
زمین آسمان کا ہلا سب طبق
صحابہ سراسیمہ حیران ہوے
رہے بعضی اپنی مکانوں پہ جم
یہہ عبد اللہ زید نے کی دعا
خدا نے کیا اوسکو فی الفور کور
گئی کچہہ مدینہ سی باہم نکل
رہا شام مین جب تلک دم مین دم
مگر فاطمہ کا لکہون حال کیا
کہ تہی زندگی سخت بہاری اونہین
خوشی اونکی دل سی اوٹہی ایکبار
وہ روروکی ایدہر اودہر دیکہکر
علی مرتضی ہی مشغول دل نہین
نفسی علی زفرتہا محبوسۃ
میری جان لوی خوشتر ہی بند
بتول اور اصحاب صاحب کرم
کوی مین گرا چاہ کی راہ سی
سوار اپنی کا اوسکو یہہ غم ہوا
یہہ باب دوم راوی خوش ادا
بیان اسکو یون کرتا ہی ب
کرامات و اخلاق کی اونکی بات
جو کچہہ معجزات اونکا ہی قاہرہ
احادیث و قرآن مین ہی بیان
حقیقت یہہ ہی کوئی فہم و قیاس
محمد کا مقدار اور مرتبا
ہی از بسکہ بالا تر اونکا مقام
تو حیران ہی ایسا کہان نظر
تو عالی اعلیٰ و اصفیہ تو صفر
اے عاشقو نکی بزم کی شمع اے چراغ

تو احسنت تہا سب نقش جہان
کہ اوٹہا زمانہ سی ختم الرسل
ہوا خاتم المرسلین جا بحق
جو اصحاب دانا تہی نادان ہوے
نہ جنبش کی طاقت تہی قالب مین دم
میری آنکہین اندہین کر اے کبریا
کہ اب اوسکی آنکہین تہہ خاک گور
نہ آئی نہ جب تک گیا دم نکل
رہی صبح عیش اوسپہ شام الم
تہا احوال اونکا عجب طور کا
دل و جان سی تہی موت پیاری اونہین
کیا اونکی خاطر مین غم نی قرار
یہہ کہتی تہین یارب مین جاؤن کدہر
کہ میرا ابدر ماہ محفل نہین
یا لیتہا خرجت معہ الی قبرہ
نکل جاتی کاش اوسکی خوشبو کی ساتہہ
ہی انسان کیونکر ہوا اونکو غم
جلا آب مین آتش آہ سی
کہ بس بہوک اور پیاس سے مرگیا

یہہ اندیشہ اوٹہا ہو
زمانہ سی آج اوسکا سایہ اوٹہا
گیا آمد و رفت جبریل کا
زبان بستہ ایسی ہوی بعضون کی
مریض اور لاغر ہوی بعضی فیق
کہ دیدار رب تری محبوب کی
ہوا اصحاب آزار و زار و نزار
مدینہ مین ایکدم نہ ٹہیرا بلال
غرض تہی جو اصحاب احباب یار
وہ بنت نبی تحت جان ملول
وہ جب تک کہ دنیا مین زندہ رہین
کیا درد نی دل جگر مین مقام
جب آتی ہین گہر مین حسن اور حسین
باحوال مضطر بحال حزین
لا خیر بعدک فی الحیوۃ وانما
تیری بعد بہتر نہین زندگی
سواری کی مرکب نی یہہ غم کیا
سواری کی ناقہ نی ہوکر اداس
بانواع رحمت صلوۃ اور سلام

باب دوم

کہ ہون مطلع ہند کی لوگ سب
لکہی کیا کوئی وہ مبارک صفات
اور آیات اونکا جو ہی ظاہرہ
بیان اونکی کرنی کی طاقت کہان
بکنہہ مقامات آن حق شناس
بجانا کسینی بغیر از خدا
یہہ دریافت ہی فوق فہم تمام
بجز حق وہ کہہ سکتی ہی نور البصر

جو کچہہ شکل کا چاہتی ہی کمال
کہان آتی ہین حد تحریر مین
خصائص جو مخصوص اوس شاہ کا
احاطہ سی سب ضبط کی ہی برون
پہونچتا نہین ہی کسیطور سی
محمد کی مانند اللہ کو
ابا باد شاہ جمال و جلال
تیری شان ادراک سی پاک ہے

قطعہ

اے باد محفل رسل اے نہادہ
مجالس تمام گشت و بیابان سید عجم

کہ خلقت سی جانا قیامت ہوئی
زمین پر کہین جسکا سایہ نہ تہا
ہوا بند در وحی تنزیل کا
نہ ہوش سخن تہا نہ نطق و بیان
ہوی بحر ماتم تہا مین غریق
نہین چاہتا آنکہہ میری کہلی
گئی اس جہان سی بہت دوستدار
گیا شام کو سب کی شام ملال
کیا سب کی خاطر نی غم نی قرار
عجب طرح سی تہین حزین و ملول
او نہین ہنستی دیکہا نہ مطلق کہین
لگا بیٹہتی زہرا کا زہر اتمام
توان سی ہی آتا نہین لکہہ چلین
یہہ دو بیتین بی بی کی تصنیف کین
ابکی مخافۃ ان تطول حیاتی
مین روتی ہون جو بڑہ جاوی حیات
کہ بیتاب ہوکر کوئی مین گرا
نہ پانی پیا اور کہانا نہ کہا
بروح نبی بہیج یا رب مدام
فضایل کمالات مین لکہہ گیا
رسول خدا پر ہی اوسکا کمال
ادا ہو سکی کب وہ تقریر مین
او راست کا اوس شاہ ذیجاہ کا
شمار اور انداز سی ہی فزون
کہ معلوم اوسکی حقیقت کری
کسینی نجانا آسی جان لو
ابا اہل جاہ آمال و آمال
تقدر اپنی دانش کی ادراک ہی
نفیتی الزمان وفیک لم یوصف
ما ہجرا فیہ اولو صف

درین باب این است مجمل سخن
کہ جو مرتبہ مین ہی امکان کی
خزانہ مین قدرت کی بہتر کوئی
ہوئی نعمت حق اکر بتمام
ہین نور محمد سی سب فیض یاب
لقب تامی جو یہہ یاد ہے
ہو کنعان کا مہ یا کہ ماہ فلک
کہ روشن ہین اوس ایک سی سب غرض
کہو اور احد از بہر پاس شرع حفظ دین
محمد سے ہر شان آشنا یا
سلف قسم کی کتب کی جو کتاب تہی
بقدر اپنی دسترس کی انکی تحقیق دان
بقصد تبرک تمین رقم
نہ انجان ہو جان ای جان جان
جوارح اور اعضا ہی بے مثال
سراپا کا انکی کرون کیا ثنا
ہمراہی سرو رعنا مین
وہ سرو سہی قامت با مراد
بلند اور بالا سی ہوتی نمود
سر سرور مرسلین تہا بزرگ
کہ بخشی تہی بزم کو خوش تک
طرار کہتی تہی موی سر سبز سر
تہی اوس مصحف رو کی ایسی نمود
جو تہا صاحب حسن جبہ و جبین
یہہ سر نے سپید تہی جلوہ گر
کشادہ جبین جس سی لمعان تہا نور
وہ مرسل تہا ایسا حسین حسن
تہین ہو نہ جیسی بال سی ان کی نمو
تہی اون و ابرو مین انکی کشش
سفیدی سفیدی انکی نہایت ہی تہی
نہ بتامرتسانی قوت تہی انکی رنگ

کہ فضل و کمال رسول زمن
خزانہ مین خلاق و رحمان کی
نہ تہی ایسی شئی جو نہ انکو ملی
او نہین پر اور راست پر انکی قدم
یہہ ہی آفتاب الرسل ہین یا تہا
تو اس ماہ پر مظہر اللہ ہے
ہی نور محمد سی سب کو چمک
ہی اوس گل سی سارا جہان باغ باغ
و کر ہر صنف کس نخوا ہی حسن اشتیاق

اور اونکا صفات جلال و جمال
جمال و رجلال اور کمال اور کرم
تہی جو چیز بہتر لطیف اور رسا
تمامی رسل اور تمام انبیا
منور ہین انوار احمد سی سب
یہہ ہی ماہی ظلمت بحر و بر
جو ہی نام احمد سراج منیر
جو ہی دلبری حق حق نما
بیان ان کا ثنا و ولایت مین تہا

واللہ در القائل

کہ اعلام علام ہر باب کتھی
بتحقیق ثابت کیا ہی بیان
تصانیف اپنی مین اون سبنے
دراز بسکہ ہین یہی مبارک سیر

فصل در حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ حسن جمال رسول جہان
نہ رکہتی تہی سب درجہ اعتدال
زسرتا بپا تہی وہ نور خدا
جو ہوتا کوئی قد بلند آدمین
دلاتا شفاعت قیامت کی یاد
بفضل خدا تہی یہہ انکی نمود
ولیکن نہایت نہین تہا بزرگ
یہہ بخشی کبھی آپ کی ریش تک
کیا فرق بعد اوسکی پہر پانگ کے
جسی دیکھتی ہی پڑہی فال رد
یہہ کیا ذکر ہو ماہ آسا حسین
پرا ماہ جون مہر و تجت
کہ جو جسطرح صبح عید سرور
ہوی جس سی پیدا احسن دنین
کہ جیسی ہم آغوش ہوش رنگار
وہ ملتی تہی تہا جو غصہ فزود
سیاہی سیبلی نہایت ہی اچہے
کہ ظلمت مین لون دیکہتی تہی تہا

تہا شکل کمال انکی صورت کی نہ
جمال انکی تہا حسن کا اس مثال
قدر خاص آن خاصہ کبریا
تو ہوتا تہا اون قامت ارجمند
وہ جسم مکرم کی طینت درمیان
بزرگی راس رئیس البشر
جو تہی موی کا اس سالت شعار
سیاہ اور خوش رنگ بال تہا
جو تہی موی ریش و سر محترم
یہہ خوبی زلف رخ دین پناہ
تہی چہرہ پر ایسی جہلک نور کی
تہا نورانی ایسا ہی رنگ بیان
جو حسن رخ حسین کا نمود
جو وہ بیا سروی خدا سی تہے
حقیقت مین تو یہہ پیوستہ تہین
تہین نکہہ پی بازو کا ان جو تہا
اور انکی سپیدی سیاہی مین تہار
کہ تیرگی شب تاریکی مین دیکھی گئی

کری کوئی دریافت کسکی مجال
ہی حاصل سب انکو بحد اتم
ملی انکو بیشک بلا اختلاف
کہ ہین مقبل بارگاہ خدا
ہی مہر الہی یہہ ماہ عرب
یہہ ہی مطلع مہر رب القمر
سوا انکی ہی جو حبیب لبیب
اسی باب مین ہی یہہ اونسی کہا
یہہ شعر اونسی پشتو زبان مین کہا
تو خدا اور تم سوا
مقالات و حالات شاہ عرب
بنا اس رسالہ کی ایجاد مین
مین کرتا ہون بابت تمیز و کرم
تہی خوش سیرت و نیز شان جمیل
کہ جیسا تہا سیرت کا انکی کمال
میانہ درازی کہ سیلان نما
کہ دکہلائی دیتا تہا سب سی بلند
تو ہوتا سر سر سی سیلان
طول و راست تہی جلوہ گر
نہ سیدہ ہی تہی صاف نہ تہی پیچیدہ
تو شیدا مین ہر سالک حال تہا
سفیدہ سہین تہی انکی بال النسی کے
ہین واللیل والشمس دو نور کو
تجلی ہو کہ مستور کب طور کی
کہ چاند سی نکلا کر بنایا ہو ترا
نہ تہا زمین آسمان کا نمود
ن جیسون مہ قرآن نمودار ہے
کہ موزونیت مین ہی وابستہ نہین
نہین کچہہ ہو دین و دنیا مین مثال
رنگین سرخ دکہلائی تہین
ہی یکسان انہین ظلمت سیاہ

پس پشت و پیش نرخ وو دام
تہین تہر ایسی جد نکا آئینہ مین
خدا اور نبی سب نمایان کمال
جن آنکھون نی دیکھا ہو دیدار کو
تہا ایسا نکیلا ناک شل سنان
تہی موزون جو حضرت کی رخسار تہی
تہی دانتون مین ہولی سی غالب چمک
تہی داڑہی سیاہ اور گہنی گرد خط
تہی گردن بلند اور مصفا گلا
شکم نرم سینہ عریض اور صاف
میان دو کتف بہار رسل
تہی وجہ خاتم کی ہونی کی تہی
کنارون پر اوسکی بقدر نخود
بغل ہای پاکش سفید اشکار
بدن کا تہا سب گوشت سخت اور صفا
تہا چوڑا کف دست اور نرم تر
تہی پایہ تک ہی صفائی کو پہونچی ہوئی
عقب در غلطان بموج صفا
وہ تلوا جو کوئی کہین دیکہتا
لگسر نہ تہا اونہین اور نہ نشان
سرانگشت سبابہ پا سی دراز
غرض ختم تہا حسن خوبی تمام
کوئی اونسی پہلی نہ ایسا ہوا
جو وہ پاون تہی عرش کا تاج سر
یہ کہتی کہ سبحانک الله واہ
اوس آثار انوار سی ہم اگر
بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام
خداوند دارا جہان آفرید
تو نور علی نور جلوہ کیا
کہ طرمی تہی جناب رسالت مآب
خدا کی قسم نور روی بشیر

تمثا کہ تہی سب کو یکسان تمام
کہ باہم ستارون کی پروین تہین
نہ دیدا انکہان ربیت باحجاب
اون آنکہون کی ہمسر ہوا نرگس
کہ تہا جسم اعدل اون لوگ سنان
نزار اور نہ پر گوشت ہموار تر
بوقت سخن نور جاتا جہلک
کہ ارشک مہ رخ پہ ہالہ نمط
بنا یا ہی گویا کہ چاندی گلا
خط مو تہا ایک صدر سی تا ناف
کہلا تہا وہ مہر نبوت کا گل
کہ ہین خاتم الانبیا وہ
کئی خال یہی خوش نما تہی نمود
تہین ساری بدن کی طرح آبدار
یہ پہولا ہوا تہا لگا ہوا
حریر اور ریشم سی ناموں
تہی بازو قوی چوڑی کلی
چوڑی خشان براوج صفا
تو پہر ماہ کا موہہ نہین دیکہتا
تہا نرم او چکنا بہت ایک تہا
ز وسطی اقدام قدری دراز

وہ دو نہین جو تہین چشمۂ آفتاب
کیا کرتی اکثر دوا ای نور عین
ہی الحق کہ ایسی کمان ور انکہہ
جو تہی ہو گئی کمان شاہ زمان
تہا ہی کا یون بلند بی ظہور
ملیح و کشادہ دہن آپ کا
سفید اور براق دانت اسقدر
تہا شب رنگ خط مثل صبح امید
جو تہی شانہ ہای شریف حضور
تہی پشت آپ کی بی بہت صاف تر
کہ جس گل سی گلشن ہی سارا جہان
وہ تہا پارہ گوشت افی بی شعور
ہی بعضی کتابون مین بی نکہ خوب
بدین وصف گویند مو ہم بداشت
دراز آپ کی ہاتہ کی بند تہی
جو تہین ہاتہ اور پاؤن کی انگلیان
تہین باریک و مو دار ساق حضور
تہا نیز قدم سر خلق کا
تہی یون پشت پا ہای فرخ قدم
تہا ایسا وہ ہموار با آب و تاب
مناسب تہا اعضا بدن کا تمام

لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ

نہ بعد اونکی ہوگا یہ اسطرح کا
جو وہ پاون تہی پایہ کر وفر
ہین دونو جہان کی ہمین بادشاہ
رہی بی نصیب اس جہان مین مگر
بر روح نبی بہیج یارب مدام
بر آفرین کو جہان آفرید
مہ و مہر کا دور جلوہ کیا
قضا را تہی وسدا شب [illegible]
تہا انور و خورشید انور منیر

صد افسوس ایسی نہ پائی نصیب
او نہین دیکہتی اپنی انکہون سی ہم
رہی ہمکو اسطرح کی سلطنت
الہی بذریت فاطمہ رض
ہین ای غوث شاہ جو رسول جہان
اور الله الله پوشاک نور
روایت ہی جابر بن سمرہ سی
پیمبر کا موہہ مین کہو دیکہتا
جو اوس کی وہی شان تکہ تہا

کہ تہین نور بخش گل آفتاب
رہی تیز تر چشم جد الحسین
جو دیدار حق پر کری غور آنکھ
سو تہی سب دراز موافق کلان
کہ ظاہر تہا اطراف سی اوسکی نور
کشادہ تہا ہر دانت باہم جدا
کہ محجوب تہا اونکی آگی قمر
ہوی تہی کئی بال اوسکا سپید
تہی آپ ایسی دو نو بعید ور دور
بزرگ استخوان ہای اعضا کی سر
معطر ہی جس سی زمین آسمان
کہ نکلا تہا از جسم پاک حضور
کہ تہی مجتمع وہان فقط چند مو
نجو بوی و مشک بو ہم نداشت
کہ دادو دہش مین وہ بند تہی
سو تہین سب سطر اور موافق کلان
تہا ارٹہی یہ کم گوشتی کا ظہور
زمین سی جسد اصاف اونٹہا ہو
کہ مخمل ہی نرمی مین تہا اونسی کم
کہ اون پر ٹہرتا نہ تہا قطرہ آب
کہ کرتا ہی وصف یہ اونکا کلام
جناب نبی پر علیہ السلام
کہ ملتی ان انکھو نسی پای حبیب
سرو چشم پر رکھ سکی وہ دو قدم
کسی کو نہ ایسی ملی سلطنت
بدیدار احمد کنی خاتمہ
کرون اونکی خلقت کا کیا مین بیان
یہین کر برآمد ہوی جب حضور
کہ ایک سرخ پوشاک پہنی ہو
کبہی غور سی چاند کو دیکہتا
وہ ماہ فلک سی بہت دور تہا

روایت ہی یہہ کہ ہریرہ نی کی
جہان موج زد جلوۂ تاب او
کبھی چاند سورج کی جوت اور شعاع
چراغ آپ کی روبرو جب کہا
ہی نور خدا ان سراج منیر
اوسی نور سی ظلمت کفر جا ی
ہندوی زر روشن بخوبی مثیل
معنبر تہا ایسا پسینا تمام
تو سب جانتی تہی خوشبو سی کہ گیا
چنانچہ تہا جس روز خیبر کا جنگ
اوسی دم وہ آنکہہ اونکی چنگی ہوئی
دیا ڈال اونکی دہن مین وہ آب
کیا قطرۂ شیر اوس دن نہ نوش
نسیم دہن گاہ برکف دمید
وہ سردار عالم وہ فرخ قدم
زمین مین بیٹہتی تہی زیر قدم
جہان بیٹہ کرتی تہی حاجت قضا
وہ پیشاب تہا یا کہ عطر گلاب
ہوئی آگ دوزخ کی اوس پر حرام
یہہ فصل آپ کی خلق مین ہی لکہو
اور اخلاق احمد کا وصف و ثنا
ہو مداح خالق جن اخلاق کا
کسینی علی ولی سی کہا
کہا اوسنی حضرت یہہ ہی کیا کلام
کہا خلق احمد کو خلق عظیم
جو تم کو لکہی ہی چیز اوس خبر کی
بہلا کسطرح کر سکون مین شمار
کسینی کیا عایشہ سی سوال
کہ تہی دو مہری کی کیا یہہ سوال
پیمبر کی تم محرم راز ہو
کرو حسن خلق محمد بیان

کہ تہا حسن اتنا جمال نبی
کہ شد مہر سیاح در آب او
نہ غالب ہوئی از رہ ارتفاع
تو نور حضور اوسپہ غالب تہا
مہ و مہر مین اوس سی وقت دید
اوسی نور سی نور اسلام پائی
نہ خوبی بخوبی کر ایش عدیل
کہ عنبر کی خوشبو اوسی سی مشام
ہوا اس گلی سی نبی کا گذر
علی آنکہہ کی درد سی تہی تنگ
دو رکہی پہر نہ جب تک ہی زندگی
سا رک دہن کا جو تہا آب ناب
رہی گریہ کرتی سی دن بہر خموش
بر اعضای رنجور یکسر رسید
رسول اولوا العزم عالی ہمم
پہونچتی ہی یہہ دور کر منہ ہم
تو بیٹہتی زمین اور وہ جاتا سما
گلاب اوسکی خوشبو کی آگی تہا آب
اور اسکی ہی قابل مین عالم تمام

کہ گرتا تہا گویا کہ سپہر آفتاب
روایت ہی یہہ ابن عباس سی
مقابل ہوا آگی جب آفتاب
چراغ اور مہ و مہر پر مہربان
مہ و مہر کیا ہین خدا ہی تمام
کرون حسن صورت کی تقریر جو یا
معطر تہا ایسا بدن کا عرق
رسول خداوند شاہ عرب
تہا آب دہان رسول خدا
رسول خدا کی لعاب دہن
کسی طفل معصوم تہی شیرخوار
پڑا مونہہ مین جب آب وہ خوشگوار
لعاب دہانش شراب صفا
ہماندم ز رنج تن آرام یافت
پیادہ جو چلتی زمین پر کبہی
ولی بی تکلف وہ کرلی خرام
کسینی نہ غایط کو دیکہا کبہی
حجامت کا خون اور لہو فصد کا
کہ تہا اسقدر پاک بول رسول

فصل در اخلاق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب الہی مین ہی جابجا
کری خلق اوس خلق کی کیا ثنا
کہ خلق محمد کی کیجی ثنا
کہ اسباب دنیا بیان ہو تمام

یہہ انسان کو قدرت کہان ہی کہ کرے
کہ ہم عرض ای غوث عالی جناب
کہا اوس سی دنیا مین جو کچہہ ہی چیز
کہا آپ نی اسکی ہی یہہ دلیل

قل متاع الدنیا قلیل

وانک لعلی خلق عظیم

بہت اور بڑی چیز کا جسکی ہی
کہو مجہسی خلق محمد کا حال

ورلی گاہی کام اس سخن کا جواب
کہا کیا کہون خلق اوس شاہ کا

وکان خلقہ القرآن

پیمبر کی خدمت مین ممتاز تہا
کہو وصف اخلاق احمد شہا

جو معلوم ہی تمکو حضرت کا حال
جو ہی مشتہر آفاق خلق رسول

بروی رسول عربی جناب
کہ حسن نبی احسن الناس ہے
تو غالب تہا آپکا آب و تاب
ہو نور نبی کیون نہ غالب کہنا
اوسی نور سی ہی منور مدام
و با حسن سیرت کی تحریر خوب
ہوا ایسا پر نور روحش کا عرق
گذر کی مدینہ کی کوچہ سی جب
ہر ایک خستگی کو دوائی شفا
کیا سرمہ دیدہ بو الحسن
لگہہ آیا جو دل مین اونہین کر کی پیار
ہوئی شیر سی سیر شیرخوار
کہ بخشید صد خستگانرا شفا
معطر جو کل جملہ اندام یافت
اور اصحاب ہمراہ ہوتی ہی
پہونچتی مشقت سی سیاہی تمام
مگر بو ہی خوش آیت آتی رہی
اور اوس شہ کا بول اکثر ونی پیا
نماز اوسکی ہوتی وضو سی قبول
جسی خلق کہتی ہی خلق نبی
کہی ہم صفت اخلاق شاہ عرب
کہ خوش دیدہ ام در کتابین کتاب
وہ تفصیل سی کر بیان ای عزیز
کہا جنس دنیا کو حق نی قلیل
ہی مشہور شاہد کتاب کریم
نہ جسکی شمار اور گنتی ہوئی
لکہو غوث اب حال اصل کتاب
ہی خلق اونکا قرآن اللہ کا
کہ ای زوجۂ سید خوش خصال
وہ دریافت ہوا ور کو کیا مجال
کرو شرح اوسکا فروع و اصول

دیا حضرت عایشہ نے جواب ‌ کہین کیا کہون وصف عالیجناب
ہی لکہی ہی اسبات کا جو نصیب ‌ ہی قران مین جو مفصل سبہی لکہا

وہ اوصاف و اخلاق تہا اونمین سب ‌ ادب سی مجسم تہی وہ با ادب
زبس اصل فطرت مین خوش گہر ‌ تہی مفطور و مجبول آداب پر

تہی حاجت نہ تعلیم آداب کے ‌ کہ آغاز سی ہی تہی مودب نبی
خدا خود معلم ہو جسکا مدام ‌ یہی تعلیم انسان سی کیا اوسکو کام

اور انصاف ہی شرط احوال مین ‌ کہ ہی مصطفی خوب ہر حال مین
خصال حمیدہ کا اصل کمال ‌ ہی علم اور عقل اسی مبارک خصال

اسی سی خصایل کا ہی کتاب ‌ اسی سی ذرا اونسی ہے اجتناب
غرض علم اور عقل کا دوستو ‌ جو درجا ہی علیٰ وہ تہا آپ کو

کری جو تلاش آپ کی حال کی ‌ اور افعال و اقوال و احوال کو
کری جو جوامع کلم پر نظر ‌ تو پاوی بدایع سیر پر خبر

اور اونکی سیاست بسوی انام ‌ شرایع کی تقریر اونکی تمام
اصول اونکی تاصیل آداب کے ‌ وصول اونکی تحصیل کتاب کے

سماوی کتابون مین تہا آشکار ‌ کس انداز کا علم اونہین بیشمار
لگا مشتبہ امم کا ہی اونکی تبیین ‌ تہا کس طورکا علم حق الیقین

وہ جانی کہ کیا عقل کامل اونہین ‌ تہی محصول اور علم شامل انہین
یہہ تہا محض فضل الٰہی سی ہی ‌ نصیب جناب رسول عرب

نہ بخشا علم دین اونکو ای خوش خطاب ‌ نہ تہا ہمنشین اونکا اہل کتاب
وہ امی تہی پر فضل رحمان سی ‌ تہی عالم علوم فراوان کی

وہ علامۂ عصر امی یتیم ‌ ہر ایک علم کی کنہہ کی تہی علیم
نہ عالم مین تہا عالم ایسا کہین ‌ نہ عالم ہو جسکا وہ علام دین

باین بیت سعدی نیکو نہاد ‌ بفردوس بنیاد دینش نہاد
یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ‌ کتب خانہ چند ملت بشست

کری جو نگاہ اونکی تدبیر پر ‌ کری جو نظر اونکی تقریر پر
وہ جانی کہ ایسا مدبر رسول ‌ نہوگا نہ تہا اہل اصل و اصول

یہہ تدبیر و تقریر کا تہا سبب ‌ کہ تہی جسقدر ساکنان عرب
حماقت مین وی سب گرفتار تہی ‌ جہالت کی نشہ مین سرشار تہی

مجسم تہی جہل و جفا سی تمام ‌ سفاہت سفاحت سے تہا اونکو کام
زنا کاریونکا نہ تہا اونکو ڈر ‌ نہ تہا خون ناحق کا اونکو خطر

تہی صورت مین ہم شکل انسان تمام ‌ تہی خصلت مین ہمرنگ حیوان انعام
نہ تہا نیک و بد کا اونہین کچہہ خیال ‌ نہ تہی کچہہ تمیز حرام و حلال

کبہی پتہرون پر وہ سر مارتی ‌ بتون پر لے رکہین جان و تن وار
شدید العداوت اشد النفاق ‌ نہ تہا ایک کو ایک سی اتفاق

صحبت کی برکت سی اوس شاہ کی ‌ توجہہ سی اوس شاہ ذیجاہ کی
وہ علم و عمل کی یہہ قایل ہوی ‌ کہ اخلاق کامل پہ مایل ہوی

علوم شریعت کی ہادی ہوی ‌ رسوم طریقت کی راوی ہوے
ہوا اونکو اون خوبیونکا کمال ‌ کہ جن خوبیون کو نہین ہی زوال

یہہ حضرت کی صحبت نے بخشا اثر ‌ کہ اصحاب اعلیٰ ہوی سربسر
وہ ایسی تہی عاشق نبی پر تمام ‌ کہ الفت مین اونکی کردن کیا کلام

کہ چہوڑا اپنی اوطان و یار و دیار ‌ ہوی آپ پر جان و دل سی نثار
ہولی جسکو حضرت کی صحبت نصیب ‌ حبیب خدا کا ہو وہ حبیب

حبیب خدا پر وہ عاشق ہوا ‌ زمانہ سی درجہ مین فایق ہوا
جلیس و رہیم صحبت مصطفا ‌ ہین صدیق و فاروق و مشکل کشا

خداوند انوار و اسرار ہین

فصل در صبر و حلم و عفو حضور

خداوند اسرار و انوار زین

تہا صبر اور حلم اور عفو اسقدر ‌ کہ عاجز ہی ہان وہم و فہم بشر
چنانچہ احد کا تہا جس روز جنگ ‌ کیا آپ کو کافرون نی پتہر سنگ

کہ تیغ اور پتہر جو کچہہ آئی ہاتہہ ‌ سینی نہ صرف کیا اونکی ساتہہ
یہہ آزار پہونچایا اونکی تئین ‌ کہ کرتا تہا لرزہ زمان و زمین

ہر ایک ظالم ایذا ستانی لگا ‌ کہ خورشید تک تہر تہرانی لگا
یہان تک کی اون مشرکون نی جفا ‌ کہ دندان شہید آپکا ایک کیا

یہہ روی مبارک سی بہتا تہا خون ‌ کہ جیسا چمن زار ہو لالہ گون
کیا اسطرحکا ستم پر ستم ‌ کہ عالم کو پہونچا الم پر الم

لگی کہنی اصحاب ہوکر ملول ‌ دعا موت کی انکو کرتی رسول
تو کاہیکو اتنا یہہ ہوتا ستم ‌ لگی سننی کہنی شفیع الامم

مین پیدا ہوا رحمت العالمین ‌ مین پیدا ہوا اسلئی مرسلین
دیکہاتا ہون مین باغ جنت کی راہ ‌ سکہاتا ہون مین کلمہ لا الہ

یہہ کہکر دعا کی کہ اللہ تو ‌ ہدایت کر اس قوم نادان کو
الٰہی یہہ ہین ناسمجہہ بی وقوف ‌ تو اپنی کرم سی انہین دی وقوف

[illegible] ‌ اللہم اہد قومی [illegible]

نہ تھی عیب جو اور نہ تھی عیب تر
کبھی ہاتھ سے اپنی کر کر جہاد
عوض اپنا لینی کسی سے نہ کچھ
پھر اوس وقت کیا تاب طاقت کی
کسی کی مروت سے لی نہ کی
یہ کہتا ہے حضرت کا خادم انس
نہ پوچھا جو میں نے کیا کیا کیا
جو کہا لی میں نے کہا تا ہوں میں
نہ تھی دل گرفتہ وہ تھی دل نواز
عنایت اور اشفاق اور لطف کی
جو کچھ مجھسے کہتی ہیں الفت حضور
رسول خدا کی جو آتا تھا پاس
جو دست مبارک پکڑتا کوئی
ہمیشہ تھے خوش خلق اور زمانہ
جو تھی شان ستاری کردگار
کہ اکرام کرتی تھی اوسکا مدام
دیا کرتی اوسکو کنارہ و مکان
جو آتا تھا کوئی تو ہو دلنواز
یہ فرمایا کرتی تھی اصحاب کو
کبھی اونکو کہتی خدا کا بشر
بہم مل کی یاروں سے کھاتی طعام
جو تھی ہمنشین اونکو با انبساط
ہوا کرتی محفل جہاں منتہی
فقیروں سے کہتی تھی صحبت مدام
کسی دوسری کو بھی اپنی عقب
نہیں چھوڑتی تھی کسیکو کبھی
رہوان پیش اصحاب والا لقب
بقولی زبان بلا ایک سحاب
لگاتی تھی ہر کام میں اپنا ہاتھ
دیا کرتی تھی گھر میں جھاڑو کبھی
لی آتی گھر اپنی کو بازار سے

نہ تھی نکتہ چین اور نہ چین جبین
نہ مارا کسیکو بجز در جہاد
مگر دین حق پر تو کرتی نثار
سفارش کی کچھ بات بولی نہ زر
قصاص اور انصاف و حکمین بھی
میں خدمتمیں حاضر رہا دس برس
جو میں نے کیا کچھ تو نہیں نہیں کہا
مگر اوسے بھی دیکھا تا ہوں میں
نہ تھی میں برابر وہ صاحب نیاز
یہاں تک کہ ہر ایک سے جا بجا
جو کرتی ہیں مجھپر محبت حضور
تو کرتی یہاں تک حضور اوسکا پاس
چھڑاتی نہ آپ اوس سے ہرگز کبھی
نہ بد خلق تھی عیب جو سخت خو
رسول خدا میں جو تھی آشکار
اور نہ اوس سے محبت کا کرتی کلام
کہ کھل کر فراغت سے بیٹھی وہ ہاں
کیا کرتی تخفیف اندر نماز
کہ اتنی نہ تعریف میری کرو
کبھی کہتی تھی ہی خدا یہ بشر
اجابت ضیافت کی کرتی مدام
بٹھا بیٹھتی بر کنار بساط
وہیں بیٹھتی بی تکلف سے
غریبوں سے کرتی تھی اکثر کلام
یہ تھا لیشی اکثر رسول عرب
کہ دو دڑی سواریاں پیادہ کوئی
کرو ہی بلا ایک دو ان از عقب
بفرق شہنشاہ عالی جناب
نہ کرتی خدمتمیں خادم کی ساتھ
بلالی تھی یا بی خشتر کو کبھی
نہ اوٹھوالی تھی بار سید ز رسے

گنہگار کی بخش دیتی خطا
بوقت جہاد و زبان غزا
کبھی امر دین پر جو ہوتی خفا
یہ کیا دخل کوئی کری کچھ کلام
نہ خادم کو جھڑکا نہ مارا کبھی
نہ گھر کا مجھی ایکدن بھی کبھی
یہ فرمایا کرتی رہی بارہا
تھی بسام و ضحاک و فرخ سیر
تھی جتنی جلیس اونکی اور ہمنشین
کہ میری برابر نہیں دوسرا
کسی دوسری پر وہ الفت نہیں
کہ جب تک وہ از خود نہ اوٹھا تو تھی
نہ جب تک کہ وہ چھوڑتا آپ ہاتھ
نہ فحاش تھی عیب گو بخراش
جو آتا تھا مجلس میں اوس شاہ کی
کسیطرح اوسکو نکرتی اداس
باخلاق دیتی جواب سلام
روا کرتی حاجت توانندہ کی
کہ جیسوں ابن مریم کی وصف و ثنا
میں بندہ خدا کا ہوں کہو تو رسول
کیا کرتی خلقت کی دعوت قبول
وہ یاران مجلس سے اپنی سدا
یہاں یہ مثل صاحب قدر ہے
سواری میں گھوڑا اور اونٹ اور خچر
ضعیفی کہ عجز میں در اندا تر
پیادوں کو تھا حکم آگی چلو
نہ ابر تنک چتر شاہی بسر
ہوا ریحاں رہتا تھا یک دو قدم
لگاتی تھی جامہ میں پیوند ہے
کبھی کو سپید و نگاہ و تھی
مدینہ کی باندی غلام آن کر

مریضان کی کبھی یہ جزا
تھی چالاک دستا شرف الانبیا
پناہ خدا تھا وہ قہر خدا
نہ لین دین کا جب تلک انتقام
نہ غصہ سے اوسکو پکارا کبھی
خطا جو ہوئی مجھسے سو بخشدی
کہ میں تھی بندہ خداوند کا
تھی مردم سے ہر امر میں نرم تر
تو دیتی تھی حصہ ہر ایک کے تئیں
عزیز جناب شہ دوسرا
کسی اور پر وہ محبت نہیں
نہ اوٹھتی وہ لسنی سالت پناہ
ملا کر کہتی ہاتھ آپ اوسکی سی ساتھ
نکرتی تھی معیوب کا پردہ فاش
تو عادت تھی اوس شاہ ذیجاہ کی
کیا کرتی تھی پاس آنی کا پاس
کسی کا نکرتی تھی قطع کلام
ادا کرتی معبود کی بندگی
نثار کیا کرتی تھی دایما
کہو مجھکو بندہ خدا کا رسول
کیا کرتی خلقت کی دعوت قبول
سمجھتی تھی ممتاز ہونا برا
جہاں صدر بیٹھی وہاں صدر ہے
جو ہوتا تھا چھپتی تھی اوس پر مگر
ردیف خودش از کرم ساختی
سواری کی پیچھے نہ ہرگز رہو
تجلی ظل الہی بسر
نکرتا وہ لیدا ور نکرتا لباب
سیا کرتی نعلین اپنی کبھی
کبھی فرش پر رکھ متاع کثیر
جو لیتی پکڑ دست خیر البشر

تو اوسی جہان مین تہی اپنا وہ
رسول خدا کی مروت بیان
لیا ہو کہ وہ شخص و من کو جا
مشقت مین ڈالا جنہی تونی یار
اور اپنی پہ در رفت قلب بہی
تہی یاد وصف اسکی تحد مزید
نوازش ہہ کرتی تہی لڑکون پر آپ
بس اس لطف و اشفاق کی درمیان
جو دست مبارک لطفلی سپید
کیا کرتی خوش طبعی اصحاب سی
مزاج آپکا حق تہا جز حق کبہی
وہ خاص خدا سرور خاص و عام
اوسی کرتی تہی نوش جان بے سوق
تکلف نہ کہانی پینی مین تہا
عیادت مریضونکی کرتی سدا
ابر امت کہو اسکو نہ کالی دی یا
نہ دشنام و دو ہر گز نہ مار
نہ ڈیوڑہی پہ دربان کہتی کبہی
جو آتا تہا نزدیک خیر الانام
صحابہ کی ہمراہ بیٹہا سیر
جو کرتی وہ عرض آپ کو کر خشانت
جو دنیا کا وہ ذکر کرتی کبہی
یہہ خاطر مبارک مین کو نہ تہا
ضرورت سی زاید نہ کاینات
کبہی کا نہ کرتی تہی قطع کلام
یہہ رسن جاہلیت کی مذکور کی
جو ہوتی تہی مضمون کہنہ ہنسی
حقارت غریبونکی کرتی نگاہ
یہہ تسکین کرتی تہی مسکین کی
گدا اور شہ کو برابر سدا
شریعت کا ہی حکم کبیر

یہی جانتا تہا یہی جانتا تہا
کہان تک کرتی کوئی طاقت بیان
اور بیرین دن بعد پہرا پہرا
تیرا تین دن سی رہا انتظار
تہی اس حد عنایت کو پہونچی نبی
نہ وو خدا مین نہایت شدید
کہ ایسی شفقت کرین اونکی باپ
مساوی تہی سب لوگ پیر و جوان
جو غنچہ از لبوی خوش می دمید
مگر اسقدر جو گوہ را کہی
ہنسی مین ہی ایک بات تہی جو ملی
نکرتی تہی زنہار عیب طعام
نہوتا جو مرغوب طبع حضور
وہ کہاتی پینتی جو دیتا خدا
جنازونپہ کرتی نماز اور دعا
یہہ مومن کا ہی حرکب اہوار
کہ ہی سب پر آفت روزگار
اجازت مگر شرط آتی کی تہی
تو کرتی تہی خود پہل عزم سلام
اگر بیٹہتی بزم مین آن کر
تو اوس بات کا اونکو دیتی جواب
تو خاطر تو اسنع کی باعث نفی
کہ ہردم ہو مذکور ذکر خدا
کسی سی نکرتی کبہی ایک بات
مگر قطع کرتی کلام حرام
تبسم کیا کرتی تہی آپ ہی
تو کرتی تبسم جناب نبی
حقارت سی اون پر نکرتی نگاہ
کہ ملتی ہی دولت اوسی دین کی
کیا کرتی دعوت رسول خدا

جہان اون کا جیتا تہا جیتے مرتا
کہا ایک نبی یا رسول عرب
اوسی جا پہ بیٹہی رہی تہی نبی
کیا کرتی تہی کہیل ازواج سی
کہ فوق اوسکا معلوم اصلا نہین
بہت سخت تہی باحکام دین
علی الخاص مولی جہان تک یتیم
یتیمون کی سر پر حضور اپنا ہاتہ
کسی وقت با فرحت و انبساط
ہنسی مین ہی لیکن بجز حق کلام
کبہی مشق لیتی تہی لڑکون کی ساتہ
جو ہوتا تہا مرغوب طبع شریف
اوسی چہوڑ دیتی تہی کہاتی نہ تہی
جو موجود ہوتا وہ کرتی تہی صرف
جو دنیا کو دیتا تہا گالی کوئی
کہو مت برائی کی دنیا کو بات
وہ شاہنشاہان خواص و عوام
کہ تا آ کی خلوت مین کوئی بشر
سلام آپ کرتا جو کوئی شتاب
تو مجلس مین جو ذکر ہوتا بیان
جو کرتی وہ ذکر شراب و طعام
وہی اوسنی کرتی تہی ذکر اسکا آپ
جو اس ذکر مین اور مذکور ہی
غرض جو کہ کرتا تہا جیسا کلام
جہالت کی باتین کبہی کرتی قوم
مگر شعر پڑہتا کوئی آن کر
متحیر ہوی جب وہ دو کام پر
جو ہوتا تہا کوئی غریب و فقیر
نہ رکہتی تہی ہیبت سلاطین سی
نکرتی گدا کی گدائی کا پاس

زبان اونکی تہا جسکو کرتی روا
یہین مثل پر بنا مین آتا ہون آپ
اوسی دیکہ لیون جس سی تقریب
رکہا کرتی تہی میل ازواج سی
تصور مین فوق اوسکا آتا نہیں
تحدی کہ حدو نہایت نہین
بہت ان پہ کرتی کرم و کرم
یہ پالی تہی شفقت محبت کی تہی
کیا کرتی یارون سی ضحک و مزاح
نکرتی تہی ہرگز رسول انام
کبہی کہیلتی بال بچون کی ساتہ
جو ہوتا تہا خوش ذائقہ اور لطیف
زبان پر وہ عیب اوسکا لاتی نہ تہی
زبان پر نہ شکوہ کا لاتی تہی حرف
تو کر منع کہتی تہی اوسکو یہی
یہہ کافر کو دیتی ہی شر سی نجات
امیرا امیران حالی مقام
نہو مانع شغل آن خوش سیر
تو رحمت سی دیتی تہی اونکا جواب
وہ مذکور سنتی رسول جہان
حضور اوسنی لیا ہی کرتی کلام
اگرچہ طبیعت پہ تہا نا گوار
وہ بیکار ہی کام سی دور ہے
حضور اوس سی کرتی تہی ویسا کلام
ہنسا کرتی اصحاب خیر العباد
تو سنتی اوسی غور سی ان کا دیر
کیا اختیار اوسمین آسان تر
سمجہتی نہ تہی آپ اوسکو حقیر
سمجہتی تہی ایہہ بہی سلاطین سے
نہ شاہون کی شاہی کرتی مرام
برابر تہا اسمین فقیر اور امیر

سخاوت حضور

رسول خدا کی سخاوت بیان / کسی سی کہان ہو سکی ہی بیان
نہین لفظ لا آپ کہتی تہی ہان / مگر ایک تشہد مین آئی مو سمان
وگر مانگتا آکی سائل وہ چیز / کہ اوسوقت حاضر نہوتی جو چیز
یہہ کرتی تہی دلجوئی اوسکی رسول / کہ سائل سوال اپنا جاتا تہا بہول
کیا بخشش اسباب و زر اسقدر / کہ حیرت مین آیا قیاس بشر
کہ ایسی جمع المزدی اصلا کوئی / نکرتا ہی جز نفس پاک نبی
جو کچھہ ہاتہہ مین آتا تہا مال و زر / وہ دیتی تہی اور دیتی تہی اسقدر
آیا مخزن حلم و فضل و سخا / آیا معدن علم و عدل و عطا
کری بخشش ایسی ہی اپنی برابر / جسی فقر سی کچہہ نہو ننگ و عار
عطا کرتی جو ہاتہہ آتا تہا مال / نکرتی تہی کچہہ نیستی کا خیال
فقیرانہ کرتی تہی خود زندگی / اور ایک ماہ دو مہ گذرتا کبہی
بہت بہوک لگتی تو ایک ایسی سنگ / شکم اپنی پر باندہتی کسکی تنگ

سوال آپ سی جو کسیکی کیا / نہین کا نہ نام اوسکی آگی لیا
نرفت آپ بزبان مبارکش اصلا / مگر با تشہد ان لا اله الا الله
ہو خاموش پہلی رسول انام / پہر اوس سی محبت کا کرتی کلام
بروز حنین آپ نی جا بجا / کیا مال حد سی زیادہ عطا
خبا تکہ یہہ صفوان نی لوگون کہا / کہ اسباب کا ہون مین بار دگوا
کرون کیا مین اونکی سخاوت بیان / تہی کیسی سخی وہ سخاوت نشان
کہ کچہہ نیستی کا نکرتی خطر / نکرتی کبہی فقر و فاقہ کا ڈر
جو آیا تیرہ ملی تہہ مین سب دیا / کیا اوس سی بہی کچہہ زیادہ عطا
اور ایثار کرتی تہی نفس اپنی پہ / اور اولاد اپنی پہ بہی بیشتر
یہہ کرتی تہی ہر آدمی سی سلوک / کہ حاجت ہو تا ایسی عطا سی ملوک
کہ باورچی خانہ مین جلتی نہ آگ / میسر نہوتا کبہی نان و ساگ
نہ یہہ حال تہا نیستی کا سبب / سخاوت کا اور نہ ہر کا تہا سبب

شجاعت دلیری ہو کس سی بیان
شجاعت حضور
اولوالعزم مرسل کی وہ اہل زمان

دلاور بہادر تہا اسطرح کا / کہ کہتا ہی شیر خدا مرتضیٰ
تو آگر بہ نزد رسول اله / سدا ڈہونڈتی تہی ہم ہم پناہ
نہوتا تہا دشمن سی اتنا قریب / کوئی جسقدر وہ خدا کا حبیب
کوئی سخت ایسا تہا وہ جنگ / تہا مضبوط جیسا کہ وہ اہل ننگ
زدو تاخت میکرد پیش از ہمہ / شجاعات میکرد پیش از ہمہ
یہہ لکہا ہی راوی نی روز حنین / مقابل ہو نہا شہ مشرقین
مین ہون مطلب کا پسر بالیقین / رسول خدا ہون مین کذب نہین
مدینہ مین ایک رات یون غل اٹہا / کہ جیسا کسی گہر پہ ڈاکا پڑا
اٹہی سب سی پہلی رسول خدا / لی تلوار طلحہ کی گہوڑی پہ جا
بوصفی کہ آن لیل دیجور بود / مدار از چرخ دنیا بسی دور بود
ملی راہ مین پہرتی وقت آدمی / کہ جاتی تہی اودہر جدہر تہی نبی
یہہ اسپ ابی طلحہ تہا کم قدم / ہٹی سواری آن محترم

کہ ہوتا جو ہم پر بہت سخت جنگ / اور اوس جنگ سی ہوتی ہم سب تنگ
پناہ آکر لیتی جو ہم آپ پاس / تو ہو جاتا تہا دور وہ سب ہراس
تہی مردم مین حد سی سو سخت تر / لڑائی کی ہنگام خیر البشر
یہہ کہتا ہی عمران ابن حصین / کہ لشکر پہ پہلی شہ مشرقین
دلاور بہلا کیون نہو اسقدر / کہ مین وہ اولوالعزم پیغام بر
یہہ کہتی تہی دشمن کی لشکر سی آپ / میری روبرو آؤ تم کل کی سب
انا النبی لا کذب / انا ابن عبد المطلب
ویا دشمن صعب آیا کوئی / ہراسان ہوئی شہر والی سبہی
خبر یہی ورا گیا اوس آواز پر / گئی مجہتا بان بر ناک فرس
نہ تہی اصل ڈاکی کی اور نہ زین / پہری گہر کو وہ خانہ آباد دین
کہا آپ نی اوسنی سب خیر ہی / چلو پہر نہین خوف کی کوئی شی
قدم باز نامی وہ گہوڑا ہوا / وہ آسن جو اوسکی مین گذرا ہوا

تہی قوت مین اوسی زور بازو مین شان
فصل در قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باین حد و غایت رسالت پناہ

کہ تہی کشتی گیر اوسنی عاجز تمام / نہ لیتا تہا گر تیا کوئی اوسکی نام
تہا کشتی کا وہ داؤ پیچ اوسکو یاد / کہ آ پہلوانان اکثر بلاد
بچہاڑا اوسکو سکتا نہ تہا کوئی گاہ / غرض فن کشتی مین تہا بادشاہ
نہ کر اپنی قوت پہ مغرور جان / وہ جسکی قوی ترتہی پہلوان
بچہ البتہ قوت سی ... اسکا / بسعہ ... تو انسان لا

رکانہ عرب مین تہا اک پہلوان / تہا اوسوقت کا رستم داستان
کیا کرتی تہی اوس کشتی مدام / تو پہرتی تو مغلوب ہو کر تمام
ہوا ایکدن روبرو ہی رسول / کہا آپ نی گر تو ایمان قبول
کہ جسکی تہا عظمت شاعت اہل / کیا اسطرح عذر قایم جبال
کہا اوسنی ہی کون اسکا گواہ / کہ مین آپ کی شکر رسالت پناہ

کہا آپ نے مجھسے اب کشتی کر
گرا دون مین تو بھی زمین پر اگر
گرا دون اگر تیسری بار بھی
دکھا دون جو زور اپنا ابھی
تو ایمان پھر مجھپہ تو لائیگا
کہا اوسنے یہہ آپ نے سچ کہا
پچھاڑین گے مجھکو جو آپ رسول
کرونگا اوسیدم مین اسلام قبول
حضور اوس سے کرکے یہہ قول و قرار
ہوے کشتی کرنے کو اوسدم تیار
رکانہ مقابل ہوا اونکے خم
لگی ہونی دونون مین کشتی بہم
اوٹھا کر اوسے آپ نے تین بار
زمین پر گرا کر کیا شرمسار
رکانہ نے حیران ہو کر کہا
بلاشبہ ہو تم رسول خدا
یہہ زور نبوت ہے سب سے بلند
دیا توڑ اسنے میرا بند بند
ہلایا میرا اسنے ہر استخوان
لگین ٹوٹنے میری سب ہڈیان
کیا زور میری کلیجے کو پھاڑ
گرا بوجھہ کا میری سر پر پہاڑ
یہہ ہرگز نہین زور انسانیت
یہہ ہے زور تائید رحمانیت
اٹھی حاضرین کی اور وہان پہلوان
لڑی ونسے کشتی ابھی حضرت وہان
ہوے سب پہ غالب بفضل خدا
رسول خدا خاتم الانبیا

حیا و شرم حضور

حیا کا وہ چشمہ تھے چشم نبی
کہ لکھتا ہے راوی روایت یہی
کہ دوشیزہ زن کو بھی اتنی حیا
نہو گی نبی کو تھی جتنی حیا
مروت بھری تھی یہہ چشم سے
کہ دیکھا کسیسے نہ چشم نے
وہ آنکھین جو تھین شرمگین سرمگین
وہ تھین چشمہ شرم و عین الیقین
مروت حیا شرم اونکی بیان
کہان تک کرون میں رسول جہان
بڑی غصہ قہر اور خشم سے
وہ شرمائی تھی مردم چشم سے
کسی سے جو کچھ دیکھتی تھی بدے
وہ لگتی تھی وہ آپ کو حد بر
کہ تغیر ہو جاتا تھا رنگ رو
تو کہتی نہ تھی اوس سے کچھ روبرو
اگر رمز و ایما مین وسکی شین
کیا کرتی تھی منع سلطان دین
ہوے شاید کہ یہہ شرم خیر الانام
بجز ترک ایجاب و فعل حرام
کہ کار حرام اور بدعت مین ہان
شدید الغضب تھے رسالت نشان
امور طریقت مین تھی سخت گرم
کہ لی تھی حکم شریعت سے شرم
کہان تک لکھی وصف کوئی تمام
کہ ہے آپ پر سب نکوئی تمام

فصل در شفقت رسول الله صلی الله علیہ وسلم

سخاوت شجاعت مروت حیا
ہوئی ختم بر خاتم الانبیا
تھی امت پر اتنا شفیق و رحیم
کہ قرآن مین کہتا ہے رب کریم
کہ ای رحمت العالمین نیک راہ
اور ای شافع المجرمین اہل جاہ

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

بجھی تھی دنیا مین بھیجا نہین
مگر خلق پر رحمت العالمین
یہہ شفقت سے امت پر اپنی کیا
کیا سہل احکام شرع خدا
جو تھی بعض افعال خاص حضور
کیا ترک اونکو بخوف ضرور
کہ امت پہ میری نہو جائین فرض
خدا کا ہی حشر تک امتی قرض
وضو مین کبھی ترک مسواک کی
کی کلی صفائی زبان پاک کی
عشا مین کیا ترک تاخیر کا
کیا منع صوم وصال اور کہا
کہ امت پہ میرے ہمیشہ مدام
ہی افطار مین جلدی کا روزہ حرام
نماز جماعت مین حضرت نبی
اگر گریہ طفل سنتے کبھی
اور اوس طفل کی ہوتی مادر نماز
تو کرتی سبک آپ اکثر نماز
کہ فتنہ مین اوسکی نہ مادر پڑے
اور اوسکا دل اوسطرف کو کھچے
جو بیہودہ معتذر عذر کرتا کوئی
قبول اوسکا اعذار کرتی نبی
دیا کرتی تھی بخش سبکی خطا
اور الطاف کا بخش کرتی عطا
تواضع پر احسان پر رفق پر
کیا کرتی تھی امر خیر البشر
درشتی سے سختی سے اور عنف سے
ہر ایک شخص کو منع فرماتی تھی
قریشون نے جب اونکی تکذیب کی
اور ایذا بحد تمام اونکو دی
تو جبریل نے عرش سے آن کر
کیا عرض ای شاہ احسان ور
پہاڑون پہ ہے جو فرشتہ تعین
خدا کا ہوا حکم اوسکی تئین
کہ مکہ مین ہماری جو ہین دو پہاڑ
پر و بال سے ہے حکم اونکو او کہا
پلٹ دی ابھی انہین پل مین اوٹھا کر
کرے سرزمین وہانکی زیر و زبر
بشرطیکہ مرضی محمدؐ کی ہو
کرے حکم سے اونکے اس کام کو
کہ دشمن میری سب کی ہوون ہلاک
پڑے سر پر اون بیحیاؤنکی خاک
کہا آپ نے ای اخی محترم
نہین چاہتا مین خدا کی قسم
کہ مرجائین دشمن میرے یکبار
خدا سے ہو نہین بلکہ امیدوار
کہ پیدا جو ہوا انکی اصلاب سے
وہ اپنی خدا کی عبادت کرے
کرین دین اسلام کا وہ قبول
کہین حق کو معبود مجھکو رسول
یہہ سنکر لگی کہنے روح الامین
کہ ای رحمت العالمین آفرین
ہوا اس عقل کامل پہ صد آفرین
ہوا اس توجہ پر غیر خدا آفرین
ہوا اس حلم پر رحمت کردگار
ہوا اسکے لطف پر لطف پروردگار
تھی اعدل اور اصدق شہ مرسلین
تھی افضل اور ارفق اور اکرم این

امانت کا خدمت کی رکھتا پاس
امین رسالت کو تہا بی قیاس
تو اول خوب سی اہل خوب
ندا آپ کو کچھ جو کرتی تو سب

پیمبر کو کہتی محمد امین
تہی سب قائل حق صدق یقین
نبی کو ہوئی جب نبوت حصول
ہوا نام نامی محمد رسول

جو دشمن پیمبر سی تہی بر خلاف
وہ کرتی ان اوصاف پر اعتراف
یہہ اقرار کرتی تہی منکر تمام
کہ سب جنکی بیان انکی مین الکلام

اگر مستطفی سی نظر کیجئی
جو انصاف سی ادرحق دیکہو
تو ایسا نہین خوب عالم مین اور
ہی خوب انکا ہر طور کبہی جو غور

نہ ایسی ہی دنیا مین خوبی کہین
جو اس خوب خصلت کو جیسا نہین
امانت دیانت کرامت کرم
مجسم یہ ہین حسن تام بہم

کلام آپ کا کوئی سنتا تہا جب
تو ہیبت سی وہ کانپ جاتا تہا جب
نشستا و برخاست مین با وقار
تہی سب خلق سی شان والا تبار

مجالس مین وہ صاحب امتیاز
کبہی پاؤن اپنا نکرتی دراز
ہلاتی نہ تہی بات کرتی مین ہاتہ
ہلاتی نہ سر بات کہنی کی ساتہہ

نشست اعضا کو جنبش سی کہتی نگاہ
کوئی عضو ناحق ہلاتی نہ گاہ
اور اکثر نشست رسول خدا
تہی محفل مین صورت اختبا

مربع کبہی بیٹہتی تہی نبی
کبہی وضع پر فقر قضا کی کبہی
کثیر السکوت آپ تہی اور مدام
نکرتی کبہی غیر حاجت کلام

نہ کہتی بحال رضا و غضب
کسیوقت جز حق رسول عرب
خفا ہوتی تہی یا کہ ہوتی تہی شاد
کہا کرتی حق بات خیر العباد

پہراتی رخ اوس سی رسول خلیل
تکلم جو کرتا بغیر از جمیل
تہا فصل اور منفصل کلام رسول
نہ تقصیر تہی اوس مین اور نہ فضول

کلام رسول خدا سے انام
مطول نہ تہا اور نہ تہا ناتمام
نہ ہوتا تہا مطلب نہ بڑہتی تہی بات
مناسب تہی ہر وقت کی واردات

جوامع کلم سی وہ کرتی کلام
کہ اک بات مین ہون معانی تمام
جو ہی اوس نبی کی حدیث شریف
ہی خیر الکلم وہ حدیث لطیف

ہی اعجاز کلام خدا ہی انام
لطافت مآل اوس نبی کا کلام
لطیف اونکی ہر بات کیونکر نہو
کہ باتین خدا سی کرتی تہی وہ

ہی اس بانکا اس مکان پر مقام
کلام ملوکان ملوک الکلام
کسی سی جو کرتی سخن تین بار
تو فرماتی اوس بات کو مین بار

کہ آجاتی اچھی طرح فہم مین
رہی سنتی والا نہ کچھ وہم مین
یہہ تکرار ہر بار مین تہی نہین
مگر وقت کم فہمی سامعین

تبسم فقط آپ کا تہا ہنسے
ہنسے کہولکر مونہہ نہ ہرگز کبہی
تبسم جو کرتی وہ عالیجناب
تو جاتی چمک دندان آپ تاب

کسیوقت ہنستی تہی آپ اسقدر
کہ آتی مسوڑہ ونکی سر جی نظر
دم خندہ از نور صبح گہر
منور شدی روی دیوار و در

اور اصحاب کا ضحک بہی فرمایا
تبسم حضور معلی مین تہا
کسینی ادب کی سبب سی برو
کیا قہقہا اور نہ خندہ کبہو

جناب رسالت جو کرتی کلام
جہکا لیتی سر اہل مجلس تمام
کہ گویا مین اونکی سرون پر پرند
کہ اوڑتی ہین اب کر کی گردن بلند

جو کرتا تہا خطا نبی سی کوئی
تو کہتی تہی اوسکو مزین آپ بہی
یہ تہی شکل شمائل رسول خدا
عجب عجب من جانب لعد تہا

وہ صورت جو سورت تہی قرآن کی
عجیب اوسپہ ہیبت تہی ایک شان کی
جو خلقت یہ ہی رعب قرآن کا
نمونہ ہی اوس صاحب شان کا

جناب رسول خدا کی حضور
درآمد یکی مرد از راہ دور
یہہ کچہہ اوسکو ہیبت ہوئی ناگہان
لگا تہر تہرانی وہ خورشید سان

جب اوسکا لگا کانپنی سب بدن
تو کہنی لگی اوس سی شاہ زمن
کہ مت کانپ اے شخص لرزہ نکر
نہ ڈر کار آسان بکر آپ پر

مجہی دیکہہ کر خوف و ہیبت نکہا
کہ ہون مین کہین کا نہین بادشا
نہ مین شاہ ہون اور نہ رکہتا ہون تیغ
ہین ایک ان کا فرزند ہون از قریش

کہ کہا یا جو کرتی ہین اکثر قدید
نہ کہا اسقدر مجہسی خوف شدید
قدید اوسکو کہتی ہین اہل عرب
کہ ہو گوشت سوکہا ہوا خشک سو

نہ سیون سقیر و نگاہی ہی و طعام
مساکین کہاتی ہین اوسکو مدام
جو تہی سیرت آنجناب شریف
وہ سب سیر تو نسی بہت تہی لطیف

رکہا کرتی تہی یونہی خوش خوش حضور
تہا خوشبوی اس جسم سی مشک کو سرور
ہی مشتعمل عطر اکثر نبی
دلاتی تہی ترغیب اور ونکو بہی

کری انکی ہمت کوئی کیا رقم

فصل در ہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ کس مرتبہ تہی وہ عالی ہمم

تہی زہد اور ریاضت مین آپ اسقدر
کہ دو نوجہان پر نہ کی ایک نظر
کی عرض اوسپہ دنیا نے اپنی کا بنا
کیا اوسپہ ہرگز نہ کچھ التفات

بہلا آتا تہا سب کو وہی ہم فتوح
پہونچی بہت دنیا کی ہر دم فتوح
ولیکن کبہو رکہین نہ انسی پر تمام
نہ کی تو مشتہان نان گندم مدام

نبی خورد ہرگز بہ سیری طعام
رہی وہ گرسنہ تا وفات شریف
خدا نی دیا تہا بہت ملک و مال
تو گہر مین نہ تہا ایک درم اور نہ دام
علاقہ تہا دل کا فقط اوسکی ساتہہ
کہ ہوتا وہ باہر ز وہم و خیال
کہ ہو کر زرِ نقد یہہ کوہسار
ہوا کرتا ہون دوسری وزیر
دعا جسی کرتا ہون ای کردگار
تیری حمد کرتا ہون اور شکر ادا
اور اسکی سوا ہی یہہ امر خدا
یہہ سن آپ نی کر کی تہوڑ ایسی دلیل
کری جمع مال اسکا وہ بدمآل
جسی عقل کامل ہوئی ہو عطا
توقایم ہی تیرا ہی محکم قدم

قناعت بتان جو تہی مدام
رہی بی تکلف وہ ذات لطیف
کیا ایک ذرا بہی نہ اوسپر خیال
نہ قیمتی لباس و نہ جنس طعام
ہی حیران جہان جسکی قدرت کی کام
نہ آتا کسیکی بفہم و خیال
تیری خرچ مین آئین لعل و نگار
بروزی کہ ای رب بالا و زیر
رکہا کرتا ہون صبر سی ال قرار
ثنا تیری کرتا ہون ای کبریا
کہ مین ان پہاڑون کو کردون طلا
کہا بعد اسکی کہ ای جبرئیل
ہو اسکی آفات کا جسکو خیال
وہ یاوری تیری بابت کا مدعا

یہودی کی پاس ایک زرہ آپکی
سخاوت یہی پایہ کہ ہمت ہی یہہ
جہان فنا سی جو تکلیف بقا
نہ تہی ایک بکری نہ ایک اونٹ تہا
اگر عرض کرتی وہ درگاہ مین
یہہ کہتی تہی جسی خدائی کہا
کہا سینی لا یارب ایسا نکر
مین رہتا ہون بہوکا تو دل کر کی شاد
ہوا کرتا ہون سیر جب ای کریم
اور ایک روز جبریل لائی پیام
اور اون کو کرون حکم جو مرزبان
ہی دنیا گہر اوسکا نہین جسکا گہر
یہہ دار العمل ہی مسافر سرا
لگی کہنی جبریل یا مصطفا

گر و نقد اہل خانہ مین تہی
دیا اپنی رب کی محبت ہی یہہ
کیا آپ نی جا کی رونق فزا
نہ ایک اشرفی تہی نہ ایک دینا
تو اللہ اونکا وہ دیتا اونہین
پہاڑون کو کہ کی کردون طلا
مین رہتا ہون ایک روز بہوکا اگر
کیا کرتا ہون تجہکو زاری یاد
تو ای میری رازق غفور الرحیم
کہ اللہ کہتا ہی تمکو سلام
پہرین ساتہہ تیری تو جاوی جہان
یہہ مال اوسکا ہی جو ہی بال و زر
جو شب باش اسمین ہوا سو رہا
تمہین قول ثابت ہے رکہی خدا
تیرا اسپ ہمت نہین کم قدم

عبادت حضور

عبادت کی کثرت خداوند کی
خدا کا یہہ کچہہ خشیت و خوف تہا
خدا کی جو تہی بی نیازی کی شان
تو تہوڑا ہنسو اور رو و بہت
کہڑی ہو کی پڑہتی تہی اتنی نماز
رسول خدا ہی تو مغفور ہے
تیری جرم بخشی پرای بیگناہ
یہہ سنتی ہی بولی رسول خدا
مین ہون بندہ شاکر کردگار
اس امت کا سر پر میری بار ہے
وہ کرتی تہی ذات اپنی پر اختیار
تہا امت کی خاطر یہہ سب رنج و درد
وگرنہ احد اونکا خود نام تہا
یہہ بطن مبارک سی اوٹہا خروش
نہ راحت نہ آسائش ایکدم ہو
الغرض رہی ہنم و جوش مزاج

بقدر اونکی فہمِ اعلیٰ کی تہی
کہ مقدور کسیکا ہی کسی اور کا
نہین بہولتی تہی اوسی ایک آن
نہ لیون خواب غفلت مین سوتی نہین
بصد گریہ و زاری و سوز و نیاز
تو معصوم و مرحوم و مبرور ہے
ہی نا فتحا کی سورۃ گواہ
کرون کیون نہ مین شکر اوسکا ادا
مین ہون حامد حمدِ پروردگار
کہ اکثر یہہ امت گنہگار ہے
عبادت سی ذرات رکہتی تہی
کہ عقبی کا دیکہین یہہ گرم و سرد
اونہین اس مشقت سی کیا کام تہا
کہ دیکہ سبہی کا ہو جوش و خروش
خدا جانی کیا فکر دل کو رہی

سمجہہ اونکو جتنی ہوئی تہی عطا
جو اتنا ہراسان و خائف رہی
یہہ فرماتی تہی تم جو جانو وہ خیر
خداوند دولت عجم دین خورد
کہ پاون آپ کی جاتی تہی سوج ہو
تیری مغفرت کی خدائی خبر
یہہ کرتی ہو کیون اپنی اوپر تعب
کہ سید اکیا جسنی مجہکو نبی
محمد اور احمد مرا نام ہی
عبادت جو ہوتی تہی سخت و شدید
یہہ سختی مصیبت یہہ تکلیف و رنج
بچین زہر رو جہنم سی یہہ
لکہا ہی کہ رہتی تہی جسد ہم ناک
سدا شاہ لولاک سلطان پاک
تہی باوصف اندوہ کی تازہ رو

تہی اوتنی ہی عابد وہ صاحب صفا
دل اپنی مین یہہ خوف و خشیت رکہی
سمجہتا ہون جو مین بفضل عزیز
کہ دنیا بہر حال می بگذرد
کیا عرض اصحاب نی یا رسول
کتاب اپنی مین دی ہی یہی خوش سیر
ہی اس محنت و رنج کا کیا سبب
مین کیونکر نہ اوسکی کرون بندگی
جو تہی حمد محمود سی کام ہی
ریاضت جو طاقت کو کرتی تہی تباہ
جو سہتی تہی وہ دولت دین کی گنج
رہین ہر طرف محنت و غم سی یہہ
رسول الٰہی بسوز و گداز
رہی دایم الفکر اندوہ ناک
کشادہ جبین خوش آواز و خو
شہانہ طبیعت بہ ہر دش فراخ

روایت از امام حسین علیہ السلام

جو ہی نزدیکی کی سنا ہیں کتاب
کہ مشکل کشا مین جو میری پدر
کرای سبط پیغمبر نامدار
کہ اک حصہ بندگی کی جدا
سوم حصہ نفس اپنی کی واسطی
جو کچھ اونکی اصحاب اخیار تھی
جو اصحاب علی تھی خاص الخواص
اور اونکی زبانی وہ فیض کلام
جو ہوتا تھا اس فیض سی بہرہ ور
وہ دریای فیضان تھا جوش زن
جو فضل اور تقوی مین ممتاز تھا
تھا مشکل جناب پیمبر سے یہ
کسی کا بر آوری اگر کام دل
ارادہ تھا ہر دم یہی آپ کا
مقاصد ہو مخلوق کا مستقل
یہی حکم رہتا تھا اصحاب کو
مجھی آکی اوس چیز کی دو خبر
میری بات کوئی چھپاوے نہین
یہہ فرماتی تھی حاجت اوس شخص کی
کری عرض حاجت سلاطین سے یہ
غرض جس سی دنیا و دین کی تھے
تو دل شاد و آباد جاتی تھی وہ
نکلتی تھی مجلس سی باہر کو جب
یہہ شبیر کہتے ہین بار دگر
جو تشریف لاتی تھی بیرون در
جو اوضاع و افعال و اطوار کا
کہا میری والد نی خیر الانام
زمین پر کبھی غیر راہ خدا
بہم دیتی العنت سب اصحاب کو
بزرگان ہر قوم کو دایما
اور اشراف کو قوم کی قوم پر

اوسی مین سے ای مومن خوش لقا
مین پوچھا پیدا اونسی کہ خانم بر
جب آتی تھی گھر مین وہ عالی تبار
جدا کرلی تھی وہ نبی خدا
رکھی تھی اور اونکی یہہ اوصاف تھے
کہ ہم بزم اور ہمنشین یار تھی
جو تھی یار اخیار با اختصاص
یہہ پہنچا تھا اونکو جو تھی اور عوام
وہ اوروں کو جاکر سناتا خبر
کہ سیراب تھا اوس سے ہی مرد و زن
وہ سب سے ہی زیادہ سرفراز تھا
کہ حاجت روا کیجی ہر ایک کے
کسیکو جو حاصل ہو آرام دل
کہ سب حاجتیں سبکی کیجے روا
وقضا اور تحصیل ہو سر بسر
سوال اپنا سب عرض مجھسے کرو
مناسب ہو معروض کے جو خبر
ہی میری ہر ایک بات مین ...
کہ پہنچا نہ سکتا ہو یہان تک ...
جو اوسکی کہ وہان تک پہنچا سکے
وہ تقریر مجلس مین ہوتی تھے
نصیب اپنی قسمت کا پاتی تھی وہ
تو ہوتی تھی فضل الہی سے سب

روایت ہی یہہ امام حسین
جب آتی تھی گھر مین کرتی تھی کیا
تو اوقات کو تین حصہ مدام
دوم حصہ مصروف اہل و عیال
کہ ہی کھانا پینا اور آرام و خواب
ملاقات مین اونکی کرتی صرف
رکھا کرتی تھی اونسی صحبت درست
فواید نصیحت کا ہر گز کبھی
نہ رہتا تھا پنہان یہہ راز نہان
جو ہوتا تھا ایمان مین مضبوط تر
عنایت بغایت تھی اوس شخص پر
ہو دنیا کا یا دین کا جسکا کام
کوئی اور کام اس سے بہتر نہین
کسیکی نہ رہ جاتی حاجت کوئی
نہ رہ جاتی مقصد کسی شخص کا
جو کچھ چاہتی بی تکلف کہو
یہہ ارشاد تھا مجھسی جو کچھ سنی
کری جو میری حکم کا اتباع
کرو آکی ظاہر نہ رکھو نہان
خدا اوسکو رکھیگا ثابت قدم
جو خیر اور برکت کی تھی طالبان
نہ مجلس سی محروم اوٹھتا کوئی
نمایندہ جادہ مستقیم

کہ کہتی ہین وہ سرور خیر تین
میری باپ اپنی مجلس کہا
کیا کرتی اس طرح وہ نیکنام
کیا کرتی تھی وہ مبارک خصال
اسی مین سی ایک حصہ با صواب
نصیحات مین یاد اونکی کرتی تھی صرف
رہا کرتا تھا اونسی راز و نیاز
کسی سی چھپاتی نہ تھی وہ کبھی
خبردار ہوتا تھا سارا جہان
وہی تھا پیمبر کا مربوط تر
تھین جسمین بہت خوبیان جلوہ گر
بس اوس کام کو کبھی التزام
نہین اور کام اس سی بہتر کہین
کسیکو نہ پہنچی اذیت کبھی
ہو دین اور دنیا کا مطلب روا
جو در کار ہوتی توقف کہو
جو حاضر ہو غایب سی جاکر کہی
ملی دو جہان مین وسی ارتفاع
کہ ہی کہنی والیکو آخر گران
قیامت کو ہوگا نہ کچھ اوسکو غم
وہ حضرت کی مجلس مین آتی جہان
نہ غمگین و مغموم اوٹھتا کوئی
کشائندہ باب خلق عظیم
مین پوچھا پدر سے کہ پیغامبر
بیان کیجیی بی کم و کاست
کہ احباب کا سنکی دل شاد ہو
زبان مبارک کو رکھتی نگاہ
کبھی جا بی جا مین چلاتی نہ تھی
کہ باہم رہین سب رفیق و شفیق
زیادہ کیا کرتی تھی دل دہی
رئیس اوسکو اونکی کرتی سدا

روایت ثانی

تو کس وضع اوقات کرتی بسر
تھا طور اور رفتار و گفتار کا
نکرتی تھی بیفایدہ کچھ کلام
نہ رکھتی قدم خاتم الانبیا
جدا ہونی دیتی نہ احباب کو
گرامی رکھا کرتی تھی مصطفا
کیا کرتی والی وہ عالی گہر

طریق نشست اور برخاست
زبان مبارک سے ارشاد ہو
سخنہای بیکار سی دین پناہ
قدم ایک بیجا اوٹھاتی نہ تھی
رکھا کرتی یاروں مین اوسکا لحاظ
ازل کی نسبت سی ...
جو ہوتا تھا اعلی کسی ...

ہنر تقوی کو کرتی تھی اور ایسی
جو ہوتی تہی یاران مجلس بہم
وہ دنیا کی تحسینات کرتی بیان
نہ تھی کام میں انکی ای ارجمند
سلاح جہاد اور ہر جیب کی
جو کچھ پیش آتا تہا اوس کام کا
مقرب جو ہم بزم اور یار تہی
جو اشفاق کرتا تہا مخلوق پر
یہہ تشہیر کہتی ہین بعد ازان
رسول خدا ہین جو سبکی شفیق
کرو اونچی اور بیٹھنی کا بیان
نکر لیتی تہی جب تلک ذکر رب
نہ یہہ بات اوس شاد کو تھی پسند
جو ہم بزم تہا اونمین ہر ایک کا
سمجھتا تہا دل مین یہی ہر کوئی
کوئی کرتا تہا عرض مطلب جب آ
خریدا تہا عالم کو اخلاق کر
تہا بزم اونکی مین علم و صبر و حیا
ہر ایک عیب پوشی کا رکہتا شعار
نکرتا تہا کوئی کلام حرام
تہا خوش خلق ایک ایک یار رسول
تہی جلتی جناب پیمبر کی یار
جو ہم عمر ہوتا تہا اوس سے کلام
تہی جتنی جلیس رسول کریم
فقیروں پر از باعث افتقار
خدائی نہی احترام رسول
کیا تسمیہ اونکا قرآن مین
نہین کوئی ایسا رسول انام
وہ ہوگا حبیب خدای جہان
کیا حق نی اونکا زبس اختصاص
تہی وصاف احمد تمام انبیا

ہنر تقوی کو کرتی تہی ہر ورشیں
تو کرتی تہی اون سب لطف کرم
فنا پیچ کی تفسیح کرتی حیات
کہی افزا او دفتر بیٹہ و پست و بلند
وہ دور کہتی تیاری اور آمادگی
سب اسباب موجود دیا تہا
وہ سب یار اخیار و ابرار تہی
کرم آپکا اوس پہ تہا بیشتر

نہوتی ہر انسان کی آپ پاس
کیا کرتی اشفاق ہر ایک پر
تہی اوضاع و افعال مین معتدل
تہی غافل تادیب سے گاہ
وہ رکہتی تہی اسباب ہر چیز کا
نہ تقصیر کرتی تہی حق مین کبہی
مقرب تہا اونکا وہ ہوتا مدام
جو کرتا تہا خلق خدا پر کرم

روایت ثالث

کہو اونکی مجلس کا تہا کیا طریق
کہو جلنی پہرنی کی سب جنبش بیان
نہ اونچتی کہین سے رسول عرب
کہ دربار مین سب سے بیٹھین بلند
نوازش سے کرتی تہی ہر حصہ عطا
نہین دوست میری برابر کوئی
تو کرتی تہی حاجت کو اوسکی روا
تہی ہر شخص پر مہربان جیون پدر
نہ تہی بات نالایق اور ناروا
تہا ستار ہر یار آن شہریار
امانت و دیانت کا رہتا کلام
نہوتا تہا ایک و سرلیسی ملو
تہی سب با ادب متقی دیندار
کیا کرتی تہی ربط و خاطر مدام
تہی آپس مین وہ سب شفیق اور رحیم
نہ ہنستی تہی اصحاب با افتخار

کہو حال دربار دربار کا
کہان کہی ذکر اللہ کا
پہونچتی جہان بیٹھتی خوشخصال
اسی وضع خوش پہ جناب نبی
گمان سب کو ہوتا کہ نزد نبی
جو ہی آپکا مجہہ پہ لطف و کرم
قضارا جو حاضر نہوتی تو چیز
برابر تہا حق مین ہر ایک اونکی نظر
کسیکی نہ ذلت کوئی کہتا وہان
بدربار آن خسرو ارجمند
جو تہی ہمنشین یار دہ سر بسر
سب اصحاب مین تہا باہم اتفاق
وہ توقیر کرتی جو آتا کبیر
بہم عمر و ہم بزم ہم نام خویش
جو محتاج ہوتا اوسے دیتی مال
تہی مجلس عجب اور عجب آدمین

اسمای ستائی حضور

ہر ایک صفت و مدح مین ہر ایک شان مین
محمد کا جیسی لیا ہو نہ نام
وہ ہوگا رسول زمین و زمان
دیا اونکو تشریف تشریف خاص
خدائی کئی اسم اونکو کنا

کتابین سماوی جو تہین پہلیان
یہہ معلوم تہا ہر نبی کی تئین
جو کچھ اوسکی امت کی ہوویگی قدر
پہنا تا اونہین خلعت عز و شان
کہ تا کثرت اسما ہو دو ہی دلیل

نہ کہا کرتی آپکو سب سے پاس
کیا کرتی شفقت ہر ایک پر
تہی ہر رنگ و ہر حال مین معتدل
کہ غافل نہون ہم ز ذکر اللہ
بیار اپنی لشکر مین فرمایا
تجاوز نکرتی تہی حق سے کبھی
اعانت سے کرتا جو خلقت کا کام
بہت اوس کی کرتی پیمبر کرم
ہین پوچہا کہ ای الہ مہربان
کہو طور اطوار سرکار کا
نہ اونچتی کہین سے رسول خدا
نہ بالانشینی کا کرتی خیال
کیا کرتی امر اپنی امت کو بہی
نہین ہمسی نہ اید گرامی کو لے
نہین ہی کسی اور پہ وہ کرم
تو کرتی تہی قول جو لی آن عزیز
کسیکا نہ کچہ حق مین کرتی تہی پاس
جو ہولی تہی ظاہر تو کرتی نہان
نکرتا تہا آواز کوئی بلند
تواضع کنندہ تہی با ہمدگر
کسی دوست مین تہا نہ نام نفاق
ترحم وہ کرتی جو آتا صغیر
ہمی گرد بر یار اکرام بیش
رعایت غریبون پہ کرتی کمال
عجایب تہا سردار مسند نشین
کیا ہر جگہہ ذکر نام رسول
تہا اونمین بیان اونکا نام و نشان
کہ ہوویگا وہ خاتم المرسلین
نہین وہ کسی اور امت کی قدر
چہپا اونکی دامن مین سارا جہان
شرف پر منسم اکمال دلیل

ہوا ایک نام اور ... [illegible]
اور اکثر اون اسما سی ... کم
وہ اسمای موصوف مین جو کثیر
اون اسماین مین مشترک بعض نام
یہہ دو نام ہین مثل اسم جلال
محمد یہہ ہین جو عنایات رب
کفایت مین کرتا ہون اس نام پر

... ایک ہین ... وصف ... [illegible]
سو اب تذنیہ مین ہین ...
صفت اونکی لکہنا ہوا نا گزیر
اون اوصاف سی ہی غرض ...
کہ ہی اسم ذات خدای تعال
کسی اور پر ہی وہ اطلاق ...
کہ اسمار اعلی ہین وہ ...

شمار اون اسامی کو بعضون نے ...
مراوست اوصاف از ان ...
مین بعض مختص آن کذات
بس ان سب مین اشہر اوسی کا ...
اور اوس شہ کی ہی کنیت با وقار
جو قرآن مین نام اپنا لیا
لیا نام نامی جو اپنا عزیز

آپ ہو ... یا اعداد ... [illegible]
کہ اسمی مت مشتق ...
مین بعض امن یہ غالب ...
ہی احمد محمد علیہ السلام
ابو القاسم ... نام ...
وہی نام اپنی نبی کا لیا
لیا نام اپنی نبی کا عزیز

ان اللہ لقوی عزیز لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز

لیا جب کہ خالق نے اسم ...
جو حق نے لیا نام اپنا ولی
لیا نام نامی جو اپنا نصیر
کیا اول اپنی تئین جب بیان
جو حق نے کیا آپ کو حق بیان
شہید آپ کو جو خدا نے کہا
کہا رب نے ہادی جو اپنی تئین
کہا آپ کو جب رؤف و رحیم
ہوا ختم یہہ فضل اللہ کا

اللہ نور السموات والارض قد جاءکم من اللہ نور
ان اللہ ولی الذین امنوا واجعل لنا من لدنک ولیا
و نعم النصیر واجعل لنا من لدنک نصیرا
ہو الاول وانا اول المسلمین
فتعالی اللہ الملک الحق قد جاءکم الحق
وکفی باللہ شہیدا وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا
ان اللہ لہاد ولکل قوم ہاد
ان اللہ بالناس لرؤف رحیم بالمؤمنین رؤف رحیم
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

لیا نور واللہ نام حضور
ولی ہی لیا دوست نام نبی
لیا اسم سامی نبی کا نصیر
کہا اول اونکو یہی ہی عیان
قسم حق کی اونکو کہا حق عیان
شہید اور شفیع امم کو لکہا
کہا ہادی اونکو بلطف مبین
کہا آپ کو رب رؤف و رحیم
کہ ختم النبیین تک ہو چکا

فضایل پیمبر کی ای محترم
ہی یہہ تین قسم اول ان ہی ...
یقین جان قرب ... [illegible]

کہ کرتی ہین جسکو خصائص رقم
جو مخصوص ہین اونپر از واجبات
ہی قرب نوافل سی اکمل کمال

ہین دو قسم پر ایک ہی خوش تقریر
کہ حکمت ہی اسمین خداوند کی
چنانکہ ہی منطوق قول رسول

ہی از قسم احکام شرع متین
از درجات اعلی و قرب نبی
حدیثون کا اس امر مین ہی ...

واجبات حضور

جو واجب ہی پر سیدنا مدار
اور ... مین وہ بار تکلیف کے
جو پڑہتی ہین سنت بوقت سحر
تہا صحیح یہی اونپہ واجب مدام
بایام قربان وہ عالی صفات

... ہین ہوا سطی
وہ واجب تہی اور وتر ایک قول ...
علیہ الصلوۃ و علیہ السلام
... ہون کو مال قدر ...

تہجد اور اشراق کی تہی ...
نزدیک ہر ایک فریضہ صلوۃ
ہوئی شرح اس شعر کی ...
ہی ... قربانی اون پر ...

مین لکہتا ہون کر لو تم اسکو شمار
نماز اون پہ واجب بحکم خدا
تہا مسواک کرنا بہی از واجبات
کہ یہہ شعر ہی فہم عاصی سی دور
کہ ہین وہ نبی سید الاغنیا

محرمات حضور

دوم ہی جو مخصوص اونپر حرام
کہ انسی کرین وہ اگر اجتناب
یہہ اعلام کا قول ہی بخلاف
سوا اسکی مکروہ رکہتی جو بو
تو تہا ... رسول تعال
ہوئی شرح اس شعر کی ...

تو حاصل ہوا انکو زیادہ ثواب
کہ ہی صدقہ نفل مین اختلاف
تہا حکم خدا وہ نکہاوین کبہو
پہر اون کو نہ کہولین بغیر از قتال
ہی یہہ شعر ہی فہم عاصی ...

تہا جیسا زکوۃ اونکو لینا حرام
پیاز اور لہسن کا کہانا حرام
بحکم خدا ...
نکاح ...
کتابیہ گر ... سابق یہہ ہو

مین لکہتا ہون اسکو مفصل تمام
اور آل و موالی کو اونکی تمام
رسول خدا اونپہ تہا مدام
حرام اون پہ شعر اور کتابت بہی تہا
تہا اور جاری یہہ سلسلہ کا مدام
تہا ممنوع اون سی نکاح آپ کو

کسی غیر سی کوئی پابند تہی اگر | مسلمان ہی ہی تو اوسکو سہی
نکاح اوس سی ہی تہی آپ کو صحیح تہا | کہ تہی اشرف الناس خیر الوری

ستوم یہہ منافات سی ہی لکہا
دہنو کرکی کر سو رہین وہ کبہو
مباح اونکو تہا غسل کی جنب سی
تہی بسکہ قوت اونہین لی نوافل
تہا از اجنبیہ سی خلوت کا تہا
بلا مہر لفظ ہبہ پر نکاح
تہا جایز نبی کو یہہ ای نیک ظن
رسول الہی جو رغبت کری
اور اپنا وہ رکہتی ہو شوہر اگر
تہا جایز جناب نبی پر علم
یہہ واجب تہا مالک پہ اوس چیز کی
مسلمانون کو تہا یہہ واجب تمام
تہا جایز کرین عتق بر جای مہر
چنانکہ صفیہ سی باصد صفا
نہ واجب تہی اون پر میان زنان
مباح اونکو تقسیم سی بیشتر
ہی احرام اوس شاہ کو تہا مباح
ولد اپنی پر اور نفس اپنی پر
نہ ہی دوسری قسم ای محترم
وہ مرسل جو ہین افضل المرسلین
بس اون سبکی تفصیل ہی خیر
خصوصاً پیمبر کی باطن کا حال
ملک اور انس اور جن اور پری
کتابون مین مذکور ظاہر صفات
بروز جزا خلق حاضر ہو سب
فضایل اور اکرام آن خوش صفات
ہوئی پہلی پیدا جو عالم مین شی
کہ پیدا کی روح اونکی اللہ نی
نبی تہا محمد کہ آدم ہنوز
بروز الست اونسی اول لیا

مباحات حضور کے

تو سول نہ جاوی نہ اونکا وضو | نہ تہی اونکو حاجت وضو تازہ
پڑہین وہ نماز نوافل کہڑی | مباح اونکو تہا یہہ کہ غایب پہ بہی
مباح اونکو رکہنا تہا صوم وصال | مباح اونکو تہا یہہ کہ وہ خوش سیر
رسول خداوند کو دایما | زیادہ اگر چار زن سی نکاح
تہا جایز ہمیشہ او نہین ور مباح | بغیر از شہود و بحز دار شان
کسی مرد کی ساتہہ بی اذن زن | کرین حکم سی اپنی اوسکا نکاح
کسی زن کی اور وہ نہ شوہر کہ ہو | تو اوس پر اجابت تہی لازم مدام
ہی واجب طلاق اوسکی خاوند پر | یہان ایک نکتہ ہی ای نکتہ دان
کہ لین جس سی چاہین وہ آب و طعام | اگر اوسکی مالک کو ہوا احتیاج
کہ لا آپ کی پاس حاضر کری | ہو محتاج اوسکا وہ سو طرح گر
کہ جان اپنی جان نبی پر تمام | کرین صدق دل سی تصدق خدا

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

جناب رسول خدا نی کیا | جو بندی ہین آئین عفت نہاد
لعابات نقت شب ای میان | جو تہا طور قسم اکثر اوس شاہ کا
تہا لینا غنیمت کا اموال و زر | مباح اونکو تہا با کمال جلال
کہ مکہ مین داخل ہون با انشراح | مباح اونکو تہا حکم علم اپنی
گواہی جو دین وہ مبارک گہر | تو تہا اوس نبی کو یہہ سبکچہہ مباح

خصایص حضور

حبیب خدا اکمل الاکملین | خصایص جو ہین از قبیل صفات
کہ لا یحصیٰ ہین اور وہ ہین لا یعد | شمار اور تعداد سی ہین برون
اس احوال پر ہی ہی برہان | کہ کنہ اوسکی پہ علم انس و ملک
اس احوال کی فہم سی ہین بری | جو احوال آن شاہ ذیجاہ ہی
ہی البتہ اکثر سو یہہ واردات | مین تحریر کرتا ہون ای مہربان
منادی پکاری یہہ میر لقب | محمد کی مداح کو ہی صلا
بیان کیجئی تو زیادہ ہی بات | مگر اندکی کرتا ہون مین رقم
وہ روح اوس شہ آل آدم کی ہی | ہی معلوم آیات رحمان سی
ہر ایک شخص کی پیشتر روح سی | دلایا سبا روح کو اوس نبی
نہ پیدا ہوا تہا نہ شب تہی نہ روز | نہ تہی آسمان و زمین کی بنا
خداوند نی عہد توحید کا | الست بکارا جو رب العلی

کہ مخصوص تہا آپ پر وہ نکاح
نماز اوس وضو سی مباح اونکو تہی
نماز جنازہ پڑہین ورد سی
کرین اجتناب زن پہ نظر
کرین آپ تو آپ کو تہا مباح
مباح اونکو تہا انعقاد زنان
نہ ہو اوسکی کو وارثونکی صلاح
ہی اور زن کو پہر اوسکی خواہش حرام
کہ تہا اوسکی ایمان کا امتحان
یہ تہا ہم ہی لیوین یہہ عالی مزاج
نہ ہرگز کری آپ سی درگذر
کہ ہیگا اسطرح حکم خدا
رسول زمانہ خداوند دہر
کیا عتق کر جای مہر انعقاد
نہ واجب تہا طور تفصیل سی تہا
کہ مکہ کی اندر کرین وہ قتال
کرین وہ حبیب خدا ای بشر
الی آخر ذلک ایا ذی الفلاح
خصایص ہین اوس خاص حق کی رقم
اور افضال آن افضل الکاینات
قیاس اور انداز سی ہین فزون
نہ ہوچکا نہ ہوچکی قیامت تلک
خدای جہان اوس سی آگاہ ہی
کہ ہون داخل زمرۂ مادحان
کہ لی آن کر اس عمل کا صلا
کہ ترقیم کی واسطی ہی قلم
ہی ثابت احادیث و قرآن سی
خدا ایکا انہی کیا یون ظہور
کہ اوج رسالت پہ وہ ماہ تہا
اونہون نی کہا سب سی پہلی بلی

جو بالکل حقیقت الٰہی نمود
ہی لولاک سب سے سخن کا گواہ
وجود محمد جو موجود ہے
جو ساری خدائی کا ہی آئینہ
جماد اور نبات اور زمین اور فلک
بنی انکی باعث ولی نور سے بنے
لکہا عرش پر نام اونکا عیان
ہے نام نامی خیر الانام
زمین پر اسی نور کی ہی جہلک
سب اوس پر ایمان لاوین تمام
سنا انکی کتب مین لکہا ہی تمام
کتاب خدا سے ہی ثابت یہہ بات
جہان ہوتی تہی مجلس انبیا
ہر آنکس کہ در امتش شد شمار
کہا کرتی تہی اپنی امت سے سب
بتصدیق صدق جناب نبی
یہہ توریت و انجیل مین صاف ہے
زمانہ مین جتنی ہین اہل کتاب
تو البتہ تکذیب کا ایک سبب
یہودونسی کوئی عرب مین نہ تہا
جو ہی وصف وصاف ختم الرسل
کہ کب ہو وہ نور الٰہی ظہور
ہو کس وقت طالع وہ ماہ سعید
کہ اقرار اسلام سے اوسکی ہم
تو بہی ہی خدا کی غضب سے مین
چہپایا حق اور سکذب کی راہ لی
کتاب سماوی کی تحریف کے
زبور اور انجیل مین جابجا
دلائل نبوت کی اور نشان کا
بجا از او وسی اور رہا یا او
اگر ... کہ ... نوی ...

ہے نعت و دفع بلا کر درود
یہہ عالم اور آدم جو پیدا ہوا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ؛

یہہ ایجاد عالم سے مقصود ہے
خدائی تمام انکی خاطر سے ہے
ہوا خلق انہین کی لئی اور فلک
بنا سب جہان سب خدائی بنے
ہر ابواب جنت بہر آسمان
کہ اس کلمہ سی وصل ہی انکا نام
اسی نور کی ہی فلک پر چمک
کرین اوسکی نصرت نبی سب مدام

وہ عالم مین ہی یہہ وجود اہل جود
بنی آدم اور یہہ بنی جان سب
وہی ہین موجب ابتدای جہان
انہین کی سبب سے زمانہ بنا
لکہا ہی کہین یون کہ باغ جہان
غرض ہی ظہور خدائی جہان
کیا انبیا سے یہہ قول و قرار
ہی قول خدا اس سخن کا گواہ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

وہ کرتی تہی ذکر رسول خدا
خدا لیش وکیل است و آمرزگار
سب احوال و اوصاف شاہ عرب

کہ ہمکو خدا نے یہہ دی ہی خبر
غرض باوقار و بشان کرام
چنانچہ ہی یہہ قول حضرت مسیح

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ ؕ

کہ اوس احمد کا اوصاف ہے
ہی اون کو ملزم یہہ شاہ حجاز
یہودون کو ہوتا لشاہ عرب
کہ توریت و انجیل مین جابجا
یہودون کو معلوم تہا جزو کل
منور ہی کونین مین جسکا نور
لنا حق ہی جسکا بلا زیادہ حسد
منور کرین دین و دل ہم
ازل کی شقاوت لی انکی ہین
ہی مکر کی عناد اور تکذیب کے
خطاب الٰہی کی تصحیف کے
ہی احوال احمد کا ظاہر لکہا
شواہد رسالت کا اوس ماہ کا
جو تہا نام احمد چہپایا او سے
چہپا دی کہ جہنا کہ ذات ...

انہین دو کتابون مین ہی صد نمود
یہودون کو الزام ہی بیشتر
ولیکن حقیقت مین دانا زیاد
پڑہا تہا اونہون نی صفات رسول
تہی اس علم حق کی جو عالم تمام
طلوع اوسکی دولت کا کوکب ہوا
نصارا کو بہی تہا یہی انتظار
بالطاف و اشفاق رب القمر
کیا ایسا گمراہ اور تجرد
رکہا خاتم المرسلین سی عناد
مگر اونکی تحریف کے باوجود
سمجہہ بوجہہ کر جان پہچان کر
لکہا گرچہ توریت مین ہی شبہے
پر اونکی چہپانے سی چہپتا نہین بہلا
مدینہ مین جسدم رسول خدا

یہہ سب واسطی اونکی پیدا کیا
کہ باعث ہی سرکار رسالت پناہ
ہی کونین کی اسکی باعث نمود
یہہ مخلوق ذی روح و بیجان سب
وہ ہین باعث انتہای جہان
زمانہ کا سب کارخانہ بنا
لکہا ہی وہان کلمہ لا الہ
ہی ساتہہ اوسکی نور محمد وہان
کہ جب ہو یہہ نور خدا آشکار
کلام الٰہی مین کرلو نگاہ
سب اخبار و تبشیر خیر الانام
ہی توریت و انجیل مین سب سند
کہ ہو خاتم الانبیا جلوہ گر
رہا کرتا تہا ذکر حضرت مدام
کہ کہتی تہی وہ بازبان فصیح
یہہ آیت ہی اول دلیل قوی
ہی الزام قوم نصارا و یہود
کہ اسکی مطابق نہوتا اگر
پر احوال مصداق خیر العباد
عیان اون پہ تہا وصف آن رسول
ہی انتظار اونکو رہتا مدام
کہ روشن ہو جس سی عجم اور عرب
کہ کب ہو وہ مہر منیر آشکار
ہوا آکی یہہ نور جب جلوہ گر
کہ اوٹہی حسد پر وہ اہل حسد
ہوئی دشمن دین رب العباد
ہی توریت مین حال احمد نمود
لگی کرنی تکذیب پیغامبر
یہودون نی پر اوسکی تحریف کے
بیان اوس مثل مین دیا کل کہلا ؛
ہوئی آپکی مکہ سی رونق فزا

تیار تہا جو عہد لعبد ابن سلام
ز جود و سخا تہا مشہور اور نام
لگا عرض کرنی کہ ہو ان جن کو ان
سب ایمان پر دین تیرا مدام
اور ای غوث وہ کیا فضائل بیان
سنائی جہالت جو عالم مین تہا
ز بخت مطہر پی بطن ظہور
ہوا دین و دنیا مین مسرور تہا
تہی جسوقت روی زمین گرد و ماہ
تہی اوسوقت مین جن جہان مین نہان
جو تہا خلق سی پیشتر خلق نور
وہ مکہ مین جو خاص تہا نور رب
ہی نور وز او رخشن کا اج دن
زہی طالع انس جان جہان
ز دریای رحمت پر رحم رحیم
ہوا آج روشن دیار عرب
عرب ہفت اقلیم کا جی ہوا
عرب کی زمین پر تجلی ہوا
ہوا نا خدای جہاز حجاز
کیا سب کا مقصد خدائی حصول
جو شامل ہوا اونکی بیعت کی بیچ
رکہو غوث عشق اسن سینی بدل
ہوا دین اسلام کا راج آج
ہوئی حق پرست آج بت پرست
زمین و زمانہ مین روشن ہوا
زمین پر ہوئی نعمت حق نزول
وہ پیدا ہوا مومنونکا امیر
کیا کفر ہو لی کی تاراج آج
اور ای غوث وہ مظہر الاطہرین
شکم سی جو مادر کی پیدا ہوا
یہہ نور آپ کی ماں کی نکلا دہان

رہا اولاد یوسف علیہ السلام
اتہی مذہب مین اوسکی جو دو سخا
کہ لی شیبہ جو ختم رسالت پناہ
کرینگا خدا غالب ای نیکنام
کہان تک کہی وغیر جہان پر عیان
وہ اونکی نسب مین نہ واقع ہوا
رہا لطف احمد یکا ظہور
کہ کوئی اونکا ثانی نہو گا نہ تہا
تہا وہ دور سب ادوار کا شاہ
پڑہی سب نی اشعار حسان جان
کیا آج اوس فخر حق نی ظہور
ہوا آج نور اعلی نور سب
کہ پیدا ہوا سید انس و جن
کہ پیدا ہوا آج جان جہان
لب ساحل دار افتاد در یتیم
کہ پیدا ہوا شہریار عرب ٭
عرب ہفت کشور مین نامی ہوا
عرب رشک عرش معلی ہوا
کیا پار خلق خدا کا جہاز
وہ نور آ گیا بن کی شکل رسول
وہ داخل ہوا باغ جنت کی بیچ
عدو انکا ہی رو سیاہ و خجل

تہا وہ شخص از رضا مانند ہو
جمیع کی ترد یک وہ آن کر
خدا انکی قسم اس رسول خدا
ہو اوصاف تیرا ہی تورات بیچ
ہی اونکی فضائل سبہی مشتہر
طہارت رہی اونکی انساب مین
ہوئی بعثت ذات پاک رسول
ہدایت سی دنیا کی تا انتہا
زمانہ کوئی اوس سی بہتر نہ تہا
کہ وہ نور رب آج پیدا ہوا
منور مین جس سی زمین آسمان
کہلا آج باغ جہان مین وہ گل
ملا جان و انسان کو راج آج
خدائی مین مخلوق ہی جسقدر
زہی طالع نیک بخت قریش
رکہا آج دنیا پر اوسنی قدم
وہ ماحی کفر آفتاب کمال
وہ ماہی دریای اسلام و دین
مقرب ملایک رسول کرام
کہو آج ہر جن و انسان سی
جو اونکی اطاعت سی محروم ہین
بہت ہو گی خوشوقت جان جہان

غزل ٭

ہوا بیت بتخانہ عاج آج ٭
سراج منیر اور رو تاج آج
غنی ہی ہر انسان محتاج آج
جو لیویگا کفار سی باج آج

ہوا روشن اسلام کا آفتاب
زمین تخت جسکا اور عرش فرش
وہ اعدل اولوالعزم پیدا ہوا
کہو غوث ایک مطلع نی مل

مطلع ٭

مہ عاشقین اطہر الاطہرین
تو ساجد جناب رسول خدا
کہ روشن ہوا کو سنگ شامیان

شکم سی جو ماں کی پیدا ہوا جناب
نظر آسمان پر لگائی ہوئی
ہوا نور مکہ مین یون جلوہ گر

ترا اجتبا وہ از خاقانیان
سراپا ہی سرور رسکر ایک لفظ
ایمان شک ہو محمد خاتم الانبیا
نہین فرق اونمین کسی کی تمیز
کرار عہد پاکیزہ ہو الست
رہا قول پر اقرار اسباب مین
بقرن مبارک اور اونکو حصول
تہا خیر القرون قرن اوس شاہ کا
ہوئی جب نبی وہ شہ انبیا
کہ جس فخر پر نور خورشید ہی
ہوا آج وہ نور جلوہ کنان
مہک جسکی بو سی گیا جزو کل
کہ پیدا ہوا شاہ معراج آج
ہوا اسکا سردار اب جلوہ گر
ہی کرسی نشین صدر تخت فرش
ہوا جس سی روشن عرب اور عجم
وہ مظہر سپہر جلال و جمال
وہ ماحی اسمای اصنام و کین
اسی نور کی منتظر تہی تمام
کہ ہون اونکی تابع دل و جان سی
وہ رحمان کی رحمت سی محروم ہین
ہوئی یہہ غزل خوان ہم شادمان
کہ پیدا ہوا شاہ معراج آج
گئی کفر کی لیلۃ الداج آج
وہ پیدا ہوا صاحب تاج آج
کہ ہم طعمہ مین باز و دراج آج
کہان تک کہی جائیگا آج آج
کرین اہل اسلام تاراج آج
کہ محتاج وہ بی جو کرتی ہین ناف
شہادت کی او نکلی وہنا سی جو
گدا آیا محل شام تک کا نظیر

قرآن سی جو لائی تہی جو لا کلام ٭ تو جہد مین اونسی کرتا کلام ‖ اشارت جو کرتی کسی سمت دور ٭ تو جہکتا قمر بس اوسی سمت کو

اشارت کی ساتہہ اونکی پہرتا تہا ماہ ٭ اشارون کو رکہتا تہا ہر دم نگاہ ‖ اون ابرو کی تہا زیر فرمان ہلال ٭ تہا اون ناخن پایہ قربان ہلال

سما اونکی دامن تلی جاتا سما ٭ دکا اونسی لیتا تہا عقل ہو کا ‖ جو ہوتی کبہی تابش آفتاب ٭ تبہی اون پہ کرتا تہا سایہ سحاب

یہہ سایہ تہا ابر کا ہر گہڑی ٭ مگر جبکہ ہوتی تہی گرمی کڑی ‖ ودہا ہر سطہر طہارت نشان ٭ رکہا پاک اللہ نی ہر زمان

ہوا شق صدر نبی چار بار ٭ ہوا ایک کا پہلی ذکر آسکا ‖ ہوا دوسری بار جب پاک دل ٭ ہوا اوسکا جو وہ پاک دل

سوم وقت بعثت جب آیا قریب ٭ ہوا اوس بان شق صدر حبیب ‖ چہارم جو معراج کی آئی رات ٭ ہوا شق صدر سینہ کا ثبات

اور اوس خاتم المرسلین کا وقار ٭ کہون کیا کہ عالم مین ہی آشکار ‖ جو قرآن امجد مین سبحان نے ٭ کیا ذکر اونکا تو اس شان سے

کی انواع تعظیم و تکریم سے ٭ اور اقسام تکریم و تعظیم سی ‖ اور اونکی علو مراتب کی بار ٭ درسی اخبار با عز و قدر و وقار

کیا بعد ازان بند بند اونکا ذکر ٭ کس انداز اور شان سی کر تو فکر ‖ کتاب اپنی مین اونکی ہر عضو کا ٭ خداوند نی ذکر ظاہر کیا

بہت باوقار و بشان عظیم ٭ کیا حق نی ذکر رسول کریم ‖ خدا نی کتاب اپنی کی ہر بیان ٭ کیا اسطرح اونکی دل کا بیان

کیا اپنی آیت مین یون [illegible] ‖ بیان زبان [illegible]

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ

خدا نی نبی کا بیان بصر ‖ کیا اسطرح غور سی کر نظر

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ

کیا روی پاک نبی کا بیان ‖ مین سان بقرآن فرخندہ شان

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

کیا اونکی گردن کا اسطرح ذکر ‖ خدا نی کتاب اپنی مین کر تو فکر

کیا سینہ و پشت کا یون بیان ‖ خدا نی بقرآن عظمت نشان

کہا جسنی کی طاعت مصطفیٰ ٭ کی اوس شخص نی طاعت کبریا ‖ ہوا جو مطیع محمد رسول ٭ کی اوسنی اطاعت خدا کی قبول

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

کہا حق نی ہی میری تابع وہی ‖ کرے جو کوئی اتباع نبی

ہوا جو مطیع مطاع امین ٭ ہوا وہ مطیع خدای برین ‖ کوئی حب حق کا جو دعوی کرے ٭ اور اتباع حضرت مین قاصر رہی

مکذب اوس احمق کا قرآن ہے ٭ محب وہ نہین جان شیطان ہی ‖ کہا اپنی امت سی ای مصطفیٰ ٭ کہو اسطرح سی یہی حکم خدا

فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

کہ میری اطاعت کرو تم تمام ‖ کہ تمکو رکہی دوست رب الانام

رکہو عشق اوس سی یہی ہی نجات ٭ کہ تمکو رکہی دوست رب جہان ‖ جو عاشق ہی اوس شاہ ذی جاہ کا ٭ وہ معشوق ہی اپنی اللہ کا

کتاب اپنی مین اونکو با صد صفا ٭ جناب الہی نی شاہد لکہا ‖ مبشر لکہا اور لکہا نذیر ٭ محمد کو لکہا سراج منیر

یہہ دیکہو تو اوس سید الخلق کا ٭ خداوند نی کیا مراتب کیا ‖ ندا اونکو قرآن مین کی جناب ٭ تو اس وضع سی کی ہی توقیر شان

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ ٭ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ‖ ندا کی جو اور انبیا کو مدام ٭ پکارا او نہین اسطرح لیکی نام

قسم زندگانی کی اوس شاہ کی ‖ کتاب اپنی مین کہائی اللہ نے

يَا آدَمُ يَا نُوحُ يَا مُوسَىٰ يَا عِيسَىٰ

کہین یون عبارات قرآن ٭ محمد قسم ہے تیری جان کی ‖ یہہ کفار بہت مغرور ہین ٭ جہالت کی نشہ مین مخمور ہین

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ

قسم اونکی مولد کی کہائی عیان ‖ جناب الہی نی با عز و شان

وَالْعَصْرِ ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ

زمانہ کی یون اونکی کہائی قسم ‖ خدا نی یگانہ نبی ای محتشم

پیمبر کی نفی جنون پر قسم ٭ خداوند نی کہائی ای محتشم ‖ کیا خلق پر اپنی اونکو عظیم ٭ کہا خلق اونکا عظیم اور کریم

اور اونکی رسالت کی تحقیق پر ٭ قسم حق نی کہائی ہی تصدیق پر ‖ کہا یہہ جو ہی مرسل نامدار ٭ یہی محکم قدم راہ مستقیم پر

قسم کہائی تصدیق پر اونکی ہی ‖ يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ‖ کتاب اور خود وحی لاہی ست

[illegible]

کہ معشوق نہیں ہی رسول انام
کیا ذکر اون سید ارجمند
غرض اس سی یہہ ہی خدا کو جہان
ہی جیسا اذان ورتشہد مین بیان
سبب تا محمد کو سمجہین سبہی
خطا ذلت اونسی جو واقع ہوئی
کی اثبات پہلی تو اونکی تئین
گناہون کی پہر مغفرت کا کیا
کیا ذکر اللہ نی بعد ازان
تیرا عفو کرتا ہی عرض ای رسول
ہم امت مین تیری ہین خاطر غریب
بنفی و با ثبات فعل رمی
خدا نی کہا ای رسول انام
بہلا اسکو قرب اسطرحکا ملا
کہا جسنی تجہسی بیعت رسول
یہہ ہی بیعت حق بدست جلیب
غرض اسکی مانند قرآن مین
جو احمد محمد ہی نام رسول
وشق لہ من اسمہ لیجلہ
جو اوس پہ ہی مہر رب جہان
چنانکہ لکہا ہی بصوم وصال
تہا آپ مین ایسا شیرین کہ جو
ہر ایک کودک شیر خوارہ کو پاس
کوئی اونکی نزدیک کرتا جو بات
طبیعت مین سستی نہ آتی کبہی
نہ اور انبیا کو نہ اون کو مدام
زمین پر نہ پڑتا تہا سایا کبہی
بشمس وقمر ہم بنور چراغ
پیغمبر ماند اشت سایہ
احمد مرسل کہ حق بتایا اونکا
سایہ جو نہ تہا اونکا تو باعث تہا

وہ دیکہین نہیں سب خوشی کلام | بجز تو نہ تاہی حکم الٰہی نزول

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ایمان کی کلمہ مین ہی اسکا | نہین لاکہہ بار ایک ہی کردگار
تب تک یہہ شہادت ہی قبول | کیا ذکر غفران وتوبہ کا جب
کریم خطا بخش نی ذکر کی | مگر یون کہا حق نی قرآن مین

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

خداوند نی ذکر خیبر اور | کہ تا ہر کسیکو یہہ ہووی یقین
تمام اپنی اتمام نعمت کا بیان | کہ ہی جسقدر نعمت اللہ کی
ہی امید پہر عرض اسکی قبول | خدا نی خدا کی نعمت تمام
نہون تیری دولت سی ہم بی نصیب | خصوصیت مین ذکر رسول خدا

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

نہین فعل تیرا یہہ تیرا کام | تو رکہتا ہی جس کام پر ہاتہہ

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

کی اللہ سی اونی بیعت حصول | کی بیعت جنہون نے پیمبر کی ساتہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ

لکہا ہی بہت آپ کی شان مین | کیا نام کو اونکی بالاتفاق
وہ مشتق ہی محمود سی با اصول | اسی چاہیہ حسان نی شعر بار
فذو العرش محمود وہذا محمد | مگر ایک روایت ہی یون بہی مکر
کہان تک کری کوئی اوسکا بیان | کہلاتا تہا اونکو شراب وطعام
رب اونکا کہلاتا طعام ورزان | پس و پیش وہ دیکہتی ایک سا
وہ شیرین کیا کرتا شور آب کو | اگر شور پانی مین پڑتا وہ آب
کفایت وہ کرتا تہا لیل ونہار | نہ سوتا تہا زندہ دل اونکا کبہی
تو سونی مین سنتی نہی سب وہ بات | اسیلئے اسطرح ہی کا وضو
نہ انگڑائی آپ ورجمائی نہ لی | مکس اونکی تن پر نہ بیٹہی کبہی
کسی دن کسی شب ہوا احتلام | تہی اونکی عرق مین بہی خوشبوئی مشک
کسیطرحکی ہوا کر روشنی | نہ تہا سایہ شاہ عالی جناب

جامی

نا شک بدل یقین نشستہ | یعنی آنکس کہ بیرد او دست

شعر
نظم

وہ ذات سی کرتا ہی خاطر رسول
خداوند عالم نی سب سی بلند
کرین یاد او نہین ہی کرین ذکر شان
کچہہ اس سی نہین فایدہ رہتا
خدا نی جو اور انبیا کا تو سبب
رسول و لو العزم کی شان مین
جناب الٰہی نی نسخ مبین
جرایم کا اثبات مقصد نہین
وہ سب حقیقت مین تجہ شاد کی
تجہی بخشدی ای رسول انام
کیا داخل محکم کبریا
جبر اونکو واحد نی وحدت کی دی
وہی کام کرتا ہون مین تیری ساتہ
کہ فضل اوسکا ہو فضل اللہ کا
ہی اللہ کا ہاتہہ تیرا اونکی ہاتہہ
کہ نایب کا ہی ہاتہہ دست منیب
ز اسمائی علای خود اشتقاق
کیا نظم در شان آن شہریار
یہہ ہی شعر ابوطالب بو علی
بہشت اپنی کا حق تعالیٰ مدام
اندہیرا اوجالا اونہین ایک تہا
تو ہوتا وہ شیرین تر از قند ناب
اگر سوتی تہین آنکہین اوس ماہ کی
نہ جاتا تہا سونی سی ہرگز کبہو
نہ جامہ مین اونکی کبہی جون پڑی
کہ تہا مشک سایہ پر دبروا اوسکی خاک
نہ در آفتاب ونہ در ماہتاب
نبی ذات سیم تار سایہ داغ
سیند است کہ بر زمین نیفتاد
معراج ہی کمترین پایا اونکا
اول حشر کو سبقت ہوگا اسا اونکا

ہوا ای غوث سایہ اوسی چیز کا
ہون سایہ مین جسکی زمین سے تن
یہہ تو جہہ دوم ناظم این کتاب
کہ سایہ نہو تی کی وجہین ہزار
نہ رکہتا ہی سایا چراغ اور نور
شرف اوس حبیب خدا کا رقم
ہوا چرخ محرس بہ نجم و شہاب
ہوا جبسی مبعوث و حق پسند
جسی لوگ کہتی ہین تارا ٹوٹا
ایک عظیم خصایص معلوم ہی
وہ جسم مقدس سی پہونچی وہان
سوار اوسپہ ہو کر بصد اوج و موج
ملایک تمام اور سب انبیا
ملایک کو اور انبیا کی تحسین
جو آیات کبرا ہی اللہ کا
گئی وہان جہان علم پہونچی نگاہ
محمد نی دیکہا ہے اللہ کو
خداوند عالم سی یہ ہم خطاب
ہوی وہ سخن کہہ آیا خلوت نشین
نظامی در نیجا چہ خوش گفتہ است
کیا جب فراغ از لقای حبیب
فرشتون نی دیکہا نہ تہا جو مقام
چنان آمد و رفت در یک نفس
ہمراہی شاہ والا تبار
لکہی کیا کوئی وصف اس شاہ کا
دی اون کو خدا نی کتاب عزیز
کتاب اونکی تبدیل و تحریف سی
جو اوتری ہ اون پر سماوی کتاب
سمجہنی کا اوسکی نکر ہو شعور
جو اگلی زمانہ مین تہین امتین
ہر آیات قرآن الم دو بیان

کہ جو چیز ہو زیر عرش دستا — جو بالا ہو بالا اسے دو جہہ سے

وجہ دوم

مدارج سی لکہتا ہی کر انتخاب — ہی ای غوث ان جہانسی عجب
یہہ کرتی رہی ہمہ طرح اشکال — کیا کیون نہ دو بات سی غول و ر

شرف حضور

کہان تک کرون ہی معتقد قلم — ہوئی اونکی بعثت کی دیکہ یا ر
ز سمع شیاطین مردم خراب — فلک پہ جو کرتی تہی باتین ملک
بس ان سی جانا ہوا اونکا بند — جواب بیحیائی سی جاتی ہین وہ
وہ آتش گل اون پہ انگارا چہا — خصایص کتاب و خصوص حق کی شمار
کہ کر آسمانون کی سب راہ طی — سماوات اعلی سی بالا گذر
نہ پہونچی جہان اوج قدوسیان — سواری کو جنت سی یا براق
سوار ہین لیکر فرشتون کی فوج — کیا بیت اقصی تلک جب نزول
ہوئی معتقدی وہ ہوئی مقتدا — امام آپ بن کر پڑہائی نماز
پڑہا کر نماز اور دعا کر وہین — ہوی رونق افزای اعلی مکان
وہ سب انکو ظاہر دیکہایا گیا — بہشت اور دوزخ کا ہر ایک مقام
بچشم سر اللہ پر کی نگاہ — یہہ آنکہین جو انسان کی سر مین ہین
محمد نی دیکہا ہی اللہ کو — کیا دید دیدار اللہ کا
کیا بی وساطت سوال و جواب — سنا اور کہا انبی رب سی ہان
نہ پہونچی جہان اوج روح الامین — کیا رب کی پاس اس مکان پہ قیام
بہ نظم معظم چہ در سفتہ است — زمین زادہ بر آسمان تاختہ
ہوی سیر فرمای جای عجب — ملایک پس پشت شاہ عرب
وہ حضرت کی ہمراہ دیکہا تمام — کہون کیا کہ وہ سرور دو جہان
کہ ناید در اندیشہ ہیچ کس — کیا مینی مجمل رقم تہا ان براب
نہان و عیان مخفی و آشکار — ملایک نی در جنگ یہ رو مخن
کہ کیسا ہی مقبول درگاہ کا — این خدا خاک درگاہ او
تو صفی کرامی تہی وہ خوش تمیز — نہ لکہتی تہی وہ اور نہ تہی کچہ پڑہا
رہی حفظ حافظ مین ورنہ دری — سبق خوان اسرار غیبی مدام
عالم اوسمین ہر قسم سی تہا — کوئی خشک و تر ہی نہ ایسا کہین

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

ہی اون سب کا احوال قرآن مین — شرایع اور احکام اونکا تمام
الہ اب جسکا بیان ہین ہی نشان — ہی یا وصف این قصہ ای شمار

تو کیون اوسکا سایا زمین پر پڑے
پڑی پہر پہلا اوسکا سایا کہان
جو ہین واصفان رسول عرب
کہ ختم الرسل ہین چراغ اور نور
ہی سایہ سی یہہ جسم بی جرم دور
کہانت سبہی منقطع آشکار
جو وہ سنتی تہی جن جا کی زیر فلک
تو انگاری آتش کی کہاتی ہین وہ
کسی سی ہون ای غوث ہین شمار
گئی شاہ لولاک والا گہر
مع زین اسباب ساز و براق
تو حاضر ہوی آن کر سب رسول
سبہون کو بصدق دلی و نیاز
کیا جا کی نظارہ لامکان
خدا نی دیکہایا نبی کو تمام
ان آنکہون سی قرآن اوٹہا تا ہون
خدا کا کلام انبی کانون سنا
نہ تہی جس جگہہ روح روحانیان
کہ تہا قاب قوسین کوئی مقام
زمین و زمان را پس انداختہ
جہان سیر کرتی تہی پہرتی تہی
یہا نسی وہان اور وہا نسی یہان
ہی معراج نامہ مین تفصیل کی
کیا قتل کفار با شور و شین
سر سدرۃ المنتہی راہ او
نہ لکہی پڑہی ہو نہین ہی اور نہ پڑہی
رہا علم غیب اون پہ ظاہر تمام
کتاب مبین ہین جو داخل نہین
اوسی جا سی دل کی آنکہون کو نور
ہی اسمین جو ہی یہہ خدا کا کلام
یہہ ایجاز اعجاز سی اختصار

کیا حفظ قرآن کو آسان وحشتا
محمد پر اوتری یہہ ایسی کتاب
خدا اخشامں اسکا ہی قرآن مین
محمد پیمبر جو مخصوص ہین
خواتیم اور آیت الکرسی سی
خواتیم اون آیات کا نام ہی
کسیسورت اونکو یہہ سورہ کوئی
جو کچھہ گنج ہین زیر عرش عظیم
اوسی لی جو ہی قایم ولا یموت

کتب ہای ناسخہ کی برخلاف
کرا وسکا رہیگا عمل تا حساب

سہولت اورا ہانت کی لی
اور ایک حرف کی [illegible] کمی

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

وہ اکثر خصایص مخصوص ہین
کیا اونکو مخصوص اللہ لی
کہ اونمین نہان گنج اکرام ہی
نہ دیگا در ب سی عنایت ہو
ہین آگاہ سب سی رسول کریم
اونہین بانٹنی کو دیا سبکا قوت

لکھا ہی کہ مخصوص الذین
البقر کی جو سورہ ہی قرآن مین
تمنا یہہ رکھتی ہی سب انبیا
محمد ہوی جب رسول خدا
خزانہ زمین مین نہان ہے جہان
جو ہین وہ ابو القاسم باوفا

کیا ہفت قرات پر [illegible]
کوئی کر سکی کا [illegible] ہرگز کبھی
جبکہ نکہ ہی ارشاد قرآن مین
کیا سورہ فاتحہ پر اونہین
ہاین آخر کو اوسمین جو ہین آتین
کہ یہہ سورتین ہمکو ہو دین عطا
ہوی اونکو یہہ نعمت حق عطا
ہین اون سب سی واقف رسول ہما
اونہین قاسم قوت عالم کیا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما انا قاسم والمعطی ہو اللہ

دیا اون کو حق نی جوامع کلم
محمد جو ختم النبیین ہے
ملایک کا اور جن و انسان کا
اسیواسطی ہر حجر اور شجر
فرشتی تمام اونکی ملت مین ہین
درخت اور پتھر یہہ کرتی ندا
ہی ای غوث وہ کبریا کا رسول
مسافت تک ایک ماہ کی جابجا
شریعت مین اونکی ہوا ہی حلال
کی اللہ نی پاک ساری زمین
کتاب خدا سی ہی ثابت یہہ ہے
کہون کیا محمد کی کیا شان ہے
محمد ہی سب انبیا کا امام
جو کچھہ معجزات اونسی ظاہر ہوئے
شریعت اونہین کی بلا شبہ [illegible] تک
جو شارع ہی اس شرع کا اہل جاہ
وہ خیر الرسل ہین جو خیر الانام
لگا بو البشر سے مسیحا تلک
یہہ امت پر اونکی ہوا ہی حرام
اسیطرح ناطق کلام خدا
نہ دو زمزم آن سید ارجمند

خدا نی دیا اون کو جامع کلم
وہ ایسا خداوند تمکین ہے
نبی ہی وہ مقبول رحمان کا
سلام اون کو کرتا تہا وقت [illegible]
خدائی کی لوگ اونکی امت ہین
سلام علیک ای رسول خدا
ہو کیونکر نہ خلق خدا کا رسول
تہا مخلوق پر رعب و خوف آپکا
جو کفار سی لوٹے مین آیا مال
کہ اوس پر تیمم کرین مومنین
کہ ختم النبیین ہین وہ نبی
تمام انبیا کا وہ سلطان ہے
امام رسل ہین امام انام
تمام انبیا سی نہ صادر ہوئے
مؤید ہی روز قیامت تلک
وہ ختم الرسل بت شکن دین پناہ
ہی خیر الامم اونکی امت تمام
مطیع اونکی ہوتی ہی یکسان

مراد اس سی قرآن باشان ہے
کہ جتنی خدائی ہی اور کائنات
عقیدہ ہی سب عالموں کا یہی
نہین صرف ثقلین کا وہ نبی
ہین اونکی رسالت پہ شاہد تمام
اسی پر ہی سب عالمونکا یقین
لکھون دہشت و رعب اوس شاہ کا
جو اوس شہ کا باہر نکلتا خیام
بنائی ہی مسجد تمامی زمین
ہمیشہ ہین وہ خاتم الانبیا
محمد پیمبر ہین ختم الرسل
مطیع محمد ہین سب انبیا
وہ سب خلق کا دین و ایمان ہے
ہوئی اوس معزز سی وہ معجزات
یہی شرع ہی اصل اور سب ہین فرع
نہ ازلات و عزی پر اورد [illegible]
اگر انبیا اونکا پاتی زمان
کوئی حکم سی اونکی پھرتا نگاہ

کہ کم لفظ و مطلب فراوان ہے
ہی سبکا نبی وہ مبارک صفات
کہ ساری خدائی کا ہی وہ نبی
ہی اجزای کون و ملایک کا ہی
کیا اونکو ہر جزو و کل نی سلام
کہ ہین وہ رسول زمان و زمین
کہان تک کہ کیا خلق کی دلمین تہا
تو تہا کانپتا کافر و روم و شام
کہ خالق کو سجدہ کرین ہر کہین
نہ بعد اونکی ہوگا نبی دوسرا
محمد نبی ہین شہ جزو و کل
محمد کی تابع ہین سب اولیا
وہ سلطان برہان رحمان ہے
ہو عاجز اس اعجاز سی کائنات
ہی سابق شرایع کا ناسخ یہہ شرع
کہ توریت و انجیل منسوخ کرد
تو سب اتباع آپکی کرتی عیان
سب اونکی اشارہ پہ رکھتی نگاہ
پکارین جو اونکا کبھی لیکی نام
خبردار کوئی پکارے نہین
[illegible] تک کا نام و سکا سب

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم

انا ہم خدا ایسہی نام خدا
کری اپنی آواز کوئی بلند

کہ حجرہ کی باہر سی اون کو کہین
اور ایسا جو کوئی کرتی [illegible]

کرو جو ہر اک انصاف کی بتحوا
وہ شاہنشہ بادشاہان خلق
ہوا اوس بزم کا صدر کیونکر نہ صدر
خدای جہان نی ز راہ کرم
ہوا اوس سی ہر قسم رب ہم کلام
ز اقسام وحی رسالت مآب
حضور نبی وہ خواب سید مرسلین
ہی یہہ خواب وہ خواب جس کی نشان
اونہین دیکہتی تہی نہ خیر الانام
اور اکثر بنا دحیہ کلبی کے کبہی
کبہی آتی آواز مثل جرس
بغیر از جناب رسول انام
کبہی شکل اصلی مین اپنی ملک
ہوا وحی باری کا بار نزول
یہان ہو وساطت فرشتہ کی تہا
جو یہہ پنجگانہ نماز اب ہی فرض
خدا سی جو کہتی وہ ہنگام خواب
ہماری پیمبر سی با اختصاص
ولیکن ہی موسی رسول خدا
وہ ہی طالب یہہ مطلوب رب
کہ آدم سی لی تا مسیح اللہ
کسی پر سر افضل اوتر انہین
خدا کا جو عالم ہی اونکی سر آ
ہی روشن جہان انکی انوار سے
فرستا اورا خدای برین
اگرچہ صنیعہ کبیر مین نام
پر اسوا سطی ہی انہین یہہ خبر
نہ اندیشہ و غم سی ہوان ہم گناہ
بہ تقریر و احبار پروردگار
ولیکن ہی نسیان کا اونکو ہوا
سوال یہہ مرد و سی نما سینے

کہ ہی حسن کی ریاست حصول
وہ سلطان عالم نگہبان خلق
وہ مجلس ہو کس سبب بزم قدر
کتابین مین اونکی کہانی قسم
ہوا اسطرح روز و شب وہ ہم کلام
ہی رویای صالح بہ ہنگام خواب
کہ دل جنکا ایک آن سوتا نہین
کہ بیداری اوسکی مقابل کہان
ہی آس وحی کا نفث فی الروع نام
وہ شکل اپنی آتی حضور نبی
کہ خوف آتا تہا سننی والون کو بس
نہ ہوتا تہا مفہوم اوسکا کلام
جو لاتا تہا حکم خدای فلک
کہ فوق السموات تہی وہ رسول
حبیب خدا سی کلام خدا
وہین سی یہہ از جانب رب ہی فرض
خدا اونکا دیتا تہا اوسکا جواب
دکہا کر تجلی دیدار خاص
محمد ہین سردار کل انبیا
وہ ہی عاشق رب یہہ محبوب رب
رئیس تمام انبیا ہی یہہ شاد
کہ ہر ہین سید المرسلین
ہی سردار سب کا یہہ عالی تبار
منور ہی خلق انکی دیدار سے
ہی رحمت خلقت دو عالمین
کیا انبیا نی نہین ہیچ گاہ
نہ تہا جمع خاطر سی یہہ نام ور
رہین اپنی امت سی مشغول کار
بہ تبشیر و انذار روز شمار
بافعال مخصوص مثل نماز
کہ ای شخص ہی کون تراشنی

جو حسن بزم کا میر سلطان خدا
کری جسکی مجلس کو آراستہ
غرض شان وہ تو قرآن خاص ہے
کہین شان کی اونکی کہانی قسم
کل اقسام وحی اپنی سی بار بار
یہہ مشہور ہی خواب پیغمبران
جو خواب اونکی مین خواب آوی نظر
کبہی آکی روح القدس بمثال
کبہی شکل انسان مین روح الامین
کبہی صرف صاحب اونہین وہ تہم
کہ ہی اسطرح کی یہہ صدا کی مہیب
یہہ ہی وحی کی نوع بس سخت تر
تو ہوتی جناح اوسکی شش صد کہ بر
گئی تہی جو معراج کو مصطفا
وہ معشوق عاشق کا اسرار تہا
خدا اپنی کو خواب مین دیکہہ کر
زمین آسمان کی شہنشاہ نے
کیا بی وساطت ملک کی کلام
ہی موسی کلیم اور محمد حبیب
فضیلت محمد کی کیا ہو بیان
خلاف ہمہ مرسلین و رسول
یہہ اولاد آدم کا سردار ہی
ملایک مقرب نبی مرسلین
جو ہین عاشق کبریا یہہ رسول
ذنوب مقدم مواخر کی دی
تو پہر کسطرح سی یہہ کرتی گناہ
ہو مشغول امت کی احوال مین
خطا اور نسیان ہرگز کہی
تعلق ہی جسکا م سی شرع کا
کہ اسمین بہت حکمتین ہین نہان
محمد کا اوسنی لیا نام اگر

رئیس اوس کا ہو دیتا مستعد
کری جسکی محفل کو پیرا ستہ
کسی سی بیان ہو وہی ای غوث تا
کہین جان کی اون کی کہانی قسم
ہوا ہم کلام اوس سی پروردگار
سی جیون حکم بیسی وحی یہان
وہ کیونکر نہو وحی حق معتبر
دیا کرتی بات آپ کی دل مین ڈال
پیمبر پہ لاتی تہی وحی مبین
کبہی سب مصاحب ونہین دیکہتی
اڑا کا تا تہا شخص جو کہ ہوتا قریب
تہا بردا شت کا اسکی کسکا جگر
ہی سورة مین النجم کی اشکار
وہان آپ پر آئی وحی خدا
فرشتہ اوس سی خبردار تہا
کبہی کرتی باتین وہ پیغام بر
خدای جہان سب کی اللہ نے
کہ موسی سی جیسا علیہ السلام
کلیم اور حسنی سی ہی احمد حبیب
ہی یہہ فضل اونکا جہان پر عیان
ہوا نا فخ صور ان پر نزول
جیسے اسرافیل اترے
یہہ سرور دو عالم کا سردار ہی
گلستان احمد کی ہین خوشہ چین
مقام محبت ہی انکو حصول
خبر انکو خالق نی عفو ان کی
کہ ہین افضل الانبیا دین پناہ
تمام انکی اقوال و افعال مین
فراموشی ہی پر نہ اون کو ہوئی
نہ نسیان اوسمین کیا نہ خطا
بہ تعلیم و ارشاد امت بہ شان
دیا قبر مین کہول جنت کا در

اگر اور کچھہ اوسسی ڈر کر کہا
ہی جایز دی اونکی خدا کو قسم
یہہ مقصد روا کر یہہ سیر ہی اد
یہہ حکم امومت ہی پر احترام
نہ جایز ہی دختر پہ اونکی اگر
چنانکہ امام حسن کو لکہا
کہ یکا نسب اور سبب نہیں کا
نہ خوش دن قیامت کی اخفش حسب
کہ ہو جسکی نسبت پیمبر کی ساتہہ
جو اس سید دین ہی منسوب تہے
جو ہین وہ نبی خاتم الانبیا
کہ شیطان شکل جناب نبی
نہ کہہ سکتا ہی سو یہہ سبی روسیاہ
لکہا ہی کہ کچہہ شرط یونہین نہین
مخارت ہین جمہور اسباب پر
نصیب آدمی کی ہو جس طرح پر
کوئی غیر جا ہی کہ صورت بنا ہی
تفاوت باین حال حرات سے
تو رویت ہی اوسکی نہایت درست
ہین اس امر مین مختلف اہل دین
جلال الدین ایک شیخ جناب جلال
عوض خیر کا اوسکو اللہ دے
مگر ہین یہہ اعلام دین لکہہ گئی
سبب یہہ کہ رویت مین کچھہ شک نہین
اور احوال نایم بلا شک مدام
رکہی نام پر اونکی جو کوئی نام
نہ ہی برکت نام آن نامور
نمازی بوقت ادای نماز
نہین جایز اصلا بغیر آن جناب
تو واجب تہا او شخص کو وہ شتاب
رسول خدا کی صحابی تمام

تو ہوتا ہی او سپر عذاب خدا
شا اونکی بغیر اور کی ہو قسم
قضا کر شتاب ای کریم العباد

جہنم کا فان کہول ہیتی ہین پر
باین طور کرتا ہو نکین جیون رقم
نکاح اونکی ازواج کا ہی حرام

قال اللہ تعالیٰ وَ اَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ

تزوج کری زوج زوجہ دگر
ہی یہہ سید الخلق بیٹا مرا
نہین فایدہ مند روز شمار
پیمبر کا کام آیگا نسب
ہو جس خون کی شرکت پیمبر کی تہا
وہ سادات عالم مین محسوب تہے
کرون کیا مین ہی غوث اونکی ثنا
بنا اپنی سکتا نہین ہی کبہی
کہ ہون ہین محمد رسول الہ
کہ خاص اونکی صورت پر اونکو کہین
ہی ہر شکل دیدار بیتا سر
ہی بی شک وہ دیدار خیر البشر
تو امکان کیا ہی یہہ مقدور یا
یہی لاکہہ باتون کی ایک بات ہے
صحیح اور کامل نہایت درست
کہ واقع مین یہہ بات ہی یا نہین
سیوطی ہی اہل جمال و کمال
جسی آرزو ہو وہان دیکہہ لی
کہ رای نی ہنگام خواب آپ سی
مگر سہو رائی ہو شاید کہین
خلاف اس مقولہ کی ہی لا کلام
تو ہی سود مند اور نافع مدام
کہ ہمنام اور ا نباشد ضرر

جناب پیمبر سی آل نبات
سبہی منقطع ہی نسبت اور سبب
ولیکن باین سید ارجمند
ہی ای غوث یہہ فی الحقیقت نسبت
نسب وہ جو ہووی نبی کا نسب
نسب سی ہی آل پیمبر مراد
او نہین خواب مین جسنی دیکہا کہین
تمثل نکر سکتا ہی وہ لعین
کہ مقبول اللہ ہین مصطفا
کوئی دیکہی بل جسط حسی کہی ہو
یہہ کہتی ہین عالم کی عالم تمام
شک اسمین کسی طور آتا نہین
مگر اونکا دیدار بر شکل خاص
ہو جسکا کہ آئینہ دل منور
ہی اس امر مین اختلاف ثقات
جو بیدار مین آکی اپنا جمال
رسالہ لکہا اوسنی اسبات کی
لکہا اوسنی یہہ طور اگر ہو کہین
خلاف شریعت سنا حکم اگر
ہی مسموع و مقبول اوسکی خبر
عقل ہی یہہ مشہور سو تا ہوا
ہی دوزخ کی آنچ اوسکی تن پر حرام
ہی صد شکر غوث کرامت ہوا

السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ

میان نماز اور کو کچھہ خطاب
پیمبر کو پڑہتی مین دیتا جواب
عدول اور عادل رہی ہین مدام

نماز فریضہ جو پڑہتا کوئی
تجا نی نماز اوسکی اسبات سی
بلکہ بحث انکی عدالت پہ ہو

وہ تا حشر کہتا ہی او سپر خدا
کہ یارب محمد کی تجہکو قسم
کسی اور پر بعد اونکی مدام
نہ میراث و خلوت مین ہی حکم عام
کئی جاتی ہین نسبتین ای کذات
نبی کا ہی باقی سبب اور نسب
جو منسوب ہووی تو ہی سود مند
کہ ہوگا نسب وہ درست اور حسب
سبب وہ جو ہووی نبی کا سبب
سبب سے ہی ازواج اطہر مراد
تو تحقیق دیکہا او نہین کی شبیہ
پیمبر کی صورت پہ ہرگز کہین
ہین شیطان مردود درگاہ کا
علیہم اوسی دیکہنا بس ہی وہ
کہ دیدار آن شاہ والا مقام
کہ اسمین ہین اور آتا نہین
اتم اور اکمل ہی با اختصاص
منور مصفا کدورت سے ہو
کہ رویت ہی یقظہ مین بعد از وفا
دیکہا وہی کوئی بعد از انتقال
باثبات و امکان مین اسکی اثبات
تو ممکن ہی امکان سی یا نہین
کری کچھہ نہ او سپر عمل وہ بشر
کہ ضابط مکلف جو ہو عقل ور
برابر ہی مٹی کا جیسا تہوا
کہ جسکا محمد اور احمد ہو نام
ہی اسمای سامی مین نام رسول
یہہ کرتا ہی اوسنی خطاب نبی
اور اوسکو بلا ملی جناب نبی
کہ واجب تہی یہہ بات آیات سی
ہی اسمین نہ تکرار کی گفتگو

جو ہین اہل سنت سعادت نشان
ہین صدیق و فاروق سب او رحلیم
روایت نہ اونکی کبھی ہو قبول
جو کذاب پر لعنت اللہ ہے
یہہ فحش عظیمہ ہی وہ دردناک
ہی دنیا مین قتل آخرت مین جحیم
کہ عاصی زرحمت شود رستگار
گنہگار اور انبیا ہی نہین
کہ اس بات کو جان و دل سے قبول
نہ جایز جنون اور دیوانہ ہین
رسول خدا کو جو دشنام دے
روایت صحیحہ سے ہی استیاق
خصوصا جو ہو وقت کا بادشاہ
اور ای غوث اوس سید الخلق کا
ہی ملک خدا ملک اونکا تمام
وہ مالک تہی ارکان اسلام کے
چنانکہ شہادت حزیمہ کی کی
ہوئی جبکہ بیمار خیر الانام
نبی کی عیادت کو نزد رسول
خدا نے کہا ہی کہ میری سنے
ہوی واصل حضرت کردگار
جب لیا اونہا صاحب اعتبار
زمانہ سے آج اوسکا سایہ اوٹھا
سبب یہہ کہ ہین وہ علیہ السلام
جو وہ سرو قامت زمین مین چہپا
یہہ اندھیرا اوٹھا یہہ آفت ہوئی
فضولی نہین اسمین اک حرف کے
یہہ دنیا مین اسقدر کا غم ہوا
زمین اونکا کہا نہین گلا تن
اذان و اقامت سے ہر ایک کا نہ
نہین گرچہ تکلیف کا وہ مکان

ہی تعدیل پر اوسکی اجماع شان
ہین مشکل کشا اور کریم اور رحیم
نہ تو یہ سے ہوتا کہ اوسکو حصول
وہ کاذب ہی شخص گمراہ ہی
کہ کرتا ہی ایمان کھو کر ہلاک
ہی یہہ جرم جرم و گناہ عظیم
گنہگار پر رحمت مدام ست زرا
ہین سب قابل رحمت و آفرین
کہ گذری ہین جتنی نبی اور رسول
ہی اثر کہ سب انبیا کا سخن
دیا اور کچھہ بات ہل کی کبھی
کہ واجب ہی قتل اوسکا بالاتفاق
اوسے مار ڈالی وہ بی اشتباہ
کہان تک لکھون وصف بی انتہا
کرین اپنی دولت مین جا ہین سو کام
تہی مالک شریعت کی احکام کی
برابر دو اشخاص کے با خوشی
عیادت کو آئی فرشتی تمام
ہوئی تین دن تک بیا پی نزول
طبیعت ہی اسوقت کسطور کی
جو وہ عاشق وصل پروردگار
تو عالم مین جانا وہ ہی بی نیاز
زمین پر کہین جسکا سایہ نہ تہا
حیات النبی اور امام انام
تو شور قیامت فلک سے اوٹہا
کہ خلقت لی جانا قیامت ہو گئے
وہ قامت اوٹہا اب قیامت ہوئے
کہ مغموم اس غم سے عالم ہوا
کہ باقی ہی اور انبیا کا بدن
لحد مین وہ پڑھتی ہین با صد نیاز
مکلف شریعت کا ہی یہہ جہان نہ

نبی کی سب اصحاب فرخندہ خو
جناب نبی پر دروغ افترا
نہ جاوی گناہ اوسکی بہتان کا
دروغ آپ پر باندہنا یون نہو
یہہ ایسا گناہ کبیرہ ہی جان
گنہگار حق رست از روی عطا
گناہ صغیرہ کبیرہ سے جان
گناہان خرد و کلان سے سدا
نہ آثم ہین وہ اور نہ نا توم ہین
سند اور حجت ہی بی قال و قیل
کنایت سے ہو یا بتصریح ہو
ہی لازم یہی ہر مسلمان کو
جو اوسکو نہ مارے تو بدکار ہی
وہ ختم النبیین عالی وقار
محمد دو عالم کا سردار ہے
سب احکام اسلام مین شوق ہے
کہا یہہ اکیلا ہو جسکا گواہ
مرض مین پیمبر کی روح الامین
کہا حق تعالی نے ای نامور
تمہاری عیادت کو محبوب رب
تو اللہ کی بی نیازی کی شان
فرشتون نے ایک دوسرے سے کہا
مسلمانون نے فوج فوج آکر
جہان وقت موت رسول جہان
وہ ماحی ظلمت وہ ماہ جہان
زمین آسمان مین مچا شور و غل
زمانہ مین ہو کیون نہ غل حشر کا
جو ہین وہ جناب رسالت ماب
ہی قبر اپنی مین زندہ خاص خدا
اذان و اقامت کی فوج صدا
ترا ہو اسکی وہان یہہ دستور ہی

ہین اعدل اور اصدق صدق بیا
جو باندہی تو کافر ہی وہ بیجا
نہ تو یہ سے ہو موجب ہو غفران کا
کہ جہوٹا کیا جیون کسی اور کو
کہ لیتا ہی دین اور ایمان وہ جان
خطا کار اور انہ بخشد خدا
ہین معصوم وہ سید انس و جان
ہین معصوم و محفوظ سب انبیا
وہ عاصم ہین عصیان سے معصوم ہین
ہی دربس مخلوق و خالق دلیل
کسیطور کی اوسمین تقبیح ہو
کہ حقا نہ چہوڑے کسی وہ انسان کو
کہ وہ قشتنی قابل نار ہی
خدا کی طرف سے ہین مختار کار
خدا کی خدائی یہ مختار ہی
وہ تخصیص کرتی جسے چاہتی
ہین دو دین دار اوسکی گویا گواہ
فرستادہ رب عرش برین
مزاج مبارک کی مانگی خبر
خدا کی طرف سے مین آیا ہون اب
ہوئی انس و جن و ملک پے عیان
کہ افسوس ارمان و احسرتا
پڑہی نے امامت نماز آپ پر
ہوا تیرہ و تار ظلمت نشان
ہوا جب زمین کے طبق مین نہان
کہ اوٹھا زمانہ سے ختم الرسل
کہ آخر زمان کا رسول اوٹھ گیا
خداوند عالم معلی جناب
اسے طرح سے اور سب انبیا
سنی قبر پاک اونکی سے بار ہا
کہ بخشائش امت کی منظور ہے

کرم ہیں و احسان امت پناہ
جو کرتی ہیں نذر صلوٰۃ اور سلام
وہ کرتی ہیں عرض اور اعمال ہی
فرشتی وہ سب جا کی کرتی ہین عرض
فلانی کی بیٹی کا ہی یہہ جو نام
جو ہی منبر مسجد مصطفےٰ
کرون کیا مین توصیف اون کی پناہ
باقبال و باشان و با احتشام
در جنت اول جو ہونگی کشادہ
براق اپنی پر وہ حبیب خدا
جو ہی خلقت اول و آخرین
یہہ کیسا نبی ہی حبیب خدا
وہ جہنڈا ہی ایسا بلندی نشان
مقام اونکو محمود بخشیگا رب
الٰہی تیرا شکر احسان ہے
ہوا ہی غوث اگر ہر بن مو زبان
حبیب اور محبوب اللہ کا
ہی مخصوص آن خاصہ مرسلین
جو دیکھی وہ آب آب در یتیم
الخواص وسکا یہہ ہے ہی اوسکو جو
ہمیشہ وہ شاداب و شاداں رہے
لبالب ہی لبریز وہ تا کنار
کیا شیخ ابن حجر نی بیان
ہی یہہ حوض وہ نہر فرخ سرشت
ملین گی وہان اونکو وہ نعمتین
اور اونکی وسیلہ سی سب اونکی پا
جو دروازہ خلد ذیشان ہی
یہہ امت ہی سب امتون سی بجنت
جو جنات اعلیٰ کا درجات ہے

کہ جسکا تئیم اور دلد خواہ
باعزاز و اکرام ہر صبح و شام
وہ معروض کرتی ہین سکی سبہی
ہر ایک روز و شب کی کرتی ہین جمع
کیا آج اسوقت اوسنی یہہ کام
وہ ہی حوض کوثر کی اوپر بنا
ہی روز او نکار و روز او درجاہ و نکاہ
لئی اپنی ساتھ اپنی امت تمام
سو ہی وہ ہمارا رسول خدا
قیامت کی دن جو ہوگا وہان کھڑا
یہان شک آ دیکھا سبکی تئین
کہ ایسا کھڑا ہے قریب خدا
کہ اوسکا پہریرا ہی سائے آسمان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تیرا لطف ہم پر فراوان ہے
ہوتا ہم نہ یہہ شکر باری بیان
ہمارا پیمبر ہی شکر خدا
کہ اوسکی ساقی ہین جناب علی القرین
ہو خجلت سی لعل صدف مین مقیم
وہ پیاسا کبھی پہر ہرگز نہو
ابدتک وہ سیراب ریان رہے
یہہ از اختر ادعکان ہین جام آبدار
کہ کوثر ہی ایک نہر باغ جنان
کہ اسکا خزانہ ہی بحر بہشت
کہ آوین نہ احصا و احصار مین
وسیلہ کی پہچی کرین گی قرار
کہ رضوان جس در کا دربان ہے
بہشتون مین جاوینگی جالاک و چست
وہ انکی برا ہی کرامات ہے

ہی خبر اونکی ہر ایک فرشتہ مین
زمین پر ہی پہرتی ہین اکثر ملک
جو افعال کرتی ہین امت کی لوگ
خبا کرتا اور بتا کر نشان
پس ان سب کو پہچانتی ہین نبی
ہی منبر کی اور قبر کی درمیان
وہ وہ ہین کہ اول لحد پہاڑ کر
وہ ہوویں گی با سرعت و افتخار
جو کہولیگا پہلی شفاعت کا در
جو سینہ ہی طرف عرش کے ہوویگی
کہین گی مقرب پیمبر تمام
کہڑا ہوگا اونکا لواء حمد کا
وہ ہوگا ید اللہ کی ہاتہہ مین

کہ ہی وہ پیمبر ہمارا شفیع
کہ ایسی نبی کی ہین امت مین ہم
خوش ہو رہی ہی حوض کوثر کہ آب
لکہون اوسکی پانی کی کیا آب و تاب
وہ پانی ہی اسطرح کا آب دار
نہ آوی کبھی تشنگی اوسکی پاس
زیاقوت و لولوست صحرا ہی او
ہین تار و نسی نہ اید وہ شفا جام
جو جنت کی نہر و نسی گرتا ہی آب
جو جنت مین پہلی کرینگا نزول
وسیلہ وہان اون کو ہوگا عطا
وہ جبتک تلین سب کو سا
بیان اونکی امت کا رتبہ ہو سب
بہشت برین کی نئی نعمتین
ہی اور فضل اللہ کا

[illegible]
[illegible]
جو اعمال کرتی ہین امت کی لوگ
یہہ کہتی ہین ای شافع مجرمان
نشانی سی اعمال و افعال کی
خوش سار و خندہ از ریاض جنان
قیامت کی دن ہوویں گی جلوہ گر
سبہی خلق سی عشیرتل سی
ہمارا نبی ہی وہ خیر البشر
کسیکو نہ وہان جا ملیگی کبہی
ہی اللہ اللہ کیا یہہ مقام
کہ ڈہونڈین گی سب اوسکی سایہ تئین
علی صاحب جاہ کی ہاتہہ مین
شفاعت ہی کبریٰ اسکا لقب
کہ جسکا مراتب ہی ایسا رفیع
کہ ہر سبہی افضل ہی جسکا قدم
ہی اوسکا بہ رقیہ دراز شہد ناب
خجل جس سی ہو چشمہ آفتاب
کہ ہی تا شب مصر اوسکا عجاب
کبہی پیاس سی وہ نہووی ادا
بارض بہشت بلند جاری او
ہین تار و نسی گئی مین ابد کام
وہ کوثر مین آتا ہی با آب و تاب
وہ ہی عدن آرا ہمارا رسول
کہ اعلیٰ ہی درجات فردوس کا
نہ ڈالین گی نجر پر اوسکی ہاتہہ
کہ کیا انکا درجا ہی اونکی سبب
محمد کا صدقہ ملین گی انہین
کہ ہی غوث امت مین شکر خدا

بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام
محمد کی باعث ہین عالی مقام

ہر صبح ہی بھیج یارب مدام
کرون کیا مین اونکا مراتب بیان

محمد کی مرحومہ امت تمام

جو ہین تا ابد ان رسول جہان

حبیب خدا کی جو محبوب ہین رسول خدا کی یہ مرغوب ہین یہ انکا خصائص ہی مخصوص ہین کہ نص صریح سی منصوص ہین
ہین راجح بفضل رسول جہان کرو کیا ہی بیان ست و تاویل ان ہون ایسی مراتب کی جسکی مطیع تو ہی مرتبہ اوسکا کیسا رفیع
جو ایسی مطیعون کا سردار ہی خداوند نعمت ہی سالار ہی فضائل اس امت کی بسیار ہین کہ سب امتون کی یہ سردار ہین
کتاب اپنی مین خیر امت انہین خدا نی لکہا اور ہم کیا لکہین

قال اللہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا

کیا انکو سب امتون پر گواہ اور انکا رسول ان پہ شاہد کیا
وہ جیون آپ ہین خاتم الانبیا تمام انبیاؤن کی ہین پیشوا اسی ڈہب سی ہین یہ خاتم امتان تمام امتون سی ہی یہ خاص ان
رسول انکا جیسا ہی خیر الرسل اسیطرح خیر الامم ہین یہ کل خدا نی جو ان پر کیا ہی کرم سلف کی کتابون مین ہی سب رقم
خدانی خدائی کی نعمت تمام اس امت کو بخشی بالتمام تمام یہ نعمت ہی ثابت بقول الہ ہی الیوم و اکملت اسکا گواہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

جو تہا یہ خدا سی انہین با نیاز عنایت ہوئی پنجگانہ نماز
جو تہی فرض اور امتون پر نماز وہ ہی چار ہنگام با صد نیاز پڑہی جسنی پہلی عشا کی نماز ہمارا نبی ہی وہ با امتیاز
ہوئی ان پہ وارد اقامت اذان اور آمین و بسم اللہ ہی نہان جو تہی امام اپنی کی با نیاز مسلمان وقتا داء نماز
باواز آمین کہتی ہی تب حسد کرتی ہین سب یہود عرب نماز انکی مین اور زاری ہوا رکوع از طفیل رسول خدا
صفوف نماز انکی ہر روز و شب مثال صفوف ملائک ہی سب ہی انکی خصائص سی جمعہ کا روز اور اوس روز کی ساعت ہی ان کو روز
ہی اوسدم کشادہ اجابت کا باب ہی وقت انکی دعا مستجاب شب اول آتی ہی رمضان کی جب تو ان پر نظر مہربانی کی رب
کیا کرتا ہی اور جس پہ نگاہ کری مہربانی کی بیکار الہ پہر اوسپر کریگا نہ ہرگز عذاب کریم ست بل اکرم ست آنجناب
اور اوس رات جنت مین جو ہین مقام وہ آراستہ ہوتی ہین کی تمام عطا ہوتی ہی زیب و زینت انہین ہین جتنی مکانات فردوس مین
جہان تک ہین غلمان حور و قصور بہنتی ہین اوس رات پوشاک نور ہین جتنی کہ خدام خلد برین قصور اونکی خوبی مین ہیتا نہین
حوریان ہی باب قصر جنان وہ کہلتا ہی بازینت و غرفہ شان بجز روزہ داران با صیام ہی اوس در سی اورونکو جانا حرام
خدا روزہ دارونکی لیتی ہین بنا تا ہی بہتر ز مشک ختن ہر افطار کی وقت ہر ایک شب فرشتی دعا انکو دیتی ہین سب
جب آتی ہی رمضان کی لیل اخیر تو انکا جرایم صغیر اور کبیر خدا عفو کرتا ہی یکبار سب انہین بخشدیتا ہی رحمت سی رب
مباح ان پہ ہی شام سی تا سحر جماع اور طعام اور آب ای پسر تہا اگلی تمام امتون پر حرام پس از خواب ہی جماع و طعام
خصائص سی انکی شب قدر ہی کہ روشن تر از لیلۃ البدر ہی اس امت کو کوئی مصیبت جب خداوند کی اپنی رحمت ہو تب
اگر پہونچی دردان پر ایک خار کا ہو رحمت سی بدلا وہ آزار کا جو اثقال و اصرار امت پہ تہی نکالا انہین ان تکالیف سی
وہ یہ تہا کہ مثلا خطا سی اگر کری قتل انسان کوئی بشر دیت سی ہی ہرگز نہو وہ خلاص لیا جاتا جب تک نہ اوس سی قصاص
کری اپنی جسم سی ایک خطا کری قطع اوس عضو کو مطلقا نجاست لگی جس جگہ جسم کو نچوڑتی ان جسم کا اسم کو
نہی پاک ہوتی مسلمان کا جو عضو نجس ہو بدن سی جدا ہو منظور توبہ کسیکو اگر تو کر ڈالی قتل آپ کو وہ مگر
ہو منظور و مقبول توبہ جبہی کری قتل جب اپنی جان آدمی کی اس دین مین تخفیف کامل ہی خدا نی بپاس رسول جلیل
ہر اک دین مین انکی رکہا انہین کہا ان پر آسان ارکان دین نماز ایستادہ نہ کر پا سکین تو بیٹہہ اور لیٹ کی ہی پڑہا انہین
جو غسل اور وضو سی تکلیف تہی تو خاک اور زمین پر تیمم کرین سفر اور مرض مین بغیر از حرج ہی قصر اور افطار انہین مباح
جو مغرب سی جبتک نہ حج شتاب ہی کہ یہ اس امت کی ہی مستحب قیامت کا جب تک نہ ہو دن تمام در توبہ انپر کہلا ہی مدام
حقوق الہی مین اللہ کفارات مشروع ان پر کئی دیتا و زارہ حقوق عباد مقرر کیا ہی رفع عناد

خطا اور نسیان سی السی گناہ
عجب کیا جو بخشا گنہگار ہے
کرین کچھ اگر جبر و اکراہ سے
امم سابقہ مین جو تہا اختلاف
جو تہی امت سابق الانبیا
کوا ہی قبول اونکی کرکی معہ ہین
کرین یہہ اگر کوئی کار صواب
عتاب اسکا کم اجر اوسکا سوا
ہین اسکا را علی یہ توفیق یاب
ہین محبوب درگاہ ربّ کریم
یہہ جاری ہی تا حشر فیض نبی
مخصوصا جو ہین غوث عالیجناب
جو درجا محبوبیت کا کمال
ہر ایک صاحب ورد کی ہین وہ پیر
ہین سرتاج ہر ایک ولی کی وہ پیر
ہین حسنین کی نسلو اولاد مین
محمد کی عزت سی عزت ہی سب
ہین جتنی مطیع رسول انام
رکھا سر پہ بار گران گناہ
ایا تابعان رسول کریم
سلو اور افضال و احسان ہے
دعا مومنون کی نکرتا ہی رد
نشان انکا یہہ ہی بروز جزا
قیام انکا ہوگا قیامت کی دن
جو ہی روشنی مشعل اور شمع کی
سراپا سر از رستا بپا
اس امت پہ ہوگی یہہ نور سی جھلک
قیامت کو انسی جو ہوگا حساب
بلا حجت از رحمت کردگار
طفیلی انہین ہین کسی ایک کا
ہوا ہی غوث کی وصف اونکا بیان

جو سرزد ہو لو بخشتا ہی الہ
ہو جہان نعمت طفیل نبی
معاتب نہین یہہ کسی اہ سی
عذاب اون پہ تہا وہ بلا اختلاف
عذاب ونکی اوپر تہی مرگ و با
خدا بخشتا ہی اوسکی تئین
تو ہوا انکو وہ چند حاصل ثواب
یہہ سب ہی طفیل رسول خدا
کہ تصنیف کرتی ہین جمعی کتاب
ہین مرغوب شاہ رؤف رحیم
کہ ہوتی ہین امت مین اونکی ولی
کہ ہی غوث ثقلین جنکا خطاب
وہ حاصل ہی اون کو بتفصیل لکھا
وہ از پا فتادون کی ہین دستگیر
ہین نایب نبی اور علی کی وہی
علی کی ہین اولاد امجاد مین
محمد کی حرمت سی حرمت سبھی
لکھون مرتبا اونکا کیا وہ تمام
گئی قبر مین جیون من ردسیاہ
رہو شاد و آباد و بی خوف و غم
طفیل جناب رسول عرب
اوٹھاتا ہی اونسی عذاب لحد
وضو کی اثر سی رخ و دست و پا
نزدیک آن سرور انس و جن
نمونہ ہی وہ انکی ایک لمع کی
یہہ ہو وین پر نور و جلوہ نما
کہ لیوین گی نور انسی بخوبی ملک
تو ہوگا بہت سہل سب سے حساب
یہہ جاوین گی جنت مین ستر ہزار
مجہی بھیجوا ای سری کبریا
جو ہین تابعان رسول کریم

گناہان دانستہ ہی انکا سب
جو خطرات و وسواس خاطر مین آئین
اس امت کا اجماع حجت ہی سب
وہ باہین جو انمین سی کوئی مری
کہین دو مسلمان اگر ایک کو
ہی عمر انکی از بسکہ اکثر قصیر
وگر یہہ کرین کوئی کار خراب
حدیث پیمبر کی اسناد سے
ہین اقطاب و اوتاد و ابدال نیک
خدا کی یہہ سب لوگ لکہاتی ہین
تمام امت خاتم الانبیا کے
وہ ہین غوث ہر جن و انسان کے
کرامتین اونکی جو مشہور ہین
وہی ہین منیب تمام اولیا
ہی صدقہ رسول خداوند کا
علی ہو وین یا ہون حسن یا حسین
غرض مرتبہ جسکو اعلی ملا
گنہگار ہوتی ہین قبرونکی راہ
قیامت کی دن جہاڑ کر سی خاک
نمانہ بعصیان کسی در گرو
جو مُردون کو دیتی ہین زندہ جا
یہہ وہ ہین کہ اون سایر امم
یہہ ہوویگا نورانی انکا تمام
مکان بلند انکا ہوگا نمود
جبین پر یہہ سجدہ کا ہوگا اثر
تجلی انوار پروردگار
تجلی دیدار رب الصمد
سہولت اور آسانیت سی عیان
اور انمین سی ہر شخص ساتھ اپنی
شنیدم کہ در روز امید و بیم
ہی ان سب پہ الطاف خالق اہم

طفیل نبی عفو ہو کیا عجب
وہ اعمال نامہ مین لکہی نجائین
جو ہی اختلاف انکا رحمت ہی سب
تو اوسکو شہادت کا درجا ملی
کہ تہا صاحب خیر و احسان و
ہین اعمال کم اور بدلا کثیر
تو اوٹہتا ہی ہو اوسکا بدلا عذاب
ہی انکی خصائص سے اور یہہ بھی
ہین اعجب ہی انمین یہہ سکی سبہی
کہ ابدال و اوتاد و اقطاب ہین
بلا شبہ ہی اولیا ہی خدا
وہ بی شک ہین محبوب سبحان کے
زبان زمانہ پہ مذکور ہین
کہ ہین نایب خاتم الانبیا
کہ یہہ مرتبہ اونکو حاصل ہوا
محمد کا باعث ہی سب بیت و زین
وہ سب ہے طفیل رسول خدا
نکلتی ہین قبرون سی بہر گناہ
جو اوٹھی تو ہو کر گناہون سی پاک
کہ دار و چنین سید پیش رو
قبول اوسکو کرتا ہی رب العلا
نکالین گی قبرون سی باہر قدم
کہ جاوین گی سب ان کو عالی مقام
رہین گی سب ان کی مکان نسی فرود
کہ ہوویگا بی نور شمس و قمر
کریگی نزول ان پہ ہر ان بیکد
یہہ دیکہان گی سب خلق سی بیشتر
سوال و جواب انسی ہوگا وہان
لئی جاینگا اور ستر ہزار
بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
طفیل محمد علیہ السلام

معنی اس مقام پہ صلاۃ اللہ یہ کرتی نہین اجتماع پہ شریعت کا کرتی ہین سب اتباع چہ اسی امت کا یہہ قوانین ہی ہر ملا شرع نعت کی رستی ہمارا کلا

جو ہی ان پہ احسان پروردگار
وہ اوراستون پر نہین آشکار

کیا ہی جو انکی نبی کو عطا
وہ اور انبیا کو نہ ہرگز دیا

محمد جو ہین افضل مرسلان
یہہ امت ہی ہی اکرم امتان

بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام
بروح نبی بہیج یا رب مدام

الملک عز اللہ و اعطنا بطاعت یا اکرم الرسل کنا اکرم الامم

فصل در معجزات آنحضرت

جو ہین معجزات رسالت نشان
وہ کچھ مجمل اس فصل مین ہین بیان

ہماری نبی ہین وہ حالی صفات
کہ اونکی بیان کب ہون سب معجزات

جو ہین معجزات رسول تعال
وہ ہین اونکی صدق رسالت دال

دلایل ہین حق نبوت پہ وہ
شواہد ہین صدق رسالت پہ وہ

جو اعجاز احمد سی ظاہر ہوی
وہ سب انبیا سی نہ صادر ہوی

جو دیکہی کوئی حال شاہ عرب
سمجہی جو کہ حالات اعجاز سب

کہ ہین مشتمل اونکی احوال پر
اور اخلاق و عادات و افعال پر

اور اونکی سیاست ریاست تمام
اور اونکی ہدایت سی خاص و عام

مصالح مین مخلوق کی آشکار
جو تدبیر اونسی ہوئین روبکار

لطایف اشارات احکام دین
بتفصیل ظاہر شرع متین

کہ عاجز ہین علام امت تمام
ز ادراک ماہیت آن مقام

تہی حالانکہ امی محمد نبی
نہ کی فکر اونہون نی کسی علم کو

کتابون کو ہرگز نہ دیکہا نہ کی
تلاش علوم ظواہر کبہی

کبہی طالب علم ہو کر کہین
گئی گہر سی باہر نہ سلطان دین

وہ پیدا ہوی قوم جہال مین
ہو پیدا ہوی قوم جہال مین

نہ تہی لوگ ہم صحبت اسطرح کی
کہ جن سی وہ علم اور ادب سیکہتی

نہ تہا کوئی ایسا انمین
کہ جسسی کہ دیکہاتی وہ فیضان حق

جو تہی وقت مین اونکی اہل عرب
لکہون کیا مین حال اونکا وہ بی ادب

تہی سب جاہل و در شرک و بت پرست
تہی کفران نعمت مین سرشار و مست

غرور اور تکبر کا بادا مدام
وہ پیتی ہی رہتی ہر صبح شام

شرارت شقاوت عداوت نفاق
انہین چار سی اونکو تہا اتفاق

خدا اور رسولون سی بیگانہ تہی
بتان اور بت پرستون سی یگانہ تہی

عقاید تباہ اور مذاہب خراب
نہ ارباب ملت نہ اہل کتاب

ہو ایسو مین وہ کر جو اسطرح کا
یہہ ہی محض امداد و داد خدا

جو کذاب یا مفتری ہووئی
کہ اوس سب امور ایسی ہووین کبہی

غرض دیکہہ کر منصف از راہ غور
یہہ افعال و اوضاع و انداز و طور

کہی یہہ کہ یہہ صاحب شعر و دین
بلا شبہہ ہین خاتم المرسلین

یہہ تہی سیرت اور صورت شاہ کی
کہ تہی جلوہ گر قدرت اللہ کی

کہین آپ کو دیکہتا تہا کبہی
کوئی فتح عرب کا تو کہتا ہی

کہ آپ انکا چہرہ ہی اسکا گواہ
کہ بی شبہہ ہین یہہ رسالت پناہ

یہہ خبر ہین صادق بلا اشتباہ
ہی قول انکی پر انکی صورت گواہ

بس اب یار اگر کچھ نہون معجزات
تو بس یہہ کئی ظاہر خوش صفات

ہین شافی و کافی بلا اختتام
رسالت کی دعوی پر اونکی تمام

بہ نزدیک ارباب عقل و خرد
یہی ہی شہادت یہی ہی سند

کہ اسطرح کا صاحب حال و قال
ہی مصدوق صادق و صداقت مآل

ہون جس آدمی مین یہہ اوصاف
وہ ہوتا نہین مرد لاف و گزاف

وہ حالانکہ ظاہر ہوی معجزات
اور آیات عالیہ باصفات

کہ کچہہ شبہہ و شک کی نہ رہوی مجال
کیا دفع اور رفع بی جا خیال

مگر اقوی و اشہر معجزات
ہی قرآن اک مجمع کل صفات

کہ ہین اوسمین اعجاز بی انتہا
ہی ہر آیت ایک معجزہ بی بہا

جو وہ ختم پیغمبران سی ہوئی
ہوا جس نبی پر یہہ قرآن نزول

ہین گو معجزات اونکی سب بی مزید
بڑا معجزہ ہی کلام مجید

کہ گر سب طرح سی کوئی پیچ لائی
نہ تغیر و تبدیل تا اوسمین پائی

یہہ وہ معجزہ ہی کہ رب فلک
کہ باقی رہیگا قیامت تلک

جو اور انبیا سی ہوئی معجزات
کہان اونکی باقی رہی آج بات

ہوا انقراض زمان اونکا جب
ہوی منقرض معجزی سب کی سب

جب اور انبیا کا زمانہ گیا
تو اعجاز کا کارخانہ گیا

اوٹہا یا اونہون لی جو دنیا سی تہی
گیا معجزہ اونکا سب اونکی ساتہہ

قیامت تلک ہے محمد کا راج
ہر اعجاز اونکا ہی موجود آج

اس اعجاز کا سلسلہ اور تمام
رہیگا قیامت تلک برقرار

ہماری نبی کا جو ہی معجزہ
ہی قرآن اب بہی کلام خدا

وہ ایک ہے نہین معجزہ آنسکا
ہین اعجاز اوسمین ہزاران ہزار

سلیب ہی کہ ہر اوسکی ہو منع بہی
لین چہوٹی سی سورہ کوئی فرض کر

توہی وہ عجب معجزہ بی نظیر
وہ سورہ ہی سب معجزہ بی نظیر

ہی کوثر کی سورہ سی سب سی جو مختصر
ہی اس طور کا نظم و نثر اوسمین مختصر

کہ انسان کی قوت سی باہر نہ تک
ہی مشتمل ایراد سی اوسکی تنگ

قریشیون کو دی گئی بار بار
جو کہتی ہو تم دعوی شاعری
تو لاؤ بنا کے کی مانند اور
اور اوس وقت مین با کمال ازدحام
مباحات و فخر اپنی صنعت پہ سب
ہی اس فن مین ایسا ہمارے دستگاہ
کہ ہرگز نہین لا سکین گی کبھی
بس اسکی بنانی سی عاجز تمام
پر اتنا بھی کوئی نہین کر سکا
کہ حسن و جزالت مین اوسکی کہین
کسی شکل کچھہ ایسی صورت کرین
کیا یہہ یا اس فکر مین جو کہین
جو اس فکر مین بیٹھکر مر مٹا
کمال و نکو تھا بغض اور حرص کا
کہ ہی مندرج اوسمین نظم عجیب
غرض باوجودیکہ ابی نیک نام
و لیکن جو ہی اسمین نظم و بیان
ہی اعجاز قرآن سی یہہ اشتمال
کہ اوسکو نہین جانتی تہی مگر
بوضعی کہ آنحضرت خوش خطاب
اور اکثر یہہ ہوتا کہ اہل کتاب
وہ آتا تھا ایسا جواب کلام
اسیطرح قرآن کا ہی اشتمال
کہ قرآن ہمنی کیا ہی نزول
اگر جمع ہون جن و انسان تمام
اور آج ایک ہزار اور دو سو برس
کہ تبدیل اسمین کرین کچھہ کہین
کیا عزم با جزم اسبات کا
جو اعجاب آتا ہی پیش نظر
کیا ہیبت حق نی اون پر نزول
وہ جاننا رہا اپنی [illegible] اون کا

تحدی پیمبر نی کی بار بار | سر تمام سب سی کیا یہہ بیان
تو ایسی بنا لاؤ سورہ کوئی | اگر شبہ ہو تمکو اسبات کا

فَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا

عرب کی زمین کا جزیرہ تمام | بہرا تھا فصیح اور بلیغو سی یاں
کیا کرتی تہی ساکنان عرب | علی الخاص کہتی تہی اہل حرم
کہ ہم ملک سخن مین ہین ہم بادشاہ | رسول خدا نے نہ لی دی خبر

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

ہوئی اور نہ آیا نہ ایسا کلام | تمام اپنی جانین تمام اپنا مال
کہ لی آئی مانند اسکی بنا | کہ ہی سورہ کوثر اقصر کمال
کری قدح اور طعن کوئی لعین | جو تھی مدعی قال کی بد مقال
کوئی اسکی سورہ پہ سورت کہین | کیا دل کو سیپارہ اس فکر مین
تو اعجاز قرآن سی بس یقین | ہوئی پہلی بسم اللہ اوسکی غلط
وہ جیون حرف بیجا جہان ملحی ہا | غرض باوجودیکہ وہ بد حسب
برادن حاسد وشتی کچھہ ہو سکا | اور اعجاز قرآن سی غور کر
اور اسلوب انداز طرز غریب | اور اسکی عبارت پہ ہی عجب
حروف اور الفاظ قرآن تمام | اوسی جنس سی ہین کہ ہر روز [illegible]
وہ کچھہ اور ہی طور پر ہی عیان | اس انداز پر نظم قرآن ہی
کہ اوسمین بیان ہی مع حال و مقال | کہ خلق سلف کا وقایع ہی سب
تہی اوس سی کچھہ اخبار و عالم خبر | جو اخبار اخیار و ہشیار تہی
پڑہی تہی نہ مکتب مین کوئی کتاب | نہ اہل کتب سی تھی مجلس کبھی
سوال آکی کرتی ازان خوش جواب | تو نزد الہی سی نزد رسول
کہ تصدیق کرتی تہی اوسکی تمام | یہہ کہتی تہی سب صاحبان کتاب
پر احوال مستقبل و حال حال | اور ایسا ہی قرآن مین شمار

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

کہان طاقت ایسا بنانی کلام | ہماری جو ہی یہہ کتاب مبین
زیادہ ہوئین اور برس گئی | کہ قرآن و تراہی اور بار ہا
جو زندیق و ملحد ہی اعادی مین | پہ تغییر ہرگز نہ کچھہ کر سکی
کہ بدلین نشان اسکی آیات کا | بدل اسکا جزم اور تشدید دین
کہین کر سکی اوسکو زیر و زبر | جو مد نظر قرآن آئی
ہوا اونکا مطلب نہ مطلق حصول | نشان لاکا اون پر یہہ پایا بلا
جو حافظ ہی انسان حیران کا | اور اعجاز قرآن سی [illegible]

اگر ہی بنا تو فصاحت بنا
اگر ہی یا نہین یہہ کلام خدا
سمجھہ سوچ کر خوب سی کر لی غور
فصاحت بلاغت تہا کسی شنا
کہ ہین شعر کی شہر کی شاہ ہم
پہ قطع و محرم اور کہا ل خطر
یہہ اسکی مثال اور یہہ آیت پڑہ
دیا ورطہ ہای ہلاکت مین ڈال
ولی کس مین تہی یہہ مجال مقال
ہی اونکو رہتا تہا ہر دم خیال
بجز غم ہوا کچھہ حاصل نہین
پہنچا اوسکی دل پر سیاہی کا خط
عداوت نہایت ہی کہتی تہی
فصاحت بلاغت ہی بس اسقدر
کلام عرب کی مخالف ہی سب
تہا مستعمل قول اہل عرب
کہ انسان کی عقل حیران ہی
اور اگلی امم کا شرایع ہی سب
اس اخبار سی وہ خبردار تہی
نہ ہم بزم تہا اونکا عالم کوئی
جواب اوسکی مین ہوا قرآن نزول
کہ اسبات کا بس یہی ہی جواب
ایک اوس سی ہی یہہ قول پروردگار
ہم اسکی نگہبان ہین ایسی نزول
نہ واقع ہو تغیر اسمین کہین
بہت لوگون نی یہہ ارادہ کیا
نہ ایک کلمہ سی اور نہ ایک حرف سی
خلل اسکی مطلق مین مطلق کرین
کہین وہ پہ تغیر و تبدیل بای
کہ اونکو بلا مین کیا مبتلا
عجب نظم حکمی ایک ہیبت [illegible]

کہ وقت سماع و تلاوت سدا
مقام تعارض پر آئی مگر
ایک اون مقتضی تہا اور دوسرا
ہوئی ہیبت حق پہ اوس نزول
کہ قاری و سامع ہو دونو ملول
تو اسکی حلاوت محبت زیاد
ولیکن بتکرار پڑہی ہی اگر
ہی اعجاز قرآن سی انکی وسیتو
معارف نہ تہا وہ نشان غرض
مواعظ اور آداب حکم خصلکم
کہ اوس علم کو جز خواص عباد
اگرچہ ہی علم اسکا بی انتہا
یہہ قرآن ہی دریای الٰہی تہا
اگر معجزات اور بہی بی شمار
مین کرتا ہون اجمال سی ورقم
صحیحین کے ہی روایت صحیح
اشارہ کیا چاند کو آپ نی
کیا ماہ نی آپ کو جب سلام
تصرف یہہ عالم مین علوی کی ہی
یہہ اعجاز جو آپ نی یہان کیا
سیاہ و زمین کیا ہی یا مصطفا
جو خورشید پر تو ہلا دی پلک
لڑائی مین خیبر کی وحی آپ پر
کہ سب ہو چکا تہا غروب آفتاب
گئی عصر کی آج سر سی نماز
پہر آفتاب اسقدر اوسکہری
روان چشمۂ آب اکثر ہوا
کہ اوس شاہ کی انگلیون سی ہوا
بہ ہر تبوک اند کی آب تہا
حدیبیہ کی بیچ ایک چاہ تہا
وضو اور دعا کر کی اوس پہ آپ نی

وہ قاری و سامع پہ ہوتی جدا
ہوا عارض اونکو یہہ عجب خطر
تہا غزال بہی اور انکی سوا
کہ باز آئی اس قصد سی جو ملول
لمطلب جناب خدا و رسول
ملی دل کو اور جی کو الفت زیاد
تو لاوی ملالت دل خلق کر
کہ اوسمین علوم اور معارف ہین وو
کہ جانین اوسی ساکنان عرب
ہین اسمین اور اخبار سابق امم
نہ سمجہین نہ جانین کہو اسکو یاد
مگر خاص بندون پہ یہ کچہ کہلا

ولقد صرّفنا للناس في هذا القرآن ونزّلنا عليك الكتاب

رسول خدا سی ہوی آشکار
کہ تفصیل کب ہو سکی یک قلم
مین تصریح کرتا ہون اسکو صریح
اوسیوقت دو اوسکی ٹکڑی ہوے
کہا آپ نی اشہدوا یا امم
کہ ماہ یہہ وہم تو ہم سی ہے
کبہی انبیا سی نہ ایسا ہوا
فلک دیکہتا ہے ارادہ تیرا
اوسی غرب سی پہیر لاوی فلک
ہوئی نازل اوسوقت سرور کا سر
بہی خاموش ادب کی سبب سی تمام
میسر ہی ملین ہی سخت سوز و گداز
شعاع اوسکی کوہ و شجر پر پڑے
ز انگشت ای رسول خدا
روان چشمۂ آب اسطور کا ہ
برسول خدا نی وضو وان کیا
بڑا جاکی وہان لشکر اوس شاہ کا
کوئی تیر ترکش سی ڈالا وہان

بہت کافرین منتشر کہن کی ادب
کہ اس قصد سی باز آئی تمام
کئی اور خوانان ہی اسباب کے
وجود کرامات قرآن سے
پڑہی یاسین کوئی اسکو کثیر
خلاف اسکی جو خالق کہی کلام
سماعت کفایت ہی بس ایکبار
کہ اگلی کتابون مین کوئی کتاب
ہوا ختم قرآن عالی وقار
اور احوال ہی آخرت کا لکہا
جو اللہ کی خاص بندی ہین جان
نوجیہ اترا اور اکمل کتاب
کہ انسان سی ہو سکین کب بیان
مفصل کہان ہو سکی سبکا ذکر
سوال اہل مکہ نی جیون کیا
اور اون دونو ٹکڑون مین کہ چاند
ہو شاہد اسی بندگان خدا
ہی یہہ معجز اسید المعجزات
ہی قرآن ناطق اسی حال کا
اگر ماہ پر تو اشارہ کرے
تیرا لشکر انجم سی ایراد ہے
رکہا تہا میان کنار علی
سر سروران نی اوٹہایا جو سر
یہہ سنتی ہی گہبرا گئی شاہ دین
علی نی ادا کی نماز دگر
تبوک اور حدیبیہ مین اور جب
کہ سیراب اوس سی ہوئی جانور
اور اوسمین وہ ڈالی آب وضو
کفایت نہ کی چاہ کی آب نی
لب چاہ تک بہر گیا جب مین آب

فصیح و بلیغ نواح عرب
لیا بہر نہ اس عزم بیجا کا نام
کہ کہدین نظیر اسکی آیات کے
یہا اعجاز یہہ ہی اسی جان لی
زیادہ بہت بلکہ انداز بیش
ہو جتنا اوسمین فصاحت تمام
ملالت ہی تکرار سی بی شمار
نہ ہی مشتمل اون پر ہی خوش خطاب
علوم شرایع سی با اختصار
علوم غریبہ مین اسکی سوا
ہی قرآن کا معنا کچہ اون مین عیان
نہ واقف ہوا کس سی بجز از نبی
ہمیشہ اسکی نی کسکو تہا
مگر ہین جو مشہور بعضی از ان
یہ مجمل مین البتہ کرتا ہون ذکر
کہ دوبارہ ہو ماہ یا مصطفا
یہہ دیکہا کہ ہی درمیان آگیا
کہ ہون مین رسول جہان خدا
ہی حیران یہان عقل کل کا بہانا
ہی تغوث مصنف نی اچہا لکہا
اوسی تیغ گردون دوبارہ کری
تیری فوج فوج خدا داد ہے
فراغت ہوئی وحی سی اوسکی پہری
علی نی کیا عرض ای تاج ور
خدا سی دعا کی تو فورا وہین
زمانہ ہی شاہد اس اعجاز پر
کئی بار ایسی حقیقت ہوے
لیا برتن اپنا پیاسون نی بہر
ہوا جاری اوس نہر سی آب جو
مسلمان چودہ سو پیاسی زری
ہوا ایکی سیراب فرد و دو آ

وضو ایک لوٹی سے ایکدن کیا
لڑائی مین خندق کی جابر کی گہر
اور ایکبار از چند نان جوین
انہین بانٹے دی لی بہہ خسرو کو
بجنگ تبوک ایکدن فوج سب
جو کچھہ زاد رکہتا تہا اوس خرچ ان کو
کہ برتن جو حاضر تہا سب لی تمام
احادیث تکسر آب وطعام
گواہ اونکی صدق نبوت پہ پائی
باین لفظ سنگ و شجر نی کہا
درخت اوس جگہہ سی ہلا اور چلا
اور ایک شاخ خرما کو ایکبار یار
اور ایکبار جنگل بیابان مین
کوئی چیز ایسی نپائی وہان
پہ لیٹی کہ پردہ ہوا ہر کنار
کہ تکیہ لگا کر جسی خطبہ خوان
تو کہہ ہجر بہشت و پناہ جہان
تو اس ہجر درد دل سی وہ رونی لگا
کی اسطرح کی سخت نالان صدا
او تر تخت منبر سی وہ پاس آ
بدست نبی سنگ ریزون کی بہی
اشارت کی اوس سی تو کی تیلین
حوالی کعبہ مین شصت سی صنم
کہا ای محمد رسول خدا
احد مین لڑائی جو ہونی لگی
دیا آنکہہ نی چہوڑ اپنا محل
پہ پہر دست مبارک سی پان
او سی دم وہ بہتر ہوئی اسقدر
نہ دکہتی تہی وہ آنکہہ ہرگز کبہی
لگا آپ کی اوس پہ آب دہن
رہی جب تلک زندہ شیر الہ

جو آب وضو اوسمین باقی رہا
تہی ایک سیر جو اور ایک شش نر
کیا سیر ہشتاد و چند آدمین
محمد نبی جبہی اونکی تقسیم کے
ہوئی بہوک سی سخت تنگ جان کو
ہوئی جسم جبیر قلیل آن کر
بہرا اور باقی رہا وہ طعام
سیر کی کتب مین رقم ہین تمام
ہوا آہو اور گرگ اور سوسمار
سلام علیک ای رسول خدا
ہوا آپ کی پاس آ کر کہڑا
بُلایا تو وہ شاخ با باریار
چلی جا لگی آپ سید یمن
کرین جس سے پردہ رسول جہان
فراغت سی بیٹہی شہ ذیشان جار
ہوا کرتی تہی سید دوجہان
ہوا ناگوار اوسکو وہ لی زبان
کہ بیجان جان اپنی کہونی لگا
کہ دل حاضر و تنگا گیا تلملا
لیا اپنی سینہ سی اوسکو لگا
کئی بار تسبیح و تہلیل کی
کہ تہی تین سو ساٹہہ جو بت وہین
گئی تہی حجر پر وہ سارے صنم
ہوئی شہ تم خاتم الانبیا
قتادہ کی ایک آنکہہ گہایل ہوئی
گیا چشم خانہ سی دیدہ نکل
او سی چشم خانہ کی رکہہ درمیان
کہ تہی دوسری آنکہہ سی خوبتر
اگر دوسری آنکہہ دکہتی کبہی
دعا کی تو وہ چشم شیر زمن
ہوا پہر شفا اوس آنکہہ مین درد گاہ

بلایا دہ واب بقیہ جو بسیر
ہزار آدمی کو گیا اوس سی سیر
عمر کو کیا حکم یون ایک بار
تو سبکو دیا اور اوسیطرح سے
بحکم شریف ایک دستار خوان
جو برکت کی وہان آپ نی کی دعا
تہا اس غزوہ مین سو ہزار آدمی
سوا اسکی اعجاز ہر رنگ طور
ہوا کرتی سجدہ اونہین سربلند
اور ایک روز ایک پیڑ سی یون کہا
کیا حکم پہر جا تو وہ پہر گیا
نبی کی حضور آ زمین پر گری
صحابہ سی ایک سمت ہو کر حضور
پہ تہی دور دور اوس جگہہ درخت در
فراق اونکی سی کر کی شور و بکا
جدا اوس سی جب پشت انور کرا
بنا صورت آہ سرا قدم
لگا رونی اس شکل سی زار زار
رکہ رحمت رحمۃ العالمین :
جو سینہ سی اپنی لگایا وہ تہم
کیا فتح مکہ نی جسدن ظہور
گری سرنگون گرچہ محکم بپا
کی ایکدن جگر کی لی حضرت سی بات
ہوئی ہم کلام اونسی وہ گوسپند
کوئی سخت حربہ بہاری لگا
گری آن کر آنکہہ رخسار پر
خدا سی دعا کی کہ ای کبریا
جو تہی اوسمین بینائی اور روشنی
لڑائی مین خیبر کی چشم علی
او سیوقت اسکی دکہنی لگی
تہا عبد اللہ ابن عتیک ایک جوان

ہوئی تہین سو آدمین اوس سی سیر
ولیکن نہ بڑہا وہ کہانا ذہیر
جو تہین چار سو حاضر اشتر سوار
وہ خرما بدستور باقی رہے
بچہایا اور ایک نکالا وہان
تو سب فوج کا پیٹ ایسا بہرا
کیا آپ کی سر سبکو وہین
کتا بو نہین ہی دیکہہ لو کر کی غور
بحکم خدا اشتر و گوسپند
کرہل نہ ہانسی نزدیک کو میری آ
جا تہا جہان بس وہین جا جما
کیا حکم پہر جا وہین جا لگی
گئی رفع حاجت کو پہر ضرور
کیا حکم اون کو تو باہم وہ سخت
ہوا نعرہ زن وہ ستون چوب کا
ہوئی خطبہ خوان تخت منبر اوپر
پہر آخر نہ جب ہو سکا ضبط غم
کہ رونی لگی اوسکی رونی سی بام
ہوئی جوش زن آپ کی جوش مین
رہا آہ و زاری سی فوراً وہ تہم
تہی ایک چوب سی بدست حضور
کیا تہا اونہین ٹہہرین پر بپا
گواہی رسالت کی دی با صفات
پہر از سر سی جسکا تہا بند
کہ اوس چشم پر زخم کاری لگا
ہوا درد و غم زخمی زار پر
پہر آنکہہ اسکی جیسی تہی ویسی بنا
وہ بینائی اور زیبا اوسمین نہ تہی
نہایت ہی جب درد کرنی لگی
کہ گویا نہ دکہتی تہی ہرگز کبہی
جوان مرد و انصار و حضرت فدا آپ

ہوئی پوری اور فتح لیست جاہ
لگی اس جوانمرد کی ٹوٹ ساق
کھڑا تھا جو وہ سرو قد نوجوان
خدا کی لبی اوسپہ پہ رحمت ہوئی
رکھا ساق خستہ پہ دست کرم
ہی جابر ایک انصاری نامور
شواہد ہی شاہد اس اعجاز پر
اور اکثر رسول خدائی جہان
تو بس شیر ادرسی ہی شد نشنگ
ہوئی پیاس سی جب بہات بطرح
ہی ایک ام معبد کی کہر کو سلیند
اسیطرح ایک بن مسعود کے
جو آئی تھی مجنون ودیوانگا
تو اوسکی سینہ پہ مارا جو ہاتھ
جو پہینکی سوی لشکر مشرکان
تو دیکھا نہ ایک شخص نے آپ کو
دی عبد اللہ جحش کو آسکا
ہی مقتول فلان وفلان کا یہان
ہوا حسب ارشاد اوسکا ظہور
اور اونکی ہی زمرہ مین ام حرام
یہہ پشد بامزہین گی حید پر کمر
خزانہ جو ہی فارس اور روم کا
او نہین مار کر لیگی امت میرے
مدینہ مین غازی مداین کا مال
وہ کسری کی ہاتھوں مین ہی پڑے
مسلمانون کا وہ گروہ ایک بار
خبر دی کہ نجاشی اب مر گیا
کہا آج پرویز مارا گیا
سو بعض اونکا ہو جیسا سو دیکہا گیا
مسلمان کر فتح مین ...
کہا تم یہ ایکدن ... سی ...

تہا ایک شخص بیہ دین نہاد
کیا در دل بخت نے کشاد
احمسی تپ ام سی مشکل کمان
کہ ایکدم مین زایل وصحت ہوئی
کیا آپ نے تین بار اوسپہ دم
ہوئی اوسکی ایک زمین دو پسر
یہہ قصہ لکہا اونہین ہی خبر
دیا کرتی تہی دودھ آپ نے ان
کفایت نہ کرتا او نہین اتنک
تو رونے لگی روبرو سوال
کہا سی دودہ دینے سی نوت سی بند
تہی بکری کہ گابہن نہوتی کبھی
یہان آکی ہوتی تہی فرزانگا
گیا سب جنون ہاتہ لگتی کی ساتھ
گئی بہاگ اوسوقت سب کر ان
چلی آئی اون سبکی ہو روبرو
بنی ہاتہہ مین اوسکی تیغ آبدار
تجاوز نہ اوس سی ہوا کچھ یہان
ہوا وہ احد مین سبب حضور
ہوا حسب ارشاد سب کا کلام
ہمود انکو ہوویگی فتح وظفر
وہ سب میری امت کی ہاتہ آئیگا
خدا راہ مین دیگی امت میری
ہو لائی کر او ملک کو پایمال
ملالائی کر نی ہی جو اہر جڑے
بہم جمع ہوگا بڑی کارزار
مدینہ مین آپ اور وہ حبشہ مین تہا
مداین مدینہ کا یہان فرق تہا
ترا اور ترا ہو ویگا اونکا نشہ
اور اسلام کا ہو ویگا دانتی رواج
کریگا اویس ولی نامدار

کیا قتل جن انصاری وہ یہود
جناب نبی کی نکلا او حق ہاتہ
لگا تھا بنی دست شفا کا کہان
لگی ساق سلمہ یہ خیبر مین ضرب
او سیدم شفا اوسکو حاصل ہوئی
وہ دو نو جو کہر مین بکری تھی ہوئی
اور ایک جہ مین مٹی الادہن کا لعاب
دہن و کمی مین کر کی شفقت سی بار
امام حسن اور حسین ایکبار
دی اونکی دہن مین مبارک زبان
پہوا ہاتھ سی اوسکو جیسا کہان
دیا اسقدر اوسنی شیر لطیف
نہ لایا گیا کوئی پیش حضور
بروز حنین ای مبارک کہر
او تہا مشت بہر خاک بجرت کی سب
بروز احد ایک شاخ رطب
خبر مدرین دی کہ یہہ قتل گاہ
کہا جو ابی ہی خلف کا خلف
خبر دی کرامت کا میری گروہ
خبر دی کہ مفتوح امت میری
چڑہین گی یہہ بند جب اب پر
خبر دی ہمیر نے ای خوش نال
خبر دی سراقہ کو یون ایک بار
عمر کا تہا وہ جہد دولت مدار
خبر دی ہمیر نی باصد کمال
کریگا دہان صلح شاہ زمن
کہا اسود عیسی امت ہوا
خبر دی کہ ترکو نکا قتل وقتال
خبر دی کہ شام وعراق یمن
بتایا یہہ آخر زمانہ کا طور
تہا بہر صلہ اوسکو لیکن ہوا ہی کم

قضا وقدر سی بقدر دور
شفا ہوگئی ہاتہ ملنی کی ساتھ
خرامان ہوا شکل سرو روان
ہوا اوسپر اوس ضرب سی ...
دم زیست تک پہر نہ دو کہی کہیں
نبی کی دعا سی وہ زندہ ہوئی
نہ بیٹا تہا ویسا مدینہ مین آب
جو ہوئی کہین طفلک شیر خوار
ہوئی تشنگی سی بہت بیقرار
وہ ساکت ہوئی جو سی کرکہ لسان
ہوا سیر پستان سی اوسکی روان
ہوا سیر بیکر وضیع وشریف
کہ آسیب جن سی ہوا تہی شعور
او تہا سنگ ریزہ کی مشت بہر
قریشون کی بہینکی ریکسو پہ جب
بہنگام حرب آپ نے بابطر ب
ہی او نکا جو ہین سترکن دسیا
مین مارونگا اوسکو وہ ہی ناخلف
کریگا غزا بحر مین باشکوہ
کری گی زمین شرق اور غرب کی
رکاب اون کی تہا سکی فتح وظفر
کہ شاہان فارس کا گنج اور مال
یہہ پہنی گا کسری کی ایکدن سوار
عمر نی پہنائی وہ اوسکو سوار
کہ من بعد میرے پس از چند سال
یہہ فرزند میرا امام حسن
مدینہ مین آپ اور یمن مین وہ تہا
کرینگے مسلمان نیک خصال
بلطف خداوند ملک زمن
کہ ہوگا نصارا کا دنیا مین دور
اگراب بہی باقی ہی قدر درم

تہا حضرت عمر کی خلافت کا دور
خبر دی کہ ہوویں گی مرد مرتد
قیامت کا ہوویگا جب تک قیام
کہا سعد وقاص نیکو صفات
بہ ارشاد ابوذر کی حق مین کیا
رہا جا کی جنگل بیابان مین
کرامت میری ہوگی سب جو بشنید
خبر دی کہ ایک آتش برق تاز
کہا ثابت قیس کو ای سعید
کہا درحق مردی از مسلمین
وہ ماری ہوا آخر اسطح پر
ہی ہان ایک عورت کی پاس ایک خط
کہ ہین ہاتہ اوسکی دراز و کلان
جوانمرد تہی وہ زن خوش خصال
بہت ہین احادیث کی درمیان
کہ ایک دن پیمبر نی خطبہ پڑہا
نہ کی ترک ایک چیز اوسدن کہ جو
کبہی بہولتا ہون جو مین کوئی بات
دعا کی انس کو بمال کثیر
کیا ایک سو بیس اوسنی ذکر کو
زراعات و باغات اوسکا جو تہا
دعا آپ کی حق نی مقبول کی
سراقہ جو تہا ابن مالک اوسی
خلاصی کی اوسکی خدا سی جیسا
وہ گرمی کو سردی سی ریذا کبہی
ہی سردیسی اب تک سب کانپتا
ز بس تہی وہ شب سرد حد سی سوا
دعا ابن عباس کو کی کہ ہو
ہوا عالم باعمل وہ کہ جو
کر کتو تماین سی حق تعالی کی اب
ہوا محفوظ سال اسقدر ایک سب

کہ آیا حذیفہ یمن وہ نیک خو
اور انصار کہکر کہی بیبات یا
مسلمان غالب رہین گی مدام
رہیگا وہان تک بقید حیات
کہ تنہا جیگا یہ مرد خدا
اکیلا موا دشت ویران مین
کرینگی گروہ اپنا ہفتاد و چند
کرینگی خروج از زمین حجاز
جسی کا حمید اور مرتکا شہید
کہ ماری گئی اوسی بہت مشرکین
کہ اپنی تئین خود موا مار کر
تہا فی الواقع ایک خزانہ تہا پر غلط
مراد اس سی ہی نیت حبش یان
سخاوت عنایت مین جیسے ہی ہبیان
کسی مین کہان تاب نظم و بیان
اور احوال آیندہ ظاہر کیا
بیان کی قیامت تلک کی سبہی
اور آتی ہی وہ روبرو واردات
بعمر دراز و بمال کثیر
ز اولاد خود دفن اندر قبور
وہ ہر سال دو بار پہلتا رہا
عمر سی ہوئی عزت اسلام کی
دعا کی تو فوراً زمین مین کہیسی
نجات اوسکو حاصل ہوئی ایسی جیسی
نہ پائی یمن دعا سی تشنگی
ستاوی نہ سردی اسی آنچ رات
ستایا نہ سردی نی اوسکو ذرا
یہ دین مین فقیہ اور عالم نکو
کی تحصیل علم خفی و جلی
مسلط ہوا ایک اسپر کلب غضب
گیا بو ہذیل کو عالم ترس

ہوا تہا مرتضی اوسکا پیشانی تمام
رسول اولوالعزم نی دی خبر
خبر دی کہ عمار کو بی گناہ
کہا دین کی نفع اوس سی بہ پیشوا
مریگا ہی تنہا اسی ڈہب ہوا
شفیع الامم نی جو دی یہ خبر
اور آپسمین انمین ہیگا قتال
کہا تجہسی از اہل بیت رسول
خبر دی کہ عثمانؓ ہوگا شہید
کہ ہی یہ معاذ اللہ از اہل نار
علیؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو
کہا یہ کہ ازواج مین سی شتاب
کہ تہی صدقہ اور کار خیرات مین
ازین قسم اخبار از آن ذہم
حذیفہ یا ٹکا پیر نیک دین
جو ہوویگا واقع قیامت تلک
رکہا یاد اوسی جسنی رکہا یاد
تو بس صاف پہچان لیتا ہون
برابر کوئی اوسکی انصار مین
زیادہ ہوئی عمر سو سال سے
دعا دی کہ اسلام کو دی قوی
رہا نغط یا سی ابو جہل خوار
سواری کے مرکب کی ہر چار پا
دعا کی علی کو کہ رب غفور
لڑائی مین خندق کی کی یہ دعا
تو جتی کہ اوسکو روانہ کیا
روا کر کی حاجت وہ یارب سے
حدیث اور تفسیر کے علم کا
دعا عتبہ بولہب کو یہ کے
گیا دشت زرقا کو وہ گہر گیا
پیمبر سی عوض آکی سب لے گیا

غرض قدر در رحم کی تہا لاکلام
کہ کفار اشرار بدکار پر
کرینگی شہید ایک باغی سپاہ
ضرر پائین گی کافر او مشرکین
وہ تنہا جیا اور تنہا موا
پہر آخر وہ ظاہر ہوئی سربسر
ہمیشہ کرین گی یہ باہم جدال
ملی گی جو اول سو ہوگی بتول
اور آویگا ایک ایسا بواشت
ہوئی سنکی یہ بات حیران یار
کہا روضۂ خاخ کو جاؤ تو
ہی الحاق مین جہسی وہ کامیاب
دراز اوسکی ہاتہ اور اس بات مین
وقایع سے مستقبلہ کی قسم
یہ کہتا ہی رکہہ یاد اسکی تئین
مفصل بیان کردیا ایک ایک
جو بہولا اوسی وہ رہا بی مراد
اور اوس بات کو یاد کرتا ہون اب
نہ تہا عمر و اولاد و دنیا مین
رہا زیست تک خوش ز روال سے
عمر یا ابوجہل سے کردگار
اگر اور ہوتا تو ہوتا وہ یار
جو چاہی امان اوسنی پہر کی دعا
رکہی تجہسی گرمی و سردی کو دور
حذیفہ کی حق مین کہ ای کبریا
خبر لائی کو حال احزاب کا
پہر آیا وہان جا کی باصد خوشی
ہو علامۂ دہر اور بادشا
ہوئی غصہ ناک اوسپہ جسدن نبی
ہلاک اوسکو ایک شیر وہان کر گیا
کہ سینہ سی ہی برسنی کی ہی جی دعا

ہر تہا باز رہ ابر او سے دم کہین
پہر آخر کو سے روشن سب نے کیا
ابی جلکو گو ور اوسکی زبان نیک فطن
بعبد اللہ اوس شب ہوئی حاملہ
یہہ کی بوہریرہ کی مان کو دعا
عکاشہ کی خواہر کو کی یہہ دعا
جو عبد اللہ ابن طیار تہا
پس اوسنے جو کی چیز کو لی خرید
مدام اوسمین ہوتا رہا اوسکو سود
ہوئین بعد ازان وہ نہ ہوئی کبہی
کہ کچ کر دو و بہوش سا چشم
غرض اور بہی معجزات کمال
یہہ مجمل ہوا جو کہ مرقوم اب
محمد کی امت مین جو اولیا
محمد کی اعجاز کا ہی سبب
جنسی کچہ بہی ہو ہوش و عقل و تغیر
ہون رفعت نشان جسکی خادم علم
مگر ہی جو حق صفت اور ثنا
جناب محمد کے وہ شان ہے
نبوت مین ہین سب برابر نبی
فرشتو نسے اعلی ہی انکا مقام
غرض ان جو ہین سرور کائنات
ہی انسان کی طاقت سے باہر تمام
نہ ایسا ہوا ہی کوئی آج تک
اونہین سے کرین کی شفاعت طلب
یہہ تہا مجمل سیرت آنجناب
ملک اور انس او جن اور پری
اگر دست قدرت مین لیکر قلم
ولیکن عبادات آن خوش ختام
اور اسکی سوا از امور معاش
ہی تفصیل اسکی بہی حد سی فزود

دعا آپ نے کی تو فوراً او تر
اد سینہ کی تہمنی کی کی دعا
تہی ام سلیم ایک جو نیک زن
جو تہی وہ زن عاقلہ کاملہ
لہ اسکو مسلمان کرای کبریا
بڑی عمر اسکی ہوا ای کبریا
یہہ کی آپ نے اوسکی حق مین دعا
تو اوسمین ہوا اوسکو نفع مزید
نہ نقصان ہرگز ہوا یہہ نمود
اونہین بہوک نے پہر نہ تکلیف دی
ازین گر وی گشت سرور بخشم
ہین باہر ز فہم و گمان و خیال
حدیث و سیر مین مفصل سب ہی
ہوئی ہین جو ان اوسنسی کرامات کا
کرامات اور خرقہ عادات سب
یہہ بات اوسکی خاطر مین تہہ نشین
ہو سر ار اونکا نہ کیونکر رفیع
وہ تجہسی کہان ہو سکیگا ادا
کہ جس شان سے شان کو شان ہے
رسالت مین باہم ہین ہمسر سبہی
مقرب ملایک کی ہین یہہ امام
حبیب خدا سید خوش صفات
لکہی یا کری اس سخن مین کلام
نہ ایسا کبہی ہو قیامت تلک
سفارش کرینگی وہی پیش رب
کہ سعنی کیا نظم اندر کتاب
مگر سکتی ہین وصف ونکا ذری
کری کوئی تعریف اونکی رقم
زحج و صیام و زکوٰۃ و صلاۃ
جو تہی عادت آن مبارک قماش
کسی مین کہان تاب گفت و شنود

ہوا ابر پیدا مثال جبال
دعا کی تو حق نے دیا مینہہ کو تہا
کی اون دونو کی حق مین اوسنے دعا
ہوئی اوسکی اولاد سے نو پسر
یہہ سنکر گیا گہر تو دیکہا وہان
دراز اسقدر عمر اوسکی ہوئی
کہ ای رازدان خفی و جلی
دعا پہر اسیطرح سے وہ کوسکے
کی خاتون جنت کی حق مین دعا
حکم ابن عاص ایک گنہگار تہا
بفرمود باشد رخت ہمچنان
مجسم جو وہ جسم با نور تہا
جو تفصیل کی ہی تجہی آرزو
ظہور ای برادر ہوا جسقدر
جو تابع سے ہو وین کمالات کا
کہ ہون جسکی نائب کرامت نشان
ہی ای غوث جسوقت تک تن مین جان
اگر خضر کی عمر پا دیگا تو
فرشتہ کوئی اونکا ہمسر نہین
ولیکن یہہ ہین رحمۃ العالمین
امام رسل ہین محمد رسول
کمال اور افضال جتنا اونہین
اسی پر ہی اسباب کا انتظام
قیامت کو قدر اونکی کہل جائیگی
اونہین کی سفارش ہی اوسدن قبول
ولیکن جمیع اونکا فضل و کمال
محمد کی وہ شان ذیشان ہی
تو انسان کی طاقت سے باہر ہی
تلاوت اور اذکار و عادات مین
ز آداب نوم و طعام و شراب
اور از بس رسالہ ہی یہہ مختصر

رہی بارش ایک ہفتہ تک برابر
کئی دہوپ مین اہل مجلس تمام
کہ دی آج رات ان کو برکت خدا
کہ ہر ایک تہا عالم باہنر
مسلمان ہوئی ہی نہاد ہوکی ان
کوئی زن صحابہ مین ایسی نہ تہی
رہی سودمند اسکی سوداگری
جو فرضا خرید اوسنے کی خاک بہی
کہ ہوگی نہو یہہ کبہی ای خدا
یہہ بخشی ہین اوس نے بے ادبی کہا
رخش ماند تا زندگی ہم چنان
سراپا باعجاز معمور تہا
مطول کتابون مین کر جستجو
تصدق محمد کا ہی سربسر
وہ اعجاز متبوع پر ہین گواہ
منیب اونکا کیونکر نہو اہل شان
کر اوصاف پیغمبر انس و جان
تو اوسکو بیان مین نہ لاویگا تو
نبی کوئی اونکی برابر نہین
محمد ہین شاہنشہ مرسلین
شہ جزو و کل ہین محمد رسول
بلا حق تعالی کی درگاہ مین
اسی پر ہی اسباب کا انتظام
خدائی سب اون پاس ہو جائیگی
ہین شافع مشفع وہ افضل رسول
جو احصا کری کوئی کسکی مجال
کہ جس شان پر جان قربان ہی
کتاب الہی سے ظاہر ہی یہہ
کہ کہتی سخن زاید وہ نین اونہین
ز عشرت باز واج و لبس و ثیاب
ہی گنجایش اس ذکر کی سربسر

کب سمین مگر طالب ابتاع
که ہی اوسمین احوال اوس شاد کا
ہی باب سیوم ذکر اولاد مین
خدام اور موالی و کتاب مین
دواب اور حراس کا ہی بیان
پیمبر کی اولاد کی درمیان
ہین بی بی خدیجہؓ سی پیدا تمام
جو ہین اکبر آل خیر الانام
نبوت سی پہلی وہ پیدا ہوئی
نبوت سی پیچہی وہ پیدا ہوئی
جو عبد اللہؓ امام اسلام ہین
که نسل محمدؐ جو سرور ہین وہ
کہا یہہ جو اوسنی لسان لِسُو
وہی کہنی والا گیا بی مراد
سیوم ابن سرور براہیمؓ تہا
جو ہی اکبر آل در دختران
ہین زینبؓ جو بنت شہ کائنات
نکاح اوسکی ہین تہین یہہ بالاتفاق
با یام مادر ای مبارک صفات
پسر بولہب کا یہہ احمق ہی تہا
جو عثمانؓ صاحب ہین دو نور کا
چہارم جو ہین دختر نیک نام
کسیکو نہ کچہہ اسمین تکرار ہی
جگر پارہ و جان احمدؐ جو ہو
نکاح اونکا حضرت علیؓ سی کیا
علیؓ کا تہا سن نسبت و یکسان کا
پہر دو بیٹیان اور پسر ہوئین
کیا بنت اعلیٰ کا بالانشراح
جو خاتون جنت ہین عالی صفا
امام حسنؓ بی جو ہین خوش صفات
حسینؓ جو ہین کی ستہا ونکا رد

حدیث و سیر مین کری انجاح
محمدؐ جو مرسل ہی اللہ کا

جو ہی شرح سفر السعادت کتاب
بانواع رحمت صلوٰۃ و سلام

باب سوم

رسل اور شعرا و خطاب مین
اور اسباب سرکار کا سب نشان

جو خدام ہی صاحب و نشان
ہین عامل موذن الٰہی شاہ کی

اولاد حضور

مگر ایک براہیم عالی مقام
سو قاسمؓ ہی اوس ابن سرور کا نام
بعمر دو ساله جہان کو گئی
لڑکپن مین باغ جنان کو گئی
ہوئی اور ہوئی فوت اس ایام مین
ہوئی منقطع اور ابتر ہین وہ
تو کوثر کی سورة نبی پایا نزول
رہی حشر تک آل خیر العباد
مدینہ مین اونکا تولد ہوا
وہ زینبؓ ہین بنت رسول جہان
ہوئی آٹہوین سال اونکی وفات
عداوت سی دی اوسنی انکو طلاق
مدینہ مین پائی انہون نی وفات
طلاق اوسنی دی انکو عثمانؓ کا
یہی باعث اونکی لقب کا ہوا
وہ ہین فاطمہؓ بنت خیر الانام
کہ سب بی بیونکی وہ سردار ہی
ہو کب فضل او سیر کسی اور کو
رسول خدا نی مدینہ مین آ
جہینی تہی پانچ اور اسکی سوا
کہ ایک زینب و ام کلثوم تہین
ز عبد اللہ ابن جعفر نکاح
ہوئی ماہ رمضان مین انکی وفات
ربیع نخستین مین پائی وفات
محرم کی دسوین ہی ای فرزند

کہ تاگر یہ قبطیہ کی بطن سی
ابو القاسم اوسی ہی کنیت ہوئی
ہین بعد اونکی عبد اللہ خوش نسب
ہی بعضی روایات مین یون لکہا
جو تہا عاص عاصی نکوہیدہ ذات
اوسی کہتی ہین ابتر اہل عرب
انہین حق تعالیٰ نی کوثر دیا
کہلا حشر تک باغ آل رسول
وہ تہا آٹہوان سال فتح کا ماہ
پسر اونکی خالا کا بو العاص تہا
رقیہؓ ہین بنت نبی دوسری
نکاح انکا عثمانؓ عفان سی
سوم ام کلثومؓ خاتون دین
کیا آپ نی سا تہہ اونکی نکاح
وفات انکی سال نہم مین ہوئی
بتول اور زہرا ہی اونکا لقب
حقیقت مین پوچہو تو بعد از رسل
فسال دوم اور بماہ صفر
وہ تہین عمر مین پانزدہ نیم سال
ہوئی اوسنی پیدا حسنؓ اور حسینؓ
کیا فوت محسن نی طفلی مین یار
عمرؓ ابن خطاب سی بار ضا
وہ رمضان کی تاریخ تہی تیسری
تہا مکہ کی ہجرت سی تہجاہ سن
تہا ہجرت کا سن شصت و یک العزیز

ہی سیر اوسکی ہی کیمیا ی ناب
بروح نبی بہیج یارب مدام
اور ازواج و اعمام امجاد مین
ہی اسباب مین اونکا نام و نشان
بتفصیل اس باب مین سب لکہی
پسر تین ہین چار ہین بیٹیان
ہتہی پیدا وہ ہی نور چشم آپ کی
رسول خداوند ذیجاہ کی
کہ ہی طیب و طاہر اونکا لقب
کہ ہین طیب و طاہر انکی سوا
کہی اونکی مرنی مین اوسنی یہہ بات
ہو فرزند بن قطع جسکا نسب
غلط کہنی والون کو ابتر کیا
زبا نی نوابد سگال رسول
لی دسوین مین اوسی جنت کی راہ
نکاح اوسکی مین تہین یہہ فرخ لقا
پسر بولہب کا تہا عتبہ شقی
کیا آپ نی شوکت و شان سی
عتیبہ سی منکوحہ اول ہوئین
رقیہؓ کی مین بعد بالانشراح
پر اولاد انکی نہ باقی رہی
ہی قایم قیامت تک اونکا نسب
ہین سردار مردان و عورات کل
تو حی خداوند شمس و قمر
ہوئین جبکہ منکوحہ وہ خوش خصال
سوم اور محسنؓ ہی ایک نور عین
گئی جنت العدن مین شیرخوار
نکاح ام کلثوم کا کر دیا
پس شش ماہ بعد از فراق نبی
جو فردوس اعلیٰ مین ہوگئی حسنؓ
سد باری جو جنت مین یہہ بانمین

١٠

تہا جمعہ کا دن جو یہ بات ہوئی
حدیث و سیر میں لعزو و تار
بیان انکا رتبہ ہی قرآن میں
یہ کر نبوت کی عرض ... ل
طفیل انکی امت محمدؐ کی سب
کہ جو کربلا میں ہوا حادثا

یہ دنیا میں آل قیامت ہوا
ہی انکا مناقب تمام آشکار
بہت آیتیں انکی میں شان میں
بنور محمدؐ تا آل رسول
رہی نور رحمت میں اک ...
نہ ایسا ہوا ہی نہ پیدا ہوئیگا

علی و بتول و حسین و حسن
ہوا انسان سی کب اونکا بیان
خدا آپ کرتا ہی جن کی ثنا
محمدؐ پر اور اونکی اولاد پر
لگا عہد آدم سی اسدم تلک
لکہا ہی غوثا یا رشید اور سلام

جو ہیں اہل بیت رسول کریم
ہوں مداح جنکی رسول خدا
کری آدمی انکی تعریف کیا
ہوں انوار رحمت سی جلوہ گر
ہیں واقف سب انسان و جن و ملک
کہ ہی راسخ القول نیر الکلام

سلام

[illegible]

نہوتا اگر انتظام حسینؑ

[illegible]

عنایت ہو خلعت امام حسینؑ

[illegible]

مدینہ میں ایک زلزلہ ہو گیا
کہ گنبد پر آگ کیا ہو گیا

[illegible]

ہو یارب میرا دل مقام حسینؑ

[illegible]

کلام خدا ہی کلام حسینؑ

[illegible]

یہ خادم ہی حضرت غلام حسینؑ

[illegible]

رسول خدا کو سلام حسینؑ

[illegible]

گئی اس طرح صبح و شام حسینؑ

[illegible]

نبی کا علی کا حسن کا مقام
اونہیں زیب دیتا ہی اعلیٰ نام

[illegible]

وہ ایک روز روتی اٹہیں خواب سے
لگی دہونے موہنہ اشک کے آب سے

[illegible]

پیمبر کو ہی یہ پیام حسینؑ

[illegible]

جو لیگا خدا انتقام حسینؑ

[illegible]

کیا خون سے لبریز جام حسینؑ

[illegible]

ہی یہ حال تا قیام ... حسینؑ

[illegible]

سنا انکو اوسکی خبر جس لیے
کہ پوری ہی کی مدت اوس پیر کے

[illegible]

[illegible]

ہوا در پہ مردو نکا اگر ہجوم
ہوئی اہرمن سی تڑپنی کی دہوم

کہ ہو وے گی کیا صورت فاطمہ
مٹی دلربا صورت فاطمہ

گیا بہول گردون دون اپنی راہ
سلیمان کا تخت اور دیو سیاہ

کیا ذبح سیراب پیاسا حسین
ہوا قتل بہوکا پیاسا حسین

۶ [illegible]

۷ [illegible]

۸ [illegible]

۱۵ [illegible]

در حجرہ پر مرد رونی لگے
تڑپنی لگی جان کہونی لگے

کہا ہای بیٹی ہوئی تو یتیم
ہوا قتل سبط رسول کریم

کہا خاک مین بہی نہین مجکو چین
کہ مارا گیا آج میرا حسین

ہوا آج صدیق صادق شہید
ہوا آج قرآن ناطق شہید

۹ [illegible]

۱۰ [illegible]

۱۳ [illegible]

۱۶ [illegible]

ہمیرکی تھا دشمنو کا یہہ حال
کہ تہی سر پہ خاک لو ہوا نہ پہ بال

تیری بیپہا لی بچا مر گئی
جو جیتی رہی قید ہو کر گئے

تڑپتا ہی خنجر کی نیچی حسین
پہڑکتا ہی تیغ کی نیچی حسین

گزشتہ بر نیزہ سیر دو نفس
کہ معراج مردوان مین بیت و بس

۸ [illegible]

۱۱ [illegible]

۱۴ [illegible]

۱۷ [illegible]

[illegible]

کور اد رگہر اہی ... اور ...
ہی رن نو بہار اد رکہیت آنبا

جو مہرا وسکی کہوی تو تہا خون آن
ہوا لال رنگ اوس رلوی کلاب

ہوئیں زینب اور ام کلثوم اسیر
ہوا حال بدل بدر و دستگیر

گرین یاد کیا کیا تیری خوبیان
ہوئی من ختم تجہ خوش اسلوبیان

۱۸ [illegible]

۲۱ [illegible]

۲۴ [illegible]

۲۷ [illegible]

شہیدان ہمراہیان حسین
ہین مثل شہیدان بدر و حنین

نگین ہیں پیہی بیان کرکی ہین
کہ ہی حسن ہی محسن حسین ...

ہی صید حرم ذبح کرنا حرام
ہوا قتل سید حرم کا امام

ہوا خانہ غم جو ماتم کا دا
تو نوحہ کیا یون غزل مین ادا

۱۹ [illegible]

۲۲ [illegible]

۲۵ [illegible]

نوحہ [illegible]

حرم اوس تون پر اونکی سیاہ تہہ مین
ہہار اوسٹ کی دیکی ہی ہاتہہ مین

حسین آہ محسن حسن ہی ہای
محمد علی فاطمہ وا ہی وای

گہر اجاڑ پادل مین ہی ہی حسین
ہوا قتل جنگل مین ہی ہی حسین

۲۰ [illegible]

۲۳ [illegible]

۲۶ [illegible]

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۶ [illegible]

۷ [illegible]

۸ [illegible]

۹ [illegible]

۱۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

پیمبر کی روضہ پر ایک غل کیا
عجب فاتحہ کی عجب غل کیا

۳ [illegible]

[illegible]

جو مرتی تو ہم شام تک مارتی
دو صبح قیامت تلک مارتی

۳ [illegible]

[illegible]

مہاجر اور انصار کی سر کا تاج
گرا کیا سبکو تاراج آج

۴ [illegible]

حیات النبی کی ہوئی اب وفات
ہوا حشر کا دن قیامت کی رات

دل ہر زن و مرد از ہم درید
سرافیل صور قیامت دمید

۵ [illegible]

[illegible]

ہین گیارہ مسلمانون کی امہات
بحین حیات رسول جہان
جناب پیمبر کی بعد از وفات
ہین اول خدیجہ خویلد کی جو
ہوی دو پسر اوس سی ہی خوش کلام
ہوئین بعد زان در نکاح عتیق
نکاح آئی بعد اوسکی کیا
ہوئی جو کہ اولاد شاہ عرب
مگر ایک ابراہیم عالی مقام ؛
کہون کیا کہ رکھتی تہی خیر العباد
رہی اونکی جسوقت تک زندگی
وہ مشہور تہین طاہرہ عاقلہ
اونہین جاہلیت مین اہل عرب
نسب عالی و رمال وافر کمال
رضا مین پیمبر کی ہو شاد حال

نہ ہم روئیں کیون کیون خوش ہون شہید
محرم ہوا ہمکو اور اونکو عید

۶ [illegible]

[illegible]

ہی یہ مفصل الفصل فضائل صول
بہ مذکور ازواج پاک رسول

پہ زینب خدیجہ مبارک صفات
ہوئین جلوہ آرا بباغ جنان
رہین بی بیان نو بقید حیات
نکاح ابی ہالہ مین تہین نخست
کہ تہا ہند اور ہالہ اون دو کا نام
ہوئی اوس سی ایک دختر خوش [illegible]
اونہین سی کل اولاد کا گل کہلا
خدیجہ سی پیدا ہوئی ہی وہ سب
کہ ہین والدہ اونکی ماریہ نام
خدیجہ سی کیا الفت و اتحاد
کوئی آپ نی اور عورت نہ کی
حقیقت مین تہین فاضلہ کاملہ
کہا کرتی تہی طاہرہ نیک سب
وہ موجود رکہتی تہین خزینہ آپ کی
کیا صرف اونہون نی تمام اپنا مال

خلاف مزاج رسول انام / انہون نی نہ ہرگز کیا کوئی کام
نبوت سی دو سو برس پہلی عزیز / گئین خلد اطہر مین وہ خوش تمیز
ہوئی اونکی مرنی سی اندوہگین / نہایت خداوند دنیا و دین
خدیجہ کا محراب معلی مقام / جوانہ تہا البستہ آخر خوش خرام
دوم نبت زمعہ مین سودہ کہ تہین / بعقد بن عم خویش اہل تمیز
یہہ دونو قدیم اہل ایمان ہین / مہاجر یہ حبشہ کی فی الشان تمیز
رسول اولوا العزم نی اسی عزیز / کہ تہین وہ بہت عاقلہ با تمیز
ضعیفی کو پہونچین جو وہ با وفا / طلاق اونکی کا تب ارادہ کیا
کہ نوبت جو میری ہی اب شادی کی / وہ بخشی مین اب عائشہ کی تئین
تمہاری قبیلون مین ہو جزا / میرا حشر ہو یا رسول خدا
انہو نام زد مجہہ بنام طلاق / میری دل پہ یہہ نام ہی سخت شاق
ہوئی وفات اونکی شوال کی ماہ مین / ہوئی سال چار اور پنجاہ مین
وہ حضرت نی مکہ مین تزویج کین / تہین شش سالہ اوسوقت وہ پاکیزہ
وہ تصویر تہین صورت حور کی / وہ تفسیر تہین سورۂ نور کی
تہی بکر اونکی سوا دوسری / بہت اون پہ الفت پیمبر کی تہی
حبیب خدا کی وہ محبوبہ تہین / رسول خدا کی وہ مرغوبہ تہین
کہ قادر تہین ہر علم کی کہنے پر / پیمبر کی صحبت کا تہا یہہ اثر
شریعت کی احکام مشکل مین سب / کیا کرتی تہی اونسی فتوی طلب
بعد رسول زمان و زمین / اونہون نی یہہ دوستان تصنیف کین
لواحی زلیخا لو رأین جبینہ / لآثرن بالقطع القلوب علی الایدی
زر لفظ خرج اپنا کر کی کہین / مزیدار یوسف نہوتا کوئی
وہان ہاتہہ کاٹی تہی جائی جگر / یہان کاٹتی دل بلا دست تیغ
رہی اعظم و فضایل سی اونکی بہر / کہ شدت سی تہا اون عشق تیز
سن ہفت و یا ہشت و پنجاہ مین / ہوئی داخل مومنین حق کی درگاہ مین
چہارم جو ہین زوجہ نامور / وہ حفصہ ہین بنت جناب عمر
تو ہجرت سی سال دوم مین کیا / نکاح آپ نی اونسی اور ہی لکہا
یہہ بی بی جو ہین حفصہ نیک نام / پیمبر کی زوجہ معلی مقام
ہوئی یاد رس واحد و اربعین / ہوئین ذوق افزای خلد برین
وہ از بسکہ دیتی تہین بہتر طعام / فقیرون غریزون کو اکثر مدام
تہا عبد اللہ جحش کا لخت / نکاح اونسی ہی یہہ سعادت دوام
نکاح اونسی سال سیوم مین کیا / پیمبر تحسین یہہ موت کا

دوم زینب بنت بیک وہ زن بارجا / رہین تابع مرسی مصطفیٰ
ہوئین وہ دو ن از سمین خوش منظرہ / حجون کا جو مکہ مین ہی مقبرہ
میان کتاب حدیث کی / مناقب ہی اونکا رقم بیشتر
مگر ایک روایت مین ہی یون لکہا / کہ تہا بارہ اوقیہ خالص طلا
تہا سکران بن عمرو وہ نیکنام / مسلمان تہی وہ دونو یہہ عالی مقام
جو سکران ہوا تب خدیجہ کی بعد / تزوج کیا اونسی در وقت سعد
روایت صحیحہ مین ہی یون لکہا / درم چار سو مہر سودہ کا تہا
رسول خدا نی تو وہ حق شناس / یہہ کرنی لگین آپ سی التماس
طلاق اب نہ دو مجہکو تم یا رسول / میری عرض لیتہ ہو یہہ قبول
ہین ازواج اعلیٰ مین مشہور ہون / مین ازواج اعلیٰ مین محشور ہون
یہہ حسن التماس اونکا با صد سرور / طلاق اونکی سی باز آئی حضور
سوم بنت صدیق ہین عائشہ / کہ ہین وہ بہی صدیقہ و طاہرہ
بحسن جمال و بحسن خصال / وہ تہین آیت قدرت ذو الجلال
زفاف اونسی سال دوم مین کیا / جناب نبی نی مدینہ مین آ
فضیلت یہہ کیا اونکی کم تہی بہلا / کہ عاشق تہی اون پر رسول خدا
وہ تہین اسقدر فاضلہ اور زکی / فقیہہ فصیحہ علیمہ سنی
اکابر صحابہ مین جو مفتیان / تہی اونسی زیادہ وہ تہین فقہدان
علوم شریعت کی حاوی ہین وہ / ہزارون حدیثون کی راوی ہین وہ
ولو سمعوا فی مصر اوصاف خدہ / لما بذلوا فی سوم یوسف من نقد
اگر مصر کی لوگ سنتی یہہ حال / کہ ایسا ہی وہ خوش قد و خد و خال
ملامت گران زلیخا اگر / جبین مبارک پہ کرتین نظر
فضایل ہی اونکا بہت بیشمار / ہوا اونکی فضیلت کا کس سی شمار
بقول ابن اسحاق کی ہی رقم / کہ مہر اونکا بہی چار سو تہا درم
وہ محبوبہ سید المرسلین / بقیع معلی مین مدفون ہوئین
تہا زوج اونکا اول خنیس پاک شان / گیا وہ جو دنیا سی ہوکی جوان
خنیس حذافہ جو تہا اونکا شوہر / تہی بدری مہاجر وہ فرخندہ خو
بسال چہل اور پنج ای عزیز / ہوئین داخل خلد یہہ خوش تمیز
ہین پنجم جو زینب وہ عالی مقام / خزیمہ کی ہین دختر نیک نام
انہین جاہلیت مین اہل عرب / کہا کرتی ام المساکین سب
احد کی ہوا جنگ مین جب شہید / رسول خدا نی بشوق مزید
بیاہا ام ادہون آئی تہی جند ماہ / زہی کریم و عہد رسالت پناہ

تکیا ہی کرو وہ مادر مومنین
وہ دہی مطلب کا نواسا عزیز
ابو سلمہ کی ام سلمہ ہے یار
جناب پیمبر نے اپنا نکاح
سی اونکا ہی مدفن بقیع رفیع
امیمہ جو تہین عمہ شاہ دین
تو عبد اللہ جحش نے یہہ کہا
جو اشراف ہی قوم کا اہل طیش
جو کچھ ہو وہی حکم خدا ور رسول
کیا گرچہ یہہ صدق دل سی کلام
تو آیت وما کان نازل ہوئے
تہا از بسکہ اسلام کا دلمین نور
جہان دلمین ظاہر کہا تہا نکاح
زن و شوہر مین ہوتا ہی جو نزاع
طلاق اونکو دی زید نی تین بار
جو زینب ہوئین زوجہ شاہ دین
تو کہنی لگی سب منافق یہی
جو یہہ دین ناقص مین اونکی گیا
نہین تم مین ہی ایک کا یہہ پدر
سب ازواج حضرت مین دنیا تمام
کہ سر انکاح آسمان پر کیا
فضایل یہہ رکہتی ہین اور اور وہ
محل آٹہوان ہی جو یہہ نام
تہین منکوحہ اوسکی یہہ بیت الاسیر
مکاتبت انہین اوسنی اپنا کیا
اور اوس کاتبہ کو قصد انشراح
تو انکی جو تہی قید مین قربا
لکہون مین مجمل یہہ سب واردات
نکاح عبد اللہ جحش تہا
محمد کا منصوص ہی ین چہوڑ کر
یہہ ام حبیبہ مبارک پسر

مدینہ مین ہی فن کی اپنی دین
مہاجر ہی حبشہ کا صاحب
ہی اولاد بسیار فرخ شعار
اونہین دین و دنیا کی بخشی فلاح
ہی جسکی زمین مثل جنت وسیع
وہ زینب کی مادر خوش اطوار
کہ ہی زید عبد رسول خدا
نہین جسکا ہمسر کوئی جز قریش
دل و جان سی ہم سکو ہی قبول
پیار باعث ننگ نام غلام

وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا

اس آیت کی آئی ہی آیا پیرا
ہوا برقرار اوس جگہہ پر قرار
گیا وہ ادا یا نقار اور نزاع
نبی کو ہوا حکم پروردگار

فلما قضی زید منها وطرا زوجناکها

زن اپنی پسر کی پیمبر نی کی
حقیقت مین پسر پاون جسکا نہا
یہہ ہی خاتم الانبیا ماسوا

ما کان محمد ابا احد من رجالکم

خود اللہ نی بار رسول خدا
کسا ابو بہانہ مذکور ہین دیکہہ لو
وہ حارث کی دختر تہین عالی مقام
کیا شکر دینی ان کو اسیر
نبی کو پسند آئین یہہ لقا
مکرم کیا کر کی اپنا نکاح
دیا چہوڑ سب نی اونہین جا بجا
ہی یہ جاہ و حشمت سی ان کی وفات
بخت دلسی معقود با صد صفات
گیا اونہا منسوخ عیسی مین
رہین ثابت تو قائم اسلام پہ

ست از ام سلمہ ...
جو تہین دختر مطلب پدر نام
مدینہ مین اگر جو وہ حق ہوا
وفات اونکی ہی تسع و خمسین مین
جو مین ساتوین مادر مومنین
وہ منکو حذیفہ پہلی ہوئی ہین
نہین حکم حضرت مین جای سخن
اگر تابع حکم و فرمان ہین ہم
جو حکم پیمبر ہوا وہ سماین کہین
بہن اور بہائی کو ازروی عار
نشان بت گیا ظلمت عار کا
ہوا بعد مدت کی یون اتفاق
وہ الفت محبت وہ ربط نکاح
نکاح شریف اونسی اپنا کیا
گیا ہی پسر زید کو آپ نی
تو ما کان آیت نی پایا نزول
ہو تم جتنی مرد اونہین سی ایک کا
میری عقد پر ہین گواہ اور وکیل
تہا اسمین یہ ام نہونی جو پائی وفات
مسافع یہودی تہا ایک مدتک
تہا ثابت ایک انصاری نام ور
جو مال کتابت کا مقدار تہا
صحابہ نی تو کیا جو یہہ ماجرا
کہا یہہ مناسب نہین ہی ہمین
نوین بی بی ام حبیبہ جو ہین
اونہین حبشہ کو ساتہہ لی گیا
بلا اسلام بی بی چہوڑ کر عاقبت
نجاشی کو حضرت نی نامہ لکہا

نکلین یہہ سلطنہ ... ہی تہین
یہہ تہا ہی ونکا متعلق تمام
تو جو تہا برس پہلا جو اوسنی کیا
ہوا سن احدی و ستین مین
وہ ہین زینب جحش فرخندہ دین
بحکم شریف شہ مرسلین
نہین تو غلام اور اوسکی بہن
مسلمان ہین لیکن ایمان مین ہم
ہمین عقل کو دخل دینا نہین
تزوج ہوا زید کا ناگوار
ہنا با الہی سمی سوی منبر
کیا دل نی انکار انکار کا
کہ زید اور زینب مین آیا نفاق
گیا آ گیا دل مین کینہ عناد
اور آیت وہ ہی کہ فلما قضی
اور اونکو ہوئی یہہ سعادت نصیب
کی گویا پسر کی زن اب باپ نی
خدا نی کہا ہی محمد رسول
نہین باپ یہہ خاتم الانبیا
کیا کرتی تہین فخر اپنا مدام
سر افیل و میکال اور جبرئیل
ہی مدفن بقیع اونکا جو حق صفات
بنو المصطلق مین وہ مارا گیا
ملین اوسکو حصہ مین یہہ خوش گہر
وہ حضرت کی تسلیم ثابت کیا
کہ حضرت سی ان کا علاقہ ہوا
کہ بندی ہین اصحاب حضرت بہی
ابو سفیان کی دخت اطہر ہین
وہان جا کی نصرانی ہو کر موا
کیا کچہہ نہ اندیشہ عاقبت
اونہین اوسنی تزویج حضرت کیا

ادیا بار سو اپ نبی نثار مختصر
ہین شاہ اعلی سی خیبر کی بیچ
ہین دسوین صفیہ مبارک تمیز
یہہ خیبر کی بی بی ہین قوم نظیر
کنانہ کی زن بعد اوسکی ہوئین
رسول خداوند کی باوقار
ہی اعلام آفاق کا اتفاق
ہوئی اونکی پنجاہ سن مین وفات
جہالت کی ہنگام وہ نیک ظن
پس از زوج ثانی ازان خوش گہر
کیا آپ نی جبکہ عمرہ اقضا
کہ اونکا نکاح اور وفات اور زفاف
جو ہی ابن عباس عمہ لمعہ
وہ میمونہ ہین جو مبارک گہر
تہیلی رسول خدا کی ہین چار
مقوقس شہ مصر نی آپ کو
ہوئی سولہوین سن مین اونکی وفات
ز قوم قریصہ وہ از با نصیر
کیا کرتی اون پر نگاہ یمین
چہارم کنیز اور ایک آپ کو
رسول خدا کی ہین گیارہ چچا
ہین حارث قثم اور زبیر اہل جاہ
حجل اور ابوطالب اور ہین ضرار
ہین حمزہ بڑی آپ سی تین سال
وہ عم خوش اطوار خیر الورا
خدا اور رسول خدا کا وہ شیر
دلاور بہادر تہنا اسد لکا
بہت اونکی مرنی سی تہی غمناک
دوم ہین جو عباس عم نبی
سہ سال آپ سی بڑی ہین
باکراہ با مشرکان سفر پر

زوجیت رسول خداوند ہیں
ہوئیں داخل ازواج اطہر کی ہیں
حیی ابن اخطب کی دختر عزیز
یہہ ہین حسن اخلاق مین بی نظیر
ہوا قتل خیبر مین وہ بد یقین
کہ تہین صاحب حسن عالی تبار
کہ ہی اونکی آزادی اونکا صداق
بقیع اونکا مدفن ہی خوش صفات
تہین مسعود عمیر ثقفی کی زن
ہوئین آٹھوین سال وہ عقد ور
نکاح اس سفر مین اونہین سی کیا
ہوا ایک موضع مین بی اختلاف
جو خالہ تہی ابن ولید اہل جاہ

سراری حضور

مین لکہتا ہون احوال ان کا جدا
یہہ ہدیہ مین بہیجی تہین اونکی وستو
بقیع اونکا مدفن ہی جنت صفات
وہ آئی تہین سرکار مین دستگیر
تصرف خداوند دنیا و دین
ہبہ کی تہی زینب نی اونکی وستو

اعمام حضور

ہین عباس اور حمزہ دین پناہ
یہہ گیارہ ہین اعمام عالی تبار
دو یا چار سال ای مبارک خصال
ملقب ہین شیر رسول خدا
نہا ایسا شجاع اور دلاور دلیر
کہ جنگ احد مین براہ خدا
ہوئی شاق لولاک سلطان پاک
نبی کی وہ دوستدار اور دوست
قریشونکی سردار تہی اہل شان
ہوئی بدر مین آن کر وہ اسیر

تہا حجر جو حبشہ سی آتی تہی باز
جل و چار سن مین وہ عالیمکان
صفیہ مین اولاد ہارون نبی
تہین پہلی سلام ابن مشکم کی زن
ز جملہ سبایای آن کارزار
اور اون قیدیون مین سی آزاد کر
فسادونمین وہ تہین ابو الاشکار
جو میمونہ ہین گیارہوین اونکی کی
اور ہم کی یا کسی اور کی
کہ جسکی سبب سی وہ فرخندہ دین
رہی پنجاہ و یک سن مین اونکی وفات
سرف نام اون مسکن کا بہی ہی
جو عبداللہ جعفر کی ہی تہی

براہیم کی مادر محترم
جناب رسالت کی با عز و جاہ
دوم بنت شمعون کی یگانہ تہی
سراری مین تہین صاحب عز و شان
سوم تہی جمیلہ طہارت نشان
وہ زینب جو ہی تہی بنت جحش اعز

ہین عبد اق اور بولہب بہیر
ازانجملہ ایمان لائی ہین دو
خطاب اونکا شاہ شہیدان ہی
برادر رضائی ہین وہ آپ کا
کہ مردانگی اونکی مشہور ہی
کرا کتیس مقتول کافر لعین
احد مین ہی مشہور اونکا مزار
دو سال آپ سی عمر مین ہین بڑی
عمارت یہ مسجد کی تہی وہ یقین
دیا فدیہ بعد اسکی پیش رسول

ہو سا ہہ اونکی وہ صاحب عز و شان
ہوئین رونق افزای باغ جنان
جو تہا نایب حضرت موسی کی
یہہ اسلام طالع زن نیک ظن
صفیہ کی اپنی لئی اختیار
تزوج کیا اونسی دل شاد کر
بہت خوبصورت تہین اور خوشخصال
وہ دختر تہین حارث ہلالیہ کی
جدائی کی بعد اوسکی وہ زن ہوئی
ہوئین داخل مادر مومنین
عجائب غریب ہی ایک او ربات
وہ مکہ مدینہ کی ہی درمیان
محمد جو ہی ابن ابوبکر تہی
ہین بہنون کی اونکی یہہ چار زن
ہین ماریہ قبطیہ اول حرم
رکہین وہ بہ رسم ستر نگاہ
وفات اونکی دسوین سن مین ہوئی
بقیع اونکا مدفن ہی رشک جنان
وہ بعضی سبایا سی آئی تہی یہان
خداوند کی زوجہ باتمیز
یہہ تہذیب الاسما سی ہم نی لکہا
اور ایک عم تہین اسی نام ور
ہین موسوم عباس اور حمزہ جو
اور اونکا لقب شیر یزدان ہی
ثویبہ کا دودھ اونسی بہی ہی پیا
زبان خلائق پہ مذکور ہی
حبشی وہ کی ہاتہہ سی خود شہید
رہا بعد اونکی نکو نی یادگار
رئیس قریشیان مکہ وہ تہی
سقایہ کا منصب تہا اونکی تئین
کیا دین اسلام ظاہر قبول

غرض بعض خدام یون لکہہ گئی
کہا کرتی تہی آپ کو مختفی
رسول خدا کی جو تہی دوستدار
مدینہ کو مکہ سی ہجرت کئی
رکاب سعادت مین روز حنین
یہہ مطلب ہی اس لفظ کا مشتہر
فضایل اور اکرام اونکا تمام
مدینہ مین جو جس سن مین وفات
ابوطالب مطلب نیک نام
کہ ہی اونکی اسلام مین اختلاف
مگر تہی ابوطالب خوش طریق
تہا دو نو برادر مین ربط اتحاد
ہوا ذکر پہلی اوس اخیار کا
یقین ہی یہہ عشق رسول خدا
رسول خدا کی ہین عمات شش
بس اسلام لائین اور اونکی سوا
تہی اروی بہی ایک اور صفیہ جو تہی
برادر رضاعی خداوند کا
تہین برّہ جو بنت جد مصطفا
جو حارث ہی نام ایک چچا آپ کا
رکاب سعادت مین روز حنین
اور اوسکی مادر رضاعی عزیز
بس انعام و اکرام اونکا کیا
حضور معظم مین تہی محترم
مدینہ سی مکہ کو اوسکی لئے
پیمبر کی دائی کہلائی عزیز
اسامہ بن زید کی ہین وہ مان
کہا کرتی تہی آپ اونکو سدا
حلیمہ کی دختر کا شیما ہی نام
کہلاتی پہراتی رہی آپ کو
یہہ ہی فصل خدام خوش خالین

کہ ہجرت سی پہلی مسلمان وہ ہو
مدد کرتی تہی اہل اسلام کی
رہا کرتی اونکی مددگار و یار
وہ آتی تہی جو راہ مین مل گئی
وہ ثابت رہی عمّ حسنین

وہ باقی تہی اسلام و دین دار
مسلمان جو مکہ مین تہی ناتوان
جو تہی دشمنان رسول انام
جناب رسالت پناہ و حشم
کہا کرتی از روی تکریم اونہین

عم الرجل صنو ابیہ

کتب مین ہی مذکور با احترام
ہوی اونکی تہی وہ جو عالی مقام
جو ہین عم سلطان ذو الاحتشام
روایت نہین کوئی تحقیق صاف
رسول خدا کی پدر کی شفیق
مودت محبت مروّت وداد
دوبارہ ہی تکرار بی فایدا
قیامت کی روز اونکی کام آئیگا

تہین ہین اونکی عصمت نشان
ہی مشہور قبر اونکی اندر بقیع
سیر کی کتابون مین ای محترم
ہی مشہور راجح روایت نہین
علی کی پدر اور باپ آپ کی
پیمبر کی دادا کی بعد آپ کی
غرض وہ نبی کی چچا خوشخصال
نہ جاویگا ضایع یہہ عشق رسول

عمات حضور

نصیب اور کسیکو نہ ایمان ہوا
تہی ایک عاتکہ اور امیمہ بہی وہ

برادر و ہمشیرگان و مادران رضاعی حضور

ہین شیر خدا حمزہ باوفا
و اونکا پسر اہل اسلام تہا
پسر اونکا سفیان ہی باوفا
رہا سخت قایم قدیم اہل دین
حلیمہ ہی سعدیہ باتمیز
اور اونکو بچہا دی مبارک ردا
بہت آپ کرتی تہی اوسپر کرم
صلا اور کسوت نبی بہیجتی

ہی ایک ام سلمہ کا زوج اہل دین
ثویبہ کا اپنا پسر شہ نام
حلیمہ نے اوسکو دیا ہی لبن
اور اولاد مین ہین حلیمہ کی جو
بہ نزد جناب بشیر مشفقین
ثویبہ جو تہی بولہب کی کنیز
کیا کرتی تہی اونکا اکرام آپ
ہی ایمان مین ان دونو کی خلاف

حاضنہ حضور

پدر یا کہ مادر سی ای مہربان
میری مان کی بعد ام ایمن ہی ماں

وہ پہونچی تہین میراث مین آپ کو
زبان عرب مین عبارت یہی

ام ایمن امّی بعد امّی

کہلاتی بلاتی رہی آپ کو
بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام

فصل در بیان ازواج حضور

اور اخبار کشاف کی دس سی یار
وہ کرتی تہی اونکی نگہبانی و امان
رہا کرتی تہی اونکی دشمن بکام
کہ جاتی تہی کرتی کو فتح حرم
یہہ کلمہ لکہا ہمنی جس سطر مین
چچا مرد کا ہی بجای پدر
تہی دس اونکی بیٹی سعادت نشان
کہ ہی قبہ شان دار در بقیع
ہی اس طرح احوال اونکا رقم
وہ ایمان دنیا مین لائی نہین
تہی ایک مان سی پیدا اور ایک باپ سی
کفالت حمایت اونہون نی جو کی
پیمبر سی رکہتی تہی الفت کمال
اس الفت سی لطف خدا سی حصول
ایک ام زبیر ای مہ مہروش
تہی بیضا اور ایک برّہ نیک طور کے
تہی مادر زبیران عوام
ابو سلمہ کہتی ہین اوسکی تئین
برادر رضاعی ہی عالی مقام
یہہ سفیان حارث امیر زمن
بہن بہائی شہ کی رضاعی ہین وو
وہ تشریف لائین بروز حنین
وہ حضرت کی مادر رضاعی عزیز
دیا کرتی تہی اوسکو انعام آپ
مع شوہر سعدیہ ہی خلاف
تہی ایک حبشیہ ام ایمن کنیز
پس آزاد کر دین پیمبر نی وو
بڑا ہا کرتی تہی اونکی حق مین نبی
وہ ساتہہ اپنی مان کی ہمیشہ مدام
بروح نبی بہیج یارب مدام
صد آل و کتاب و عیال ذین

رہی ابن ام موذن کی اسکا میں ہی
ہی جدا اعلی میں مشہور تر
وہ ہجرت کی ہنگام سی تا وفات
رسول خدا کی ادسکو دعا
زیادہ ہوئی عمر سو سال سی
تو داور سن میں ہی وہ کی وفا
وہ نعلین و مسواک اور متکا
رکہا کرتا تہا آپ اوٹہی جو ہی
گمان کرتی تہی اوسکو سب دگر
تہا تجیس اور یاکہ تین تجیس شن
وہ ترتیب کرتا برای نماز
شہید رہ حق بجنگ حنین
سفر میں وہ تہا شتر کی نگہبان
اور ایک سعد مولی ابوبکر کا
جو مذہب آن سخاوت شعار
وہ تہا خادم خاص حضرت نبی
حنین ابن عباس کا ایک غلام
تہا ایک آدمی ابو الحمیرا ہلال
مواہب میں لکہا ہی یوں کہ سکا
کہ نار اکرین کردن کا فران
معیقیب دوسی رکہا کرتا تہا
جو قبطی ہی بورا فع نام ور
بدل و جان سی حضرت کی خدمت مدام
مگر از زنان ام ایمن ہی ایک
جو تہا یہہ ابو رافع نیک نام
کنیز رقیہ مبارک کہ تہی
تہی ماریہ اور ایک ریحانہ ہی
اوس احسان شاہانی با خوشی
وہ تہی شاہزادی اور اوسکی سو
موالی سرکار پیغام بر
وہ صاحب وقار اہل شان کبیر

خدمات اور حرام شعر ابن ہی
انس ابن مالک مبارک کہ حضرت
ملازم رہا آپ کا نیک ذات
کہ برکت ہوا مال اوسکی میں ہی خدا
رہا خوش سدا آل اور مال کر
سوا اوسکا بصرہ میں وہ خوش صفات
رکہا کرتا تہا اور عصا آپ کا
پہنا تا وہ نعلین پا میں تہی
یہہ ہی اہل بیت ہی سی کوئی
جو کی اوسنی جنت کی سیر میں
تہا اصحاب صفہ سی وہ سرفراز
ہو ام ایمن کا وہ نور عین
سن ہشت و پنجاہ میں جو ہوا
تہا خدمت گذار رسول خدا
وہ ہی حرمت کنز اور راز خدا
وفات اوسکی ہی بیس سن میں ہجری
تہا حضرت کی خدمت میں حاضر مدام
اور ایک تہا ابو السمح فرخ خصال
علی اور زبیر اور کئی اور یار
کہ اسلام میں وہ ہی یہہ کارگران
نگہ خاتم خاتم الانبیا
نگہ رکہتا تہا وہ متاع سفر

موافق مواہب کی ہی بیان تم
وہ انصاری نیک کردار ہی
وفات حیات النبی تک مدام
اور اولاد ہی اسکی ہوئی کران
جو تہا اوسکا باغات در کشتکار
جو عبد اللہ ابن مسعود ہی
رسول جہان پناہ کی تہی جہان
مقرب تہا در گاہ و بیگاہ میں
مناقب ہی اوسکا کتب میں لکہا
ربیعہ بن کعب ہی اسلمی
ہو اما میں ایک امین لقب
تہا عقبہ بن عامر ایک نیک نام
جو ابن شریک سلیح ایک یار تہا
ابو ذر غفاری ہی از سابقین
خزاین ذخایر کار کہتا نگاہ
تہا ایک ام سلمہ کا اپنا غلام
ربیعہ کا بیٹا نعیم اسلمی
یہہ سب خادمان رسول انام
بحکم معلای پیغام بر
بلال موحد مبارک
جو ہی قیس بن سعد نیک خصال
ہوا ان سب پہ رحمت خدا کی نزول

کتب اور میں اس سی ہی بیش کم
سعادت قرین و خوش اطوار ہی
وہ خدمت میں حاضر رہا صبح و شام
ملیں اسکو جنت میں بہتر مکان
وہ دیتا تہا ہر سال و بار بار
وہ خوش طالع و بخت محمود ہی
وہ نعلین کر آستین میں نہان
تہا حضار سی گاہ و بیگاہ میں
مراتب ہی اوسکا کتب میں لکہا
کہ آب وضوی جناب نبی
کہ تہا صاحب مطہرہ روز و شب
نبی کی سواری کا اکثر مدام
وہ تہا صاحب راحلہ آپ کا
مناقب ہی ونکا لیند اور برین
سمجہتا تہا وہ سخت تر گناہ
مہاجر ہی وہ نیک سیرت کا نام
تہا خدمت گذار جناب نبی
تہی خدمت میں سرکار کی صبح و شام
مقرر تہی اکثر اسی کام پر
معین تہا صدقات و نفقات پر
وہ تہا صاحب شرطا اور کوتوال
کہ من النبی راضی خدا اور رسول

زنان خادم حضور

دوم جد جو حفص خواہی نیک
سو تہا یہہ رسول خدا کا غلام
ہی عباس کی والدہ امی عزیز
تہی شیرین بہن خاص ماریہ کی
یہہ شیرین حسان شاعر کو دی

ہی رافع کی ماں سلمی نیک ظن
تہی میمونہ بنت سعد ایک زن
رقیہ وہ جو بنت پیغام بر
خواص میں جو یہہ خاصہ حق کی تہیں
یہہ شیرین حسان ثابت یقین

یہہ کرتی رہی رات دن صبح و شام
ابو رافع اہل جنت کی زن
بخدمت گذاری شاہ زمن
ہیں عثمان کی زوجہ نام ور
تہیں دو نو مقوقس کی بہیجی ہوئیں
تہی شیرین خسرو سی اندر خیال
اوسی عشق کہکن کی نامی کیا

غلامان آزادگان حضور

بمعنی آزادگان نام ور
ہوا جا بنیت کی ہنگام اسیر

ہی ایک زید بن حارثہ ذی وقار
حکیم ایک تہا جو کہ ابن حزام

کہ ہی سابقین اولین میں شمار
بہتیجا ہی خدیجہ کا عالی مقام

سنا اون نے جو یہ اپنا اوسنے
اوسی آپ نے اپنا بیٹا کیا
ہوئی جبکہ ما کان آیت نزول
تو زید ابن حارثہ بعد ازین
ہین جو لوگ اصحاب ذی شان عزیز
ہوا بعث موتہ مین وفادار
تہی اوس پہ نبی کی محبت کمال
سن چار و پنجاہ کی درمیان
کیا پہیر آزاد وہ نیک نام
ترا بندہ آزاد من براقت لسے
سن چار و پنجاہ مین ہے لکہا
سن بست و سہ مین وہ نیکو سرشت
دیا عبد رحمن بن عوف نے
رہا ایک حبشی خوش اخلاص تہا
تہا ایک گلہ بان اشتر نکالیا
ابو رافع ایک اسلم قبطی تہا
رسول الہی نے ہو شاد کام
سفینہ ہی نام اور اوسکا مگر
لگا کرنی اوس نہر سی جب وہ پار
ہی تہذیب الاسما مین اوسی لکہا
چہپا کوہ کی اور ایک شیر یان
کہا مین نے تہا مین سفینہ ہی نام
مجہی اپنی پیچہی کر آگی ہوا
مین سمجہا یہہ کرتا ہی رخصت مجہے
تہا مابور قبطی جو خواجہ سرا
اقد تہا اور ایک انجشہ دوسرا
جو سلمان ہی فارسی خوش لقا
اور اسلام کا اوسکی سبقت دان
علی اور عمار و سلمان کی
وہ فارس کی سابق ہی کی آشنا
جو ہی سابق روم سو صہیب

گئی اشرفی کو لیا مول اوسی
حکایت یسر نے اتحقیق کہا

وما کان محمد ابا احد من رجالکم

لگی کہنی اوسکو تمام آدمی
کسیکا نہین نام قرآن مین
شہید اور اوسکا ہی یادگار
وہ تہا خوب خوش سیرت خوش خصال
لی اوس حب احمد کی راہ جنان
اگر وہ بدستور سابق مدام
مرا جون تو خواجہ سفینہ کسی
وہ فردوس اعلی مین داخل ہوا
ہوا مسند آرای باغ بہشت
کیا تہا نبی پاس ہدیہ اوسنے
تہا دربان در دولت خاص کا
کہ عکل و عرینہ گئی اوسکو مار
کہ عباس نے نذر حضرت کیا
ہوئی خوش ز بس شاہ عالی مقام
تہا ایک دن وہ ہمراہ خیر البشر
تو کہنی لگی سرور نامور
کہ اوس صادق القول نے یون کہا
میری روبرو آگیا ناگہان
جناب رسالت کا ہون مین غلام
سر راہ پر مجہکو پہونچا دیا
کہا مین نے ای شیر رخصت تجہے
وہ ماریہ قبطیہ کا خوش نہا
غلام سیہ رنگ با ننگ تہا
وہ اشراف اصحاب مین ہی لکہا
ہوا سال اول مین پہلی بیان
پہر اوس خاص حق نی یہہ تعریف کی
جو سلمان ہی صاحب عز و جاہ
خدا کی دل یہی ہی یہہ اسکی ہے

شدید تجہی اوسکو شوق زرها
اوسی زید ابن محمد تمام
اور اوس بن صحابہ مین سی ایک تہی
مگر ایک اسی زید کا نام ہی
اسامہ بن زید حب رسول
فضایل جو کچہ اوسکی مرقوم ہے
ہی ثوبان ایک اہل جاہ سعید
رہا حاضر خدمت ذی قوا
جو آزاد ہوکر مہاجر رسول
الی کعبہ ہی ایک غلامون کا صدر
ہی شقران نام ایک حبشی غلام
پس از بدر آزاد اوسکو کیا
چنانچہ در ایلای شاہ امم
اور ایک زید خادم تہا با یسار
وہ اسلام عباس کی خوش خبر
رفاعہ ہی ایک ابن زید اہل جاہ
کہ دستہ مین ایک آگیا آب جو
کہ تیرا سفینہ رکہا ہم نے نام
کہ ایک بار جنگل بیابان مین
دیکہا کہ مجہی برق سان ایک چمک
یہہ سنکر میری بات وہ شیر مست
جب آیا نکل مین سر راہ پر
گیا تو نی نام پیمبر کا پاس
اوسی ساتہہ ماریہ قبطیہ کے
خوش آواز تہا انجشہ سکران
وہ ہی صاحب عزت و اہل جاہ
ہی ارشاد پیغمبر خوش سرشت
کہ سابق ہین اسلام مین چار کس
حبش کا ہی سابق وہ حبشی بلال
ہی سلمان کی عمر اتنی کلان

رسول خدا کو ہبہ کر دیا
کہا کرتی تہی شہر مین مشتہر
جناب الہی سی سوئی رسول
نہین نام قرآن مین ایک جا
کمال اسکا یہہ عزت و اکرام ہی
کہ ہی خانہ زاد محب رسول
و اعلام امت کو معلوم ہے
کیا آپ نی اوسکو خرید
کیا عرض ای شاہ والا تبار
تو ہی اوس سی بندہ کو بندگی قبول
مولد ہی مکہ کا اور اصل بدر
خرید خداوند عالی مقام
خلافت مین عثمان کی وہ حق ہوا
ہی قصہ مین اون عمر کی رسم
اور ایک مدعم حبشی دست کا
جو لایا دیا اوسکو آزاد کر
بجان خادم شاہ عالم پناہ
پڑا ہا بیٹہہ پہ اہل اسلام کو
رہا اوسپہ یہہ نام قایم مدام
مین گم کرگیا راہ و داماں مین
مقابل میری آگیا ایک سگ
ہوا سرنگون اور رہا زیر دست
تو کرنی لگا ہمہمہ وہ بہت
تب عمر نہ آوی تیری آس پاس
تہا بہیجا مقوقس شہ مصر نے
خدا کہتا پہر رسول جہان
ز افراد خاص عباد الہ
ہی مشتاق آدمی کی بہشت
عرب کا مین سابق ہون فرخ نفس
کہ مشہور ہی نام جسکا بلال
کہ عیسی کا دیکہا تہا اوسی زمان

نسیحا کی دنیا اوس کو دیکھہ کر
ہی سلمان کی چہارسیس سن وفات
ابو بکر کرہ جاہ سے
جو ہین کاتبان شہ نام دار
کہ انمین سی بعض اہل عقل و نکو
اور انمین سی بعض اہل علم و ذکا
ابو بکر شہید الصدا و نکا ہی نام
جناب نبوت کی ہین یار غار
کبہی اونکو صدیق کہتی ہین ہی
جو صدیق اونکا ہی مشہور نام
تو بخشا او نہین آپ نی یہہ خطاب
خداوندی ہر زبان نبی
فضایل جو اونکا احادیث مین

محمدکی انوار پرکی نظر
پیا نہر جنت مین آب حیات
نکل کر مسلمان ہوا جاودے

رہی صاحب دولت اقبال خر
ہی مضمون ایک باب ریحانہ کا
جو طایف سی آ وہ مسلمان ہوا

کہ دیکھی دو مسا دو نور سی جو چند
مرار یہین مذکور جسکا ہوا
تو اخیار اصحاب مین ہی لکہا
سو ہین یہہ کئی یار صاحب وقار
ملوک اور امیرون کو انکی حشم
یہہ لکہتی ہتی اصحاب خیر الرسل
وہ صدیق اکبر وہ عالی مقام
ہی قرآن سی یہہ خبر آشکار
کہ آتش سی آزاد اونکو کیا
کیا دل سی اظہار صدق جگر
جو یہہ نام صدیق سو ہی رکہا
کہ صادق ہی اصدق ہی صدیق ہی
مین اللہ کرتا ہون اب ترجمہ

کاتبان حضور

کتابت کیا کرتی ہتی وحی کی
لکہا کرتی ہتی مال صدقات کا

کیا کرتی ہتی بعض نامہ رقم
مداخل مخارج غرض جزو کل

ابو بکر صدیق

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

عتیق من النار کہتی کبہی
تو ہی متفق اسپر امت تمام
کیا اونکو اس نام سی کامیاب
خود اللہ نی اونکی تصدیق کو
لکہا ہی سو کب اوسکو ہم لکہہ سکین

عتیق آپ نی نام اونکا رکہا
کہ تصدیق حضرت اونہون نی جو کر
علی نی کہا ہی ابا بکر کا
یہہ تصدیق بوبکر تحقیق کر
مگر بیان یہہ در جہ احادیث کا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابا بکر و عمر

عمر اور ابو بکر کی اقتدا | وقال ان من امن الناس علی فی صحبۃ | کرو بعد میرے نبی نی کہا

ومالہ ابا بکر ولو کنت متخذ خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن

کہا دوست کرتا مین گر غیر رب | اخوۃ الاسلام وصورتہ رواہ البخاری ومسلم | تو کرتا ابو بکر کو دوست اب

بتحقیق بی شبہہ و شک بگمان
کیا جان و مال اوسنی مجہہ پر نثار
تو کرتا ابو بکر صدیق کو
میرا بہائی دینی ہی وہ دین پناہ
کرو غور تشریح لفظ خلیل
مسرا بر یہہ خاطر کی آگاہ ہو

باحسان محسن ترا ز مرد ہا
ہمیشہ رہا وہ میرا یار غار
کہ خلت کی لایق ہی وہ نیک خو
ہی اسلام کی مجہہ مین اور اوسمین چاہ
کہ بہاتا ہی سب کو کلام جمیل
دلون مین ہی جسم ربط اور راہ ہو

ابو بکر صدیق صادق یقین
بغیر از جناب خدای جلیل
اگر مجہہ مین اور اوسمین ہی ربط وہ
برادر ہی میرا وہ اسلام کا
خلیل اوسکو کہتی ہین صاحب طریق
جو یک جان دو قالب ہی مشہور عام

مین نسبت یک کس ز اصحاب مین
کسیکو جو کرتا مین اپنا خلیل
کہ باطن مین ہین ایک ظاہر مین دو
میرا یار جانی ہی وہ باوفا
جو ہو یار جانی رفیق شفیق
سو وہ خلت خاص کا ہی مقام

وسئل علی ابن ابی طالب ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی نی علی سی کیا یہہ سوال | فقال ابا بکر قیل ثم قال عمر رواہ البخاری ومسلم | کہ بعد از رسول خدائی تعالی

کہو کون ہی خیر ناس ای علی
جو عالم مین ہی پیروان علی
خلافت ابو بکر صدیق کے
تہا سن تیرہ ہوا اور عمر اونکی تہی

علی نی کہا ہی ابا بکر ہے
ہی لازم علی کی کرین پیروی
رہی دو برس اور مہینی کئی

کہا بعد اونکی کہا ہی عمر
کہا جو علی نی وہ مانی تمام
ماہ ششم اونکی ای نیک فر

رواہ البخاری و مسلم دگر
کہ صدیق ہین وہ امام انام
ہی تاریخ بتیسوین مین وفات
تریسٹہہ کی ہمسال عمر نبی

عمر فاروق

عمر ابن خطاب عالی خطاب
رکہا آپ نی اونکا فاروق نام

ہین یار جناب رسالت مآب
یہہ ہی وجہ تسمیہ ان کلام

قریشون کی اشراف مین تہی
کیا حق و باطل مین جو فرق

عمر وہ تہی جاہلیت مین والا گہر
دو بالا ہوا عرش سی اونکا فرق

عمرؓ کی فضایل سب اور احترام
ہین نبی کی الطاف بی انتہا
کہ اوس رب کی مجھکو قسم ای عمرؓ
جو جاتا ہی شیطان ایک اوہ پر
تیری خوف و دہشت کی باعث کبھو
عجب اسمین نکتہ ہی ایک مستتر
ہوا اس سی ثابت کہ شیطان ہین وہ
اور اس بات سی خلق آگاہ ہی
کہا آپ کو حق نی حق دا کیا
کہا آپ نی بعد میری اگر

قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم والذی نفسی بیده ما لقیك الشیطان سالكا فجا الا سلك فجا غیر فجك

اور راہ پر ہو وہی سیر اگر
وہ آتا نہین ہی تیری روبرو
کہ ہین بعض احمق عدو عمرؓ
جو راہ عمرؓ سی گریزاں ہین وہ

تو جاتا ہی وس راہ کو چھوڑ وہ
تیری راہ چلتا نہین وہ لعین
عمرؓ سی جو کچھ دشمنی ہی اونہین
عمرؓ کی وہ رستہ پہ آتی نہین

قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه

عمرؓ کے زبان اور دل پر کہا
عمرؓ کے جو ہی ملین حق ہی سب

قال لو کان بعدی نبیا لکان عمر

کتب مین احادیث کی ہین تمام
یہہ ارشاد حق مین عمرؓ کی کیا
جو قابض ہی بندونکی ارواح
پلٹتا ہی اودہر سی موہنہ موڑ وہ
نہوتا ہی تیرا مقابل کہین
کسی اور سی ہی نہ اصحاب مین
عمرؓ جا ہی جیدہر وہ جاتی نہین
کہ شیطان پر لعنت الله ہی
کہی جو زبان سی عمرؓ حق ہی سب
نبی اور ہوتا تو ہوتا عمرؓ

قال لقد كان فيمن قبلكم محدثون فان يكن من امتي احد فانه عمر رواه البخاري

ہی ارشاد سلطان صاحب کرم
بس امت مین میری جو اس طرح کا
لکھون کیا مین اقبال و شان عمرؓ
ہوئی دین کی عزت اونسی مزید
خلافت مین اونکی بفضل کریم
بڑی شہر چھتیس لیے اور ہزار
اور آتنا ہی دیر و کنشت پلید
مٹا کر یہہ سب مسجدون کے امام
ہوا رایج احکام شرع خدا
جو تہی عبد اصنام اور رام رام
ہوا عدل آباد ملک خدا
تہی فتح کی تاریخ چھبیس دین
ترسٹھہ برس کی تہی عمر عمرؓ

کہ تہی انبیا کی جو سابق امم
کوئی ہو کہ الہام غیبی خدا
ہی ماہ درخشان نشان عمرؓ
تہا کفار اور مشرکین پر شدید
کہلایا فتح و فتوح عظیم
ہی قصبات و دیہات کا کیا شمار
ہوا مندرس منہدم ناپدید
لگی پڑھنی خطبہ سب خاص عام
فروغ ہوا حکم دین جا بجا
لگی کرنی حق حق وہ کافر تمام
ہوا خانہ برباد جور و جفا
تہا تیس ہجرت کا سن بالیقین

تہی بعض اونمین اصحاب سطور
کری وسیر اور ہو وہ صاحب خبر
وہ صادق ہی اصدق ہی مصدوق ہی
وہ دشمن منافق کی تہا جان کا
لیا با توابع زروی شمار
ہوئی مین عہد دولت مین اونکی تیار
ہزار اور نو سو جوامع مین بار
خدا اور محمد کا نام ارجمند
نصارا و یہود و جہود و ہنود
جو موسیٰ و عیسیٰ کے ملت مین تہے
وہ فاروق اعظم وہ عالم پناہ
کہ وہ شاہد دین حق شہید

کہ ہوتا تہا الہام اونہین غیب سے
تو بیشک و لاریب ہی وہ عمرؓ
وہ فارق ہی فرق ہی فاروق ہے
وہ تہا دو سپہدار اہل ایمان کا
ہزار اور چہتیس شہر و دیار
مساجد سر نو سی اربع ہزار
رکہی گئی عیان منبر شان دار
موذن پکارسی بہانگ بلند
تہہ تیغ ہو کر ہوی بی نمود
محمد محمد وہ کہنی لگے
رہی دس برس اور شش ماہ شاہ
ہوا تیغ اہل ستم سی شہید
شہان ابوبکرؓ و خیر البشر
مہاجر ہین ان دونو ہجرت کی وہ
وہ ہین معدن حلم و کان کرم
کسی کو نظر بہر کی دیکہا نہ گاہ
ہی جمع ثیابہ مین مطلب صریح

عثمانؓ ذوالنورین

وہ عثمانؓ جو ابن عفان ہین
وہ ہی زوج دو دختر مصطفیٰ
ہین اونکی حیا کا لکھون وصف کیا
فضایل اور اکرام عثمانؓ کا

وہ صاحب قدیم اہل ایمان ہین
وہ صاحب مصاحب ہے نورین کا
عجب طرح کی تہی وہ صاحب حیا
صحاح احادیث مین ہی لکہا

مدینہ کی حبشہ کی ہجرت ہی جو
کہان ہو سکی صف اونکا رقم
حیا سی ہین کے طرف تہی نگاہ
صحیحین کے ہی روایت صحیح

ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم جمع ثیابه حین دخل عثمان وقال الا استحی من رجل تستحی منه الملئکة

جناب نبی نی علیه السلام
جو نہی کہ عثمان داخل ہوا

اور ارشاد یون اونکی حق مین کیا
حیا کیون نہ اس سی کرون مین بہلا

کیا جمع پیراہن اپنا تمام
کہ کرتی ہین جسسی ہی فرشتی حیا

ہی پر رونق ارشاد خیر البشر
کہ عثمان بن ... جانشین کہین
خلافت رہی اونکی بارہ برس
کہ بلوہ مین نزسا ونہین کرکی آہ
تہی عمر اونکی اسی برس سی سوا
علی ابن بوطالب اونکی عقب
حضور اونکو کہتی کہی بوتراب
فضایل جو اونکا احادیث مین
رکہی دوست وہی علی کی تہین
جناب نبی لی سر خاص علم
کہی جسکا مولی رسول خدا
علی سی عداوت رکہی جو کوئی
کہی غوث عاصی محب علے
علی اور آل نبی کا مدام
ہی آرزو ہی سر ہر زمان
کہا یا علی یا امام انام
کہ ہارون موسیٰ کا بہائی کرم
کوئی اور نبی بعد میری نہین
چہل سن مین اونکی شہادت ہوئی
جو طلحہ ہین ابن عبید الہ
رسول خدا اوندا ارض و سما
احد مین جو اونکا مساعی جمیل
سن سی کوشش مین روز جمل
رہی زندگی کی جو آخر رمق
مشرف بایمان بدست رسول
صفیہ جو تہین عمہ مصطفا
ہین اسما جو بیٹی ابوبکر کی
رسول خدا کا حواری ہی وہ
بروز جمل آ کی پیش علی
کہا جسنے واقعہ ہوا ہی قصور

وقال من حضر خمس العشرہ بالجنۃ

تجہیز عثمان

ہی صادق حدیث سوال مین
شہادت کا آخر پیا جام جس
کیا قتل مظلوم اور بی گناہ
کہ عثمان عفان ہی جنتی
تہی ذی حجہ کی تاریخ اٹھارہوین
اوسی دن سی پیدا دو فتنہ فساد

علی مرتضی

ہوی مسند آرای ملک عرب
کہی بوالحسن اونکو دیتی خطاب
لکہا ہی سوکب اوسکو ہم لکہی سکین
جو ہو وہی مسلمان ثابت یقین
جو مشہور ہی بوالحسن بوتراب
کرون کیا ثنا ہی علی ولی
نشان جناب ولایت مآب
علی سی رکہی بغض وہی بدتر

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

علی ہی ہی مولی اوس شخص کا
الہی رکہ اوس شخص سی دشمنی
علی کو سمجہتا ہی اپنا ولی
ترا غوث ہی یا الہی غلام
ہوا اس عشق پر روح سرگرم ان
علی کو رکہی جو کوئی دوستدار
الہی حضور رسالت پناہ
علی سی عداوت ہی جسکو کہین
الہی بذریت فاطمہ
جناب نبی کی بلطف وخوشی

انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی

کہا جسطرح کا قایم مقام کلیم
مین ہون سید وخاتم المرسلین
تہی اونیسوین ماہ رمضان کی
وہ ہین سابقین مین خداوند جا
کہ الطاف و اشفاق کی انتہا
ہوا ہی بفوج رسول جلیل
وہ مقبول درگاہ عز و جل
علی سی کری اوسنی بیعت بحق
ہی از سابقین ولین اولول
زبیر اونکا فرزند دل بند تہا
سو اونکا ہی شوہر زبیر زکی
رسول خدا کا حواری ہی وہ
خطا کا ہوا معترف وہ ...
کہون عفو راہ کرم سی حضور
اگر فرق ہی بیچ ان اوسمین ہی
پس اوس سرور خلق کی ...
ہین از انکہ یکجان نبی و علی
ہین اون سمین سی حسنا اقتدا
کہی طلحۃ الخیر کہتی اوسی
کتب مین مفصل وہ مذکور ہی
ہوا دست مروان سی جام نوش
الحاصل ... صاحب ...
سبہی جانتی ہین خواص و عوام
خدیجہ جو ہین مادر مومنین
اونہین دس صحابہ مین ہی بالیقین
مناقب ہی اونکا بہت بیشمار
کیا عذر اور اعتراف خطا
کریم آپ ہین ہو گنہگار ہون

کیا واس میری قوا کا ...
ہی والیہ صادق حدیث نبی
تہا تین ... لی ...
کرامت مین ہی آج تک ...
سمجہ معتبر یہی وہ ...
یہی ہی کنیت آن علی جناب
علی قول ہین ولی علی
بفرمود شاہ رسالت مآب
جو ہووی منافق اور اہل سقر
مبارک زبان سی کیا یہ کلام
کہ رکہا اپنا اونہی دوست ای کردگار
قیامت کو رہنا تو اسکا گواہ
سمجہتا ہون دشمن اوسی بالیقین
اسی عشق پر ہو میرا خاتمہ
کہا انت منی بشان علی
تو میرا ہی اسطرح قایم مقام
کہ وہ دونو بہائی تہی برحق نبی
خلافت ہی ماہ اور چار سال
تہی عمر علی مثل عمر نبی
مبشر جو جنت کی ہین عشر یار
کہی طلحۃ الجود فرماتی تہی
اگر مجمل اوسمین ہی مسطور ہی
شہادت کا اور کرکی جمع اپنا ہو
زبیر اونکا ہی نام وہ خوش شعار
ہی عوام کا وہ پسر نیک نام
بہتیجا ہی اونکا وہ فرخندہ دین
بشارت ہی جنت کی جن کی تئین
مراتب ہی اونکا بڑا شان دار
کیا التماس معاف خطا
رحیم آپ ہین مین خطادار ہون

مین یہ کہتا ہون امید عفو خطا
جب اپنی خطا کا کیا اعتراف
ہوا معرکہ سی نکل کر شہید
کریگا جو قتل زبیر رضہ کی
علی نی کہا ہون مین امیدوار
ہون او نمین کہ جنکی کہا شان مین
ہین ایک سعد وقاص عالیجناب
وہ ہین سابقین اولین مین شمار
مداین جو کسرا کا تہا اور عجم
تہا ایرانیون کا جو کچہہ ملک و مال
ہنیرہ کا بیٹا جو عامر ہی نام
قدیم اوسکا اسلام ہی اوسکا
ہی ثابت بن قیس شماس نژاد
تہا انصار کا وہ خطیب اور خطیب
ابان اور خالد جو ہین دو سعید
بشوق دل اہل ایمان ہوا
حمیدہ صغیرہ بنہا یا تہا اور
یہہ خالد ہوا ذکر جسکا بیان
اور ایک حنظلہ ہی جو ابن ربیع
فرشتون نی غسل جنابت دیا
جو زید ابن ثابت ہی انصار سے
خلافت مین عثمان رضہ عفان کی
کتابت مین مشہور ہی وحی کی
جو مصحف اس مین آگی پہلی دیا
علا ابن حضرمی نیک نام
عمر رضہ اور ابو بکر رضہ کی بہی یار
ہمین دعا سی جناب رسول
جو قتل اوسنی اعدا ئی دین کا کیا
وہ تہا جاہلیت کی دوران مین
مساعی بتائید دین متین
جو کچہہ تقویت دین کی اوسنی ہو کے

زخورد ان خطا اور زرگان عطا
کی اون کی خطا شیر حق نی عطا
بدست یکی از غوات پلید

فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قاتل الزبیر فی النار

ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی الرفیقین

اونہین او سمین سی صاحب انتساب
وہ ہین صاحب عزت و اقتدار
وہ مفتوح اوسنی کیا ایک قلم
لیا اوسنی کر کی اونہین پامال
ابو بکر رضہ صدیق کا وہ غلام
سفر مین تہا ہجرت کی وہ ہمرکاب
زاصحاب انصار شمس العباد
حبیب خدا کا تہا وہ خوش نصیب
خوش ایمان دو فرزندگان سعید
باصحاب مقبول رحمان ہوا
صغیرہ تہی وہ دختر نیک طور
قدیمی مسلمان خلقت نشان
مراتب ہی اوسکا نہایت رفیع
اوس اطہر کو اہل طہارت کیا
وہ ہی یار احبار و ابرار سے
کی نقل اوسنی مصحف مین قرآن کی
سوا سال پنجاہ مین وہ زکی
سن اٹہارہ مین فتح پن جی ہوا
صحابی ہی مشہور عالی مقام
بدستور سابق رکہا ہر قرار
دعا اوسکی ہوتی تہی فورا قبول
کتابون مین تاریخ کی ہی لکہا
قریشون کی اشراف اعیان سے
بچا بی حیات شہ مرسلین
کتابون مین ہی سب مفصل لکہا

زخرد ان عجب نیست ترک ادب
پس اوس معرکہ مین سی آیا نکل
جناب علی ولی نی کہا

کہ حضرت نی فرمائی لطف مبین
دلاور ہین وہ صاحب عز و شان
کیا اوسنی ایرانیون کو تباہ
سن چار و پنجاہ کی درمیان
ہمراہی فوج شاہ سعید
جو تہا ساتہہ ہمسر کی ایک اونٹ پر
پیمبر نی فرمائی محشر مبین
بدست یکی از لعین پلید
ہی اسلام خالد قدیم اور ابان
جو ہی ام خالد کی جسکی تئین
سند خرقہ صوفیہ کی سے
ہین وہ دختر نیک راوالدست
ہوا ہی وہ جنگ احد مین شہید
اسیواسطی تا بروز حساب
ابو بکر رضہ صدیق کا دور تہا
صحیفون مین قرآن لکہا تمام
شرجبیل بن حسنہ احسان دوست
یہہ حمص اس ایک شہر ہی شام کا
جناب پیمبر نی بحرین کا
سن چار دہ مین ہوا اوسکی وفات
تا آخر عظیمہ ہی اوسکا عیان
جو خالد ہی ابن ولید ایک یار
شجاعت و ریاست مین مشہور ہے
جو اوسنی ہوا ہی اوراخ تس صدقا
غرض خاص و خاص و خاصان اوہ قرار

بو خوانتقام از بزرگان عجب با
جو تہا جمع ہنگامہ پر خلل
کہ سیفی رسول خدا سی سنا
ازینسبب ہی وہ آدمی دوزخی
کہ مین اور زبیر رضہ اور طلحہ رضہ شمار
جناب الٰہی نی قرآن مین
بشارت دی جنت کی جنکی تئین
بجا در مین وہ اور شجاعت نشان
کہ کفار مشرک ہتی دم زدہ
ہوا وہ نکین مکان جنان
ہوا اور زبیر معویہ شہید
سو ہی وہ ہی خادم نامور
بشارت دی جنت کی اوسکی تئین
ہوا او حیروز یامہ شہید
حدیبیہ کی صلح کی بعد از ان
پیمبر نی فرمائی لطف مبین
ہی اہل تصوف کی نزدیک سے
کہ این بنت دخت ہمین خالد است
جنب تہا تو اوسکو بطور سعید
غسیل الملائک ہی اوسکا خطاب
کہ قرآن سب جمع اوسنی کیا
کیا مستفیض اوس سی ہر خاص و عام
قدیمی مسلمان ہی ایمان دوست
تعین تہا وہان لشکر اسلام کا
اوسی عہد دولت مین عامل کیا
مجاب الدعا تہا وہ عالی صفات
میان قتال بسی مرتدان
ہی سیف اللہ اوسکا لقب آسکا
تواریخ مین اوسکا مذکور ہے
جناب نبوت کی بعد از وفات
با عدای نبوت لوے تیغ آبدار

سن ہشت ویک مین بباغ جنان
سن ہفت و چہل مین ہو نامی بشر
وہ ہی سابقین اولین مین شمار
لولم تکن نشئة آیات مبینة
ہوا عمرو بن عاص جلوہ کنان
لکہا ہی کہ تینون یہہ تہی کاتبان
ہی مشہور کفر اور اسلام مین
کیا اوسنی ایمان پہلی قبول
لکہا ہی کہ اندر سنہ سی و شش
اخیر الخلافت مین عثمان کی
ابی ابن کعب اہل ورد و درود
لکہا کرتا تہا وحی رحمٰن کو
رسول خدا ان ملطف تمام
جو عبد اللہ ابن ابی سرح تہا
وہ جاکر جو کفار مین مل گیا
جو عبد اللہ ارقم کا فرزند تہا
کہ لکہتا جو نامہ بحکم حضور
اگر ان پڑہی بن سنی باسرور
اگر حارسان رسول عرب
بہ بعض انہین سی بعض ایام مین
اگرچہ حراست کی حاجت کبہی
سوا اسکی ہر وقت در ہر امور
یہان سنت کردگار انام
کسیکو بہہ ارشاد ہوتا کبہی
دہ در فشان کار کبہی کوئی پاس
جو ہین سعد ابن معاذ ایک یار
اجلہ اور اصحاب کبار سے
ہوئی بعد ایک ماہ جو سکی وفات
ہین جنتی کہ دو دوازہ افلاک کر
ہوئی موت سی اوسکی اشد کلین
دہ بعد کی روز وہ ہوشیار

سدہ الٰہی ہی تہ قائل کا قرآن
ہوا باغ فردوس مین جلوہ گر
نقیبان انصار سی ہی وہ یار
کانت بابهة تنبائه بالخير
چہل اور سہ سن مین بباغ جنان
حضور جناب رسول جہان
نہین اسکی حاجت جو ہم لکہین
وہ ہی صاحب خاص سول
سدہ الٰہی جنت کو وہ مہر ور
سن ای بتسلیم حق جان کر
ز اعلام و قرار انصار بود
پڑہا کرتا قراءت سی قرآن کو
رکہا اوسکا سردار انصار نام
وہ بہائی رضاعی ہی عثمان کا
تو اوسکا ہدر آپ نی خون کیا
وہ فتح حرم مین مسلمان ہوا
سوی بادشاہان نزدیک دور
لگا دیتی تہی مہر خط پر حضور

محمد بن مسلمہ با نمود
جو ابن رواحہ ہی عبد اللہ
ہی اسلام کی شاعرون مین کری
مغیرہ بن شعبہ خوش قضا
ابو سفیان اور اوسکی دو نو پسر
یہہ سب ہین مسلمان فتح و حرام
حذیفہ یمان کا پسر خوش خبر
منافق کو پہچان لیتا تہا وہ
معیقیب دوسی ہی از سابقین
جو لطب بن عبد عزی عزیز
بعہد معلامی خیر العباد
وحید شریف نبی مین سدا
خلافت مین عثمان کی ای نکذات
لکہا کرتا تہا وحی و بعد ازان
شفاعت اور الحاح عثمان سے
نیز در رسول خدای برین
تو اپنی زبان سی وہ عالی ہمم
یہہ اوسکی امانت کی باعث ہی تہا

زر اعلام و اصحاب انصار بود
وہ انصار مین ہی خداوند جاہ
یہہ بیت اوسنی مدح نبی مین کہی
ہی پنجاہ سن مین جنان کو گیا
یزید اور معاویہ ابن ہدر
اور احوال انکا سبہی بیش و کم
کبار صحابہ مین ہی نام ور
جو تہا راز دل جان لیتا تہا وہ
اور اصحاب یمان مین ہی اولین
مسلمان فتح سے صاحب تمیز
کیا اوسنی قرآن کو حفظ و تمام
عشرہ کا فدی دیا کرتا تہا
تہا سن مین جو اوسنی پائی وفات
ہوا جا کی مکہ مین مرتد عیان
کی پہر اوسکی توبہ قبول آپ نی
وہ تہا اس نہایت کا درجہ میر
تفرمائی تہی کہ یہہ مطلب تمام
خلافت مین عثمان کی وہ حق ہوا
تہی ہر چند ہر وقت اصحاب سب
کیا جمع اور ضبط ای خوش کلام
دلاور تہی پل تہی شجاعون کی شان
ہی یہان ظاہری کار نشان عیان
کیا کرتی تہی اتباعاً عمل
حراست کری کوئی خرگاہ کی
کیا ترک اس فعل کو جان کر
وہ انصار ہی وس سی تہی با وفا
لگا اوسکی سر جنگ مین ایک خدنگ
فرشتی ہوی نازل اہل وفا
ہوئی سر اوسوقت تا ز تہم
ہوی سید در روانا ہی سفر
دروازی عرش نہی خواہ کرو

حارسان حضور

رہی ہین جو مشغول اس کام مین
رسول اولو العزم کو کچہہ نہی
تہی حفظ حقیقی پہ ناظر حضور
ہی اسباب ظاہر پہ جاری مدام
کہ دی خاص خیمے کی چوکی کو
کوئی گشت کرتا رہی آس پاس

تو اہل سیر نی تمام اونکا نام
سب کیا کہ خود وہ رسالت پناہ
اگرچہ ہی اسباب سے یہہ جہات
اسی سنت حق پہ وہ خوش اہل
حفاظت رکہی کوئی درگاہ کی
یہہ آیت جو نازل ہوئی آن کر

واللہ یعصمک من الناس

وہ ہی اور وہ ہی یار اخیار سے
جناب نبی نی یہہ فرمائی بات
وہ سب واسطی اوسکی کہولی گئی
تمام اہل افلاک و اہل زمین
رسول اولو العزم کا پاس دار

جو گرد مدینہ تہا خندق کا جنگ
کر اوسکی جنازہ پہ ستر ہزار
ہلا اوسکی مرنی سی عرش عظیم
کہلی اوسکی مرتی ہی جنت کی در
تو قتیکہ در نیمہ روز نبرد

ابوبکر نی صدیق کی آپ کے
زبیر ابن عوام یار رسول
موذن مین ذکر نا آل آپکا
مغیرہ بن شعبہ نیک نام
رسولان خیر الرسل خوش طریق
تہا عمرو امیہ شرافت وصول
گیا پہر سوی فروہ ابن عمر
جو کلبی تہا اوسکا لیہہ
یہ قیصر بضارا تہا سلطان روم
بنا اپنی تمکل اوسکی سی جبرئیل
وہ اوسکی طرف تہا رسول ہماچ
مقوقس جو تہا مصر کا بادشا
یہہ وہ ہی کہ قصد شہ محترم
کہ اخبار غیبی سی ہوکر خبر
دیا اوسکو دربار مین سی نکال
کیا عرض ای شاہ دنیا و دین
ہی مکہ مین میرا اہل و عیال
خدا کی قسم ای رسول خدا
مین کرتا ہون عذر آپ بخشین خطا
زلیس بدر یونمین وہ تہا در مصاف
شجاع بن وہب مرد عدول
سلیط ابن عمر ایک خط آپ کا
علا ابن حضرمی راہ بستان
جو عبد اللہ بجلی ایک مرد تہا
لکہون کیا مین تعریف حسن جریر
اور اوسکو جبہی دیکہتی تہی حضور
جب آیا وہ کرکی رسالت ادا
ہوا اصحابہ کو حکم نبی
سوی حارث ابن عبد کلال
جو ہی عمرو بن عاص وہ اہل شان
تہا اور دو نون بہائی کا جد الجلند

حذیفہ راست ہنگام ہر تدبیر کی
تہی خندق کی دن پاسبانی
وہ دشت قمر مین نگہبان تہا
حدیبیہ کی روز با احتشام

رسولان حضور

نجاشی کی جانب رسول رسول
کہ قیصر کا تہا حامل اہل امر
ہی مشہور دحیہ مبارک سیر
ہی نام اوسکا ہرقل شہ مرزبوم
تزلزل آگی کرکی زعونش جلیل
جو پرویز کسری تہا ایران کا شاہ
رسول رسول اوسکی جانب وہ تہا
سوی کمیان وقت فتح حرم
منگایا وہ خط آدمی بہیج کر
کیا اوسکا اصحاب نی تنگ حال
مین واللہ مرد منافق نہین
بدی او سے لاوین وہ بدسگال
ہوئی مجہسی یہہ اجتہادی خطا
کہ عفو خطا کام ہی آپ کا
یہہ اوسکی خطا آپ نی کی معاف
تہا حارث کی جانب رسول رسول
سوی ہوذہ بن علی لی گیا
رسول خود آن هر سل الیس و جان
جریر اوسکا فرزند ہی خوش لقا
تہا ایسا حسین جوان بی نظیر
تو ہنس دیتی تہی خود بخود با سرور
تو حضرت نی اپنی مبارک ردا
کہ عزت کرین سید القوم کی
گیا تہا برای جواب سوال
رسول رسول خدای جہان
مسلمان یہہ دونو ہوی تہی نسب

محمد بن مسلمہ جان فشان
جو ہی مستند و قاص نیکو صفات
عباد بن بشر آپ کے
لئی برہنہ تیغ جنگ جسر لیس

ہوا پہر رسالت پر اوسکی تعین
جو اوسکو جو کی دعوت اسلام کی
تہا قیصر کی جانب وہ فرخ لقا
بحسن جمال بحسن خصال
جو عبد اللہ ابن حذافہ ہی یار
جو حاطب ابی بلتعہ کا پسر
یہہ حاطب ہی اذکر جسکا بیان
لکہا اوسنی دراہ ملی اسکا خط
یہہ نامہ جو آیا حضور رسول
حضور جناب رسول خدا
بر اسواسطی کی یہہ مینی خطا
مین کم قوم ہون کہا کی قہر اور طیش
خدا اور رسول خدا یا رسول
رحیمی کریمی کی آن اور شان
جو قرآن مین ہی سورہ ممتحن
یہہ حارث جو ہی حارس ملک شام
یہہ ہوذہ یمامہ کا سردار تہا
سوی منذر ابن ساوی ہمود
جو تہا ذی الکلاع ایک طائف کا
کہا کرتی تہی اوسکو حضرت عمر
تبسم بانی شکل کرتی نبی
کی فرش اوسکی نیچی اور اوسکی تکریم
عباد جو اسید کا ابن اہل دین
یہہ حارث یمن کی کسی ضلع کا
سوی جعفر و عبد تہا ای دیر
تہا مسعود ثقفی کا عروہ لیس

خدا حسن کی ... تہا حسان
حراست ان مسی کہین کی رات
حراست سیالی خندق مین کی
کہ اظہار انہا جناب رسالت کی
انہین صاحب جو عثمان بن عفان رفیق
جو کہ ذات تہا یقین
کیا اوسنی اقبال دین نبی
رسول جناب رسول خدا
تہا مشہور وہ یار صاحب کمال
وہ ہی سابقین اولین مین شمار
ہی اصحاب اعلی مین عالی گہر
سنو اور بہی اسکا ایک داستان
پہر آیا حضور رسول اس نمط
تو اوس سی ہوئی آپکا ارسال
کیا اوسنی عذر گناہ و خطا
کہ ہو مکہ والون پہ کچہہ حق میرا
کرین بد سلوکی نہ مجہسی قریش
کیا کرتی ہین سب کے توبہ قبول
ہی ختم آپ پر ختم پیغمبران
ہی مذکور اوسمین یہہ ذکر و سخن
یہہ تہا شام کی ضلع کا بادشاہ
سپاہ اور رعیت کا سالار تہا
کہ آن شخص والی بحرین ہود
رسول اوسکی جانب وہ تہا اہل جہاد
کہ یوسف اس امت کا ہی یہہ بشر
کہ ہوتا تہا ظاہر نشان خوشی
بٹہایا بتکلف سی اوسپر وہین
ارخ ام سلمہ ام مومنین
تہا حارس نگہبان فرمان رسول
کہ تہی ملک عمان مین یہہ دوا امر
نبی کا ثقفیون تہ سیجا

کیا کوچ طائف سی جب آپ نی
شہید اوسکو قوم اوسکی نی تہان
ابوموسی اشعری خوش ادا
رسول اولوالعزم کی فوج سی
کیا ای خداوند خلق حسن
کرا ایمان لائی لشوق تمام
وہ تہا اسقدر اہل صوت حسن
معاذ جبل ہی جو انصار سے
مناقب جو کچہہ اوسکا مذکور ہے
یہہ عمواس لبستی ہی ایک شام کے
بریدہ کو بہیجا معہ کعب یار
روانہ کیا اور مرتبہ بہیجے
فزارہ کی جانب ہوا عمر عاص
تہا سوی بنی کعب لشرای بہیر
ہین سہیل آن شناہ عالی ہمم
بن عوف ایک عبد رحمان ہین
بجنگ تبوک ایکدن بانیاز
کہ جسکی بعقب ای شہ با نیاز
تہا مین نسوان سن کہو کہ نیک نام
لکہون کیا مین وصف اوسکا وہ نیک نام
جب آتا وہ نزد رسول امین
وہ سالار رسول اولوالعزم کا
سوا انکی مذکور ہین اور بہی
صحابی اذان ہیں مؤذن سی
بلال ایک مؤذن ہی ابن رباح
حضور شاہ جو تہا اوسکا مولی العبد
کیا انکی بسبیل اللہ آزاد اوسے
وہ ہی بہہ بلال اور یہہ شہر دمشق
نہ ٹہیرا مدینہ مین اور صبح و شام
ہین نام نا توم والا گہر
بحکم رسول خدا ای لقا ل

ردہ آکر مسلمان ہوا آپ سی
جناب رسول خدا کی تہا
مسلمان ہوا مکہ مین بارضا
امیر جہان صاحب اوج سی
باطراف بعض از بلاد یمن
ملوک یمن اور خواص و عوام
کہ اکثر رسول زمین و زمن
وہ ہی یار احبار و ابرار سے
عرب اور عجم مین وہ مشہور ہے
تہی وہان جہاد کی فوج اسلام
سوی اسلم دسمت قوم غفار
رسول اولوالعزم کی باجو
مقرر رسالت سے با اختصاص
رسول رسول مبارک گہر

رجوع اپنی ہر قوم کی سمت کر
کہ عود و شہید رہ ذوالجلال
رجوع اوسنی پہر کی وطن کے طرف
مدینہ سی حضرت کی با صد نشان
لبس وہ تو یار وطن ہوکر زبان
وہ قرآن پڑہتی ہین با صد صفا
سنا کرتی آوس سی خدا کا کلام
وہ ہی صاحب حرمت و احترام
جو پہلی ہی عمواس مین ایک بار
عنیبہ رہا سوی قوم تمیم
تہا عباد ابن بشر رحمت کا غنیم
جو رافع تہا ابن مکیث زکی
تہا ضحاک بہی سوی قوم کلاب
بنی دیان ایک قوم تہی اوردان

حاملان حضور

کہ سابق اور اول مسلمان ہین
پڑہی آپ کی اونکی پیچہی نماز
رسول خدا کی پڑہی ہو نماز
ہوا حور و غلمان کا جا کر امام
جواد آپ ہی اور ابن جواد
تو توسیع کر کی مکان تہین
وہ قوم اسد اور بنی طی سے تہا

ہین اونکی سے مین سی ایک بہی یار ہے
وہ ہین افضل صحابہ سی یار
امام رسل کا جو ہو وی امام
عدی ابن حاتم جو ہی اہل طی
رسول خدا اسید نیک نام
بٹہالی تہی پاس ہی اوسکو مدام
ولید ابن عقبہ مبارک لقا

موذنان حضور

یہہ ہین جنکی نام ہمنی لکہی
کہ سابق ہی ایمان مین با افراح
ستاتا تہا وہ سخت اوسکی تئین
کیا کرتی تہا ر دل شاد اوسی
وفات اوسنی پائی اوسکو ہی عشق
کہا شام مین آہ و نالہ سی کام
قدیمی مسلمان ہی نام ور

ہی اہل طلب انکی سوا اور بہی
عذاب اسمین پہ کرتی تہی سنگ تمام
ابوبکر صدیق نی لیکی مول
کہی جسنی پہلی کہ بانگ و اذان
حبیب خداوند کا اس قدر
سن اٹہارہ ہجری اور بارہ سن مین
اوسکی صنف مین ذریت رسول

علیس تو کوئی سیل ان جابجا کا حکمی

اور اونکی بہی کو دعوت کی اسلام کی
ہی جسکی جہیز سی اشبہ کمال
ملا فتح خیبر مین وہ با شرف
اوسی اور معاذ جبل کو روان
کی اسلام کی دعوت ایسی ہان
بہت خوش ندا خوب آواز تہا
اور اوسکی کیا کرتی تحسین مدام
مقدم بعلم حلال و حرام
سن اٹہارہ مین او سمین وہ حق کو
رسول جناب رسول کریم
وہ ابر کرم سوی قوم سلیم
تہا سوی جہینہ رسول لبستی
رسول رسول معلا جناب
گیا اون پہ عبد المدان شان
سیر کی کتابون مین آتا قسم
کہ جسکو بشارت ہی فردوس کی
کہان اوسکی تفصیل کا ہو شمار
ہی اوسکی فضائل مین کسکو کلام
وہ جود و سخاوت مین مشہور ہے
کیا کرتی اکرام اوسکا مدام
باعزاز و اکرام و با احترام
نبی المصطلق پر تہا فرمان روا
جو ہین حاملان جناب نبی
ولیکن ہین مشہور و اشہر یہی
سنائی ہی کافر اوسی صبح و شام
دیا بارہا مولی مین بند اوسکا کہو
خدا راہ ثنا ای نثار رسول جہان
کہ بعد آپ کی ایک دن اپنی گہر
وہ پہونچا ہی باغ فردوس مین
علیس کی تہی قرآن مین ہو ذکر
وہ کہتا اذان گاہ گاہی بلال

جو تھی ورد لیار تھا ابن شاعران	کہا کرتا تھا مسجد میں وہ اذان	ہوا جنکیہ بارش اذان کا بلال	تو حضرت کی مسجد میں وہ کیا
نبی سعد کو لیکن ورود وہان	**شاعران حضور**		رہا تا دم زیست کہتا اذان
اشارہ شعرای اسلام سی	یہہ تین آدمی ہیں اسی کلام کی	کہ کرتی تہی دفع اور رہتی تہی باز	سر مشرکان ز اہل نماز
کہا کرتی تہی ہجو کفار کے	کیا کرتی تہی نظم مدح نبی	وہ کرتی تہی تمہید تحمید کے	وہ کرتی تہی تحمید توحید کے
ہی ایک شاعر انصار خوش کلام	کہ حسان بن ثابت اوسکا ہی نام	دعا آپ نے کی کہ رب احد	تو روح القدس سی کر اسکی مدد
وہ کہا کرتی مسجد میں منبر پڑا	کہ اوسپر سرعام ہوکر کھڑا	وہ پڑہتا تہا اشعار مدح رسول	کیا کرتا تہا کافروں کو ملول
کہا کرتا تہا جو کفار کے	کیا کرتا خوش خاطر ابرار کے	ہوئی عمر اوسکی صد و بست سال	تہا شعرای دین سی وہ نیکو مقال
کبھی جاہلیت میں عمر اوسکی نیم	اور اسلام میں ضعف عمر کریم	سن چار و پنجاہ میں با صفا	وہ جنت میں مداح احمد ہوا
جو کعب ابن مالک ہی انصار سے	وہ صاحب ہی اصحاب انصار سے	وہ ہی صاحب رتبہ عالیہ	ہوا خاص عقبہ ثانیہ
ہی اون تین میں سی کہ وقت سفر	رہی جنگ عسرت میں بعذر گھر	تخلف کیا آپ کی ساتھ سے	تاسف کیا کہو کی دل ہاتھ سے
ہراسان ہوی اور ترسان ہوے	پشیمان و خاطر پریشان ہوے	کی اللہ نے اون کی توبہ قبول	بقول خدا اور کی یہہ آیت نزول
جو عبد اللہ ابن رواحہ ہی یار	**وعلی الثلثۃ الذین خلفوا وکونوا مع الصادقین**		وہ ہی شاعر خاص صاحب وقار
لکھا ہی کہ حسان ثابت قدم	معانی ہمہ اہل خلق و کرم	ہوا کرتا تہا تا حی کل قران	اور اونکی قباحات کرتا بیان
حماقت جہالت کا سب اونکا کام	کہا کرتا ظاہر سر خاص و عام	جو کعب بن مالک تہا وہ جناب پر	ڈراتا تہا کفار کو بیشتر
لعینوں کی توبیخ اور سرزنش	کیا کرتا عبد اللہ خوش منش	بتوں کی عبادت پر اور کفر پر	کیا کرتا کفار کو تنگ تر
مگر از خطیبان خیر العباد	**خطیبان حضور**		ہی ثابت بن قیس شماس زاد
یہہ انصار سی ہی کہ یہہ نام ور	تہا غالب فصیحان کفار پر	ہی غالب کہ اسکی سوا اور نہ ہے	خطیبان اسلام ہوویں کئی
مصنف نے از خوف طول کلام	**حداۃ حضور**		لکھا شاید اسمیں نہ اوروں کا نام
حداۃ جناب رسالت پناہ	کہ کہتی سفر میں حدا گاہ گاہ	کیا چاہیے صاف اسکو بیان	اگرچہ کسیطرح سمجھے جہان
تہی اصحاب میں گانے والی کئی	کہ گاتی تہی منزل سفر میں کبھی	بلاکر کی آواز دو ایک بار	جو گاتی تہی شتر کہیچ کر ایک بار
تو اس تال و سم سی اوٹہاتی تہی تان	کہ بہلتا تہا ہر غالب ناتوان	زبان عرب میں ہی یہی غزل	جو گاتی تو جاتا تہا پتہر پگہل
یہہ ہوتی تہی حالت ہر انسان کی	کہ رہتی نہ تہی کچھ خبر جان کی	ہی انسان تو صاحب عقل و ہوش	جو حیوان ہیں وہ بہی سنکے ہوویں خموش
یہہ راگ اونسے کرتا تہا ایسا اثر	کہ ہوتی تہی وہ نعرہ زن بیسر	اوٹہاتی تہی کان اور چلتی تہی تیز	ہلاتی تہی دم اور ہوتی تہی خیز
عرب کا جو یہہ راگ ہی با صفا	عرب نام رکہتے ہیں اسکا حداۃ	جو ہیں گانے والی مبارک صفات	عرب لوگ کہتے ہیں اونکو حداۃ
ہی عبد اللہ ابن رواحہ اور ایک	ہی عامر بن اکوع ای مرد نیک	حدا اوسنے خیبر کی دن جب کہا	ہر ایک یار خوش حال و خرم ہوا
بند ہا اسطرح کا سمان آن کر	کہ کرنے لگی مستیان جانور	سواری میں اونٹ اور گہوڑا جو تہا	ہوا تند اور تیز چلنے لگا
جو جاتا تہا گردن جھکائی ہوی	وہ چلنے لگا سر اوٹہائی ہوی	پیمبر نے فرمائی لطف مبین	کہا رحمت اللہ اوسکی تئیں
اونہی معرکہ میں بشوق تمام	شہادت کا اوسنے کیا نوش جام	یہہ اوسپر ہوئی رحمت اللہ کی	کہ جنت کی اوسنے وہیں راہ لی
وہان پر جو اوسنے کہا تہا حدا	**غزل**		تو مضمون اوسکی حدا کا یہہ تہا
اوٹہاو قدم جلد منزل ہی دور	وطن دور ہی اور راحل ہی دور	محمد کو کرتا خدا یا خدا	ہی کشتی تباہ اور ساحل ہی دور
ہی کم زاد راہ اور دشوار راہ	ہی چلنا ضرور اور یہہ غافل ہی دور	ہی دنیای فانی کا طالب نہ ہو	طلب اسکی ہی مرد عاقل ہی دور

زمانہ کی آب و ہوا دیکھہ لی
محمد ہوای بخوشی اگرچہ شکر
خدا کہتا تہا وہ برای زنان
نزاکت ملاحت سی گاتا تہا وہ
خدا کہتا تہا بہر مردان جنگ
کڑک کر خوش آواز گاتا تہا وہ
ہوای عزّت رحمت خدا کی تجہی
بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام
ہی یہہ فصل اسباب سرکار مین
تہی اکثر یہی عادت آنجناب
طویلہ مین حضرت کی گہوڑی تہی جو
وہ تہا خوب خوشرنگ مطلق بلیز
تہا ایک مرتجز اسپ سرکار کا
نحیف اور رہوار اور دو اسپ تہے
لزاز تہا اور سبحہ خوش خرام
کبہی اسپ دوڑانی تہی خیر ورا
اور اکثر جناب رسالت شعار
تہا اونمین سی دلدل ایک اشتر کا نام
مزاج مبارک کی تہا وہ پسند
اور اوس شیر یزدان کو تہا از وفا
جزامی بن عمر فروہ نی تہا
اور ایک اور تحفہ نبی کی شان
ہی اونمین سی نام ایک گدہی کا عفیر
اور اوسنی پس از انتقال رسول
بہت جان ماری بہت غم کیا
ہزار آفرین عشق حیوان کو
تہا قصوا ایک اشتر کا نام اور تہا
تہی مین سرکار اعلی مین اونٹنی کئی
جو تہین شیر دار آپ کی بکریان
کسیوقت مین بکریان سو شمار
کم و بیش تہین وہ تہی خاص کی

کہ تجہسی ابہی خاک او کل ہی ہی پر
تو نزدیک ہی گرچہ منزل ہی دور
کیا کرتا اون سب کو نعرہ زنان
نہایت خوشی سی جہانا تہا وہ
جو غازی تہی اونکو دلانا تہا ننگ
دلیرون کو شیری سناتا تہا وہ
کہ معلوم تو لی وہ اسماکئی

بلالی بلاتا ہی گردست وپا
تہا ایک انجشہ نام حبشی غلام
جو عصمت اور عفت کا ہی حفظ وبند
برار ابن مالک مبارک تمیز
جو مردون نی دنیا مین پیدا کیا
حدا جبکہ کہتا تہا وہ ہو کی شاد
کہ اہل عرب کی ہین دشوار نام

فصل

سلاح اور آلات بیکار مین
ز انواع از اسلحہ و از دواب
سکب نام ہی ایک اول فرس
بہت خوش تہی اوس سی سول نیز
سفید اوسکا تہا رنگ بہتر کہلا
کہ خوشرنگ تہی زور و عجب تہے
برنگ کمیت ایک تہا مجز نام
کبہی آپ لی زین پہ ہوتی سوار
ہوا کرتی اسپ اور اشتر پہ سوار
مقوقس نی بہیجا تہا وہ خوشخرام
سواری سی ہوتا کبہی سربلند
سوار اوسپہ ہوتی تحسین کنان
جناب پیمبر کو ہدیہ کیا
نجاشی نی بہیجا تہا ای ایل دل
مقوقس نی بہیجا تہا با من و خیر
غم ہجر سی سخت ہو کر ملول
غم ہجر مین کچہہ نہ کہایا پیا
کہ قائل کیا اوسنی انسان کو
شترا یک عضبا ہی سرکار کا
بہت شاد اشتران شترخوار
وہ تہین نامور رسالت نشان
مہیّا ہین سرکار دولت مدار
خود دست علی سی وہ عاشقی

جو تہا مال دنیا وہی شاہ کا
ہر ایک چیز کا نام خیر الانام
خرید آپ نی اول اوسکو کیا
دو اندر تین اسپان تازی نژاد
لزاز اور گہوڑا ہی ایک آیا کا
تہی اون دو نو گہوڑونکی رنگت سرنگ
وہ جیحون گنج دریا تک ورتا ز سی
سوار جہان گیر کرار براق
تہی خچر کئی بار کس رہ نورد
قدم باز یونہی وہ تہا بادشاہ
پس از انتقال شہ نام دار
اور ایک اور خچر ای سرکار کا
مکان دومۃ الجندل ایک ہی ہان
گدہی تین ایسی تہی تازی نژاد
ہی یعفور فروہ کا بہیجا ہوا
بہت الفت اور چاہ کی داد دی
پہر آخر کو تہان اپنی سی ہلاک کی
پیمبر کی سرکار کی درمیان
تہا جدعا اور ایک اشتر خوشخرام
کہ اہل و عیال رسالت نشان
کہ تہین ام ایمن جمعہ درگاہ مین
تہین تلوارین نو تو شتہ نہین نیار
ہوا بدر مین گشتہ ہوکر دل فگار

کہ تجہسی کوئی دن سلاسل ہی پار
خوش آواز تہا وہ کستوری کا کام
لطافت نظافت جو ہی خوش ندیم
انس ابن مالک کا بہائی عزیز
جو کر کا شجاعو نکا ہی خوش نما
تو داؤد کی روح دیتی تہی داد
ہوا یہہ تبایا خیر الانام
بروح بنی بہیج یا رب سلام
وہ اس فصل مین ہی مفصل کہا
مقرر کیا کرلی تہی لا کلام
کمیت واعز محجل و وہتا
شدان آن سباق شدان شادمان
مقوقس نی بہیجا تہا وہ لقا
حنریس او ظرب تہی کسی او رنگ
رہا پیش ہر مرکب تازہ سی
کہ بگذشت از قنبر پیلی و اف
عراق نہ پاتا کبہی اونکی گرد
تہا رنگ اوسکا سبز اسپید و سیاہ
علی شیر حق اوسپہ ہوتی تہا
کہ فضہ ہی نام اوسکا وہ سہ لقا
دہان سی ایک آیا تہا اشتر یمان
کہ ترکی کی روح اونکو دیتی ہی داد
کہ قیصر کا تہا شام کا بادشا
بہت بیقراری فریاد کی
کہ کوئین مین گرا چاہ کی آگ سی
نر و مادہ سی تہی بہت اشتران
مشہور کہین یہہ خاص ہیتی ملم
دلبسر کرلی اوقات از شیرشان
چراتین بہہ اونکو چراگاہ مین
زبان حملہ ایک تیغ ہی ذوالفقار
ملی اون بہت تیغ دو دم آبدار

کی نذر ایکی لاک پیش نظر
لڑائی مین خندق کی با افتخار
تہا اوس تیغ کا نقرہ ساز سب
کہا مین تہین مین اور زرہ سات تہین
جڑا نقرہ اوسمین حلقہ سہ جا
پس اوس شکل کو شاہ صاحب تجار
تہی سرکار اعلی مین نیزی چہار
کہ دن عید کی خادمان حضور
کسیلوقت پیش نماز رسول
سیاہ ایک رایت تہا اوسکو عقاب
اور ایک چوب سر کج تہا چوگان تہا
تہا ایک مخصرہ اوسکا عرجون نام
بدست شریف اور وہ شوحطا کا تہا
تہا ایک اور سرکار اعلی مین جام
قدح ایک عیدان کا تہا سی تحویل
بلورین تہا ایک اور شیشہ کا جام
طغار اور بہی ایک پیتہل کا تہا
یہہ چمڑی کا برتن جو خوش فام تہا
تہا ایک ربعہ اسکندر آئینہ کا
کہ مقراض و مسواک اور سرمہ دان
کبہی دیکہہ کر آئینہ مین جمال
اور الحق کہ آئینہ کا دیکہنا
کبہی اپنی آنکہون مین سرمہ لگا
لگا چشم گلگون مین سرمہ سیاہ
اون آنکہون کی سرمہ یہ قربان عشق
وہ تجربہ ہو یا کہ بر یہ ہو
تہا ایک باٹ اور ایک پیمانہ تہا
فرش ایک تہا اور ادم عرب
تہی ایک خاتم خاتم الانبیا
تہی دو موزہ بہی سادی ای سرکار مین
تہا اور کنگہی اسی ایک مسند بر نہ نگاہ

ہوئی شاد اولوالعزم پیغامبر
علی کو عنایت کی وہ ذوالفقار

کہا بہی لیکی اپ نی اختیار
شدہ این مصرع نامور مشتہر

لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

کہ تیر بلا حرز آفات تہین
بہت خوب خوش وضع تہا وہ سجا
بہت رکہتی مگر وہ اور ناگوار
بڑا اور حربہ تہا ایک شان دار
اوسی آگ لی جلتی تہی دور دور
بنائی تہی ستر اوسی فی عقول
کہا کرتی تہی شاہ گردون جناب
کہ لیتی حضور اوسپہ تکیہ لگا
مثال عصا تکیہ خاص و عام
کہ اوسمین نشان جیسے خط کا تہا
رکہا تہا مغیث آپ نی اوسکا نام
کہ کرتی تہی شب کو حضور اوسپہ نزول
کسی بادشہ نی وہ بہیجا تہا جام
تہا بانی [illegible] ایک مغتسل تہا
اسی رکوہ کا صادر نام تہا
کہ آئینہ اوسمین رہا کرتا تہا
اوسی ربعہ مین رہتا تہا جاودان
وہ صانع کی صنعت پہ کرلی جہان
ہی زیبا اور اوسکو جو ہو حق نگاہ
دو عالم کو دو فو یہ کرتی فدا
کسی کی طرف کرتی ہونگی نگاہ
اون آنکہون سے وار ہو [illegible] جہان
مگر صرف شانہ مین آتا ہی قسا
تہا یہہ صاع و مد جو پیمانہ کا
کہ حشو اوسکا تہا لیف خرما سب
کہ اوسکا نگ اور حلقہ چاندی کا تہا
نجاشی نی ہدیہ کیا تہا اونہین
اور ایک طیلسان سبز خطدار تہا

تہا ایک ترکش اوسکا ہی کافور نام
سپرین تہین نزد والا جناب
رکہا آپ نی اوسپہ الجبار نام تہی
کہ کہتی تہی بیضا اوسی ذی مقام
کلوخ اوس سی آہنی کی اسطرح
تہی دو مغفر سرور انس و جن
تہا سادہ سفید ایک جہنڈا اڑا
ولنگا نی تہی اوسپہ رسا تہی مین
بمعنی شتاخ اور تہا ایک قضیب
اور ایک تہا قدح صورت جام فغور
ہی چاندی کی تین اوسمین تیز جڑی
وہ رہتا تہا زیر سر کے تلے
طغار ایک سنگی تہا منصب او
ایک آوند چرمین تہا شکل سبو
تہا ایک مے مین ای صاحب نیسلا
تہا اوس بعد مین چار خانہ بنا
وہ صندوقچہ تہا کہ از راہ دو
خط و خال و روی جبین دیکہہ کر
ہی دیدار کی قابل ایسا جمال
کرو غور ای عاشقان الم
تو کس سے منہ سی صاحب وداد
تہا ایک شانہ عاج و مقصد ازان
اور ایک قصعہ تہا غنی کا نشسہ
پلنگ ایک سوتی کا خوشرنگ تہا
پلاس ایک تہا کرکی وہ تہہ دار
اور اوسکی نگینہ پہ باعز و جاہ
تہی سرکار مین تین وہ پیرہن
بنام سحاب ایک عمامہ تہا

نکرتی تہی اوسکو جدا زینہار
بشان ردی دوستا جیش تستر
حقیقت مین تہی وہ خزانہ تاز
ادیمی کمر ایک تہا سرخ خام
تہا ایک بال نقش شکل عقاب
وہ صورت ہی تہہ لگی کی سنار
اور ایک نیزہ خورد تہا عنزہ نام
کسیلوقت خدام تہی کہود لی تہی
اور ایک جبہ تہا نام تہا اوسکا کن
کہ سفر مین وہ ہوتا کہڑا
اور اکثر اوسی کہتی تہی [illegible]
کہ درکہتی تہی اوسکو حنائی حلیب
کہ ریان کہتی تہی اوسکو حضور
تہی لنگاٹی کی نقرئی دو کڑی
اور آنی کی تحفیف تکلیف سے
حضور معلی کیا کرتی تہی
کہ کرتی حضور اوس سے غسل اور وضو
کہ تیل اوسمین رہتا تہا با احتیاط
اور اسطرح کا کارخانہ
کیا تہا مقوقس نے نذر حضور
وہ قادر کی قدرت پہ کرلی نظر
کہ ہو بمثال اور کمال اشتمال
کہ جب وہ سپہر نبوت کا ماہ
فدا ہوتا ہو گیا ہو ہو کی شاد
ہی پشت سلحفاۃ کا استخوان
تہی چار اوسمین حلقی بہت خوشنما
کہ تہا ساج کا اوسکا ہر چار پا
نبی شب کو تکیہ کیا کرتی تہی
کہ ہدا تہا محمد رسول اللہ
جسی جیسہ کہتی ہین اہل سخن
تہا رنگ سیاہ ایک دستار کا

بہ از نیاد در نور نور ور کا
یہہ باب سرکار کا سب حساب
ہی اب خاتمہ مین حقوق رسول
ہی اول یہی از حقوق خاص عام
کرین اوسکی تصدیق سب بالیقین
صحیح اوسکا اسلام ہوگا نہین
یہہ لازم ہی ارباب اسلام کو
اور ایمان صادق ہو اجب حصول
خدا نی کہا ہی کہ ای مومنو
اس آیت کو تم گوش دل سی سنو
کہ جسنی اطاعت پیمبر کی کی
رسول یا نبی کی اطاعت اور امتثال
وہ واجب ہی کرنا کہین جو نبی

ہی سرکار سردار عیش نجاح
مواہب سی لکہا ہی کر انتخاب
لکہون اوس ذکا مین کیا اب تمام
بانواع رحمت صلوٰۃ او سلام

خاتمہ

کہ ایمان محمد پہ لاوین تمام
رسول خداوند عالی وقار

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَآمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

جو ایمان محمد پہ لایا نہین
حقیقت ہی ایمان کی بس یہی
بجالاوی سب اونکی احکام کو
شہادت رسالت کی اونکی مدام

قال اللّٰہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول

خدا اور نبی کی اطاعت کرو
کرو طاعت کردگار جہان

مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

بس اوسنی اطاعت کی اللہ کی
مراد اب یہہ پایا ہی اوس شاد ان
کی طاعت کی اپنی مثیل اور مثال
ہی واجب جو ہی امر خیر اور اولا
کہ ہی حکم حق حکم اونکا سبہی
کرین منع جس کام کو مصطفا

نمونہ ہی اوسکا تب با بتاب
بہیجا نبی بہیج یا رب مدام
کرامت پہ واجب ہی کرنا قبول
جو لایا ہی از نزد پروردگار
کہتا ہون مسلمان کامل یقین
کہ سمجہی محمد کو برحق نبی
تصدق دلی مین زبان سی تمام
تو لازم ہوا اتباع رسول
اطاعت نبی کی کرو ہر زمان
کہا حق تعالیٰ نی ای دوستو
کہ لطف اور نوازش سی اللہ نی
ہی یہی اونکی حکم پہ ہی سنکہ
ہی واجب نہ لین نام اوسکا کام

مَا آتَاکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہُ وَمَا نَہَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوا

خدا نی کہا بندگان خدا
خدا نی رسول خدا سی کہا
کہ ای اہل ایمان خدا کی تئین
مقام حبیبی کا ورتا میرا
عجایب نہین اور نہین عجب
کہ تعیین ہی اوس پاک رب کی قسم
مسلمان نہین وہ جو تیری تمیز
بحیثیت کہ انمین ہوئی مختلف
کیا ہو جو کچہہ حکم تو نی انہین
اشارہ یہہ اعلیٰ مراتب پہ ہی
جو حکم محمد ہو یا نہین وہ سب
کہ اپنی پیمبر کی تابع رہین
جناب رسول خدا نی کہا
کرو اونکی نہی سنت حاصل ادا
رہو دور اوس سی جو ہین محدثات
رہی راست سی جو کوئی گم ہوا
خلاف پیمبر کسی رہ گیا

خدا کا یہہ فرمان لاو بجا
کرو وہ رسول خدا جو کہی
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
اگر دوست رکہتی ہو تم بالیقین
تو میری کرو تم اطاعت ادا
عنایت کری تمکو رب العلا
آیا مرسل برحق و حق شناس
کہ محبوب عالم ہی تو ای حبیب
عجائب ہی اور یہہ عجب خوب ہی

وقال سبحانہ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک

نہ حاکم کری اپنا باصد یقین
وہ ایمان لاتی نہین تب تلک
وہ جیز انکو حاصل ہو یا تو بعد
رکہین اپنی دل مین تیری حکم سی
سب اوسکی مطیع اور تابع رہین
ہون ظاہر مین باطن مین منقاد
کہ اونکی اطاعت کی کر راہ طی
رہین حکم پر اونکی راضی تمام
اور اللہ کا حکم جانین وہ سب
یہہ پہونچا یہہ مقصد کی منزل کو
دل و جان سی اونکی اطاعت کرین
رضا اور تسلیم حق کا مقام
ہی لازم کرو میری سنت ادا
اور اصحاب میری کی ہین راشدین
بظاہر بباطن باخلاص ادا
کرو وہ عمل ہو جو اونکا عمل
کہ ہر ایک محدث ہی بدعت کی بات
اور ایک ایک بدعت ضلالت سب
وہ جنت سی بہٹکا جہنم گیا
مسلمان کہ از دین راہ برگشتہ اند
کہ ہرگز نہ منزل نحو ...
ہی ... شاد ...

کرو مت نہی منع جسکو کری
یہہ امت سی اپنی کہو مصطفا
کہ تم کو رکہی دوست اپنا خدا
تیرا غوث کرتا ہی یہ التماس
کہ تیرا حبیب ہی سو محبوب ہی
جو تیرا ہی رب ای شفیع الامم
حکم تجکو کرلی نہین جب تلک
نہ تنگی نہ سینہ اور نہ کچہہ شک رہی
تیری حکم کو جان لین حکم رب
اونہین سمجہین اپنا امیر اور امام
یہہ لازم ہی ہر ایک صاحب دل کو
کہا ہی اسی حکم ناطق کا نام
کہ ہین جتنا شرع و احکام دین
کہ اونکی عمل مین نہین کچہہ خلل
ضلالت دلالت ہی سو مختصر
بر فتند و بسیار سرگشتہ اند
کہ امت میری جب کری کچہہ فساد

[illegible]

ازجملہ حقوق رسول تھا کہ
ہیں ثابت ہی آیات قرآن کی
تصرف نہ کوئی کری تب تلک
بحکم جناب خدا ای تلک
کبھی فرق ہو سکتا اسمیں نہیں
پیمبر کی احکام و اقوال میں
چنانکہ ز قرآن میں دخل و بیاں
کرو اتباع اونکی فرمان کا
ہی لازم رکھیں اوسنسی الفت تمام
نہ لاتا ہی تم میں سی ایمان ایک
وہی ہی مسلمان ثابت یقین
خداوند مخلوق کی سب ملا
کہ ای مرسل حق محمد رسول
زنان شما اور خویش و تبار
اور اوسکی کساد اور نقصان سے
یہہ چیزیں جو رکھتی ہو تم بی خبر
رکھو قہر قہار کا انتظار
تو تم پر کریگا وہ ایسا عتاب
مگر تا اگر حسن احسان ظہور
فقط خاتم الانبیا وہ نہیں
کرون کیا صفت تیری ای خوش صفات
ہم حسن و جمال کی نہایت دار
ہیں صاحب شرع و دین بیان احمد
حسن و حسین شاہدی عشق
ستہا ستار رہا شارح علم فرض
رہی محبوبیت کا بہی دو نشان
پہر بہی اور یہ عشق الفت کا دام
عوض اوسکی ای غوث مدح و ثنا
جو بعد از چہل سال احمد رسول
تلک انصاف سی منصفی ہو کرو

[illegible]

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ

سو دیکھین شاہ ذیشان کی | یا امر و نہی رسول خدا
کرین امر یا نہی وہ جب تلک | کرین منع جس کام سی مصطفی
ہی یہہ حکم باقی قیامت تلک | جو حکم نبی تہا بحین حیات
اسی پر ہی ناطق کتاب مبین | اور آداب سنت کہ قول حضور
کبھی عقل کو دخل ہرگز دین | بل اسی بندگان جو کرین حکم رد
کرین بلکہ تائید دین حق شناس | قیاس اپنی کو نص سی اجتہاد
ہی کیا حکم حاکم میں چون و چرا | ازجملہ حقوق رسالت مآب

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ

کہی مجھی جب تلک دوست | پدر اور پسر اپنی سی بہی سوا
کہ جیسی سوا دوست جیسا نہیں | قل ان کان آباؤکم سی لکہا

قل ان کان آباؤکم وابناؤکم

جنہوں نی کیا دین تیرا قبول | کہو اون سی ہونگی تمہارا اگر
اور اموال وہ جس سی تم کسب کار | کیا کرتی ہو اور تجارت کی چیز
ڈرا کرتی ہو تم دل و جان سے | مساکن تمہارا کہ راضی ہو سب
خدا اور رسول اوسکی سی زیادہ تر | پس اسکی رہو منتظر جو شتاب
عقوبت پر اوسکی رکھو چشم جا | خدا اپنی کی راہ میں یا عباد
کہ وہ قہر تمکو کریگا خراب | اور ای غوث ہو تم تو دانا ہی عشق
بنا تا محبت سی دل کو سرور | یہہ دو نو صفت منحصر ہیں کمال
وہ ہیں خاتم حسن و احسان دین | جو ہی انتہای جمال و کمال

رباعی

ہم جود و کرم بحد کمالداری | ہم حسن ترا مسلم و ہم احسان

رباعی

بیان حال

تیرا غوث خدمت میں کرتا ہی عرض | یہی حسن اور احسان کا تکمیل کمال
سو یہہ دو نو تجہہ میں ظاہر عیان | جو تجہہ جیسی محبوب کو چہوڑ کر
ہو وہ عاشق ہی فاسق خدا کی قسم | تیرا عشق ہی عشق اللہ کا
کری کیا کوئی ہو جو خبر اور را | حبیب خدا ہو جو عالی مقام
ہو کی اسمیں یہہ ہی کی قبول | کہ موقوف ہوتی حد وسم کا
کہ انصاف بہتر ہی ای [illegible] | اوسی آدمی کہتا ہی دو [illegible]

[illegible]

رعایت سی آداب کی ہر زمان
تقدم نکول کری مشکلات
نبی پر تو نام اوس کام کا
رہی اوس طرح تا بروز تباہ
رکھیں اپنی تجویز عقلی سی دور
تو حکم اوسی پہ عقل تابع کرو
کہ ہی وہ کلام خدای مبین
لزوم محبت ہی با آن جناب
کہی یون حدیث رسول انام
رکھی دوست مجھکو بصدق و صفا
نشان خدا و رسول خدا
یہہ ارشاد اپنی نبی سی کیا
ہیں باپ اور بہائی عزیز اور پسر
تمہاری کہ رکھتی ہو جسکو عزیز
تم اوسی بہت پر ہی یون حکم رب
خدا تم پہ لاتا ہی اپنا عذاب
کرو گی نہ تم گر غزا اور جہاد
ہی احسان با حسن نشانی عشق
نشان رسول خدای تعال
وہ اوس شاہ پر ختم ہی بی زوال
کہ ہی تیری تعریف میں کائنات
محبوب تو ہی کہ ہر روایت دار
ہیں راہ بر منزل عرفان احمد
واللہ کہ ہیں صاحب احسان احمد
سخاوت عنایات ہی بی زوال
جو تجہ جیسی خوش خو سی موہنہ موڑ کر
تیری عاشقوں میں ہی عاشق خدا
صفت اوسکی کوئی کری کیا بیان
ہوں احمد بلا میم جلوہ نما
جو اکبار احسان کری یا دو بار

وہ جو احسان ہی سی نعمت کا ہو
پس ایسی کری جو کوئی کری
بوصف ایسی کثرت کی جو نعمتین
اور اون آفتون سی رکہا تجہ کو
بلائین ہین جو کوئی پہنا
اوسی دوست کیونکر نہ دل سی کہین

کہ آخر کو ایک روز فانی ہین جو
اور اصلح کی نیک خوئی کرنا
سوئید ہون اور پایدار کی ہین
جن آفات سی مخلصی ہو نگاہ
وہ کافر ہوا در جہنم گیا
فدا اوسپہ کیونکر نہ ہر دم رہین
بانواع رحمت صلوٰۃ اور سلام

کیا باختلاس ایک عشرت کی کام
کہ یہ جی ہون یہ نعمتین جسنی نام
نہین ہرگز اون نعمتون کو فنا
بلای ابد ہی بہت بد بلا
پس اس فقر آفت سی ہر کو نگاہ
باین حسن احسان و انعام و جاہ
بروح نبی بہیج یارب مدام

کہ زائل ہی نزدہ عاقبت مثل کاہ
کہ جن نعمتون کا نہین کچہ شمار
اور فانی نہین اور نہین ابتدا
نہو یارب اوسمین کوئی ابتلا
دیا جسنی اوس بحر نعمت سی دل
کہین کیون نہ ہر آن سب خیر خواہ

ہین ای غوث جو بندگان مطیع
جو ہو جامع خلق و حسن جمال
محبت اور الفت ہمارے تجہ جان
وہ ہادی راہ ہدا کون ہی
وہ بی شبہ عاشق ہی اوس شاہ کا
جو اخلاص خاطر سی لایا ہی دین
اور اسباب کو دل سی کہیا دکا
محمد کی عاشق کو ہو اطلاع
یہہ دونو ہین ملزوم و لازم بہم
جو سنت نبی کی ہی اوسپر مدام
کرین اونکی سیرت کا نت اہتمام
تجاوز نہ اوس سی کرین زینہار
ہی امت کو لازم کہ اون کی سدا

ہی جنکی نصیبو نمین دو رحمت وسیع
جو ہو جاوی لطف و فضل و کمال
ہی اکثر اور اوفر ان مہربان
محمد خداوند و کون ہی
کہ ہی خاص معشوق اللہ کا
وہ عشق محمد سی خالی نہین
کہ ہی ترک خواہش یا ستکبار
علامات الفت سی ہی اتباع
وہ زاہد یہہ ایزاد وہ کہ یہہ کم
رہین قایم اور دل سی کہین قایم
کہ ہادی ہین وہ مرشد رہنما
بجالائین تا وسعت و اختیار
رہین عاشق اور جان و دل سی فدا

وہ اوسکو نہ کیونکر کہین دوستدار
پس آن سید کل علیہ السلام
محبت بہادی ز راہ ہدا
اور ایمان جو کوئی لایا صحیح
مسلمان کو عشق نبی ہی ضرور
ولیکن حد العشق ان ہی بیشتر
کری جو کوئی ترک شہوات کا
ہی صادق محبت اطاعت کا نام
اطاعت محمد کی ہی جان و دل
بنزد سلوک طریقت وقوف
جو کچہ اونکی ملت کی احکام ہین
وہ عاشق ہین امت آپنی مدام
علامات عشق پیمبر سی جان

دل و جان سی ہون کیون نہ اوسپر نثار
ہی سچ تو جیا سکا کہ ہر دم مدام
ہوا اولاد و نفس اپنی سی ہی سوا
کہ جسمین نہو شبہ و ریب قبیح
کہ عشق نبی سی ہی دل کو سرور
ہی او بعض کا کمتر ای نامور
اوسکو ہی عشق اس کرامات کا
ہی صادق اطاعت محبت کا نام
محمد کی طاعت ہی ایمان دل
رکہین اور بحد شریعت وقوف
کہ واقع مین ارکان اسلام ہین
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

من احب شیئا اکثر ذکره

ہی ای غوث سچ واقعی التفیر
ہو ذکر اوسکا ہر آن ورد زبان
محمد ہین معشوق عاشق خدا
ہی اوسپر بہی عاشق کی شفقت رواں
کہ جس وقت ذکر حبیب کرو
ہو دل پر غم و درد ہجر و فراق
تو کرلی خشوع اور گریہ کمال
کہ ذکر آپکا کر کی دہشت نہ کہا
سر عام ای غوث عالی گہر
محبت محمد کی جسکو نہو
محبت محمد کی ایمان ہی

کہ ہی ذکر محبوب سی زندہ جان
کہ عاشق نہ معشوق سی ہو جدا
جو ذکر حبیب اوسکی آگی کری
تو دل کی توجہ کو اودہر رکہی
ہو دیدار کا شوق اور اشتیاق
اور اونکی کہڑی ہوتی تہی تن پا
غم ہجر سی دل پہ وحشت نہ لائی
کہ اغیار اور یار کو یہہ حضر
نہین اہل اسلام کا فرہی تو
ہی ایمان تن اور یہہ جان ہی

ہی کیا خوب نکتہ ایک اسمین نہان
رکہی ذکر معشوق عاشق مدام
اور ای ذاکران جناب رسول
بہنگام ذکر رسول انام
جو بعد از وفات رسول خدا
زبس ساری ہیبت آن جناب
یونہین تابعین اور اتباع شان
کہ ای بندگان خدای جہان
محبت محمد کی ہی اصل دین
محبت محمد کی جسکا ہو دین

ہی ذکر پیمبر کی کثرت ہر آن
ہو جس شی سی الفت کسیکو کہین
کہ عاشق ہی اون پر خدای جہان
نہ رکہی بن اوس ذکر کی اور کام
کرو دل سی اس قاعدہ کو قبول
ہی توقیر و تعظیم لازم مدام
صحابہ مین ہوتا تہا ذکر آپ کا
کسی ایک مین یہہ نہ رہتی تہی تاب
کیا کرتی ملحوظ تعظیم و شان
اور ای تابعان رسول زمان
ہین اس عشق کی دین ثابت نہین
اوسکا محبت ہی اللہ کی

محبت صحابہ کی ای خوب جان / ہی عشاق حق کی بلا شبہہ جان
کہ قرآن وہ لائی ہین اوسی سطور / کہ سبحان اوسکی ثنا وتحسین کری
تامل کری اوسکی آیات پر / کری غور اوسکی کنایات پر
کری اونکی وعدہ وسی دل شاد کام / وعید اوسکی سن کہائی دہشت الم
ہی سنت کا اونکی بہی لازم مدام / مسلمان کو دوست رکہنا تمام
سلف کی ہمیشہ جو تہی نیک نام / وہ رکہتی تہی اوس پر تمام اہتمام
بہ بزم حدیث رسول زمن / تعظیم کرتی تہی از غسل تن
کرین آنی والی کی خاطر قیام / اگرچہ وہ ہو سرور روم و شام
کوئی شاد ہو یا کوئی ہو ملول / نکرتی وہ قطع حدیث رسول
نکرتی کسی کی طرف کو نگاہ / اگرچہ وہ مفلس ہو یا بادشاہ
اونہین ایک کہدم نی ڈسا ۱۹ بار / کیا مار کر نیش زار و نزار
کیا آسمان وار نیلا اونہین / کیا زعفران زار پیلا اونہین
نکی قطع ہرگز حدیث اوسگہڑی / رکہا پاس آداب قول نبی
دلالت علامات عشق رسول / بڑی بات یہہ ہی کہ اسکو قبول
صحابہ مہاجر اور انصار سب / جو حضرت کی تہی یار ابرار سب
حبیب خدا کی یہہ سب ہین حبیب / قریب خدا کی یہہ سب ہین قریب
جو ان دوستون کی کری دشمنی / تو واجب ہی اوس شخص سی دشمنی
نصیحت اور سعی کا التزام / مصالح منافع مین انکی مدام
ہو جس کام مین ان کو نقص و ضرر / نہ آئی دین انکی طبیعت ادہر
جو ہین تابع سنت مصطفا / جو ہین صالح و عالم با صفا
محبان محبوب رب ہین یہہ سب / رفیقان شاہ عرب ہین یہہ سب
کہ کردین برحق کا خانہ خراب / وہ ہین کہولتی بدعت بد کا باب
ہین جلتی تو حب انکی با صد صفا / ہی از واجب و موجبات نجات
معاذ اللہ اس قوم کی دشمنی / ہی قہر خدا اور قہر نبی
کیا اوسمین سرایت کری ور اثر

اور اونکی ہی حرمت الفت نجات / ہی قرآن [illegible] دوست رکہنا نجات
تدبر تفکر اور اوس پر عمل / ہی لازم یہہ ہی حکم عز وجل
قصص اوسکی کو دیکہہ عبرت کری / مثال اوسکی کو دیکہہ رقت کری
جو حامل ہی فرقان کا وہ رسول / ہوا جس نبی پر یہہ قرآن نزول
ہی قرأت حدیث اونکی کی باادب / مسلمان کو لازم ہر ایک روز و شب
کہ وقت حدیث رسول عرب / مودب وہ رہتی تہی اور باادب
وہ مکروہ رکہتی اسی امر خفیف / کہ وقت ادای حدیث شریف
کوئی آئی یا اوٹہہ کی جاوی کوئی / نکرتی وہ قطع حدیث نبی
بوقت ادای حدیث نبی / نہ تعظیم دیتی نہ ہلتی کبہی
امام ایک مالک جو ہین متقی / وہ پڑہتی تہی ایکدن حدیث نبی
کیا تن بدن سر بسر سبز و زرد / کیا جسم سر تا بپا لاجورد
مگر اوسنی صبر و تحمل کیا / تساہل کیا اور تامل کیا
نہ جنبش کی اور یہہ لا احتمال / کیا وقت قرأت نہ تبدیل حال
کہ از اہل بیت رسول خدا / تعلق ہی جس سی جن کو رہا
ہی رکہنا انہین جان و دل سی عزیز / کہ ہین یہہ رسول خدا کی عزیز
جو ان صاحبون سی کہی دوستی / اوسی کو ہی ایمان سی دوستی
ہی شفقت نسبت پر اونکی ضرور / کہ روح نبی کو ہی انسی سرور
ہو جس کام مین انکو نفع و فلاح / کرین اوسمین سعی اور دین صلاح
ہی لازم کہ انسی نہان کر شکار / کرین تا بمقدور رفع مضار
بس ان سبکو ہی دوست رکہنا ضرور / کہ ہی یہہ گروہ محبت حضور
ہون جہال و فساق سی کینہ دار / اور اونسی جو ہین بدعتی بد شعار
بس ای اہل دین کر تو اسکو قبول / کہ اصحاب و ازواج و آل رسول
ہی انکی عداوت ہلاکت کی بات / ہی خواری مصیبت فلاکت کی بات
کمال حب و بغض ای نیک نام / کسی چیز کا ہی اسی پر تمام
جو متعلقات اوسکی ہین [illegible]

قال اللہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی * وقال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

جو ہین اہل بیت رسول جہان
شعاع اونکی انوار کا آشکار
او زر اونکی جو شوہر ہین مشکل کشا
خدا اور بندونکا ان پر سلام
ہی وہین قریب حبیب خدا

ہی عالم مین کا الشمس فی ضحی النہار
علی ابن عم رسول خدا
ہو نازل ستائش روز و صبح و شام
انہین کو ہو دوستی ہی واجب سدا

خصوصا جو ہین فاطمہ خوش نسب
اور اونکی جو فرزند ہین عزیز
یہہ ہین سنی آیات تطہیر ہین
ہین لا اسئلکم کی اجرا یہی

فضائل مناقب ہی اونکا عیان
بتول اور زہرا ہی جنکا لقب
امام حسن اور امام حسین
یہہ ہر صاحب دل کی سر ہین
ہین الا المودۃ کی فرزند یہی

صحابی احادیث میں بار بار   ہی ترغیب انکی محبت پہ بار   جو کچھ ہے انکی الفت کی ترغیب ہی   جو کچھ ہے انکی قربت کی ترغیب ہے
کہاں ہوسکی ہم سی وہ سب بیان   ہمیں ذکر کی اوسکی طاقت کہاں   انہیں کی ہی الفت دل مصطفی   انہیں کی مودت ہی قرآن کی
فجعلت لا الی آل طٰہٰ مرتبتہ   **ولنعم قول القائل**   علی زعم اہل البعد یورثنا القربی
فما طالب المبعوث اجرا علی الہدی   بتبلیغہ الا المودۃ فی القربی   جو منصوص محصوص ہیں اہل بیت کے   مقرب ہیں کیا اور قریب نبی
سوا انکی اصحاب خیر الانام   ہیں الفت محبت کی لائق تمام   ہی توقیر و تعظیم سبکی ضرور   کہ ہیں سب صحابی محب حضور
جو ہیں اہل سنت جماعت وہ سب   صحابہ کا رکہتی ہیں حفظ ادب   پیمبر کی صحبت کا کرتی ہیں پاس   پیمبر سی رکہتی ہیں خوف و ہراس
پیمبر کی اصحاب کی شان میں   **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار**   کہا حق تعالی نی قرآن میں
کہا پہر ان اصحاب کی شان میں   **لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک**   خداوند عالم نی قرآن میں
مہاجر اور انصار کی شان میں   **والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار**   کہا رب اعلی نی قرآن میں
نبی کی مطیعان کی شان میں   **یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ**   کہا خالق کل نی قرآن میں
یہ آیات قرآن کا ہی بیان   سوا اسکی ای زمرۂ مومنان   احادیث پیغمبر نام ور   صحابہ کی ترغیب توقیر پر
کتب میں احادیث کی ہیں رقم   کہاں تاب تحریر لکہیں جو ہم   عموما خصوصا بہ تعظیم شان   ہی حکم رسول خداوند شان
جو مومن مسلمان ہے صاف جان   اوسی چاہیی یوں کہ وہ دین دار   جو اعلا و ادنی ہیں صحب رسول   کری سب کی تعظیم دل سی قبول
بامر جناب رسول خدا   ہی انکا ضرور اتباع و اقتدا   جو ارباب اسلام و اصحاب دین   ہوئی انکی بعد اون ہو انکی تابعین
ہی لازم کریں انکی مدح و ثنا   کہ یہ فعل مسنون ہی بجا   جناب پیمبر کی اصحاب سب   ہیں مستوجب توقیر و قدر و ادب
بس ان سب کی طعن و دشنام سے   ہی شدت سی حجر اور منع تمام   کتب میں حدیثوں کی ارقام ہے   کہ بد اونکو کہنا برا کام ہے
وہ مطعون ہی جو کری انپہ طعن   وہ ملعون ہی جو کری ان پہ لعن   صحابہ کا فضل اور حمد بیاں   ہی لازم کریں سب نہان و عیان
وساطت کی حق کی کریں معرفت   ہر ایک کی کریں قدر اور منزلت   حدیث اور قرآن لفظا عرب   جو پہونچا ہی ہمکو تو انکی سبب
حدیث رسول اور کلام خدا   انہیں سی ہوا مشتہر جابجا   ہوا دین کا کام انسی عزیز   ہوا دین اسلام انسی عزیز
انہیں سی ہوئی عزت اسلام کے   انہیں سی ہوئی شہرت اس نام کی   یہ ہیں واسطہ دین ایمان کی   کہ پہونچانی والی ہیں قرآن کی
ان اصحاب کو کیوں نہ کہئی امام   کہ ہوں ان پہ رحمت خدا کی تمام   ز جملہ حقوق رسول انام   ہی ارسال اون پر درود و سلام
یہ قرآن میں دی ہی خدا نی خبر   **ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما**   کہ تا اہل ایمان نہوں بی خبر
پڑہو ای غوث یہ صدق دل سی   کہ ترا امر اب ہو سبی فرود   کرانی خدا کا یہ فرمان ادا   کہ تسلیم کر اوس نبی کو سدا
کہ اوس سمیع اور فرشتی تمام   **اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم**   ہیں ارسال کرتی درود اور سلام
رسول خدا نی کہی ہی یہ بات   کہ ایکبار بہیجی جو مجہ پر صلوات   صلوٰۃ اوس پہ دس بار بہیجی خدا   روایت یہ مسلم سی ہی با صفا
نسائی نی زائد کیا اور دو چند   کہ دس درجی اوسکی الہی ہوں بلند   اور الطاف سی حق تعالی کی   ہوں اوس شخص کی دس خطائیں معاف
کہا غوث نی جو یہ فضل الہ   معاف اوسکا ہو عمر بہر کا گناہ   امید اپنی رب سی ہی مجہکو یہی   کہ بخشی مجہی رب طفیل نبی
وہ مجہسا گنہگار بخشا گیا   تو بخشش سی پہر کون خالی رہا   روایت یہ احمد نسی ہی اسکا   نبی پر جو بہیجی درود ایکبار
تو اوس شخص پر اپنی بہیجی اوسکا نام   خدا اور خدا کی فرشتی تمام   صلوٰۃ اور سلام اپنا ہفتاد بار   عوض ایک کی بہیجتی ہیں ہزار
رسول خدا نی یہ فرمایا ہی جہ   کہ مجہسی قیامت کو نزدیک   وہی ہی جو مجہ پر ہمیشہ مدام   رہی بہیجتا وہ درود اور سلام
روایت کی یہ ترمذی سی رقم   صحیح اور ثابت ہی یہ ای محترم   یہ ہی فرمایا ہی اور ہی آپ نی   کہ اکثر فرشتی زمین الہ کی

یہ عقیدہ سی ہمیشہ مدام
ہو داد انسانی دوم او سے ہی
تو او سکا سلام آپ لیتا ہون
کہا خوب ہو جو سنکی نام
ہی ارشاد مقبول رب جلیل
ابی ابن کعب اہل صدق و صفا
پس اپنی دعاسی مین اکسقدر
کہا تو ہی مختار پر جس قدر
کہا مینی دو ثلث ہون تب کہا
ابی کہتا ہی سنکی مجہسی یہہ بات
جو ایسا کریگا تو لی سب وہ شک
کبیر و صغیر و جو تجہسی خطا
عمر ابن خطاب نی ہی کہا
وہ کرتی نہین ہی بجای قبول
کہ تا جا کی تیر دعا بی حجاب
جناب رسول خدا نی کہا
کہا بیٹہین مجلس مین کچہہ لوگ جب
تو نون ہی کہ وبال سی وہی بسر
تو ہوویگی حسرت قیامت کی روز
کرین گی یہہ ارمان اوس شوم کا
یہہ مطلع جو انجا یہ تحریر ہی
بیان ہو کہ باہر ہی از حد حصر
یہہ شامل ہی خیرات کونین کا
ہی یہہ ورد پر درد دل کا دوا
حقیقت مین ای غوث وردِ درود
جس آزار سی منحرف ہو مزاج
یہی اسم اعظم ہی اسم عظیم
یہ بعضی مشایخ سی ارشاد ہی
تو لازم ہی طالب کو ہر دم فزود
توجہ با آن صاحب سروری
او سی جو کہ ہی طالب ہو تلاش

محدث جو مشہور ہی دارمی
جواب سلام او سکو دیتا ہون
نہ بہیجی جو مجہپر درود اور سلام
وہ ہی آدمی ہی بخیل و بخیل
یہہ کہتا ہی ایک روز مینی کہا
کرون نصف صرف ای شہ تاجور
زیادہ کری تجکو ہی خوب تر
جو کچہہ چاہی تو اس سی بہی کر سکو

اور رحمت کا میری سلام او پیام
ہی ارشاد خاص رسول انام
جو والد ہی داؤد و مسعود کا
روایت ہی یہہ ترمذی سی لکہی
کہ سنکر میرا نام عالی مقام
کریا مرسل خاص رب ودود
یہہ فرمایا سنکر جو کچہہ چاہی تو
کہا مینی نصف آپ کہنی لگی
کہا مینی اپنی دعا کی مقام

اذا یکفی همک و یغفر ذنبک

کفایت ہو سب تجکو اور یک بیک
ہوویگی تو رحمت سی بخشی خدا
کہ اندر میان زمین و سما
تہوتا ہی رحمت کا وسیر نزول
لگی مدعا کی ہدف پر شتاب
بہ تحقیق کی اوسنی مجہہ خطا
اور اوس بزم سی پہر جدا ہون
جو مجلس ہی مردار سی گندہ تر
وہ مجلس تمام اون کو باد در و سوز
یہہ ارمان کرنی سی کیا فایدا
مدارج مین تحریر و تسطیر ہی
ہی بنیاد اوراق کی بس یہہ قصہ
ہی دنیا کا اور آخرت کا بہلا
ہی ہر ایک مرض کو اسی سی شفا
ہی ورد مبارک بفضل ودود
یہہ ہی اوس مرض کا مجرب علاج
یہی اسم اکرم ہی اسم کریم
رکہی یاد جو صاحب ادب ہی
ہمیشہ رکہی التزام درود
ہی لازم با آداب عظمت کے
ہی اسی توجہ [illegible]

تیرا بخشا جاوی تمامی گناہ
ہی راوی ان اقوال کا ترمذی
دعا انکی رہتی ہی جب تک ودود
روایت ہی یہہ ترمذی سی نمود
ہی مشکوۃ مین ان حدیثوں کا ذکر
کہ سنکر میرا ذکر یا سنکی نام
بغیر اوسنی بہیجی درود اور سلام
کہا ایک مجلس مین جو بیٹہہ کر
اگرچہ در آوین گی جنت مین وہ
سدا عیش دوران کہاتا نہین
غرض یہہ کہ بالجملہ ای نیکنام
فواید نہ اسکا بیان ہو تمام
نہ دنیا نہ برزخ نہ محشر کا درد
یہہ منبع ہی انواع برکات کا
کوئی اسکی معنی سی ہے کب خبر
ہی اسم معظم مکرم سے
نگین سلیمان کہ تابندہ بود
کہ جسوقت مین ای گرامی بشر
یہی التزام صلوۃ اور سلام
حضور نبی تک علیہ السلام
یہہ ہی مرشد کامل [illegible]

وہ بہو بخالت ہی ای حکم لہم
کہ کرتا ہی کوئی نہ تجکو سلام
وہ راوی ہی اس قول محمود کا
معاذ اللہ از بددعای نبی
نہ بہیجی جو مجہپر درود اور سلام
بہت بہیجتا ہون مین تم پر درود
کہا مینی تا ربع ای نیک خو
زیادہ کری تو ہی بہتر تجہی
تمہین پر مین بہیجون درود و سلام
لگی کرنی ارشاد عالی صفات
ہو تجہپر عنایات و فضل الٰہ
نہ ہی برکت نام پاک نبی
نبی پر نہ بہیجی تو ہر گز صعود
ہی لازم تجہی اول آخر درود
جو راوی نی مذکور لکہین کی فکر
نہین مجہپہ بہیجا درود اور سلام
جو ہین سید الخلق خیر الانام
نہ بہیجین درود اور سلام آپ پر
رہین گی وہان بہی حسرت مین وہ
گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہین
فضایل فواید کب اسکا تمام
جو ہی فضل ورد درود اور سلام
رہی ورد سی اسکی ہو درد گرد
ہی مفتاح ابواب خیرات کا
کہ ہر حرف مین اسکی ہی کیا اثر
ہی اسم مکرم معظم ہے
ہمین اسم اعظم بر کندہ بود
نہو شیخ کامل مکمل اگر
طریقت کی سالک کو موصل نہ ہو
یہی ہی طریق رسا لا کلام
یہی ہی ہادی گمراہ اہل یقین

بی لازم ادسی تب جو صدق و
توجہ سی دل کی سلام اور صلوٰۃ
دوان یہہ درود داد سکو دی کرنا
مسلمان کو واجب ہے پڑہنا درود
حنیفہ کی نزدیک مطلق صلات
یہہ ہی قول شمنی سی کی ہی پیار
پڑہا عمر مین جسنی یہہ ایک بار
تو واجب ہے بہیجی درود آپ پر
جو ہی ہزار دفعہ ایک کتاب کرام
کہ واجب ہوا اوسپہ پڑہنا درود
ہی مرد مسلمان کو واجب ہے
کرات اور دل کی اخلاص سے
بس اب ہی غوث لازم ہی کی آپ پر
رکہی اسکی ذرات کثرت مدام
بہ تعظیم و تکریم و احضار دل
کری صدق دل سی توجہ کمال
کہ دونوں جہان کا ہو مقصد روا
کری اسکی تکثیر جوار جمند
علی آنی جو بایا یہہ عالی لقب
جو ہین نیک مرد اہل دل اہل رد
اسی ورد کی برکت خاص سے
ہی ہر چند ورد درود و سلام
احادیث مین ہی بکثرت رقم
جناب ولی الله دہلوی
کہ لازم ہی ہر روز اسی حجم گذار
ہی جتنا صغیرہ وکبیرہ گناہ
کہ اکثر مشایخ لی ہی یون لکہا
مہمات و حاجات دنیا و دین
خدا اوسپہ کرتا ہی جمع تو دل
الحمد لله ختم کلام
جو محبوب سبحان ہی غوث نام

کہ وقت ادای سلام و درود
سنا تا ہی طالب کو مطلب کی بات
توسل کا کرتا ہی اسید داد
ہی صلوا علیہ امر رب ودود
ہمیشہ واجب ہی دن اور رات
کہ کرخی کی نزدیک ہی ایک بار
پہر اوسپر نہ واجب از نہار
یہی ہی روایت صحیح بخر
ہی اوسمین یہہ ارشاد ابن ہمام
کہ ہی اسکی پڑہنی مین وسلی نمود
کہ ایمان سمجہین درود نبی
محبت ہے اور الفت خاص سے
جو صادق مسلمان ہے کامل یقین
کہ دل کا مطالب آوی تمام
بہ توقیر و توفیر و اقرار دل
بروح رسول خدا تعالی
حصول سعادت سے ہی رکہا
رہی حشر اور نشر مین سربلند
ہی اس ورد کی کثرت کا سبب
ہی گلزار کا اونکی یہہ ورد و رد
گناہ ایک عالم کی بخشی گیر
ہر ایک وقت مستحسن اور نیک نام
اور اسکی بہت ہی بشارت رقم
کہ بی شبہ ہی وہ خدا کی ولی
نہو ورد اسکا ازالف با
وہ سب بخشا جاتا ہی اس شان سے
کہ جو شخص پڑہ کر نماز عشا
قضا اوسکا ہوتا ہی ہر کہیں
جو کرتا ہی ورد درود رسول
ہوا رحمت اور مرحمت پر تمام

ادب اور اداب سے سلام پر
جو ذرہ وہ ہی عالی کمالات کا
بفضل خدا و بلطف رسول
کہا شافعی نی کہ یہہ درود
نہین قید رکہی کسی شان مین
مسلمان کو پڑہنا ہی پر درود
طحاوی کی نزدیک ہی یہہ لزوم
ہی اس قول سی وامن دل بسیط
کہ ہر بزم مین ہی وجوب صلات
غرض یہہ کہ پڑہنا درود آپ پر
سنو ای مسلمانون ایمان دار
بتسلیم و تعظیم و تکریم تام
کہ اکثار مین اس عبادت کی گاہ
ہی مشتاق مخلص کو لازم یہی
ہی لازم مسلمان کو جو مدام
اور اون کو بنزدیک جہان
مہمات و حاجات دنیا و دین
ہی ہر دم مشکل آسان سدا
اسی ورد کی باعث ایجاد مین
اسی ورد کی برکتون سی سدا
جو جو حسب مرام کا ہی حرم سب
مگر ختم اکثار پر ہی شمار
کہ اون ہی نیک وصول ہر اول
یہہ فرماتی تھی جان و نیشان سی
کہ ہی اس عدد پر بقول رسول
یہہ فرما کی ارشاد کرنی لگی
کری ورد اپنا درود ایک ہزار
کری جو کوئی ورد اسکا مدام
ادا ہونہ ای غوث شکر خدا
بانواع رحمت صلوۃ اور سلام

رکہی بیش قیمت اور بیش نظر
جو درجات عالی والا کرامات کا
ہی طالب کا وہان سب مطالب حصول
ہی واجب ہمیشہ تشہد کی بعد
کہا ہی وجوب اسکا ہر آن مین
زراہ وجوب ای کرامت نمود
مُنا جناب رسالت کا نام
فہذا صحیح کذا فی المحیط
جہان وظیفہ کی پڑہنا وہان ہی ثبات
سے ہر وقت ہر دم بہت خوب تر
ہی تم سب کو فرمان پروردگار
محمد پہ بہیجو درود اور سلام
کری کچہ نہ تفصیل سلام و کلام
کری ہر گہڑی ورد نام نبی
درون جمیع مرام و مہام
شفیع اور وسیلہ کری ہر زمان
ہوا تفضل تکمیل سی ہی بالیقین
ہی مشکل کشا نام اس ورد کا
حسن بن حسین بن حسین حسن
زمانہ کا گلزار پہولا پہلا
طفیل نبی عفو ہو کیا عجب
شب جمعہ اور روز جمعہ مین تمام
بہ پیش جناب خدا و رسول
محمد شفیع خوش ایمان سے
دعائین قبول اور مرادین حصول
اور اسباب کو یاد کرنی لگی
تو فضل الہی سی لیل و نہار
روا اوسکا ہوتا ہی مقصد تمام
کہ ہر تن ہو کری شکر ادا
بروح نبی بہیج یا رب مدام
میرا نام اوری نام کا ہی غلام

اسمای الحسنات ناظمہ

سوا اسکی جو مجکو کہتی ہین خان
ہی اوسکا پدر نام ور نامدار
ترچ وکتہ خیل دین کا شہاب
کہ شہر کو آباد اونہون نی کیا
جد مادری ہی ارادت میرا
جبانکہ یہہ تاریخ تازی زبان

میری قوم کا لقب ہی نشان
بہشت برین مین ہوا اوسکا گذار
جو تہا ملک نور انکا آفتاب
روہیلون کی لشکر کی تہی عشق
بن حافظ الملک فرخ لقا

ہی والد میرا حجی دین کا علام
ملی اوسکو نعمت حسن سی تمام
یہہ آل اوسکی از فضل رب جہان
نہ تہی تابع شاہ و میر و وزیر
وہ قرآن حافظ امیر سعید

رکہی اوسکو بندہ خدا کی امام
ہو محمود اعلی ہین انکا مقام
ہوی مالک ملک ہندوستان
ہتی خود حاکم و بادشاہ و امیر
ہوا جنگ اعدا مین شہید
ہی اس بحر مین سو لکہی اب بیان

قطعہ تاریخ

اذا ما تخان النصیر الکبیر | علی سنت المصطفی عاملا | سئلنا من اللہ تاریخہ | فقد قال فی جنتہ داخلا

خدا انکو جنت مین بخشی مقام
ہماری اور انکی بروز جزا
کہ اوسنی یہہ حال رسول خدا
جو یہہ مختصر اوسنی تالیف کی
کہ واقف ہون سب اہل ہندوستان
محمد کی مداح کو ہی صلا
کہ رکہنا مجہی اوس جگہہ روز حشر
کیا جبکہ اس مثنوی کو تمام
کہ بروز ہی از علیم رسید این ندا
ہزار اور دو سو مین اسی خوش لقا
کیا مینی اس مثنوی کو تمام
میری نام کا ہو ولی اوسمین ہو
غلام محبت رہا ہی دل مدام
غنیمت ہی عشق خدا اور رسول
اری بیخبر جلد آ ہوش مین
بحق جناب رسول کریم
جو ہین کا مولد ہی ای کردگار
الہی ری سبز نیت غوث باغ
جو ہی محی دین غوث اعظم علیم
مئی عشق احمد سی ای کبریا

سنہ ہجری

شفاعت کرین خاتم الانبیا
باجزا ہی معدود مجمل لکہا
زبان اوسمین ہی تازی و فارسی
مین ہون داخل زمرہ دوستان
کہ لی آن کر اس عمل کا صلا
جہان جلوہ گر ہون شہ حشر و نشر
نسبی نامہ مینی رکہا اسکا نام

مکان اونکی ہی فہر کا ہو وسیع
رکہا نام پاک اوسکا سلک لب
کتاب انکی کو جبکہ مینی پڑہا
بروز جزا خلق حاضر ہو سب
الہی بحق محمد رسول
یہان ہی سرولی مین میرا مکان
مین تاریخ کی فکر مین اسکی یار

سنہ ۱۲۷۴ ہجری

سرولی مین میرا تولد ہوا
بتاریخ چارم بماہ صیام

دیار سرولی ہی سرولی
کہو غوث ایسی غزل ایک تر

غزل

لیا کر مئی عشق کا بہر کی جام
درا ہی محبت نہ کہہ اور کا نام
نہین تو یہہ حسرت رہی گی مدام
کہ جسکی صفت ہی رؤف و رحیم
کہ ہی نام جسکا سرولی دیار
معطر ہی خوشبو سی جسکی دماغ
کہ میرا مددگار ہی وہ قدیم
لبالب رہی شیشہ دل میرا

الہی ہو عشق اوسکا نصیب
ثواب دو کون آج دنیا مین لی
کہی یہہ غزل خوب سی اب شتاب
کریا بہ بخشا ہی رجال ما
قیامت کی دن تک وہ آباد ہو
فقط اہل شہر اوسکی گل چین نہین
رہی وہ معاون میرا تا ابد
کہ اوس خاص مینا سی کر نوش جام

رہی اپنی رحمت خدا کی مدام
کہ ہی نام جسکا محمد رسیع
سراپا مرتب بذکر حبیب
وہ سب ترجمہ ریختہ مین کیا
منادی پکاری یہہ میر القلب
میری آرزو کچہ یہہ حصول
وہان ہو یہہ نزد رسول جہان
کئی روز سی تہا بہت بیقرار
زہی مدح و نعت حبیب خدا
ہین اوسمین مخمس ہی تو علی
کہ ہر اول حرف مصرعہ مین حرم
معانی و مضمون و حفظ انکو
محمد جو ہین بادشاہ انام
خبر کون ہی کل کہان ہو مقام
دعا پر گرامی غوث ختم کتاب
کہ ہستم اسیر کمند ہوا
ہر ایک شخص کا دل انکی دلشاد ہو
کہ سب راہ گیر اوسکی ہین یہہ جمیر
بروز قیامت بہ لیل نجاد
رہون مست و سرشار حیدر مدام

بالوان رحمت صلوۃ اور سلام | بروح نبی بیسج یارب مدام

یارب صل وسلم دائما ابدا علی نبیک خیر الخلق کلھم

فقط

۱ قصیدہ تاریخ طبع نبی نامہ از نتایج طبع جناب محمد عنایت اللہ خان صاحب متخلص بہ قلق ساکن ...

ہزار شکر کہ صبح امل ہی جلوہ نما
ہمارا اختر طالع ہوا ہی روشن
کیا ارادہ جو مینی کہ لکھی نعت رسول
نظر جیدہ سر کو اوٹھا کی دیکھا ایک عالم نور
ہو مین یہہ خضر طبیعت نی راہ بتلائی
زبان پہ آیا میری نام جب محمد کا
خیال دلمین ہوا جسکی اونکا عکس جمال
سو نور ہونگی ہی یہہ دلیل روشن تر
لکھو مین گیسوی مشکین کو جوش سو زنگار
تم کو اونکی جبین سی ہو کسطرح نسبت
پلک وہ دستو نکی زخم دلکو سینی زن
اونہی ہی بحر لطافت سی موج جو شاید
لکھو مین عارض تابان کی اونکی کیا تعریف
دہان تنگ کی اونکی جلی حرف باد و ہات
نہین خط مکرامت کی بخشوانی کا
جو پشت مہر نبوت سی اونکی تہی مختوم
وہ اونکی دست مبارک تہی دستو حسب
جو کف دست کو تشبیہ شمس سی دیجے
شب صید رسالت کی سلیقہ کی ہی نہر
عدم کہا تہا کمر کو یہی ہاں سو کسطرح
مثال شمع سی دو مین نہین ہو دونو
تری پہ پای مبارک سی اونکی رتبہ خاک
وہ نقش پای نگارین ہی گل ہی سی خوشتر
جو اونکا نام مبارک ہی لیا ورد زبان
جو سختی نزع کی ہی جسم پہ ہوئی آسان
مین اونکی کر کا قربان ہون جان اور سر
سی اوسکا نام سی نام سی فرد
ہمین ایک شفیق محمد حسین خان ... ہی
بجز حبیب کی وہ طیبات سوق ...

ستارہ طالع بیدار کا میری چمکا
کہ نور شمس و قمر جس سے ہو گیا پیدا
تو ہاتھ مین میری کاغذ بنا ید بیضا
غش آ گیا مجھی مانند حضرت موسی
ہمو نشین کسی نی اوٹھایا تہی مجھی تب لا
ندا یہہ پردہ وحدت سی آئی اصل علا
بنا مظاہر نور خدا وہ آئینا
کہ تہا نہ اوس قد موزون کا نام کو سایا
لکھو مین سر کو حباب اونکی بحر وحدت کا
کہ ایک قطرہ سی وہ ہو گیا تہا دریا
عدو کی واسطی کرتی ہی کام نشتر کا
کہی جو دیکہہ کی بینی تو ہی وہ نا بینا
کہ ایک ایک تہا نور خدا کا آئینا
یمن سے پہاڑ گریبان صبح گیا غنچا
خدا نی لکہہ دیا پروانہ خط طغرا
ہمیری کو خدائی تہا اونپہ ختم کیا
ہمیشہ داغ ہی کہتا ہے ید بیضا
تو پہ شعاع ہی اون انگلیوں کو کہتا نجا
وہ لوح علم لدنی ہی کہ عرش خدا
جیسی تہی اوسمین ٹہیرا کلنگ اتکا
کہاں وہ ساق کہاں شمع طور نسبت کیا
کہ سمجھا اوسی فلک سی ہی کو وہ نجا
جو دیکھوں چوم کی اسکو کہو مین صل علی
تو خاتمہ بہی اوسی نام پاک پر ہوگا
تو وقت مرگ کہوں یا رسول صل علی
ہمیشہ نام مبارک وظیفہ ہی میرا
بنا راوسہ دل و جان کبھی اپنا
قلق تو صبع لطف سنجا جود و سخا
یہی دعا ہی کہ ہو سال طبع جلوہ نما

کہلا جو غنچہ دل مین خوشی سی ہو کی گیا
شعاع شمس صفائی طبیعت و شر
سیاہی مشک بنی اور صوف طرہ حور
ہوا جو ہوش مجھی غش سی آ یا دل میں گزر
ارادہ بخت کا گرہی تو پہلی ٹرہ تو دو
رقم کری صفت اونکی نہین مجال بشر
مثال شمس سراپا ہی آب نورانی
وہ قد کہ رشک سی جسکی زمین مین گرے سرو
پڑی ہی کاکل شبگون جو روی انور پر
کری ہی ماہ نو اون ابرون کو جہک کی سلام
وہ چشم سرمہ مازاغ سی ہی جو مکحول
کہوں میں کان جنت مین کوش وکیو نکر
لب اونکی چشمہ آب حیات جان دہن
منور اختر تابان سی اونکی تہی دندان
صراحی گردن ہی کسکی ... دل گلی کہہ
جو اونکی شانون پہ تار کاکل کا ہو قربان
مثال پنجہ پر نور کو مین کس سی دون
ہلال سی ہی غلط اونکی نسبت ناخن
تہا ایک سینہ پہ پاک خط موی سیاہ
صفائی آئینہ زانو اور کیا کہی
ستون ہیں اونکی قدم دین اور ایمان کی
گرہ کشائی قسمت ہو ناخن پا سی
نصیب اوسکا قدسوس سی وہ قلق مجھی
دعا ہی ہی الہی طفیل سی اونکی
مدینہ مین مجھی پہنچا جو دیکھوں ...
ثنا جو مینی کہ دی مین ایک جیسی کتاب
مین ہر لغو ... کی باتین کا نام لکھا ...
بنا احمد مرسل جو نسخہ نادر
وہ مین یہہ عنایت کی ندای شوق انکر

رہا نہ گلشن امکان مین خار کا کہٹکا
دکہا رہا ہی مجھی اپنی نور کا جلوا
جو دیکھا شاخ کا طوبی کی نگیا
کہ واقعی تہا یہہ نور رسول کا جلوا
پہر اونکا نام مبارک زبان پہ اپنی لا
لکہی خدا نی ہی مصحف میں آیہ جنکی ثنا
بجا ہی نور خدا گر لکھوں مین سرتاپا
کہا نکا سر و قیامت ہو سر بلوی
مطالعہ مین ہی قرآن کی شب یلدا
کہی ہی یہ مسجد ہی پری سجدہ جا
ہی وہ کی ایک نظر میری درد دلکی دوا
کہ جسکو سنکی ہوا رنگ یاسمین پہیکا
امر العابرین مین ہی آب کوثر کا
کہاں یہہ تاب کری تاب کا گوہر دعوا
دبا ہوا ہی وہ سامنی مین لور کی کوہ
تو کیون نہ ساعد بازو پہ شاخ گل ہو فدا
کہ اوس سی پنجہ خورشید کو نہین لگا
وہ کار دست کا کب تہا عقدہ کشا
عجب ہی آئینہ پر کسطرح اوکا منہ را
کہ جسکو دیکہہ کی آئینہ ہوگیا اندہا
اونہین امت عاصی کہ جاسی کیا
جو دیکھی ابرو خوبان تو ہو وی منہا
رہی نہین کی قدم رحمت ...
نہ پکڑی جاسی قیامت مین میری ...
اوسی زمین مین فن ہی مجکو کیجو عطا
ابھی ہمین آپ ہی کا ذکر پاک سر تا پا
زبان کو میری نہین اونکی وصف کا یارا
نمود طبع خدا ایش ... دینک جزا
فدا ہی ذکر محمد سی جان و دل اپنا

قصیدہ تاریخ طبع منی نامہ از نتائج فکر عالی جناب مولوی محمد ظہور علی صاحب متخلص بہ ظہور سلمہ

طلسم جہان بھی کچھ عجب جائے تماشا ہے
اور ہر گل ہے شبنم کو چمن میں شاخ گلشن پر
سو اس کو نہیں ملتا کہا بھی آہ معشوق
کسیکا بار کردن بیان ہے طوق آہنی دیکھا
لبن نوی حسرت ہے مقام یاس میں کوئی
کسیکو دولت و حشمت سبب حق نے بخشی ہے
نہیں جو تین میسر ٹکڑیاں بھی آہ جسکو
سدا اونہی ہی کوشش بالا کی کسی کہر تک
کسیکی شمع شادی گل ہوئی تا دو جوانی
ہوا جلنی ہی کیسی سرد مہری کی زمانہ نے
گئی وہ دن جو تکتے تھے سخنور گو سرور جن
کہا پیر خرد نے کیا ہوا ہی آج یہ تجکو
مگر یہ چند نوبت جو ہین لب تک تیر
ظہور اب لعنت لکھہ او مرتبۃ التاج ہو تکے
شفاعت خواہ محشر شاہ مرسل سید بطحا
مسیحا منتظر ہے جسکی خاطر چرخ چارم پر
میر احمد روح وہ ماہ عرب سلطان عجم آئے
صفت ہو سورۂ واللیل جس زلف عنبر کی
کیا مردونکو زندہ آپکی ادنی غلاموں نے
خضر ہے العطش گو آپکی چاہ زنخدان کا
عرق ہی آب کوثر اس جبین پاک حضرت کا
ادا شکر عنایت آپکا ہو کسطرح ہم
صدا لا تقنطو ہی اس تری کو مژدہ تاکہ
جو ان اوصاف سے تجھہ سی قدر عنا ہی حضرت کے
تیرا وہ قامت رعنا شہا نور سراپا ہے
سلیمان تہا کہ جسکی لی گیا عدو بے خاتم کو
رکہا تاج شفاعت حق تعالی نے تیری سر پر
لب شیرین کا جسکو آب کی شاہا تصور ہو
لکھوں کیا وصف کیا ہین گوش شب معراج خضر

کہیں ہے غنچۂ شادی کہیں غم کا غنچہ غوغا ہے
او وہ گل ہے کس لی غنچہ مسکرا تا ہے
کوئی اک سیکڑ قتار میتین گد ہے تا
اسی کہے طوق گردن بار کی لطف جلیبا ہے
کوئی میلہ تماشہ مین یہان بن ٹھن کے جاتا ہے
کوئی اک ایک پیسہ کی لئی حیران پہرتا ہے
کوئی کہاتا ہے سرا بادام پستہ اور چھوہارا
کوئی ماتم زدہ تصویر سان خاموش بیٹھا ہے
کوئی عیش ہوا دن رات گہر مین اوڑاتا ہے
چھپا کنج قناعت مین جو کوئی مرد دانا ہے
امیران تنک ہمت کو انکی قدر اب کیا ہے
شکایت کیون کسیکی تو زبان اپنی لاتا ہے
جنہین دولت فانی پہ نخوت اور غرا ہے
که رشک اختر اقبال جسکا خال زیبا ہے
که جسکا نام خالق نی برابر اپنی لکھا ہے
خضر مجنون صفت جسکی لئی صحرا میں پہرتا ہے

جوان جاتا ہی کوئی اہلہاتا باغ دنیا ہے
کوئی سرا مین سوتا ہی بساط بوریا کی
جنازہ کی لئی ہو لوگکی جا در عمل گئے
مزدسی کوئی کہاتا ہی مرغن نیر تانے
لئی آتا ہی لبن کو بیاہ ہی موم سی کوئی
کوئی ہی حسنا دار کا دس عالم میں کوئی
نہین ملتا کسیکو بوریا بھی سن شاہ
کوئی افسردہ خاطر رو رہا کنج غربت مین
کوئی ایک ایک کوڑی کی لئی محتاج ہو پہرتا
امیران بان کی قدر دانی کیا کہوں تجھسے
نہ نکلی انکی بہدی موبہ سی لفظ آفرین تک ہے
رہا وہ کونسا سردار باقی خاندانی ہے
یہہ کیا جانین کسی اشراف کی قدر اور منزلکو
دل اس ترسے ہی جاتی رہین گی انکی برکت سے
سدا روح الامین خدمت مین حاضر دسکی رہتا ہے
ٹہرہوں تک مطلع برجستہ مین نعت پیمبر مین

کوئی صد سالہ کہنسال خوش عالم میں جیتا ہے
کسیکا آتش تنور شب کو گدا لیتی ہے
کوئی پہولونکا سہرا باندکا اپنی بیٹہا
کوئی بہان قد کش خون جگر کو اپنی کہاتا ہے
کسیکا آہ قبرستان کو جاتا جنازا ہے
جہان سے بیکس محروم و بی اولاد جاتا ہے
کوئی یہان سندر نعمت کا لی پرچہاتا
کسیکو ساز و سامان خوش سی سارا مہیا ہے
ہر ستارات ان بان کسی کی گہر مین کا ہے
مروت کا اثر ان مین نہین زنہار سدا ہے
توقع ان سے رکہنا بہتری کی عین سودا ہے
که جسکو پاس اہ و رسم اپنی خاندانکا ہے
قرینہ آدمیت کا نہین کسنی سکہایا ہے
کہ ادنی ایک صلہ ہا نکا مرد دین دنیا ہے
مشرف جسکی پابوسی سے یہہ عرش معلی ہے
که بیرا ہے جس سر مایۂ دنیا و عقبی ہے
که جسکا تابع فرمان ثری سی تا ثریا ہے
که عشق سید لولاک عین عشق مولی ہے
یہہ سب کچھہ آپکی نور مبارک کا ظہورا ہے
که رشک حسن جس سے شاہا مردم چشم زلیخا ہے
نظر آتی جسکل دار اب سکل جلیبا ہے
ہمیشہ اس مین رکہا جو تسبیح ہے
تیرا پاسنگ میزان عدالت عدل کسری ہے
تو یہ سمجھو کہ میرا دو جہان مین لا
ید بیضا کف پای مقدس کا نمونا ہے
خضر ہے مثل قطرہ اور تو اند دریا ہے
حاطر عالمین ہو وہان بیچار جو تھے
ہین مگر ایک خان والا خوش خصال
دیکھو اونکی ہین یہہ کیا کیا نیک کام

المطلع الثانی

یہ اوسکا وصف لکھنا شاعر نکو عین سعی ہے
جو شاہا معجزہ یہ باعث فخر مسیحا ہے
تمہاری کس مہلا کا بیمار ایک سحا ہے
ورق ایک مصحف قامت کا تیری نخل طوبی ہے
که ہر دم بخشش امت کی ایزد سی تمنا ہے
لکھا خط شفاعت پر یہی طغرا تیرا ہے

اہو عشق خدا جز عشق پیغمبر کبھی حاصل
زمین و آسمان جن و بشر جو کچھ ہیں عالم مین
شعاع نور سی تیری مہ کنعان ہوا روشن
جلیبا تو جنبی کی کیون ادنی اسم عالم
فلک کرتا ہے وظیفہ آپکی اسم مبارک کا
ہزاروں مثل حاتم کی گدا گر ہین تیری در کی

المطلع الثالث

که اپنی نور خالص سے تجھی حق نے بنایا ہے
یہان آتی ہوی عزت کا بہتا کلیجا ہے

کہاں ہو چکی تیری خسارا پائن کو اونر
سکہایا آپکو جو علم علوی حضرت حق نی

قطعہ دولت ...

یسندا تا ادمی ہر گز نہ یہ جلوا ہی بنا ہے
خوش آہن

قطعہ در صفت معہ اشفاق و مروت ...

سوار کی الٹی بھیجا براق برق اثر جس نے
سواری کو بھیجی اوس عالم نورانی نے
خدا نے جانی کر کیا [illegible]
[illegible] مومن کو تھا ادنی تجلی کے
حسد [illegible] ایک [illegible]
بنا تھا حضرت آدم کا پتلا بھی [illegible]
دکھایا تھا نمونہ حسن کا حضرت کی خاطر
نہوا دقت جسکی صرف عشق آل [illegible]
تیرا صدیق صاحب صدق ہے [illegible]
جو تولین اوسکی یاران [illegible]
ہوا تھا اوس سے آغاز خلافت [illegible]
عمر وہ عدل گستر آفتاب ذرہ پرور [illegible]
تھا لرزہ [illegible] بادشاہ روم کی تن [illegible]
تھا عثمان غنی ہی نورین [illegible]
غرض [illegible] دنیا سے [illegible]
کیا قرآن کو اوسنے جمع تو [illegible]
علی شیر خدا ابن ابی طالب ہے [illegible]
ید اللہ تھا خطاب [illegible]
تھا شبیر و شبر سید شباب جنت [illegible]
جو ایک بیٹی تھا [illegible]
جھولا تا تھا [illegible] الامین [illegible]
وہ خاتون قیامت فاطمہ عصمت و تقوی [illegible]
نہ ہوئی ہی رہنے [illegible]
[illegible] حمزہ و عباس [illegible]
اگر دیکھوں [illegible]
نگاہ [illegible]
اغثنا یا رسول اللہ فی الدنیا [illegible] العقبی
[illegible] اخوان الزمان [illegible]
ہے ایک شفیق محمد حسین خان [illegible]
[illegible]

تھی حضرت سواری [illegible] آیا
کھون کیا کس طرح کا جلد پہونچا اور آیا گھر
خدا واقف ہی وہ بس [illegible]
کہ ارت [illegible] تمنا ہی [illegible]
کہ بستر گرم پایا اوسکا [illegible] حضرت نے
رہیگا حشر تک جاری [illegible]

قطعہ دو بیت

تھا روز قیامت کو کہ وہ دن دل افروز
پکاری سنی اوس نے لوائے سرور [illegible]
بھی جب خلعت پیغمبری حق نے پہنایا
لگایا کحل ما زاغ البصر چشم مبارک
جو یوسف کا لقب آیا [illegible]
کیا منظور حق نے [illegible]
کرے گر دعوی اسلام ناقص [illegible]
ہمیشہ کا ہی دشمن جو کہ ہی اصحاب کا دشمن

قطعہ در مدح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تو پیلا [illegible] گران [illegible]
نہیں کچھ جھوٹ [illegible]

قطعہ در منقبت خلیفہ ثانی

کہ قانون [illegible] اوسکا [illegible]
سکندر شوکت و [illegible] دل
سراپا ہیبت [illegible]
مسلمان [illegible] منافق [illegible]

قطعہ در صفت خلیفہ سویم

حیا کا عاشق صادق [illegible]
غنی ایسا کیا [illegible] خدا [illegible]

قطعہ در مدحت خلیفہ چہارم

کہ جسکی دست قدرت نے [illegible] خیبر کو توڑا ہے
ہزاروں ظالموں کو مار ڈالا اس نے [illegible]
اسی [illegible] شاہ معلی ہے
سخی ایسا ہی [illegible] لا فتی [illegible]

در منقبت سبطین رضہ

سواری [illegible] شاہ معلی ہے
[illegible] ہی [illegible] حجازی
[illegible] جناب [illegible] قرینہ ہے
[illegible] حسین [illegible]

در مدح جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا

در صفت انجام نیک فرجام حضرت

قطعہ در عرض حاجات

کہوں [illegible] حمل [illegible] گزرا
[illegible] لوگوں کی [illegible]
کہ جسکی [illegible] تمنا ہے
کبھی [illegible] لوگوں اونکی [illegible]
کہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] خراسان [illegible] گردان [illegible]
[illegible] ہو دنیا سے
جو گذری کارواں سالار [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
خلیق و مجمع لطف و سخاوت جود و [illegible]
[illegible] کہا ہوں [illegible]
[illegible] ہر سو [illegible]
شفیع محشر [illegible] احمد [illegible]

سنا ہی [illegible]
[illegible]
کہاں فرزند [illegible]
تیرا اول [illegible] صد [illegible]
تیرا کیا [illegible]
[illegible]
مقام عشق [illegible] الفت میں [illegible]
نبی کا جو کہ ہی دشمن وہ دشمن خدا کا
[illegible] اوسنے [illegible]
[illegible]
اسی [illegible] خلافت [illegible]
نبی [illegible] اوسکا [illegible]
لقب فاروق اعظم کا [illegible]
[illegible] اور حیا کو [illegible]
کہ [illegible] دنیا کو [illegible]
کروں مجموعہ علم و فضائل [illegible]
کیا اسلام جاری [illegible]
کرا دنیا بخشش [illegible]
[illegible] کا جسکی [illegible]
جو اونکا [illegible]
کہ خون [illegible]
کہ [illegible] جسکی [illegible] جبریل لایا
[illegible] دنیا [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
زمین [illegible] جو [illegible]
کہوں [illegible] میرا آقا
[illegible]
[illegible] مقصود [illegible]
تعلق [illegible] میری [illegible]
[illegible] مومن [illegible]
[illegible]

مجھی کو شرم ہی شنا میری سی خاکساری کی
مدد کرتا کہ اس غم سی مجھی شتا رہائی ہو
نہ جیتا ایکو آنکھو سی اور ایمان لاتا مومن
رہین دو نو جہان مین اگر دشمن ہین حضرت کی
دعا کرتا ہون خالق سی کی ہی قبولیت
الہی جو کہ میری دوست ہین ہمدم ہین عالم میرے
ہین اولاد صاحب [illegible] ہیہ اور صاحب عصمت
مجھی ہی اونکی مفرح رضا سی یارب یکدگر
یہہ غمخانہ ہو میرا خانہ شادی میری مولا
مگر مجھسی گذارش حال کی اپنی یہہ کی عزیز
عجب دن کرم مبارک ہی جناب مصطفائی کا
وہان کی مہتمم ہین ایک میری مشفق و محسن
لکھا وہ نور شادی باصفائی نسخہ الہام
جزای خیر دیجیو ان سبھو نکو ای میری مولا
لکھی از روی برکت اسکی سال ختم [illegible]

کہ تو ہی ہادی و رہبر ہی آقا اور مولا ہی
کہ مین تنہا ہون و صد ہا غمون سی گھر گیا اکثر
دکہاتا حشر کو دیدار یا حضرت کو وعدہ ہی
رہی با فتح و نصرت جو غلام اس سی سرکا
بنعت احمد مرسل قصیدہ مینی لکھا ہر
رہین با دولت و اقبال یارب یہہ تمنا ہی
طفیل سید لولاک جو سلطان بطحا ہی
ولیکن حال میرا آپ پر سب آشکارا ہی
کہان تک کہاؤن مین غلو کر دائم [illegible]
کہ فادعونی جناب پاک حضرت کا مقولا ہی
کہ وہ ہر ایک کا سرمایہ دنیا و عقبی ہی
دل دیکھا نور وحدت سی منور اور مجلی ہی
کہ خط جسکا لسان خط خوبان مشک ذر ہی
کہ ہر بیت ساعی ذکر محمد مصطفی کا ہی

میری یہہ خطا افسردہ ہو شاد یا سرور
مجھی با اگر ان سی حلیہ ہو شایا [illegible]
عذاب نزع ہو سہل عذاب قبر سی مجھکو
الہی حالک مین ملجای تاج و تخت اوس شہ کا
الہی دین اور دنیا مین عزت تو میری کیجیو
جو میری تشنگی رحم کہاتی ہین زمانہ مین
سعادت مند کیجو دو جہان [illegible]
مجھی آمین حاصل [illegible] سی لوای [illegible]
نہین کرتا ہون ناشکری جناب پاک مین میری
محمد غوث خان صاحب ہین با زہد با تقوی
چھپا دہلی کی جو اب مصطفائی چھاپہ خانہ
محمد باحسین اونکا ہی کیا اسم گرانمایہ
جمیل الدین ہیجر اوسکا مصحح [illegible]
[illegible]

نرا اوسی جلد تر جو کچھ سیر کی اس تمنا ہی
کہون کیا فاش [illegible] تجھسی سب تجھ پر ہویدا ہی
شفاعت کی مجھی امید تجھسی روز فردا ہی
جسی ای سرور کونین تجھسی فیض کبرا ہی
زیادہ مجھکو دنیا سی خیال یا خوف عقبی ہی
تمنا اونکی بہبودی کی تجھسی میری اکثر ہی
رہین محفوظ وہ اوس سی جو مکر دیو دنیا ہی
کہ ہر شاہ و گدا کنگال اور محتاج تیرا ہی
کہ احسان فراوان کا تیری کب شکر ہوتا ہی
نبی نامہ بنظم ریختہ کیا اوسنی لکھا ہی
جو دار الضرب نقد علم گیتی اوسکو زیبا ہی
کہ جسکا اسم ایسا ہی مسمی بہرہ [illegible]
کہ جو عالی نسب آل جناب شاہ بطحا ہی
تو اوسکی مغفرت کیجو الہی یہہ تمنا ہی
نبی نامہ عجب طرفہ کتاب روح افزا ہی

تمت

مثنوی تاریخ طبع نبی نامہ از نتائج طبع حافظ محمد نظام الدین صاحب متخلص بہ جوش ساکن کول سلمہ

حمد حق ورد زبان ہی ہر نفس
ہست کو بخشی ہی اوسنی نیستی
چاہا اوسنی اپنا پہلا ہی جو نور
مونہہ کہان جو نعت اونکی لکہہ سکون
وہ حبیب حق ہی ایسا باوقار
مین جہانکا حال قدرت کیا لکھون
خیمۂ افلاک با نقش و نگار
وسعت اس گلزار کی کیا ہو بیان
ہند کی گلزار کی کیجی رقم
ہر ولایت سی اگر دیکھو دو چند
وصف اوس خطہ کا ہو تحریر کیا
ہر طرف وان باب خوبی باز ہی
یون تو ہی وہان ہر بشر صاحب کمال
کیا کرون اوصاف اونکی بیان

حمد باری تعالی

نیست سی بنیاد ہستی ہست کی | کن کی کہتی ہی یہہ سب عالم ہوا

نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

فارسی کا ان پر ایک مطلع پڑہون | گر ہمی پرسی ز ذات مصطفی
ہی بجا گر اون پہ کیجی جان نثار | اونکی خاطر سی ہی یہہ کون و مکان

صفت جہان

اس جہان مین بی ستون ہی آسمان | غور سی دیکھین ہین جس گل کی بہار

وصف ہندوستان

ہو ہر ایک [illegible] شاخ گل جو بر قلم | وسعت و نسخت کا کیا لکھون بیان
ہی یہان کی صنع نادر دلپسند | ہند مین گر ایک جہان آباد ہی

تعریف دہلی

وہان کی ہر جا کا نیا انداز ہی | وضع خوش رفتار خوش گفتار خوش

وصف محمد حسین خان

خامہ کیا قاصر ہی خود میری زبان | خلق و اشفاق و مروت [illegible] عام

راست ہی اللہ بس باقی ہوس
ہی وہ کافر جو کری چون و چرا
مصطفی کو بخشا عالم مین ظہور
من ندیدم بجز نور خدا
واسطی اونکی ہوا پیدا جہان
کس سی ہر اعجوبہ کوئی شنیدون
قدرت صانع ہی او سمان آشکار
ایک خیابان جسکا ہی ہندوستان
ہی بجا گر بالعدد کہی جہان
جان اسکی پر جہان آباد ہی
ہی وہان کی طرز نادر دلربا
خاطر غمگین ہو وہان بحال خوش
ہین مگر ایک خان والا خوش خصال
دیکھو اونکی ہی یہہ کیا کیا نیک کام

شد محمد خان حسین در جہان | دو گزین خود کریہ بانی کرت

توصیف مطبع مصطفائی

جسکی دکھی سی ہو آنکھون کو جلا | نام ہی مطبع مصطفائی ہی عجب

صفت نسخے نامہ

او سمین ہی کر محمد مصطفی | کیا فصیح وسکی ہی نظم آبدار
تازگی بخش دل افسردہ ہی | غنچۂ دل طبع سی اوسکی کہلا

تعریف غلام غوث خان

لعل و در قربان ہو جسکی نظم پر | نظم بھی وہ جسمین ذکر مصطفی

وصف محمد نور شاہ

واہ وا کیا خط ہی اوسکا خوشنما | دائرون پر گر کری گردش نگاہ
نام اوسکا ہی محمد نور شاہ | خط کا وصف اور صاحب خط کا کہا

تمۂ اوصاف مہتمم

جس سی حاصل دو دستون کو ہوا | ہین جمیل الدین جو صاحب وفا

فکر تاریخ

بحر فکرت مین ہوئین غوطہ زن | ایک گوہر مگر تاریخ کا
تب کری الف سی جار التجا | رحم کہا کر اوسنی میری حال پر

الطاف ہاتف

ہی جہپا دکر پیمبر کیا ہی خوب | اور قصصی یون بتا ہی غیبری

قطعہ تاریخ فارسی

تو بسم سالش بدل کر گذشت | سر وشی بہ بہر بہ بگفتا خوش

قطعہ تاریخ از حاجی محمد سجاد تخلص باصفا صدق مولوی

قطعہ تاریخ از محمد نور شاہ کاتب متخلص بفضل

یہہ ہی کر دل فرد زسید الثقلین | الٰہی یہہ ہیتی تا سید از دو قوم
جدا ہمیشہ رکہی اونکو یہان | الٰہی ہین سال تمام اسکی از سر الہام

قطعہ تاریخ از محمد حسین جان مہتمم متخلص بحسین

سلو د خطاسی اسکی دیدہ اہل صفا روشن | ہی نامہ ہی نام اوس سخن کا نور ہر
کہ اوسکی لفظ اقدس ہی ارض ہو | قسم ہی والضحی قرآن میں جسکی
ہی خاک قدم سی اوسکی جسم انور | عجب نظم سواد افزای ارباب بصر
جسنی نام ارباب سخن کو بیان کیا | ہوا طبع الکرم انظم زنگون مین
ہوا ابنسبت حضرت سی نام اسکا | الٰہی کت اسم محمد سی دو عالم مین
سری ہو گو رہی یارب کرم مصطفی | کیا الف الٰہی حسین

اگر اورنگ زیب سی ہوئی ہی ان
اونکی مطبع کی لکھون تعریف کیا
صاف و روشن ہی مطبع تو خط جیسا
جیسا یہہ مطبع ہی ویسا جواب
کیا لکھون وصف اس کتاب پاک کا
ہر زبان جان ہی جسم مردہ
ہو ورق ہم وصف مصنف جسکی کیا
ہی غلام غوث خان یہہ نامور
کیون نہ خوش ہو ذکر دلربا
وصف کاتب کا نہین ہی جو کیا
ہر شکن حرفون کی ہی دام نگاہ
یہان ہی لطف مہتمم احباب پر
دیکھہ تو جہاپی ہی کیا نادر کتاب
نور شاہ کو حکم لکھنی کا دیا
جوش پاکر اونکا ایاسی حسن
جبکہ مین اس امر سی عاجز ہا
ایک ہی یہہ سال ہجری دلربا
طبع ہو ہی ایک مرغوب مطلوب
جو ہی یون سائل مین کی ہمت کی
ہی نامہ بازیب گشتہ جو مطبوع
ہی نظم ہی نامہ شدہ طبع
جو کردم فکر سال طبعش سجاد
ہوئی کتاب ہی نامہ اہل کمال تمام
بحکم خان محمد حسین با الطاف
مرتب ہی نظم محمد غوث خان ہی فصاحت کا مولوی
فروغ گوہر معنی سی عالم کا نور افزا
محمد مصطفی مقبول خالق سرور عالم
ہوا ہی تمام جمع نبیا ذات گرامی کو
سبق کا میاب مثل لطف حق سی جان ہو
یہہ طبع مصطفائی از ذکر مصطفی
از روشن مہر انوار الٰہی نور یافتی

برگزیدہ مصطفی ہم مراد دست
بالی ایک نو زیب تاج جو کہ جہا
جیسی ہی کان گہر ہی نعمت شفا
ہی نبی نامہ بہی ویسی ہی کتاب
لکھی ہر شعر پر گوہر نثار
دی مصنف کو خدا اسکی جزا
ہی فزون تحریر سی اوسکی ثنا
واہ وا جیسل عالی اصل عالی
کاتب قدرت لکھی جنکی تمام
علین بحر نور مین ہوا اوسکو رام
شکل و صف مہتمم بس ہی محال
اور سی عقبی ایکی ہی بیشتر
اونکی کی تصحیح کی خدمت عطا
اور بھی تاریخ کا الہام کیا
دست و یا بار ہی نہ اتہا دی گا
جار تاریخین بتائین خوب تر
ہی یہہ نظم ہی بہا صل علی
ایک ہی جہپا کیا دلربا ذکر نبی
واہ واہ کیا نادر کلام غوث ہی
ہی نامہ مطبوع دارین
بذکر احمد سلطان لولاک
خرد گفتا نبی ذکر شہ پاک
یہہ جس کے نام سی تاہی نیکی کا چہرہ
کہ یہہ حصول کی طبع سعادت زر
دل نکانہ شاد ہی مہتمم سیار و شش
ہر ایک بر ذکر مدح نبوی بار و شن
جسکی زرین حسن کشف اللہ جی
اگر دونی جسکی گوہر نکات نیاز
لیا اوس نظم منور سی مطلع نور
بیان طبع صادق ہم جوڑ او بار
ہی سر مطلع ہوا طبع ہی نامہ سی کہا

تمت

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۹	نبودی	نبودین
۴	۲	ناقل	عاقل
ایضاً	۲۲	چہکاری	جھکاری
۵	۱۰	چہکا	جھکا
۶	۲۱	خاتم الانبا	خاتم الانبیا
۷	۲۲	رکہا	رکھا
۸	۱۲	توانا رہونہیں ور	توانا ہیونہین اور
۹	۲۶	چہکا	جھکا
۱۱	۲۰	خلفت	خلقت
۱۲	۱۱	کرین	کرین گی
//	۱۴	جہان میٹہی	جہان بیٹہتی
//	۳۱	کہراں شہر کا	گہراس شہر کا
//	//	مشت	پشت
۱۴	۲۶	تیرو	تیرہ و
//	۲۷	دہ جار	دہ جالا
۱۵	۲۶	کمار	کنار
۱۶	۲	آبیہٹی	آبیٹہتی
//	۱۶	جتہون	چہتون
۱۷	۴	چنات نے	چنگ نی
//	۲۹	جابکہتا	جہانکہتا
۱۸	۱۵	دردود ل	درود ل
۱۹	۸	باعقد	کاعقد
//	۱۳	روز شب	روز سب
//	۲۸	مہرووش	مہروش
۲۰	۸	پہینگا	پہینکا
۲۱	۴	یاکم	باکم
۲۲	۱۲	گگی	کئی
//	۲۹	ششنہ	ششیہ
۲۳	۱۳	یقینین	یقین
//	۳۱	غسہ کو بہیر	غستہ تو بہیر
۲۴	۲۱	سوار آپ نے	سوار آپ لے
//	۲۶	مارا بتہ	مارا ہتہ
۲۵	۹	جماد ی تحسین تا آخر سطر	بماد و تحسین تا آخر سطر
//	۱۰	پہو تحتی تا آخر سطر	کہو تحتی تا آخر سطر
//	۱۶	رکہتا ہتا	رہتا ہتا
//	۱۷	اخبار	اجبار
//	۱۸	ہوا	ہو
//	۱۹	جہیم	جحیم
//	۳۰	دیکہاتی	دکہاتی
//	//	بجاتی	بجاتی
۲۶	۳۳	لشکر کا	لشکر کو
//	۲۸	اب	آپ
۲۷	۲۳	کہیچی	کہیچی
//	۲۹	کرد	گرد
۲۸	۲	اوتوالعزم	اولوالعزم
//	۱۵	دہی	وہی
۲۹	۱۶	دہی	وہی
۳۰	۱۸	ہژبران	ہزبران
۳۱	۱۱	جبر	خبر
//	۲۲	خدا	خدای
۳۲	۲۲	نہ غازی نبہان	غازی نبہان
//	۲۵	گاہ	کاہ
۳۳	۹	ہوالمطلق	ہوالمصطلق
//	۷	شہب	سب
//	۸	چہیل	جہیل
//	۱۷	شورہ	سوج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۱	کہتی	کہتی
〃	۱۲	ابت	باپ
〃	〃	بہنچی	بہیجی
[illegible]	۲۷	روبر	روبرو
۳۵	۵	دہی	وہی
〃	〃	حضر	چھتر
〃	〃	اگی	آگی
〃	۱۵-۱۶	تاپکار	نابکار
〃	۲۰	دہی	وہی
۳۰	۳	ر	کر
〃	۱۵	رہی	نہ رہی
〃	〃	ارجہل	ازجہل
〃	۲۶	حاکی	خاکی
۳۸	۲	بیان	بیابان
〃	۱۷	صلع حدبیہ	صلح حدیبیہ
[illegible]	۲۱	سوناک	غمناک
۳۹	۱۰	تپاہ	تباہ
〃	۱۹	ہو	ہون
۳۹	۲۷	سال	حال
[illegible]	۲۴	چہٹ	جہٹ
۴۱	۱۲	گبر	کم
〃	۲۷	آن	ای
[illegible]	۲۰	لفبراو	نفبراو
۴۲	۵	پر	پہ
〃	۲۰	ہوئی	ہوا
〃	〃	تعریب	تعریس
〃	۳۰	جایئب	جانب
۴۳	۵	پہاروں	پہاڑون
〃	〃	کی اپنی	کیا اپنی
〃	۲۸	آن	ان
۴۴	۲	تہ	تہہ
〃	۷	نگاح	نگاہ
۴۴	۱۲	بہیاں	بمیل
〃	۱۵	ہہ	ہیہ
〃	۲۴	پہاڑ	جہاڑ
〃	۳۱	غزوہ	عزہ
۴۵	۵	اوٹا	اوہٹا
〃	۹	آب	اب
〃	۱۴	اوسیوفت	اوسیوقت
۴۶	۲۴	قریشونکا	قریشونکی
〃	۲۹	جیدر	جیدہر
〃	۲۳	کبنچین	کہچاین
۴۷	۶	جہ	جہہ
〃	۱۵	جیدر	جیدہر
۴۸	۱۵	نایکار	نابکار
۴۹	۱	نایکار	نابکار
〃	۲	رہا جو محصور	رہا جو کہ محصور
۵۰	۲۷	شفارش	سفارش
۵۱	۲۲	اثرکبی	اثر کرکی
۵۲	۲۰	پہاڑ	جہاڑ
〃	۲۵	میوہ ہتا	میوہ کا ہتا
۵۴	۱۰	صرار	صرار
〃	۱۲۰	ہٹ	پٹ
۵۵	۳	بجہا	بجہا
〃	۱۵	گذر	گذرا
۵۶	۷	جہائی	چہپائی
۵۷	۲۳	تحت السری	تحت الثری
۵۸	۵	نایار	نابار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
//	۶	پہوبخ	پہنچ
//	۳۰	پنجتن	پنجتن
//	۳۱	پنجاتن	پنجتن
۶۱	۱	ہی	ہی
//	۲	نکاہی	نگاہ
//	۳۱	سربسر	سربسر
۶۲	۱	فبتو با	فطوبیٰ
//	۲۱	جہیم	جحیم
۶۳	۱۲	بواب سوال	جواب سوال
۶۴	۱۱	آگیا	آگیا
//	۲۱۰	رسالت	رسالت
۶۵	۷	آنکہین	آنکہاین
۶۶	۱۴	سراپا	سراپا
۶۷	۷	مجبوب	محجوب
//	۱۸	خشان	درخشان
//	۲۰	تکسر	تکسر
۶۹	۵	فصائل	فضائل
//	//	ذرائل	رزائل
۷۰	۴	زری	ذری
//	۱	برجبین	برجبین
//	۲۶	جہوڑتی	چہوڑتی
۷۱	۵	عنایت	غایت
//	۱۴	کہو	کہہ
//	۱۷	شاہنشاہان	شاہنشہان
۷۵	۷	گوسہار	کوہسار
//	۱۲	سوای	سواہی
//	۱۲	سوچ پہول	سوچ بہول
۷۶	۳	تین	تین
۷۷	۷	تفتیح	تفتیح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۲	[illegible]	[illegible]
//	۴	[illegible]	غریبی
//	۲۴	عاصی	[illegible]
۷۹	۲	مناجات	[illegible]
//	۱۳	اسطرح	اسی طرح
۸۰	۳۰	مین	تی
۸۱	۲۴	لیلۃ الداج	لیلۃ الداج
۸۲	۳۰	لر	کر
۸۳	۵	سبب	سب
۸۴	۲۶	نہ لکہتی	نہ لکہی
//	//	ایکہہ پڑہی	کچہہ پڑہی
۸۶	۱۵	[illegible]	شب تہ
//	۲۰	فضل	فضل
۸۷	[illegible]	نسبت	
//	//	منقطع ہی نسبت	
۸۸	۹	ناتوم	
//	۲۴	مین	
//	۲۹	اسطرح	اسی طرح
۸۹	۸	بیشتر دل سی بار	بیشتر دل سی بار
//	۱۲	گہرا	گہڑا
//	۲۳	بہر	نہر
//	۲۹	سی اور فضل	سی اور بہی فضل
۹۰	۸	الیوم و	الیوم
۹۱	۱۹	چہار	جہاڑ
۹۲	۱۳	باوا	باوہ
۹۴	۲۹	بہر	نہر
//	۳۰	بیچ	نیچ
۹۵	۴	حرمی	خرمی
//	۸	تکسر	کشمیر

صحت نامہ آیات قرآن متعلق بہ نسخہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۲۵	اسۃً	امۃً
۱۴	۲۰	مکۃ	بمکۃ
۱۶	۱۱	اسس	اسّس
ایضاً	ایضاً	اقل	اوّل
۲۰	۲۵	قتالا	قتال
۲۱	۲۴	احدی	احل
۲۳	۱۳	الرجعنا	رجعنا
۴۶	۳۰	یغفر	یغفر
۵۲	۳	احل اللہ	احل اللہ
٦٠	۷	دینکم	دینکم
٦۸	۲٦	وانک لعلی خلق	وانک لعلی خلق
۸۲	۱۲	لیسرنہ	یسرنہ
ایضاً	۱۳	ماذاع	ماذاع
ایضاً	۲۸	یسطرون	یسطرون
ایضاً	۳۱	لمن	لمن
۸۷	۴	واجلہ	ولجلہ
۸۹	۱۴	یبعسک	یبعثک
ایضاً	ایضاً	مقا	مقا
۹۰	۴	اصتۃ	اصتۃ
۹۰	۹	البوم	الیوم
۱۰۹	۳	وماکان	ماکان
۱۲۰	۳۰	فلا یلک لامصنین	[illegible]

تاریخ بیست

نسخہ بنی نامہ من تصنیف منشی [illegible] شمس الدین [illegible]

میں [illegible] کہا [illegible] رسول [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۱۱	زکی	ذکی
۱۱۷	۱	ایکبار	ایکبار
〃	۳	بار	باز
۱۱۹	۱	بنیاب	بیتاب
〃	۲	شتر	بشیر
〃	٦	گروہ	گروہ
〃	〃	لکھنی	لکھی
۱۲۰	۳۰	ری	رہ
۱۲۱	۲۷	بہی	بہی
۱۲[illegible]	۱	کوئی کرے [illegible]	کوئی [illegible]
〃	۲	خوانی آکر	خوانی کر
۸	〃	باخلاص	باخلاص
بکر	۹	جاوے	جاوے
۱۲۳	۱۱	بدم	کژدم
〃	۱۸	بعت	نعیت
۱۲۵	۴	بنی	مینی
۱۲٦	۲۱	کب	ایک
۱۲۸	۱٦	نشین	نشین
۱۲۹	۴	سیدنمن	سیدنمن
〃	۲۹	رحمہ	رحمۃ
۱۳۱	۲	کرتا	کرنا
۱۳۲	۱٦	[illegible]	۱۹۱۱
〃	۲۰	جوطبع	جو طبع
〃	۳۱	سلطانی	سلطان
〃	۲۴	وبین	وارین
〃	۲۸	دہشت	دیرہ
〃	۳۱	میرا	مرا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			[illegible]رق
		چیخ	چیخ
[illegible]	۲	گھڑا	گرا
۱۰۳	۱٦	گرا کیا	گرا کیا
۱۰۴	〃	زکی	ذکی
۱۰٦	۷	نشانی	نشان
〃	۹	زکی	ذکی
〃	۲۵	کی وہ	کی [illegible]
۱۱۰	۵	زکی	ذکی
〃	٦	ڈکا	وزہ
	۴	اوراہ	اور [illegible]
		برا	تیرا
		[illegible]	[illegible]
		من جھر	من جھر
		وہی	وہی
〃	〃	[illegible]	〃
〃	۱۷	باجلی	باجلی
〃	۱۸	جسکا	جسکا
〃	۲۰	زکی	ذکی
۱۱۳	۱	اور	ور
〃	۴	زکی	ذکی
〃	۲۳	〃	〃
۱۱۳	۳	〃	〃
〃	۲۰	دو	در
۱۱۵	۲۸	ہوا [illegible]	ہوا [illegible]

بتاریخ بست وسوم ماہ جمادی الثانی ۱۲ در مطبع سید صفاوری [illegible] بلاہتمام محمد حسین [illegible] صورت اختتام یافت